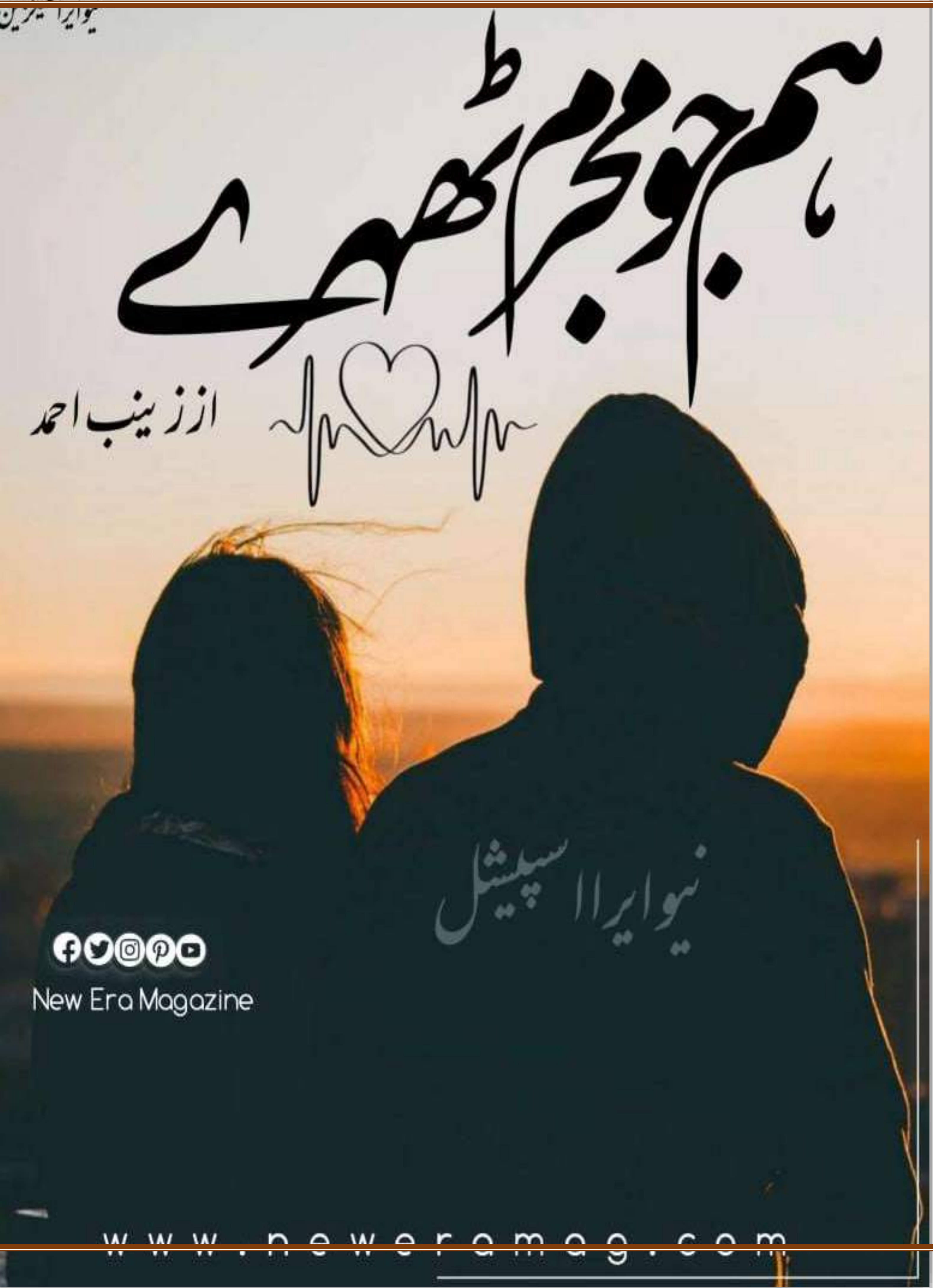

نیو ایرا میگزین
ہم جو مجرم ٹھہرے
از زینب احمد
نیو ایرا سپیشل
New Era Magazine
www.neweramag.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ویب اسپیشل ناول)

ہم جو مجرم ٹھہرے

از زینب احمد

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زینب احمد نے یہ ناول (ہم جو مجرم ٹھہرے) صرف اور صرف نیوایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (ہم جو مجرم ٹھہرے) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ، سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

رات کا دوسرا پہر شروع ہو رہا تھا۔ سیاہ آسمان کی سیاہی میں گھلی ٹھنڈک سلونی ہورہی تھی، ہر سُو ہو کا عالم تھا ایسے میں گرکی ہسپتال کے ان ڈور وارڈ میں ایک کمرے کا منظر کچھ یوں تھا کہ وہاں نصب پانچ سے سات بیڈ پر زیریں علاج مریض گہری نیند سورہے تھے۔کہ اچانک ان میں سے ایک بیڈ پر نیم دراز سولہ سترہ سالہ
لڑکی اٹھ کے چلانے اور ہاتھ پاؤں مارنے لگی،اسکے انداز میں خوف و وحشت گھلی ہوئی تھی۔

"مجھے۔۔۔چھوڑ دو مجھے ۔۔"

'میں نے کچھ نہیں کیا'۔"

،پپ۔۔۔۔پلیز معاف کر دیں"۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا"

، وہ اب چلانے کے ساتھ ساتھ اپنے ہاتھ کی ڈرپ بھی اُتار چکی تھی نرس جو فوراً حرکت میں آئی اپنے ساتھ والی نرس کو ڈاکٹر مرتضیٰ کو بلانے کا کہا کیوں کہ اس کمرے میں موجود زیادہ مریض اس ہنگامے اور شور کے باعث اب جاگ چکے تھے اور وہ لڑکی کسی صورت نرس کے قابو میں نہیں آرہی تھی۔"علینہ سر کو بلاؤ"۔ایک نرس دوسری والی

Copyright by New Era Magazine

پر چیخی تھی ۔وہ بھرپور کوشش کر رہی تھی کہ لڑکی کو سنبھال لے لیکن یہ اسکے لیے ناممکن سا ہورہا تھا۔

چھوڑو مجھے"وہ بری طرح ہانپتی چلائی۔"

وہ لڑکی تقریباً پچھلے دو ہفتوں سے اس ہسپتال میں زیریں علاج تھی لیکن اِس لڑکی میں زرا برابر بھی بہتری نہیں آ رہی تھی۔ اور وجہ وہ خود تھی۔۔

"بب۔۔۔بخش دو۔۔۔ خد۔۔دا کے لیے۔۔۔ جانے دو۔۔۔"

اسکی بلکتی ہوئی آواز، کسی میت پر ہونے والے بین سے مطابقت رکھتی تھی۔۔۔

نرس جانتی تھی کے ڈاکٹر مرتضی اِس کیس میں کس حد تک انوالو ہوچکے ہیں وہ ہر ممکن کوشش کررہے تھے کہ اِس لڑکی کی دیکھ بھال میں کوئی کسر نہ چھوڑیں لیکن وہ لڑکی شاید جینا ہی نہیں چاہتی تھی۔ دو سے تین ڈاکٹرز بھی اِس کیس سے معذرت کر چکے تھے مگر ڈاکٹر مرتضی واحد تھے جو ابھی تک دِل جوئی سے اِس کیس کو نہ صرف دیکھ رہے تھے بلکہ اپنی ساری انرجی بھی اسے زندگی کی طرف واپس

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

لانے کے لیے سرو کر رہے تھے جو ہر روز کسی نا کسی طرح ڈاکٹر مرتضی کی سارِی کوششیں بے کار کر دیتی تھی۔۔۔
پانچ منٹ سے بھی کم کے وقفے میں ڈاکٹر مرتضی روم میں موجود تھے اور اب اسے پچکارتے ہوئے انجیکشن دے رہے تھے۔
پلیز چھوڑ دو مجھے میرے بابا مر جائیں گے۔۔۔ وہ تڑپ رہی تھی۔۔"
سختی سے میچی ہوئی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گالوں پر بکھر رہے تھے۔۔ایسا نہ کرر۔۔۔ررو ۔۔۔ پپ۔۔۔پلیز چھ۔۔۔چھوڑ۔۔۔۔وڑ۔۔۔
دو تم تو مم۔۔۔مجھ سے محبت۔۔۔ اسکے الفاظ سوئی کی چبھن محسوس کرتے ٹوٹتے چلے گئے۔۔
مم۔۔محب۔۔۔۔بت"۔۔"
باقی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے۔اب وہ دوبارہ غنودگی میں جا چکی تھی ۔لڑکی کی کلائی کے ساتھ ساتھ بیڈ شیٹ بھی خون آلود ہو چکی تھی ڈاکٹر مرتضی نے کرب سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔
اچھی لڑکی۔۔۔ میں کیسے تمہارے زخم بھر پاؤں گا۔؟ "وہ تکلیف زدہ" سے کہہ رہے تھے،اسکی بھیگی پلکیں ساکت ہو چکی تھی۔۔ زرد رخساروں

Copyright by New Era Magazine

پر آنسو خشک ہو رہے تھے۔ سفید ہونٹ آپس میں پیوست ہو چکے تھے۔۔ وہ یک ٹک عجیب سی حالت میں اسے دیکھتے چلے گئے۔

خود میں ہی گزر کے تھک گیا ہوں

میں کام نہ کر کے تھک گیا ہوں

اُوپر سے اُتر کے تازہ دم تھا

نیچے سے اُتر کے تھک گیا ہوں

اب تم بھی تو جی کے تھک رہے ہو

اب میں بھی تو مر کے تھک گیا ہوں

میں یعنی ازل کا آرمیدہ

لمحوں میں بِکھر کے تھک گیا ہوں

اب جان کا میری جسم شَل ہے

میں خود سے ہی ڈر کے تھک گیا ہوں

جون ایلیا

****

Copyright by New Era Magazine

امی میں ایمان کی طرف جا رہی ہوں، مغرب سے پہلے آجاؤں گی"
آپ پریشان مت ہویئے گا"۔
وہ امی کو بتاتی جیسے ہی اپنی چیزیں سمیٹتے باہر کی جانب بڑھنے لگی اس کا سامنا اسی سے ہوا جس سے وہ بچنے کی کوششوں میں تھی لیکن ہائے ری قسمت کہ یہ چھوٹی چڑیل واقعی بہت بڑی جاسوس ثابت ہوتی تھی اِس کے لیے . . .
ماری گئی"۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔۔"
آپی آپ پھر اپنی فرینڈ کی طرف جارہی ہیں نا"؟۔مبینہ کی چھوٹی بہن" مبینہ جو اس سے چھ سال چھوٹی تھی اس نے ایسے پوچھا جیسے اِس سے "بڑی خبر اسے آج مل ہی نہیں سکتی تھی
ہاں جارہی ہوں تو!؟ کوئی مسئلہ ہے؟ تمہیں۔۔ تم ناں اپنے کام سے" کام رکھا کرو۔۔۔ آئندہ اگر مجھ سے پوچھ پڑتال کی ناں تو ایسی مار پلاؤں گی کہ جاسوسی کرنا بھول جاؤ گی"۔
منیبہ شیرنی بننے کی اداکاری کرتے ہوئے کافی سختی سے بولی۔
آپی جاسوسی کیا ہوتا ہے"۔؟"

Copyright by New Era Magazine

اسنے بڑی معصومیت سے سوال کیا۔

میں تو بس آج امی سے بات کرنے والی ہوں۔۔ یہ کوئی انصاف تھوڑی ہے کہ آپ جب چاہیں اپنی فرینڈ سے ملنے چلی جاتی ہیں، کوئی نہیں پوچھتا اور اگر میں تھوڑا زیادہ کھیل لوں تو میری جان کو آجاتے ہیں سب"۔

وہ منہ بسور کر بولتی رو دینے کو تھی، یہ الگ بات تھی کہ اسکے آنسو ہمیشہ مصنوعی ہوتے تھے۔۔

تمہیں جو کرنا ہے کرتی پھرو۔۔ میرا تو راستہ چھوڑو پہلے ہی لیٹ ہو "چکی ہوں"

اسے اپنے سامنے سے ہٹاتے ہوئے منیبہ نے عجلت میں کہا۔۔

آئے ہائے آپی آپکا ہاتھ ہے یا ہتھوڑا۔۔ میرا بازو توڑ دیا آپ نے"۔"

اپنا بازو سہلاتے ہوئے اس نے دہائی دی تھی۔۔

منیبہ کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔۔ جانے وہ راستے کی کالی بلی کیوں بن جایا کرتی تھی۔۔

Copyright by New Era Magazine

ڈرامہ مت کرو۔۔ سب پتہ ہے مجھے یہ پکڑو پیسے لیکن اب جان چھوڑ"
دو میری"
اسکی مٹھی میں پچاس روپے کا نوٹ دیتے ہوئے منیبہ نے تپے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔ منہا نے فوراً اپنے دانتوں کی نمائش کروائی۔۔
میری پیاری آپی بہت اچھی ہے۔"۔ منہا نے مکھن لگایاتو منیبہ سر نفی" میں ہلاتی تیز تیز قدم اٹھاتی گلی پار کرنے لگی۔۔

****

یار اب مجھے جلدی سے ایک کپ چائے بنا کر پلا دو ورنہ مجھ سے" نہیں پڑھا جانا کچھ بھی۔"وہ بیڈ پر ٹانگیں پھیلا کے بیٹھتی ایمان کو حکم دے رہی تھی۔۔ حسب عادت وہ اپنی کتابیں پورے بیڈ پر پھیلائے ہوئے تھی۔

ایمان جو اِس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی بال بنا رہی تھی اسکی فرمائش پر اسکی جانب پلٹی۔"منیبہ کی بچی ایک تو تم آئی اتنی لیٹ ہو اور اب نا پڑھنے کے بہانے بنا رہی ہو۔۔ میں بے چاری کنیا کنواری تو پہلے ہی سر کی نظروں میں آ چکی ہوں۔۔اور اگر اب کل اسائنمنٹ بھی

Copyright by New Era Magazine

سمبٹ نہ کروائی تو شادی سے پہلے ہی مجھے قتل کردینا ہے سر نے"۔ایمان دہائی دینے والے انداز میں پٹر پٹر بولتی چلی گئی۔

شکر کرو میں یہاں آ گئی ہوں ورنہ وہ چھوٹی چڑیل پیچھے پڑ گئی تھی" امی الگ دانٹ رہی تھیں کہ زمانہ خراب ہے کسی پر اتنا یقین نہیں کرنا، چاہیئے لیکن امی کو کون سمجھائے کہ تم کوئی غیر نہیں بلکہ میری سول میٹ ہو۔۔۔بٹ مائے ڈیئر سول میٹ اب اگلا پورا ویک تم ہی ہماری طرف آؤگی، کیوں کہ روز روز امی سے ڈانٹ کھانا میرے ہاضمے کے لیے ٹھیک نہیں ہے"۔۔

وہ نان سٹاپ بولنا شروع ہو چکی تھی۔۔

آہاں۔۔۔ آج تو کافی دنوں بعد بڑے لوگ ہمارے غریب خانے پر" تشریف لائے ہیں۔۔ "بھاری مسکراتی آواز پر منیبہ اور ایمان نے ایک ساتھ چونک کے دروازے کی جانب دیکھا جہاں عمر دروازاے پر ایک ہاتھ رکھے مسکراہٹ روکنے کی ناکام کوشش میں منیبہ کی طرف متوجہ تھا۔۔ اسکی نظروں کے ارتکاز پر وہاپنے بیٹھنے کے سٹائل پر دل ہی دل میں خود کو کوستی سمٹ کر بیٹھنے کی کوشش میں شرمندہ ہوئی تھی۔۔ عمر

Copyright by New Era Magazine

جو آج سر درد کی وجہ سے ڈیوٹی سے جلدی آگیا تھا۔۔ اپنے روم کی جانب بڑھتے اسکے قدم ایمان کے کمرے کے ادھ کھلے دروازے سے نظر آتی منیبہ کو دیکھ کر رکے تھے۔۔ وہ آنکھوں میں جلتی جوت لیے ادھر ہی آگیا تھا۔۔ اپنی پولیس وردی میں وہ بہت جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔۔"میرا خیال ہے کہ مجھے ہی سلام کر لینا چاہیے کیونکہ دوسروں نے تو حال چال پوچھنے سے پہلے بھی دس بار سوچنا ہے "اسے خاموشی بیٹھے دیکھ عمر نے مسکراتے ہوئے لطیف سا طنز کیا۔

السلام علیکم۔"!۔ جھکی نگاہ بامشکل اٹھا کر اسنے سلام کیا۔۔ایمان نے" اپنے بھائی کا مسکراتا چہرہ دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی دبائی۔۔ عمر جو آج کل ایک کیس کی وجہ سے کافی ڈسٹرب تھا منیبہ کو دیکھ کے ہشاش بشاش ہو گیا تھا۔۔

وعلیکم السلام! کیسی ہو۔""؟؟""

اب کمرے کے اندر قدم رکھتے اس نے نرمی سے پوچھا۔ منیبہ کا دل بے اختیار دھڑکا۔۔

Copyright by New Era Magazine

منیبہ نے گھبرا کی ایمان کی جانب دیکھا مگر وہ موبائل میں ایسے بزی تھی جیسے وہاں اکیلی ہو۔۔

میں۔۔۔ میں ٹھیک ہوں بالکل"۔وہ بولتے ہوئے اٹکی۔۔۔ عمر کو اسکا" انداز، بھایا تھا۔۔

کیا واقعی"""۔۔۔؟؟ عمر نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔ منیبہ نے گہرا" سانس لیتے ہوئے ایمان کی کمر میں کہنی ماری۔۔۔

اوئی۔۔۔ کیا مسئلہ ہے پاگل ہو گیا"؟ ایمان اس پر چیخی۔۔۔ اس عزت" افزائی پر وہ رونےوالی ہو گئی۔۔۔ عمر کو لگا وہ رو ہی نہ دے سو فوراً سیدھا ہوا تھا۔۔

اس نے اس پہ ترس کھاتے ہوئے ایمان کو مخاطب کیا۔۔۔

ایمان جلدی سے چائے پلادو یار۔۔۔ بلکہ ایسا کرو کہ تین کپ بنا کر" یہیں لے آؤ میں فریش ہو کر یہیں آتا ہوں۔۔۔ اور آج تم دونوں کو ."میں پڑھاؤں گا

ایمان کو حکم دیتے ہوئے اسنے ایک دارفتہ نگاہ منیبہ پر ڈالی جو اسکی موجودگی میں ہمیشہ کی طرح پزل ہو رہی تھی۔۔ پھر اپنا نچلا لب

Copyright by New Era Magazine

دانتوں میں دباتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔ منیبہ نے ایک لمبا سانس لیا۔۔

"ایمان کی بچی میں گھر جاری ہوں۔۔۔ مجھے نہیں پڑھنا اس زرافہ سے۔۔)اسکے جاتے ہی منیبہ نے اسکے لمبے قد پر چوٹ کی(

"خود نے سی ایس ایس کیا پاس کر لیا محترم کو لگتا ہے کہ ہر کسی کے پاس انکے جتنا فالتو دماغ ہے"۔

جلدی جلدی بکس سمیٹتی وہ فر فر بول رہی تھی۔۔۔ ایمان نے جلدی سے اس کے ہاتھوں سے بکس جھپٹیں۔۔۔

"او ہیلو۔۔ ملکہ جذبات۔۔۔ سی ایس ایس کرنے کے لیے فالتو دماغ کی نہیں ایک کار آمد دماغ کی ضرورت ہوتی ہے جس سے آپ اور میں بدقسمتی سے محروم ہیں۔۔ سو مائے کوئین اچھی بات ھے ناں کہ وہ آج پڑھا رہے ہیں۔۔۔ کبھی کبھی تو ٹائم دیتے ہیں۔۔ منڈے کا ٹیسٹ ویسے بھی امپورٹنٹ ہے اچھی تیاری ہوجائے گی"۔۔ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے ایمان سنجیدگی سے بولی۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

تم بیٹھو میں چائے بنا کے لاتی ہوں"اس سے پہلے کہ منیبہ اسے کچھ" کہتی ایمان موبائل پر آتی کال ریسیو کرکے باہر کو بھاگی۔۔ وہ مرتی کیا نا کرتی اب کچن کی جانب بڑھی۔۔۔ اسے پتہ تھا کہ اب چائے بھی اسی نے بنانی تھی۔۔۔

****

مرتضی اِس وقت اپنے سٹاف کے کچھ ڈاکٹرز کے ساتھ کیس ڈسکس کر رہا تھا۔۔ اسکی کشادہ پیشانی پر سلوٹیں واضح تھیں۔۔ وہ اس وقت غصے اور جھنجلاہٹ کا شکار تھا۔۔ کہ تبھی اچانک وہاں ایک ادھیڑ عمر کا شخص آیا تھا۔۔۔اسنے معذرت کرتے ہوئے مرتضی سے کچھ کہا تھا۔۔کچھ ایسا کہ اسے سٹاف کو چھوڑ کر اپنے آفس روم میں آنا پڑا۔۔۔

جہاں وہ ڈاکٹر مونا کو ایک فائل ہسٹری دیکھنے کا کہہ کر آیا تھا۔۔۔

اطلاع کے مطابق ایس پی کو وہاں دیکھ کر اسکے غصے کا گراف بڑھا تھا۔۔

ایس پی صاحب جب میں نے آپ کو کہہ دیا تھا کہ ابھی آپ کی" ضرورت نہیں ہے تو پھر آپکی یہاں موجودگی کا مقصد؟آپکو کتنی بار کہنا پڑے گا کہ پیشنٹ اِس کنڈیشن میں نہیں ہے کہ آپکو بیان دے

Copyright by New Era Magazine

سکے۔۔۔ اور باقی کی ضروری انویسٹی گیشن بھی آپ کر چکے ہیں۔۔؟
پھر بھی آپکی یہاں موجودگی؟ "دھیرے سے چلتا ہوا وہ ڈاکٹر مونا کے قریب کھڑا ہو گیا۔۔ لہجے میں بلا کی سختی تھی۔۔۔ وہ دیکھ چکا تھا کہ ایس پی، ڈاکٹر مونا سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور ڈاکٹر مونا گھبرائی ہوئی تھی۔۔

ایس پی مونا پاس مرتضی کو دیکھ کے ڈانٹ پیس کے رہ گیا اب جلانے والی مسکراہٹ لبوں پہ لائے اس کی جانب دیکھنے لگا "ڈاکٹر مونا مجھے کچھ بتانا چاہ رہی تھیں میں ان سے وہ ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔ دیٹس اٹ""۔۔ ایس پی نے بھنویں اچکا کر تنفر سے کہا۔۔۔

اِس کیس کو دو سینئیر ڈاکٹرز اور میں دیکھ رہا ہوں تو پھر ڈاکٹر مونا" آپ کو کیسے کچھ بھی بتا سکتی ہیں"؟ مرتضی حیدر آج مروت نبھانے کے موڈ میں نظر نہیں آرہا تھا۔۔

جبکہ ڈاکٹر مونا دوبارہ سے فائل پر ایسے جھک گئی جیسے وہ کمرے میں اکیلی ھے ۔۔۔ ایس پی بڑی مشکلوں سے مسکرایا۔۔

نہ سلام نا دعا آتے ہی اتنی شکایات ڈاکٹر صاحب"۔؟؟۔"

Copyright by New Era Magazine

ایس پی نے نے نرمی سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ بڑھایا ۔

نا چاہتے ہوئے بھی مرتضیٰ کو ہاتھ ملانا پڑا۔۔۔

ویسے میں کیس کے سلسلے میں آیا بھی نہیں تھا۔۔ ایک کام تھا"""

مجھے۔۔۔ وہ کر چکا ہوں ۔۔۔ ڈاکٹر مونا ملیں تو بات بڑھ گئی"۔۔ ایس

پی نے سنجیدگی سے کہا۔۔

معذرت کے ساتھ لیکن ایس پی صاحب یہ کوئی تفریح گاہ نہیں ہے"

کہ جہاں آپ بات بڑھا کر اپنا دِل بہلائیں آپ جیسے لوگ اگر اِس

ڈیپارٹمنٹ میں اپنا کام ایمانداری سے کریں تو آج ایسے کیسز سامنے ہی

نہ آتے"۔۔

مرتضیٰ کی آواز اب بلند تھی ۔۔۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایس پی کے

بارے میں کافی کچھ جان چکا ہے۔۔۔ ڈاکٹر مونا جو بھرپور کوشش کر

رہی تھی کہ وہ ان کی طرف دھیان نہ دے ،اب مرتضیٰ کی طرف

دیکھنے پر مجبور ہوئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

اور حقیقتاً خود کو کوس رہی تھی کہ کاش وقت پر آ کر مرتضی سے کیس ڈسکس کر لیتی تو کم از کم پہلے گھنٹہ مرتضی کے انتظار میں اور اب ایس ایس پی کی وجہ سے جھنجھلا ہٹ کا شکار نہ ہوتی۔۔۔

ڈاکٹر صاحب میں ہمیشہ آپکا لحاظ رکھتا ہوں۔۔۔ آپ کو بھی تھوڑا رکھنا چاہیئے۔۔۔

.. ایس پی نے اب ترشی سے کہا

اوہ رئیلی؟؟ "مرتضٰی نے بھنویں اچکا تے ہوئے پوچھا۔ "

کیوں آپ کو نہیں لگتا۔۔؟ ایس۔ پی " نے اب طنزا کہا۔۔

آپ لحاظ میرا نہیں اس پاور کا رکھتے جو میرے پاس ہے"""۔ مرتضی" حیدر نے سرد مہری سے کہا۔۔ ایس پی لب بھینچ کر رہ گیا۔۔

اور لاسٹ بات۔۔۔ اگر آئندہ آپ نے فضول میں میرے سٹاف میں" سے کسی لیڈی ڈاکٹر سے فری ہونے کی کوشش کی تو جو آپ کے ساتھ "کروں گا وہ آپ بہتر جانتے ہیں

مرتضی نے اب لبوں پر زھریلی مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا تھا۔۔

Copyright by New Era Magazine

اسکی اس کھلی دھمکی پر ایس پی تلملا اٹھا۔۔

تمہیں تو میں دیکھ لوں گا ڈاکٹر مرتضی حیدر "ایک ایک لفظ چبا کے"

بولتا وہ اس پل انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔۔۔

مرتضی استہزائیہ ہنسا۔۔ '

میں ضرور دیکھتا کے مرزا صاحب کہاں تک دیکھ سکتے ہیں، لیکن"

تمھاری خوش نصیبی ہے کہ مجھے اِس وقت اپنے مریضوں کو دیکھنے جانا

ہے۔۔۔ اور تم جیسوں کے لیے میں اپنے مریضوں کو ایک منٹ بھی

" انتظار نہیں کرواسکتا

وہ مرتضی کے لفظوں پر دانت

پیس کر رہ گیا۔۔۔ ایک سلگتی نظر ڈاکٹر مونا پر ڈالی تھی پھر وہاں سے

نکلتا چلا گیا۔۔۔

ایس پی کے جاتے ہی اب مرتضی کی توپوں کا رخ ڈاکٹر مونا کی طرف

ہوا تھا جو خود کو نارمل رکھنے کی بھرپور کوششوں میں تھی۔۔۔

****

بے خودی بے سبب نہیں غالب

Copyright by New Era Magazine

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مسسز فہد پچھلے چار گھنٹوں سے فہد کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔ آج انہوں نے باہر ڈنر کا پروگرام بنایا تھا انس تو فہد کا انتظار کرتا کرتا کب کا سو چکا تھا ۔۔۔

گھڑی کی سوئیاں جیسے جیسے آگے بڑھ رھی تھیں اسکی بے چینی بھی بڑھتی جا رہی تھی ۔۔۔

وہ پچھلے ڈیڑھ سال سے یہ سب برداشت کر رہی تھی۔۔۔ یوں لگتا تھا جیسے فہد بس اس شادی کو نبھا رھا ھے وہ بھی بس انس کی خاطر۔۔۔

تو کیا وہ ۔۔۔؟؟؟ پچھتا رہا ہے ؟

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا اسنے خود کو جھٹلایا تھا۔۔۔

کیا وہ کسی اور کو چاہنے لگا ہے۔۔؟؟؟

نہیں ایسا بھی نہیں ہو سکتا وہ تو مجھ سے بہت محبت کرتا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تھا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"تھا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

-------------"تھا

-------------"تھا

اس لفظ سے آگے وہ کچھ سوچ نہ سکی۔۔۔
ایک دم اسے ایک شخص سے شدید نفرت ھوئی تھی
اور وہ کوئی اور نہیں مرتضی حیدر تھا۔
یونہی سوچتے سوچتے جانے کتنا وقت بیتا تھا جب اسکی آنکھ لگ گئی۔۔۔اسے لگا جیسے ابھی اسے سوئے ہوئے تھوڑی دیر ہی ھوئی ہے کہ کوئی اسے پکار رہا ھے۔۔۔لیکن سر اس قدر بھاری ہورہا تھا وہ چاہ کر بھی آنکھیں نہیں کھول پارہی تھی۔۔۔۔
مما "۔ اب آواز میں چیخ کا عنصر شامل تھا۔۔"
اسنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔۔ خود پر جھکے انس کو دیکھ کر اسے رات کا منظر یاد آگیا۔۔
مما پلیز اٹھ جایئے۔۔۔ ڈیڈ بلا رھے ہیں۔۔
وہ اب نروٹھے پن سے بول رہا تھا۔۔

Copyright by New Era Magazine

آگئے تمھارے ڈیڈ۔۔۔؟ بکھرے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتی وہ بوجھل لہجے میں گویا ہوئی۔۔ یوں

جیسے خود کو مخاطب کیا تھا۔۔ رات اس دشمن جاں کو سوچتے سوچتے وہ کب سوئی اسے پتہ نہ چلا۔۔

مما ۔۔۔ چلیں ناں۔۔ انس نے اسکا ہاتھ ہلایا۔۔

جاو تم آرہی ہوں۔۔۔ جان کو آجاتے ھو دونوں باپ بیٹا۔۔۔ اسے دور دھکیلتے وہ چلائی۔۔ فہد کا غصہ اسنے اپنے معصوم بیٹے پر انڈیلا تھا۔۔

انس اسکے اسطرح سے چلانے پر گھبرا گیا۔۔ پھر نیچے کو بھاگا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہوکر نیچے آئی تو فہد کو انس کے ساتھ سکون سے ناشتہ کرتا دیکھ کر ضبط کر گئی۔۔

وہ چپ چاپ خاموشی سے دوسری سائیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔۔ ناشتہ کرنے کی بجائے وہ ان باپ بیٹے کو دیکھنے لگی۔۔۔جن پر اسکے آنے سے کچھ اثر نہیں پڑا تھا۔۔۔

ابھی کچھ پل ہی گزرے تھے کی اسکی نظروں کا ارتکاز کے باعث فہد نے جھنجلا تے ہوئے ناشتے سے ھاتھ روک لیا۔۔

Copyright by New Era Magazine

پلیز بریک فاست کرلو۔۔ جو بھی کہنا چاہتی ھو رات میں کہنا۔۔ وہ جلدی سے بولا تھا۔۔ اسے صاف لگا جیسے فہد نے کہا ہو میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا۔۔۔۔۔۔۔

اسنے گلاس میں اورنج جوس نکالا اور پینے کی کوشش کرنے لگی ۔۔۔۔

فہد پھر سے انس کو ناشتہ کروانے لگا۔۔ اسکی بے نیازی پر وہ رہ نا پائی تو خود کی آواز پہ قابو کرتے بول پڑی۔۔

کیا چیز ہے جو تمہیں مجھ سے دور کر رھی ھے۔۔؟؟ یا تم کسی کے" بہکاوے میں آرھے ھو"؟ اسکے سخت سوال پر

فہد کا ھاتھ رکا تھا جو وہ انس کو کھلانے کے لیے بڑھا رہا تھا۔۔۔

i said just keep quite.......

and.....

کیوں چپ رھوں"۔؟؟ وہ ٹیبل پر گلاس پٹختی چلائی ۔ ۔۔۔"

OK then carry on...

کہتے ہوئے فہد اٹھا اور آفس بیگ پکڑتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اسے وہاں سے جاتا دیکھ وہ بے اختیار رو دی۔۔۔ پھر وہ ٹیبل پر ہاتھ

Copyright by New Era Magazine

مارتے ہوئے ایک ہی جھٹکے سے اٹھی اور کمرے کی طرف بھاگ گئی۔۔۔انس اس ساری سچویشن کو سمجھنے کی کوششوں میں تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منیبہ جیسے ہی چائے کے کپ اور کوکیز لے کے روم میں آئی تو ایمان کو ہنوز تک فون میں بزی دیکھ کے تلملا اٹھی . . .وہ ہاتھ میں پکڑی ٹرے ٹیبل پر تقریباً پٹختے ہوئے ایمان کی جانب بڑھی۔۔ آواز پر ایمان بھی اسکی جانب پلٹی مگر اس سے پہلے کے وہ کچھ سمجھتی منیبہ نے اس کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا۔ . .وہ جو بہت مزے سے فون کان سے لگائے باتیں کر رہی تھی منیبہ کی حرکت پر ایک دم غصے میں آئی تھی۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے منیبہ۔۔۔ موبائل دو میرا"۔۔۔"

. .وہ ناراضگی سے اس پر چیخی۔۔

بالکل نہیں دینے والی میں تمہیں یہ مصیبت"۔۔ جب سے آئی ہوں""" مجال ہے جو تمھیں اِس سے ایک منٹ کے لیے بھی فرصت ملی ہو۔۔۔

منہ بسور کر کہتی منیبہ نے موبائل اپنے بیگ میں ڈال لیا۔ "

Copyright by New Era Magazine

ایمان نے اس کے ہاتھوں سے بیگ کھینچنا چاہا۔۔"جو مرضی کرلو اب نہیں ملنے والا۔۔۔اسے زبان دکھا کر بولتی وہ بیڈ پر چڑھ گئی۔ ایمان کو تلملاتے دیکھ اسے ہنسی آ رہی تھی"۔منیبہ میں کہہ رہی ہوں میرا موبائل دے دے دو'ایمان کی آواز اب تھوڑی زیادہ بلند ہو گئی۔۔ جبکہ منیبہ اب اسے تنگ کرنے کے موڈ میں آ چکی تھی "آئے ہائے اتنی بے تابی۔۔۔ ویسے منیبہ۔۔۔ تمہیں ایسے دیکھ کر میری سکس سینس کہہ رہی ہے کہ تم نے۔۔۔ آ۔۔ آں"۔۔۔

منیبہ نے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر کودتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

شٹ اپ منیبہ"۔۔۔ایمان گڑبڑا کر بولتی"

ایمان نے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔ منیبہ سمجھ گئی کہ وہ عمر سے ڈر رہی ہے۔۔ اسنے کھلکھلاتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھا۔ بیگ ہنوز اسکے پاس تھا۔۔

منیبہ اب بہت ہوگیا۔۔ میرا موبائل مجھے دے دو۔"۔۔ خود پر ضبط" کرتی ایمان درشتگی سے بولی۔۔۔"نہیں بالکل نہیں"۔۔۔ جب تک میں

Copyright by New Era Magazine

یہاں ہوں اسے بھول جاؤ۔۔۔ اس کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔۔

ایمان کا چہرہ غصے کی شدت سے لال ہو گیا۔۔

اپنے دانت اندر کرو اور دو میرا فون"۔۔۔ اسکے ہاتھ سے بیگ چھینتے" ہوئے وہ چلائی۔۔۔ منیبہ اسکے انداز پر حق دق رہ گئی۔۔

اور آئندہ ایسا گھٹیا مذاق کسی اور کے ساتھ کرنا آئی سمجھ۔۔۔ اب ہم" کوئی چھوٹی بچیاں نہیں رہیں ۔۔۔ اتنی سینس ہونی چاہئیے کہ ہر کسی کی ایک پرائیویسی ہوتی ہے "اپنا موبائل اسکے بیگ سے نکال کر اسکا بیگ بیڈ پر پھینکتے ہوئے وہ سخت لہجے میں بولی۔۔۔وہ اب بے تابی سے ہاتھ میں پکڑا موبائل چیک کر رہی تھی منیبہ کا چہرہ خفت سے لال پڑنے لگا۔۔

آج کے بعد اگر تم نے میرے ساتھ ایسی حرکت کی تو میں بالکل لحاظ" نہیں کروں گی۔۔۔ موبائل آف کرتے ہوئے وہ غرائی"۔۔ کال کٹ چکی تھی جس کا اسے شدید افسوس ہو رہا تھا۔۔۔ اسکے الفاظ سے بھی زیادہ اسکا لہجہ تلخ تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

منیبہ نے کچھ حیرت سے اسکا یہ بدلتا روپ دیکھا۔۔ بڑی مشکلوں سے آنکھوں میں آتی نمی کو پیچھے دھکیلا تھا۔۔

ایم سوری"۔۔۔ سنجیدگی سے کہہ کر وہ سر جھکاتی اپنی بکس سمیٹنے لگی۔۔" جبکہ اپنا غصہ اور دکھ کم کرنے کو ایمان ٹیبل سے گلاس اٹھا کے پانی پینے لگی۔۔۔ تبھی عمر رف سے حلیے میں وہاں داخل ہوا تھا۔۔ گیلے بال ماتھے پر بکھرے بہت بھلے لگ رہے تھے۔۔

لاؤ بھئی مجھے میری چائے دے دو"۔۔۔ بیڈ پر بیٹھتا وہ مسکرا کر کہہ" رہا تھا۔۔

ایمان نے چور نظروں سے منیبہ کی طرف دیکھا جو نظریں جھکائے اپنے آنسو روکنے کی کوششوں میں تھی۔۔۔ اسے حقیقتاً فکر ہوئی تھی۔۔ وہ بخوبی جانتی تھی کہ اسکا بھائی منیبہ کے لیے کیا جذبات رکھتا ہے۔۔۔

بھائی ہم کل پڑھ لیں گے۔۔۔ ویسے بھی آپ تھک گئے ہوں" گے۔۔۔ اور اِس وقت منیبہ کی طبعیت بھی مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔"بات ریکور کرنے کو ایمان نے جلدی سے کہا۔۔ اسکی بات پر چائے کا کپ لبوں سے لگاتا، وہ اسکی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔

Copyright by New Era Magazine

کیوں۔۔۔ کیا ہوا ہے منیبہ کو۔۔؟ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو بالکل ہٹی کٹی تھی۔۔۔ چائے نہیں ملی کیا"۔؟؟ شرارتاً کہتے ہوئے اسنے جیسے ہی مڑ کر دیکھا۔۔ منیبہکی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔۔۔ اپنا چہرہ چھپانے کو اسنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیے۔۔ .اس افتاد پر عمر نے کچھ حیران ہوکر ایمان کی طرف اور ایمان نے گھبرا کر عمر کی طرف دیکھا تھا۔۔

منیبہ کیا ہوا ہے"۔۔۔؟ وہ فوراً پلٹ کر اسکے قریب آیا تھا۔۔ ایمان" بھی خود کو کوستی اسکے پاس آئی جس کا رونا اب مشکلوں سے ہی رکنے والا تھا۔۔

کیا ہوا ہے منیبہ "؟ اسکے قریب بیٹھتا وہ فکرمندی سے پوچھنے لگا۔۔۔" جبکہ وہ تو اس وقت کو کوس رہی تھی جب وہ یہاں آئی تھی۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایک چھوٹے سے مذاق پر ایمان اسکے ساتھ اتنا اوور ری ایکٹ بھی کرسکتی ہے۔۔۔ وہ خود منیبہ سے اس سے زیادہ پرسنل مذاق کر لیا کرتی تھی مگر آج۔۔۔۔

منیبہ"۔ ایمان نے ہولے سے اسے پکارا۔۔۔ وہ ان دونوں کو نظر انداز" کرتی اپنا بیگ اٹھا کر آگے بڑھی تھی۔۔ ایمان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

Copyright by New Era Magazine

یار رکو تو سہی"۔۔۔ ایمان گھگھیائی۔۔ اپنا ہاتھ اس سے چھڑواتی منیبہ" نے وہاں سے جانا چاہا تھا لیکن تب تک بیگ اسکے ہاتھوں سے گر چکا تھا۔۔۔

افففف۔۔۔ اس کے ہاتھ باقاعدہ کپکپا اٹھے۔۔ اسکو روتا دیکھ عمر پریشان ہو چکا تھا۔۔

ایمان تم نے کچھ کہا ہے اسے۔۔؟؟ عمر نے مکمل سنجیدگی سے اسے" مخاطب کیا"۔

کسی نے کچھ نہیں کہا۔۔ ایمان میرا ہاتھ چھوڑ دو پلیز'۔ 'اپنا ہاتھ اس" سے چھڑواتی وہ بھیگی آواز میں بولی۔۔

تو ٹھیک ہے پھر پہلے اپنا فیس واش کر کے آؤ"۔۔ اسے ہاتھ سے پکڑ" کر واش روم تک لے جاتا وہ نرمی سے بولا۔۔ اس نے بھیگی نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا پھر واش روم میں گھس گئی۔۔

واشروم میں بند ہو کر وہ اپنا منہ دھو رہی تھی۔۔۔اسے اپنی بے" اختیاری پے شدید غصہ آیا ."باہر سے اب عمر کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔

Copyright by New Era Magazine

کیا ہوا ہے اسے"۔۔ ؟ یقیناً وہ اب ایمان سے پوچھ رہا تھا۔وہ نہیں" جان پائی کہ ایمان نے اسے کیا جواب دیا تھا۔وہ مسلسل اپنے منہ دھو رہی تھی . .آخر تھک کر اسنے آخری بار اپنا سرخ پڑ چکا گلابی چہرہ دیکھا۔۔ اسے حقیقتاً یہ سوچ کر شرمندگی ہو رہی تھی کہ اسے عمر کے سامنے نہیں رونا چاہئیے تھا۔واش روم کا دروازہ اب زیادہ زور سے کھٹکا تھا۔۔"ایم سوری مبینہ پلیز اب باہر آجاؤ ورنہ میں نے اب واقعی کیز سے اوپن کردینا دروازہ۔۔۔ ایمان نے دھمکی دی جوکام کر گئ تھی۔۔ وہ باہر نکل آئی۔۔ سامنے ہی عمر کو بیٹھے دیکھ اسکی نگاہیں بے اختیار جھک گئیں۔۔"کیا بے وقوفی تھی یہ""۔؟؟ اسکی جانب دیکھتا وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔

آپ مجھ سے بات مت کریں "ایمان کی ناراضگی اس پر نکالتی وہ" دھیمی آواز میں بولی۔۔ اسکے انداز پر وہ مسکرایا۔۔

منیبہ سوری یار۔۔۔میرا وہ مطلب بالکل نہیں تھا "۔۔ اس کا ہاتھ پکڑ" کر ایمان نے بے چینی سے کہا۔۔

Copyright by New Era Magazine

اٹس اوکے"۔۔۔ منیبہ نے سنجیدگی سے کہا اور اپنے بیگ کی تلاش میں" نظریں گھمائیں۔۔ اسے وہ عمر کے قریب رکھا نظر آگیا۔"میرا بیگ دے دو ایمان مجھے گھر جانا ہے "۔ مجبوراً اسے ایمان کو مخاطب کرنا پڑا۔۔ کیونکہ اِس وقت اسے عمر سے بات کرنا دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا .

خود لے لو۔۔۔ ایمان کی بجائے عمر نے اسے مخاطب کیا "منیبہ نے" زخمی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔۔ ایمان بے ساختہ مسکرائی تھی۔۔ وہ جلدی سے آگے بڑھی اور بیگ اسکے پاس سے لینا چاہا۔۔ عمر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ ہی بٹھا لیا۔۔

اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے اور کیا بچپنا ہے یہ؟ کہیں نہ پڑھنے کا بہانہ تو" نہیں ہے یہ"۔؟؟؟ غیر سنجیدگی سے پوچھتا وہ اسے چھیڑ رہا تھا۔۔ وہ نگاہ جھکائے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی اپنے ہونٹ کاٹ رہی تھی۔۔ وہ جان چکا تھا کہ وہ اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے سر جھکائے ہوئے ہے۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ٹھیک ہے اب دو اوپشنز ہیں۔۔ یا میں تم دونوں کی دو گھنٹے تک کلاس" لونگا یا پھر ابھی فورٹریس چلتے ہیں جہاں میں منیبہ کو ڈسکوری میں بٹھاؤں گا"۔ دوسرے والا اوپشن محدود مدت کے لیے ہے اب جلدی سے بتا دو"لہجے کو سنجیدہ رکھنے کے لیے اسنے اپنی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کی۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ منیبہ اونچائی سے ڈرتی ہے۔۔

ہاں بھائی میں ابھی ریڈی ہوکر آتی ہوں"۔۔۔ ایمان خوش ہو کر" بولی۔۔

مجھے گھر جانا ہے، امی ویٹ کررہی ھوں گی"۔اپنا بیگ اٹھا کر وہ اٹھ" کھڑی ہوئی۔۔

منیبہ"عمر نے کچھ کہنا چاہا تھا۔"آپ کے پاس دو آپشنز ھیں۔۔۔ یا تو" مجھے گھر چھوڑ آئیں یا میں خود چلی جاتی ہوں"۔

اسکا لہجہ اتنا مضبوط تھا کہ عمر کو سنجیدہ ہونا پڑا۔۔

ٹھیک ہے تم چلو میں کیز لے کر آتا ہوں"۔۔۔ وہ کہہ کر کمرے سے" نکل گیا۔۔ واش روم میں گھسی ایمان شاید فریش ہورہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

منیبہ کو ایک بار پھر رونا آیا لیکن وہ آنسو پیتی تھکے قدموں سے باہر آگئی۔

****

ایس پی کے جاتے مرتضی ڈاکٹر مونا کی طرف مڑا تھا۔۔

جی تو مس مونا آپ اس مریض کو کیا ریکومینڈ کریں گی"؟"

اسکے آگے سے فائل اٹھاتا وہ میز کے اوپر ھاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ گڑبڑائی۔۔ اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اسنے تو فائل ٹھیک سے چیک ہی نہیں کی تھی کیونکہ فائل کھولتے ہی تو ایس پی وہاں آگیا تھا۔۔ وہ پلکیں جھپکاتی بوکھلاہٹ میں اسے ہی دیکھنے لگی۔۔

سس۔۔۔سر وہ"۔۔۔ اسے سمجھ نہ آئی کہ اب کرے تو کرے کیا۔۔"

واٹ سر۔"۔۔؟؟ فائل میز پر پٹختے ہوئے وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں" بولا۔۔

Copyright by New Era Magazine

مس مونا خوابوں کی دنیا سے باہر نکل آئیں اور کچھ ارشاد فرمائیں۔۔۔"
کیا سمجھ آئی ہے آپکو ان رپورٹس سے؟"۔اسکی جھجھکتی آنکھوں میں
جھانکتے ہوئے وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔
سر وہ۔۔ میں ریڈ نہیں کر پائی"۔۔ وہ منمنائی۔۔ مرتضی کی تیوریاں"
چڑھنے لگیں۔۔
اور اسکی وجہ"۔۔؟ جانتے بوجھتے بھی اسنے مونا کو مشکل میں ڈالا۔۔"
شرمندگی سے اسکا برا حال تھا۔۔
سر وہ میں لیٹ ہو گئی تھی "اسنے دھیمی آواز میں کہا۔۔"
کتنے سیکنڈز"؟ وہ ہنوز سنجیدہ تھا۔۔ مونا نے حیرت سے اسکی جانب"
دیکھا۔۔ وہ ایک بار پھر اسے شرمندہ کر رہا تھا۔۔
سر میں "صرف "دس منٹ لیٹ تھی"۔ اور آپ نے مجھے پورے"
ڈیڑھ گھنٹے تک ویٹ کروایا ہے۔۔۔ وہ اب رو دینے کو تھی۔۔
نہیں مس مونا۔۔ آپ "پورے "دس منٹ لیٹ تھیں اور میں نے"
آپکو "صرف "۱۰۰ منٹ ویٹ کروایا ہے۔۔ ارداہ مزید ویٹ کروانے کا
تھا لیکن وہ ایس پی۔۔۔ درشتگی سے بولتے

Copyright by New Era Magazine

مرتضی کے منہ سے بیساختہ گالی نکلی تھی۔۔

مونا نے فوراً نظر جھکا کر ہونٹوں کو بھینچ لیا۔۔ گلابی رخسار تپنے لگے۔۔۔

آپکے پاس لنچ کرنے لیے دس منٹ ہیں "خفت مٹانے کو وہ رخ بدل" کر گویا ہوا۔۔ اسکے دور ہونے پر مونا نے شکر کا سانس لیا تھا۔۔ اس شخص کی چھا جانے والی شخصیت اسے بوکھلائے رکھتی تھی۔۔

سر وہ میرا"۔۔ مونا نے انکار کرنا چاہا تھا جب اسکی طرف دیکھتا وہ بولا" تھا۔۔

اگر ابھی آپکا دل نہیں کر رہا تو اٹس فائن۔۔۔ پھر آپ رات کو ڈنر" ہی کریں گی، اسلیے بہتر ہے کہ آپ جائیں اور دس منٹ میں واپس آئیں

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی مرتضیٰ کے تاثرات نے اسے چپ" کروا دیا ڈاکٹر مونا کو پہلا واقعہ یاد آگیا جب اسنے ایک بار انکار کیا تھا تو مرتضی کی دی گئی سزا نے واقعی اسے دن میں تارے دکھا دیے تھے۔۔

وہ ایسا ہی تھا۔۔ اپنے اصولوں کا پکا۔۔۔ مونا نے اب مرتضیٰ کی سننے میں ہی عافیت جانی تھی سو فوراً وہاں سے کھسکی۔۔۔مرتضیٰ اب کسی گہری سوچ میں تھا

Copyright by New Era Magazine

****

شام کے چھ بج رہے تھے، ڈھلتی شام کے ساتھ ساتھ سردی بڑھ رھی تھی۔۔ مرتضی اسوقت فل سپیڈ سے گاڑی چلا رھا تھا۔۔ اسکا ارادہ جلد از جلد گھر پہنچنے کا تھا کیونکہ آج وہ پورے تین ہفتوں بعد گھر جارہا تھا۔۔۔ انس کا سوچ کر اسکے لبوں پہ نرم مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔۔۔کافی دنوں سے وہ اس حد تک مصروف تھا کے وہ انس سے ویڈیو کال پر بھی بات نہیں ک پہ پایا تھا۔۔۔ انس کے ساتھ ہی اسے اسکا خیال بھی آگیا تھا۔اسکے لبوں پر چمکتی مسکراہٹ خود بخود سمٹ گئی تھی۔۔۔اسکی آنکھوں میں نفرت مرتضی حیدر کو ایک عجیب سی کیفیت میں مبتلا کر دیتی تھی۔۔ وہ ایک بار اس سے اس بے بنیاد نفرت کی وجہ پوچھنا چاہتا تھا لیکن اب جو انکے درمیان رشتہ بن چکا تھا، اسکے بعد وہ چاہ کر بھی وہ اسکے ساتھ ویسا نہیں کر سکتا تھا جیسا وہ اسکے ساتھ کر چکی تھی۔۔۔اسنے راستے بیکری سے انس کے لیے چاکلیٹس لینے کے بعد مین روڈ سے ہی غبارے اور اسکی پسندیدہ چیزیں لے لیں جو وہ اسے صبح دینا چاہتا تھا کیونکہ ابھی اسکا ارداہ گھر جاتے ہی آرام کرنے کا

Copyright by New Era Magazine

تھا۔۔ کافی دنوں سے وہ نیند بھی ٹھیک سے نہیں لے پارہا تھا ۔۔۔آج کل کی ہسپتال کی سخت دیوٹی سے آج اسکی جان چھوٹی ہوئی تھی۔۔۔ اگلے تین دن اسکا آف تھا۔۔ حیدر ہاؤس کے کھلے گیٹ سے گاڑی اندر لے جاتا وہ سفر ختم ہونے پر ہلکا پھلکا سا ہو گیا تھا۔۔ مرتضی جیسے ھی کار کا دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا سامنے ہی لان میں انس کو اکیلا بیٹھا دیکھ کر ٹھٹھکا ۔۔ اتنی سردی میں وہ بنا شوز کے ننگے پاؤں ٹھنڈی گھاس پر کھڑا ہوا تھا۔۔۔ مرتضی جلدی سے اسکی طرف لپکا ۔۔۔اور اسے اپنی گود میں اٹھا لیا۔۔ وہ مرتضی کو دیکھ کے چہک اٹھا۔۔ ھادی "۔۔۔۔۔۔۔ اسکی گردن میں اپنے بازو ڈالتے ہوئے وہ پرجوش" سا بولا تھا۔۔ صرف انس ہی تھا جو اسے ھادی کہتا تھا۔۔۔ مرتضی نے باری باری اسکے گالوں کو چوم کر چھوٹی سی ناک کو چوما۔۔۔ اسے یقین تھا کہ اب انس بھی یہی عمل دوہرائے گا۔۔ اور ایسا ھی ھوا تھا۔۔

میرا ھیرو یہاں اکیلا کیا کر رھا ہے"؟"

اسے لیے اندر کی جانب قدم بڑھاتا وہ پوچھ رہا تھا۔

"میں نے آپ کو بہت مس کیا،کیا آپ نے بھی مجھے کیا۔؟"

Copyright by New Era Magazine

انس نے معصومیت سے پوچھا ..اس کے اس طرح کہنے سے مرتضی کو اپنی تھکاوٹ دور ھوتی محسوس ہوئی۔۔

انس کی معصوم محبت اسے اپنا ہر درد بھلانے پہ مجبورکر دیتی تھی۔۔۔ وہ جتنا بھی ڈپریس یا ٹائرڈ محسوس کرتا ہو، انس کی موجودگی میں وہ ہشاش بشاش ھو جایا کرتا تھا۔۔ وہ اسے جواب دینا چاہتا تھا لیکن اسکے قدم انس کی اگلی بات سن کر ایک دم رکے تھے۔۔

"آپ کہاں تھے میں بہت ڈر گیا تھا۔"

انس نے معصومیت سے کہا تھا۔۔اسکے خوف کا تعلق کس سے وہ وہ بخوبی جانتا تھا سو خود پر ضبط کر گیا۔۔

"وہ کیوں.؟ میرا بیٹا تو سب سے بہادر ھے 'پھر کیوں ڈر گیا۔؟"

مرتضی نے اب مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

کیونکہ ماما رات کو بہت روئیں"۔۔ پھر آج بھی بابا کے سامنے رونے" لگی تھیں ۔۔۔ آپ تو کہتے ھیں کہ گندے بچے بار بار روتے ھیں۔۔۔ ماما بھی بار بار روتی ھیں۔۔ کیا وہ بھی گندی ہیں۔۔؟؟

Copyright by New Era Magazine

اسکے سوال پر ۔مرتضی نے اپنے لب بھینچے۔۔ پھر اسکے خوفزدہ چہرے کی جانب دیکھ کر مسکرایا۔۔

ماما گندی نہیں ہوتی ہیرو۔ ماما تو اچھی ھوتی ھیں۔۔انہیں کوئی چوٹ" لگ گئی ھو گی ناں۔۔ اور درد سے تو کوئی بھی رو سکتا ھے ناں۔۔؟ آپکو مما سے پوچھنا چاہئیے تھا کہ انہیں کہاں چوٹ لگی ہے"۔ لاؤنج میں آکر اسنے اردگرد نگاہ دوڑائی تھی۔۔۔

نہیں مجھے ان سے ڈر لگتا ھے۔۔۔ مجھے انکے ساتھ نہیں رہنا۔۔ آپ" مجھے اپنے ساتھ رکھ لیں ہادی"۔۔

اس،سے لپٹ کر وہ روتے ہوئے بولا۔۔ جبکہ اسکی بات پر مرتضی ایک دم شاکڈ ہوا تھا ۔۔یہاں ہو کیا رہا تھا۔۔۔جو انس اس قدر خوف زدہ تھا۔۔۔

انس۔۔۔ ایسے نہِی کہتے۔۔۔ مما ہیں وہ آپکی"۔۔۔"

مرتضی نے انس کو ٹوکا۔۔

لیکن ہادی۔۔۔ انس نے منہ بنایا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

آئی سیڈ نو"۔ یہاں ڈرنے والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ سو اب چپ"""
چاپ یہاں ویٹ کرو۔۔ میں ابھی آیا۔۔۔ "اسے وہیں کھڑا کرتے
ہوئے وہ نرمی سے بولا۔۔

مرتضی کہتے ساتھ ہی باہر نکل گیا۔۔ ملازم کو گاڑی سے سامان نکالنے کا
کہہ وہ واپس اندر آیا۔۔۔ پھر انس کو لے کر وہ اپنے کمرے میں
آگیا۔۔ اسے بیڈ پر بٹھا کر اسنے جیب سے موبائل نکال لیا تھا۔۔۔
کھڑکی کے پردے ہٹاتا وہ موبائل میں کچھ ٹائپ کر رہا تھا ۔اتنے میں
شاہ رخ بابا اندر آئے انکے ہاتھ میں تین چار شاپنگ بیگز تھے۔

چلو پہلے جلدی سے فریش ھوتے ھیں پھر مرتضی کا ھیرو اور ھیرو کا"
ہادی آج خوب انجوائے کریں گے "۔۔۔ٹھیک ھے۔؟

اپنا موبائل بیڈ پر اچھال کر اسے بیڈ سے نیچے اتارتا وہ پیار سے پوچھ رہا
تھا۔

یہ سب میرے لیے ھے؟"۔"

انس شاپنگ بیگز دیکھ کر چہکا۔۔

بلکل نہیں ففٹی ۔۔ ففٹی"مرتضی ہنسی دباتا بولا۔۔۔بلکہ ھم دونوں میں" سے جو پہلے ڑیڈی ھوگا اسکو زیادہ چاکلیٹس ملیں گی"۔۔۔

مرتضی اب اس سے باتیں کرتا اپنے واش روم کی طرف لے گیا۔۔۔

پھر اسکا چہرہ دھلوا کر اسنے انس کو کپڑے چینج کروا دیے۔

چلو اب میرے آنے تک تم ساکس پہنو ۔۔۔اتنے میں فریش ہوتا" ہوں اسکے بعد تب تک یہ کارٹونز دیکھو۔ میں بس ابھی آیا۔ اینڈ چاکلیٹس تم کھا لو لیکن سارے ٹوائز، ہم ایک ساتھ دیکھیں گے۔سو نو چیٹنگ""۔۔۔

وہ ایل ای ڈی آن کرتا اسے سمجھا رہا تھا۔ اور ساتھ اسے چاکلیٹس اور کچھ کھانے کی چیزیں پکڑاتا واشروم میں گھس گیا۔وہ فریش ہوکر واپس،آیا توانس پانی کا جگ ایک ھاتھ سے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

hold with both hands

"۔"۔بلکہ رکو میں دیتا ھو

Copyright by New Era Magazine

وہ اسکی طرف لپکتا ہوا بولا ۔۔پھر اسے پانی پلا کر خود بھی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

جی تو میرے ہیرو اب بتاؤ وڈیو گیمز کھیلو گے یا پینٹنگ کرنی"""
ھے۔۔؟ اسکے سوال پر انس نے جوش میں آکر تالی بجائی۔۔

وڈیو گیمز"۔۔۔ انس جلدی سے بولا تھا۔"

ٹھیک ھے"۔۔۔ لیکن اس سے پہلے اپنے سارے ٹوائز، تو دیکھ لو۔۔۔"
اطیمنان سے کہتے ہوئے اسنے شاپنگ بیگز کو چھیڑا۔۔اس سے پہلے کہ مرتضی چیزیں دیکھتا ۔۔دروازہ پر دستک ھوئی تھی۔۔۔

"yes come innn".....

وہ گیجٹ انس کے آگے رکھتا دوسری چیزیں نکالنے لگا ۔۔۔ اس بار دستک اچھی خاصی زور سے دی گئی تھی۔۔ مرتضی کو سیدھا ہونا پڑا۔۔۔
وہ جان گیا کہ دروازے پر ملازم نہیں ، بلکہ وہ ھے۔۔۔

انس ماما آئی ھیں۔۔ بات سنو انکی"۔۔۔ اسے اپنی گود سے اتارتے" ہوئے مرتضی نے نرمی سے کہا۔۔

Copyright by New Era Magazine

نہیں مجھے نہیں جانا آپ خود ہی سن لیں"۔۔ انس نے جلدی سے" کہا۔۔ مرتضی مسکراتا نفی میں سر ہلاتا دروازہ کھولنے بڑھا۔۔ دروازہ کھولنے پر اسے اسکا رویا ہوا چہرہ نظر آیا تھا۔۔

وہ جان گیا کہ انس ٹھیک کہہ رھا تھا، اسکا چہرہ صاف بتا رہا تھا ک وہ کافی دیر سے روتی رہی ہے۔۔۔

انس کو بھیجو "۔۔ وہ نظریں جھکائے بول رھی تھی۔۔ وہ جانتی تھی" کہ مقابل کھڑے مرد سے وہ چاھے جتنی مرضی نفرت کرلے، لیکن نفرت کے باوجود اس شخص سے بات کرنا کسی کے لیے بھی آسان نہیں تھا۔۔

وہ ابھی میرے پاس ہے آج میرے ساتھ ھی سو جائے گا۔۔۔ "تم فکر نہیں کرو "مرتضی نے رسانیت سے کہا۔۔۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ میرا بیٹا ہے۔۔ اسے باہر بھیجو" پلیز۔۔۔۔۔ "وہ درشتگی سے بولی۔۔۔ مرتضی کے چہرے پر تناؤ در آیا۔۔

وہ صرف تمہارا بیٹا نہیں ہے"۔۔۔۔اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے" مرتضی نے حقیقتاً اپنا اور انس کا رشتہ اس پر واضح کیا تھا۔۔۔ میرا

Copyright by New Era Magazine

مطلب ہے کہ اسکی ٹیوٹر آچکی ہے۔۔۔ وہ فوراً بولی۔۔ شائد اسے بھی اپنے غیر مناسب لفظوں کا اندازہ ہوگیا تھا تبھی اسنے بات بدل دی تھی۔۔

"so what"....

اسے کہہ دو کہ وقت پر آیا کرے۔۔۔ بچوں کو دوپہر میں ٹیچ کیا جاتا" ہے۔۔۔ رات کو نہیں۔۔۔ انس آج نہیں پڑھے گا۔۔۔ اسے آج میرے پاس ہی رہنے دو"۔۔۔ مرتضی نے بے نیازی سے کہا تو اسے شدید ناگواریت کا احساس ہوا۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں ناں کہ اسے باہر بھیجو۔۔۔ سمجھ نہیں آرہی" تمہیں"۔۔۔ وہ ایک دم اشتعال میں آکر اس پر چیخ تھی۔۔۔

آواز نیچی رکھو"۔۔ وہ دبی دبی آواز، میں غرایا۔۔۔"

وہ مرتضی کو پیچھے دھکیلتی آگے بڑھی تھی۔۔ وہ خود پر ضبط کرتا اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

کس کی اجازت سے آئے ہو یہاں۔۔؟؟ چلو میرے ساتھ"۔۔ انس کی طرف ہاتھ بڑھاتی وہ سختی سے بولی تھی۔۔ انس گھبرا کر پیچھے کو کھسکا۔۔

اسنے غصے میں انس کا بازو دبوچا اور اسے گھسیٹتی بسھر لے جانے لگی۔۔۔ ہادی۔"۔۔ وہ رو دیا۔۔۔ مرتضی کو تکلیف ہوئی تھی لیکن وہ اسے مخاطب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ہادی کو اب نیند آرہی ھے ہیرو۔۔۔ کل ھم سارا دن ساتھ گزاریں گے ڈونٹ وری۔"۔۔ وہ اسکو روتا دیکھ کر نرمی سے بولا۔۔ جبکہ انس کی حالت سے بے پرواہ وہ اب اسے کھینچتی سیڑھیوں سے نیچے لے جارہی تھی ۔۔۔انس نے اب چڑ کر اسکے ھاتھ پر کاٹا۔۔۔ اور پلٹ کر اوپر کی جانب بھاگا۔۔۔

انس"۔۔۔۔ وہ اس پر چیخی۔۔ مرتضی اپنے کمرے سے باہر نکل آیا" تھا۔۔ اس بھاگم بھاگ میں جو گیجٹ انس کے ہاتھ میں تھا وہ اوپر بھاگتے ہوئے اسکے ھاتھوں سے چھوٹ کر گرا تھا اور سیدھا اسکے پیچھے لپکتی اسکے ھونٹ پر لگا تھا۔۔۔ ایک دم وہ درد سے بلبلا اٹھی۔۔ لیکن

Copyright by New Era Magazine

وہ انس کو دوبارہ پکڑ چکی تھی۔۔۔۔مرتضی سرعت سے انس، کی جانب بھاگا جہاں وہ اپنے پھٹے ہونٹ سے نکلتے خون کی پرواہ کیے بغیر انس کے منہ پہ ایک ساتھ پتا نہیں کتنے تھپڑ مار رہی تھی۔۔۔وہ شاکڈ کی کیفیت میں لپکا تھا اور انس کو اٹھالیا۔۔۔۔

یہ کیا کر رھی ھے آپ؟"۔۔ وہ اس پر دھاڑا۔۔۔۔"

اپناغصہ اس معصوم پر کیوں نکال رہی ہو۔۔۔؟؟ بلکتے ہوئے انس کی پیٹھ تھپکتا وہ غصے سے بولا۔۔

میرے بیٹے کی ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ میرے بیٹے" کو مجھ سے دور کر کے اب اسکا ہمدرد بن رہے ہو"؟۔۔۔۔ اسکی طرف لپکتی وہ چیخی۔۔

یہ جو کچھ ہورہا ہے تمہاری بے وقوفی کی وجہ سے ہورہا ہے۔"۔۔"

انس کی جانب بڑھے اسکے ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

میری وجہ سے نہیں تمہاری وجہ سے۔۔۔ مرتضی حیدر تم ہو اسکے" ذمے دار ۔۔۔ میری بربادی کے ذمے دار صرف اور صرف تم

Copyright by New Era Magazine

ہو۔۔۔"۔۔وہ ہزیاتی انداز میں اس پر چیخی تھی ۔انس نے خوف سے اپنی ماں کی طرف دیکھا تھا

جسکا ھونٹ بری طرح پھٹ چکا تھا۔۔ لیکن ٹھوڑی تک آتی خون کی لکیر صاف کیے بنا وہ بول رہی تھی۔۔ وہ بول رہی تھی کیونکہ وہ اس وقت غصے سے حقیقتاً پاگل ھوری تھی۔۔مرتضی نے انس کی طرف دیکھا جو۔۔۔ ڈر کے مارے تھر تھر کانپتا اسکے ساتھ لگا ہوا تھا مرتضی کے دماغ کی رگیں ضبط کرنے کے چکر میں پھول رہی تھیں۔

اپنی بربادی کی ذمے دار تم خود ہو۔۔۔ اسلیے یہ تماشا لگانا بند کرو۔۔" انس کو سنبھالو اسے تمہاری ضرورت ہے"۔۔ وہ بڑے ضبط سے بولا۔۔

تمہیں کیوں پرواہ ہو رہی ھے تم تو چاہتے یہیں ہو۔ ان باپ بیٹے کو" میرے خلاف ورغلانے والے تم ھی ھو اب یہ ناٹک کسی اور کے سامنے کرنا جو تمہیں نہ جانتا ھو اور تماشا ابھی لگایا ہی کب ہے۔۔۔ تم دیکھنا حیدر میں تمہارا کیا حال کروں گی"۔۔۔ اسے قہر بار نگاہوں سے دیکھتی وہ چیلنجنگ انداز میں بولی۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ بڑی مشکل سے یہ سب برداشت کر رہا تھا اور وجہ اسکے سینے سے لپٹا انس تھا۔۔

اگر تمہیں تمھاری محبت نہیں ملی تو اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم" دوسروں کی زندگی میں آگ لگادو"۔۔۔وہ ایک بار پھر بپھری تھی۔۔

بکواس بند کرو اپنی"۔۔ وہ اپنا آپ کھوتا دھاڑا۔۔۔"

نہیں کروں گی کیا کرلو گے تم گھٹیا انسان ۔"۔۔ کہتے ہوئے وہ تیزی" سے آگے بڑھی۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی جواب دیتا اسکے اگلے عمل نے مرتضی کے ہوش اڑا دیے تھے۔ وہ آگے بڑھتی سیڑھیوں کے پاس رکھے ٹیبل پر سے چھری اٹھا چکی تھی۔۔۔ جو یقیناً اسنے ہی پھل کاٹ کر وہاں رکھی تھی۔۔ لمحے کے ہزارویں سیکنڈ میں اسنے اپنی کلائی کاٹ لی ۔۔۔

مم۔۔۔ما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مما۔۔۔۔مم۔۔۔ما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

مما۔۔۔۔ "۔ انس کی چیخیں بے ساختہ تھی۔۔۔

مرتضی کے حواس اس صورتحال پر مختل ہو گئے۔۔ وہ جلدی سے اسکی جانب بڑھا تھا۔۔ انس کو گود سے اتار کر اسے تھاما جو اسکے بازوؤں میں

Copyright by New Era Magazine

جھول گئی تھی۔۔ کلائی سے نکلتے خون سے اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں تھا کہ اس نے کس قدر بے دردی سے خود کو تکلیف دی تھی۔۔ وہ اسے اٹھاتا باھر کو لپکا ۔۔۔ساتھ ھی وہ ملازموں کو حکم دیتا گاڑی لیے ہسپتال کے لیے نکلا تھا۔

****

منیبہ عمر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھی کہ اسے پتا ہی نہیں چلا کہ کب عمر نے گاڑی آئس کریم پارلر کے سامنے ،روکتےدو آئس کریم منگوا چکا تھااور اب اسے کھانے کا اشارہ کر رہا تھا
مجھے بھوک نہیں ہے"اس نے کہتے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔"
اسکی حرکت پہ عمر نے اسکا بازو پکڑ تے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔ منیبہ اسکے اس قدر استحقاق بھرے اندازپر سٹپٹائی۔پروہ اسکے ہاتھ میں آئسکریم کپ تھما چکا تھا۔۔
میں چاہ کر بھی تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دوں گا کہ تم میری" موجودگی میں کچھ اور دیکھو "وہ بڑی سنجیدگی سے بولا تھا"اور دوسری بات ایمان کے ساتھ ناراضگی ھو تو میرے ساتھ روڈ مت ہوا کرو ہاں

Copyright by New Era Magazine

اگر میری کوئی بات بری لگے تو پھر تمہیں حق ھے لیکن کسی تھرڈ پرسن کی وجہ سے تمہارا مجھے نظر انداز کرنا میری برداشت سے باھر ھے"۔ وہ مکمل سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ منیبہ کا دل شدت سے دھڑک اٹھا۔ اسکے لہجے،استحقاق پر، مان پر۔

اینڈ لاسٹ تھنگ۔۔ آئس کریم بھوک مٹانے کے لیے نہیں موڈ" فریش کرنے کے لیے کھائی جاتی ہے سو اس وقت جس قدر خراب تمہارا موڈ ہورہاہےناں میڈم ، تمہیں اس وقت اس کی شدید ضرورت ہےسو اسے کھاؤ ورنہ اگر ساری رات بھی یہیں گزر جائے تو مجھے رتی برابر فرق نہیں پڑے گا"۔ وہ انتہائی نرم لہجے میں سے بولا تھا۔

وہ اسکے اس قدر کھلے اظہار پر نظریں چرا گئی۔عمر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے میوزک پلے کردیا تھا۔۔

گاڑی میں اب سنگر کی اواز گونجنے لگی

دِل میری نا سنے

دِل کی میں نا سنو

دِل میری نا سنے

Copyright by New Era Magazine

دِل کا میں کیا کروں

منیبہ کو گانے کے لیرکس سن کے ایسے لگ رہا تھا جیسے عمر کچھ جتانا چاہ رہا ہے

لایا کہاں مجھ کو یہ مہ تیرا

راتیں نا اب میری ، نا میرا سویرا

جان لے گا میری یہ عشق میرا

عشق میں نگاہوں کو

ملتی ہیں بارشیں

پِھر بھی کیوں کر رہا

دِل تیری خواہشیں

وہ اب نظریں چراتی کانپتے ھاتھوں سے آئس کریم کھانے کی کوششوں میں تھی۔۔

عمر گاڑی بہت سست رفتاری سے چلا رہا تھا جیسے وہ خود اس سحر انگیز لمحات میں بندھے رھنا چاھتا ہو۔۔

دِل تو ہے دِل کا کیا .گستاخ ہے یہ

Copyright by New Era Magazine

ڈرتا نہیں پاگل، بے باک ہے یہ
ہے رقیب خود کا ہی، عشق میں نگاہوں کو، ملتی ہیں بارشیں، پھِر بھی کیوں
کر رہا
دِل تیری خواہشیں
دِل میری نا سنے

وہ چور نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا جو آئس کریم کھاتے شرم اور گھبراہٹ کے ریکارڈ توڑنے کے در پے تھی۔۔ یوں محسوس ہورہا تھا جیسے اس وقت اسکے لیے کھانے سے بڑھ کر اور کوئی اہم کام نہیں ہے۔ گاڑی منیبہ کے گھر کے سامنے رکی تو وہ ہنوز گمصم سی بیٹھی تھی۔اسکی غائب دماغی پر وہ پہلے تو حیران ھوا جو اب بھی ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلنے میں مصروف تھی اگلے ھی پل کچھ سوچ کر سے ہنسی آئی تھی۔۔ آئسکریم کا خالی کپ اسکی مٹھی میں تھا۔"کیا آئس کریم زیادہ میٹھی تھی یا بھوک زیادہ تھی؟"۔ عمر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔ وہ جو اپنا بیگ لینے کو پلٹی اسکی بات پر گڑبڑائی جلدی سے سیٹ سے اپنا بیگ اٹھایا۔"

Copyright by New Era Magazine

ہونہہ !کڑوی تھی، بالکل آپ جیسی "وہ چبا کے بولی"

مجھے تو بہت میٹھی لگی، بالکل تم جیسی"۔اسکی جانب گہری نظروں سے "دیکھتا وہ نرمی سے بولا۔ منیبہ کو لگا آج وہ اسے مار کر ہی دم لے گا۔

اس نے کچھ غصے سے اسکی جانب دیکھا تھا ۔ تبھی اگلے سونگ کے لیرکس نے جہاں عمر کو مزید لطف اندوز کیا تھا وہیں منیبہ کو بد حواس۔۔۔

ایسے نا مجھے تم دیکھو۔۔۔

سینے سے لگا لوں گا۔۔۔۔

افف۔۔۔ ایک گہرا سانس لیتی منیبہ نے جھک کر جلدی سے میوزک پلئیر آف کر دیا ۔

آئندہ مت سنیے گا یہ چیپ سونگز ورنہ آپ سے بات نہیں کروں" گی "لرزتی آواز میں کہتی وہ دروازہ بند کرکے اپنے گھر کے گیٹ سے اندر گھس گئی تھی۔اسے جواب دینے کی خواہش دل میں دباتا وہ مسکرا دیا پھر سیٹ پر نظر پڑتے ہی بوکھلا گیا۔

****

Copyright by New Era Magazine

مرتضی ہسپتال کے پرائیویٹ روم کے باہر کھڑا اس وقت دو لوگوں کا انتظار کر رھا تھا ،ایک فہد اور دوسری ڈاکٹر موناانس کو وہ اپنے آفس میں بیٹھا کر آیا تھا۔ کوشش کے باوجود بھی وہ اسکا خوف زائل نہیں کر پایا تھا کیوں کہ اس وقت تو اسے خود کو اپنا آپ کسی ذہنی مریض سے مشابہت رکھتا محسوس ہورہا تھا۔۔ اسے اب ھوش آچکا تھا لیکن انجیکشن کی وجہ سے وہ غنودگی میں تھی۔۔ ڈاکٹر مونا نے سلام کیا تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا۔۔۔

"what happend ,,is everything ok?"

ڈاکٹر مونا نے سنجیدگی سے پوچھا۔

ھاں آپ سے ایک کام تھا میرا بھتیجا آفس میں ہے اسے کچھ دیر تک" اپنے ساتھ رکھ لے یا اانہیں انفارم کر کے گھر چلی جائےآپکی باقی کی ڈیوٹی مس ثناء دے گی "اپنی دکھتی پیشانی مسلتے ہوئے مرتضی نے سنجیدگی سے کہا۔۔

May i ask a question if you don't mind "

ڈاکٹر مونانے دھیمی آواز میں کہا۔۔

Copyright by New Era Magazine

مرتضی نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

کیا پیشنٹ آپکی فیملی میں سے ہے۔؟وہ جو سن کے آئی تھی سوال کر""" ڈالا جتنی نرمی سے اسنے سوال پوچھا تھا اتنی ہی سختی مرتضی کی آنکھوں میں در آئی تھی۔۔ وہ کیسے بھول گیا تھا کہ مقابل کون ہے۔ "آپ سے جو کام بولا ھے آپ فی الوقت وہ کردیں ،آپ ابھی اسے گھر لے جائیں۔ انس مجھے ہر شخص سے بڑھ کر عزیز ہے، میں امید کرتا ہوں کہ آپ اسکو لے کر کوئی کوتاہی نہیں کریں گی، یہ آپکا مجھ پر احسان ہو گا اگر آپ کرنا چاہے تو"۔وہ جیسے اسے بہت کچھ جتا رہا تھا،مونا کے اندر چھن سے کچھ ٹوٹا تھالیکن وہ کیسے شکوہ کرتی۔؟ سامنے کھڑا شخص کبھی کبھی واقعی پتھر بن جایا کرتا تھا ۔مونا نے ازیت سے اسکی طرف دیکھا پھر ہولے سے اسکے لب ہلے"""کیا آپ واقعی پیشنٹ سے محبت کرتے ہیں۔؟ وہ بڑی ہمت کرکے اسکی)پریشان (حالت کے پیش نظر اسکی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھی اور مرتضی جو پہلے ہی ٹوٹ رہا تھا اسکے سوال پر سلگ اٹھا۔

Copyright by New Era Magazine

مجھے پاگل مت کرو،ورنہ تمہارا ہی نقصان ہوگا""۔ وہ ٹھہر ٹھہر کر" سخت لہجے میں بولا۔۔ ڈاکٹر مونا کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑھک آیا۔۔ مرتضی نے کرب سے اپنے چہرے کا رخ بدل لیا۔۔
وہ کچھ دیر اسکی پشت دیکھتی رہی پھر جب بولی تو اسکی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش تھی۔
ظالم ہیں آپ"درشتگی سے کہتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔""
اور تم پاگل ہو بالکل "اسے جاتا دیکھ وہ بڑبڑایا۔ اس کے انداز پر""
اسے اس ٹینشن میں بھی ہنسی آئی تھی

****

ا"ف یہ لڑکی"۔۔ سیٹ پر پڑی اسکی شال اور جیومیٹری دیکھ وہ اب "جھنجھلایا تھا۔۔ دونوں چیزیں ہاتھ میں لیتا وہ گاڑی سے باہر نکل آیا۔
بس ایک یہ ہی کام رہ گیا تھا میرے کرنے والا"۔ وہ سوچتا ڈور بیل بجا ،رہا تھا۔منیبہ جس نے ابھی اپنے پاؤں جوتے سے آزاد ہی کیے تھے دروازے پر ہوتی بیل سن کر ان سنی کر گئی تھی۔ لیکن جب امی کی آوازیں آئیں تو اسے چارو نا چار جانا پڑا۔۔

Copyright by New Era Magazine

امی دیکھ رہی ہوں میں"کوفت زدہ سی کہتی وہ دروازے کی طرف" بھاگی۔

اب بندہ اُڑھ کر تو کھول نہیں سکتا۔۔۔ اگر صبر نہیں ہوتا تو خود ہی" دروازہ توڑ کر آجائیں بھلا "بڑبڑاتے ہوئے اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا عمر کو دیکھ کر حیران ہوئی لیکن اسکے ہاتھوں پر نظر پڑھتے ہی شرمندہ ہو گئی۔۔

آپکا کارنامہ"۔ مسکرا کر کہتا عمر اب اسے اسکی چیزیں پکڑا رہا تھا۔۔"

کون ہے منیبہ "؟" امی کی آواز سنتے ہوئے اسنے خود کو کچھ کہنے سے""" روکا تھا۔

امی عمر بھائی ہیں"بولتے ہوئے اسکے لبوں پر دبی دبی سی مسکراہٹ در" آئی تھی۔

تو اندر بلالو باہر کیوں کھڑا ہے"۔ امی نے اب جلدی سے کہا تھا۔لیکن" امی کی بات سننے کی بجائے وہ اپنے بازو پر عمر کی گرفت محسوس کرکے کانپ اٹھی۔

Copyright by New Era Magazine

اگر آئندہ بھائی بولو گی تو قسم کھا کر کہتا ہوں اگلے دن ہمارا نکاح" ہوگا"وہ اسکے کان میں غرایا تھا ،منیبہ کا دل اسکی دیوانگی پر بے ساختہ دھڑکا تھا، وہ دروازہ زور سے بند کرتا چلا گیا۔۔۔جبکہ وہ وہیں بت بنی کھڑی رہ گئی۔۔۔ دل کی حالت حد سے سوا تھی۔

****

فہد نے جیسے ہی دروازہ کھولا مرتضیٰ اسے سامنے ہی صوفہ پر بیٹھا نظر آیا ۔ آنکھوں پر بازو رکھے ٹانگ پر ٹانگ رکھے پاؤں ہلا رہا تھا صاف لگ رہا تھا کہ وہ ٹینشن میں ہے ۔

مرتضیٰ"فہد نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔مرتضیٰ نے آنکھیں کھول"" کر اسکی جانب دیکھا۔ اسکی آنکھیں دیکھ کر فہد حیران رہ گیا۔۔

فہد کا دل ایک پل کے لئے ہلا تھا ۔۔ یعنی اسکا شک بالکل ٹھیک تھا۔"بیٹھو یہاں مجھے ضروری بات کرنی ہے تم سے"۔ مرتضیٰ خود کو کمپوز کرتے ہوئے سنجیدگی بولا تھا۔۔

آنکھیں اس پل دہکتا ہوا سرخ انگارہ بنی ہوئی تھیں۔۔

بولو کیا بات ہے"۔ فہد نے بے تاثر لہجے میں پوچھا۔"

Copyright by New Era Magazine

یہ وہ ہی لڑکی ہے ناں۔۔۔؟ کہ جو اگر تمہیں نہ ملتی تو تم مر" جاتے"؟ ۔وہ بڑی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔

ہاں تو یہ میرا پرسنل میٹر ہے ھم جانے کسی تھرڈ۔۔ اسکی بات ابھی" ادھوری تھی کہ مرتضیٰ کا ہاتھ اٹھ گیا "اس پر شدید غصہ تھا جو تھپڑ کی صورت میں وہ اسکے منہ پر مار چکا تھا،جبکہ فہد نے حیرت سے خود سے چار سال بڑے بھائی کی طرف دیکھا جسنے اسکی خوشیوں کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دی تھی ۔۔۔ تو کیا آج بھی اسکی بیوی کے ساتھ مرتضی کی محبت زندہ تھی؟؟

پرسنل میٹر......؟؟ واہ کیا بات ہے ...مرتضی غرایا۔۔۔ فہد کی آنکھوں کا رنگ لال ہو گیا۔۔۔ پورا گھر جل رہا ہے اور یہاں پرسنل میٹر کو رویا جا رہا ہے۔۔۔ جانتے ہو آج انس نے کیا کہا ہے۔؟بیوی تمہاری آج مرتے مرتے بچی ہے فہد حیدر !کیوں کر رہے ہو اسکے ساتھ یہ سب جواب دو مجھے اسے خود سے محبت کی سزا دے رہے ہو؟ "اسکی نم ہوتی آنکھیں دیکھے بنا مرتضیٰ اس پر چلایا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

اگر جاننا چاہتے ہیں تو پھر سن لیجئے آپ ہیں اسکی وجہ "فہد کے سلگتے" جواب پر وہ خود پر ضبط کرتا اسکی جانب پلٹا۔

اور تمہیں یہ کیوں لگتا ہے۔۔؟ مرتضیٰ کی آواز بھاری ہورہی""" تھی۔۔۔

کیوں"""۔۔؟ آپ نے محبت نہیں کی تھی اس لڑکی سے۔۔؟ کھائیے""" انس کی قسم۔۔ کہ آپ نے اپنی خوشیاں میرے لیے قربان کردیں۔اس رات کو یاد کرے جب آپ نے اسے میرے سنگ دلہن کے روپ میں دیکھا تھا میں تب شائد اپنی خوشی میں اندھا ہو گیا تھا آپ کا قرب نہیں سمجھ پایا لیکن اب سب سمجھ چکا ہوں"فہد رونے کے ساتھ چلا رہا تھا۔۔۔ پچھلے ڈیڑھ سال کا کرب اسکی آنکھوں سے بہہ رہا تھا۔مرتضیٰ کی آنکھوں کے سامنے پھر سے اذیت ناک ماضی گھوم گیا

لیکن ڈیرھ سال پہلے آپ کے ہاتھوں میں اسکی تصویر دیکھ کر ہی" میں ساری حقیقت جان گیا تھا کہ کیوں نہیں کرتے آپ شادی بولیے نا اب، خاموش کیوں ہیں"؟۔ مرتضیٰ کے مقابل آتا وہ چیخا تھا۔۔۔۔

مرتضیٰ خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتا رہ گیا۔

Copyright by New Era Magazine

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ اور بات تیری گلی میں نہ آئیں ہم
لیکن یہ کیا کہ شہر ترا چھوڑ جائیں ہم
مدت ہوئی ہے کوئے بتائے کس طرف گئے
آوارگی سے دل کو کہاں تک بچائیں ہم
شاید بہ قید زیست یہ ساعت نہ آ سکے
تم داستان شوق سنو اور سنائیں ہم
بے نور ہو چکی ہے بہت شہر کی فضا
تاریک راستوں میں کہیں کھو نہ جائیں ہم
اس کے بغیر آج بہت جی اداس ہے
غالب چلو کہیں سے اسے ڈھونڈ لائیں ہم

مرتضی گرنے کے انداز میں بیڈ پر لیٹ گیا، کرب سے آنکھیں بند کرلیں۔یہ سچ تھا کہ اسے اپنی زندگی میں بس ایک ہی چہرہ بھایا تھا ۔وہ جس سے اسنے شادی کا خواب بھی دیکھا تھا لیکن وقت نے اس پر ثابت

Copyright by New Era Magazine

کردیا تھا کہ ضروری نہیں کہ ہر خواب پورا بھی ہو۔وہ خود غرض ھوتا تو اسی وقت اسے زبردستی شادی کر لیتا ۔ لیکن وائے افسوس کہ اسکے آڑے حالات آگئے تھے۔ اور وہ اپسرا ایسی دل میں بسی تھی کہ پچھلے سات سالوں میں اب تک وہ اسے چاہ کر بھی بھول نہیں پایا تھا۔پانچ سال تک وہ اس شہر سے وقفے وقفے دور رہ کر بھی دیکھ چکا تھا لیکن سب بے سود تھا۔۔ وہ کوئی حسن پرست نہیں تھا اور نہ ہی ایسا تھا کہ اسنے اس جیسا پیارا چہرہ دیکھا نہیں تھا۔ لیکن جانے کیا تھا۔ کونسی کششش تھی جو اسے اسکی جانب کھینچتی تھی۔وہ آج بھی آنکھیں بند کرتا تھا تو اسی کا چہرا سامنے آتا تھا۔۔ کیوں وہ خود بہت بار اس حقیقت کو نہیں ماننا چاھتا تھا۔؟؟ وہ جانتا تھا اس وقت اس سے شادی کرنا بہت آسان تھا لیکن وہ اپنے بھائی کی خوشیوں کا دشمن نہیں ہو سکتا تھا۔۔لیکن آج کے واقعے نے اسے واقعی دہلا دیا تھا ۔۔اتنا ڈسٹرب وہ اس لڑکی)مسز فہد(کی بکواس سے نہیں ھوا تھا جو زہر فہد کے لفظوں نے اسکے خون میں سرایت کردیا تھا۔۔کیا ایک بار پھر مجھے فہد کو بچانے کی لیے۔اسنے ایک دم آنکھیں میچی تھیں ۔اور ہونٹوں کو کاٹا تھا۔ہاں

Copyright by New Era Magazine

مجھے اب شادی کر لینی چاہیے ۔۔ہاں مجھے فہد ،انس اور وہ۔ہاں میں خود کو اب مزید تکلیف نہیں دوں گا ۔اس سے زیادہ وہ سوچ نہیں پایا ۔۔۔کیوں کے نیند اس پہ غالب آ چکی تھی ۔لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کے اصل امتحان تو زندگی کا اب شروع ہونے والا تھا۔

ایک مقام دے رکھا ہے تیرے نام کو
لوگ بات منوا لیتے ہیں تیرا زکر کر کے

****

منیبہ نے آنکھیں موندی تو اسکی انکھوں کے سامنے خفا خفا سا عمر کا چہرہ آگیا ۔اسنے ہڑبڑا کر آنکھیں کھول لیں۔اور چھت کو گھورنے لگی۔۔۔ایمان کے ساتھ اسکی دوستی کتنی پرانی تھی شائد وہ یاد کرنے کی کوشش بھی کرتی تو کر نا پاتی ۔۔۔وہ دونوں شائد پرائمری سے ایک ساتھ تھیں۔۔ایمان اور اسکا گھر پہلے صرف دو گلیوں کے فاصلے پر تھا وہ شروع سے ایمان کے گھر بلاجھجک جاتی تھی اور ایمان بھی ایسا ھی کرتی تھی۔اسی وجہ سے انکی فیملی میں بھی ایک قابل اعتبار رشتہ بند چکا تھا ۔منیبہ کو آج بھی یا د تھا کی وہ ساتویں اور ایمان آٹھویں کلاس کی

Copyright by New Era Magazine

سٹوڈنٹ تھی جب ایمان نے بتایا تھا کے انکی فیملی کچھ عرصے کے لیے اسلام آباد شفٹ ھو رہی ھے۔ایمان بہت روئی تھی ۔جسکو دیکھ کے اسکو بھی رونا آگیا تھا ۔اور پھر عمر کا ان کو ڈانٹنا۔ایمان کا تعلق ایک اچھی خاصی ویل فیملی سے تھا لیکن اس کی فیملی کے کسی فرد میں بھی منیبہ کو کبھی کسی قسم کا غرور نظر نہیں آیا تھا جو کہ ایسی فیملیوں میں عام طور پر پایا جاتا تھا۔۔ایمان دو بہنیں اور ایک بھائی تھا۔۔۔ردا ۔۔جو کے ایمان کی سب سے بڑی بہن تھی اوراب شادی کے بعد انگلینڈ شفٹ ہو چکی تھی ,اسکے بعد عمر۔جو اب ۔۔سول ڈیپارٹمنٹ جوائن کر چکا تھا ۔اور پھر ایمان جو منیبہ سے دو سال بڑی تھی لیکن انکی شروع سے ہی بہت اچھی بنتی تھی ۔۔تین سال بعد جب وہ دوبارہ لاھور آئے تو اس بار وہ ڈیفنس شفٹ ھو گئے تھے۔منیبہ اس وقت حیران ھوئی جب ایمان لاھور شفٹ ہونے کے اگلے ہفتے اپنی فیملی کے ساتھ انکے گھر آئی تھی۔جہاں سے انکی دوستی مزید مضبوط ھوگئی۔منیبہ کا خود کا تعلق متوسط خاندان سے تھا۔۔لیکن ایمان کے ساتھ دوستی میں کبھی اسے یہ محسوس نہیں ہو پایا تھا،لیکن کچھ عرصے سے وہ دیکھ رہی تھی کے عمر

Copyright by New Era Magazine

اس سے بہت الگ رویہ رکھنے لگا تھا جس سے وہ گھبرا جاتی تھی یا کبھی پریشان ,پر اب اسے بھی عمر کی مجودگی بری نہیں لگتی تھی شروع شروع میں وہ جتنا اسے کم بلاتا تھا اب اتنے ھی بہانے ڈھونڈنے لگا تھا اور اب تو باتوں باتوں میں بہت کچھ جتا بھی دیتا تھا ۔منیبہ کا دل اسکے بے باک انداز کو یاد کر کر کے گھبرا رہا تھا۔۔ اب جانے اسکی یہ وارفتگی کیا رنگ لانے والی تھی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ۔

نا جانے کس ٹائم اسکی آنکھ کھلی تو دوسری طرف نظر گئی جہاں فہد لیٹا چھت کو گھورتے کسی گہری سوچ میں تھا۔۔۔۔اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو فہد نے جلدی سے اٹھ کے اسے سہارا دینے کی کوشش کی اس نے اس کا ھاتھ بے دردی سے دور کیا وہ ایک دم سخت نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔اسے اسکا اسطرح یوں خود کو دھتکارنا بلکل پسند نہیں آیا تھا لیکن وہ کچھ سوچ کر چپ کر گیا۔۔

کیسی ہو"؟ اسنے دھیمی آواز میں اسے مخاطب کرتے پوچھا ۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

ویسی ہی جیسی تم نے رکھا ہوا ۔۔۔اب جان لو کیسی ھوں میں "۔وہ
چلانے کے انداز میں بولی۔۔ آواز میں نقاہت تھی۔۔۔ وہ کچھ پل
اسے بنا پلک جھپکائے دیکھتا رہا پھر آہستہ سے بولا ۔۔۔۔
بریک فاسٹ کرلو پھر دوائی بھی لینی ھے "بدلے میں وہ قاتلانہ"
نظریں فہد پہ گاڑھتے ہوئے غرائی۔۔
بچی نہیں ھوں میں۔۔ کھا لوں گی۔۔۔ اور پلیز ۔"وہ فضا میں ہاتھ"
اٹھاتی بے دردی سے ہنسی۔۔
یہ ناٹک بند کرو،ایک دن ہسپتال میں رہنے سے میں کوئی دوسری"
مخلوق نہیں بن گئی ، وہی حقیر عورت ہوں جس سے تم پچھلے ڈیڑھ
"سال سے بھاگ رھے ھو
کہتے ہوئے وہ اب اٹھ کر کھڑی ھونے لگی لیکن کمزوری تھی جو اسے
کھڑا ھوتے ہی چکر سا آیا اس سے پہلے کہ وہ گر جاتی کہ تبھی فہد کے
ھاتھوں نے اسے تھام لیا۔۔ اس بار اس میں اتنی ہمت نہیں تھی وہ
اسکے ھاتھ جھٹک دیتی اسنے اسے بیڈ پہ بٹھایا اور گلاس میں جوس ڈال

Copyright by New Era Magazine

کر پلانے لگا جسے بمشکل وہ آدھا گلاس پی پائی تھی۔۔۔ پھراسکا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اپنی بےبسی پررو دی۔۔

اب مرنے کیوں نہیں دیا مجھے؟۔تمھاری محبت عذاب ہے میرے لیے"

"اور ۔۔۔دیکھ لو مر جاتی تب بھی یہ عذاب ساتھ لے کر جاتی۔

۔وہ ہچکیوں میں روتی بول رہی تھی۔۔۔فہد نی کرب سے اپنے لب بھینچ لیے ۔

کیوں کیا ایسا ،،،؟؟؟ سوچو اگر تمیں کچھ ھوجاتا تو میرا کیا ھوتا۔۔؟

وہ اسکے آنسو پونچھتے ہوئے نرمی سے بولا لیکن مقابل پتھر کی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

پلیز یہ محبت کا ڈھونگ اب میرے سامنے مت رچاؤ۔۔ ایک بار""" تمہارے ھاتھوں رسوا ھو چکی ھوں بٹ نو مور ۔۔۔ تم اس محبت کا گلا گھوٹ چکے ھو جو کبھی ہمارے مابین تھی۔۔۔ پتہ ہے انسان کب موت کی طلب کرتا ہے"؟؟؟ پوچھتے ہوئے وہ روتے روتے ہنسی۔۔۔

جب وہ درد اٹھاتے اٹھاتے بے بس ھو جاتا ھے اور مجھے کوئی رشتہ" بے بس نہیں کر پایا سوائے ہمارے رشتے کے۔۔۔کیوں کہ محبت ہماری

Copyright by New Era Magazine

انا ہمارا وقار ہماری عزت سب کچھ کھا جاتی ھے۔۔ تم نے مجھے اس گناہ کی سزا دی جس میں میرا قصور نہیں تھااور مان بھی لو کہ تمھارے بھائی کو میں پسند ھوں جو کہ مجھے سفید جھوٹ سے زیادہ کچھ نہیں لگتا تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔"؟؟؟

شٹ اپ "وہ بے بس ہوتا غرایا تھا ۔،پھر جیسے اپنی۔ بات پر خود" جھنجھلا گیا ۔۔۔

اور کتنا شرمندہ کرو گی مجھے"۔؟"

وہ اسکا ھاتھ پکڑتا لہجے میں نرمی سمو کر بولا۔۔۔

یقین جان لو اس سے بہت کم جتنا تم نے مجھے رسوا کیا ہے"۔"

وہ اس سے اپنا ھاتھ چھڑواتی باتھ،
روم میں گھس گئ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابھی اسے سوئے دو گھنٹے ھی ھوئے تھے کہ کسی کے چلانے کی آواز سے وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔نیند سے آنکھیں تھکی تھکی سی اور پلکیں بوجھل سی تھیں لیکن زہن بیدار ھوتے ھی اسے سب سے پہلا خیال

Copyright by New Era Magazine

انس کا آیا تھا۔۔ کتنی مشکلوں سے تو اس نے تھوڑی دیر پہلے اسے سلایا تھا ۔وہ ایک دم اٹھ کے باہر بھاگی انس کی آواز اسے کچن سے آرہی تھی جو گلا پھاڑ پھاڑ کر رو رہا تھا ۔۔۔سامنے کا منظر دیکھ کے اسکے ہوش اڑے تھے۔۔ اسکے پاؤں سے خون نکل رہا تھا یہ یقیناً ٹوٹے گلاس کا کارنامہ تھا ۔۔۔۔وہ جلدی سے اسکی طرف لپکی اور اسے کرسی پر بیٹھا کر جلدی سے اسکے پاؤں کا معائنہ کرنے لگی ۔۔ زخم اتنا گہرا نہیں تھا ۔۔لیکن پانچ سالا بچے کے لیے تکلیف دہ زیادہ تھا ۔۔۔وہ سرعت سے پلٹی اور کیبنٹ سے فرسٹ ایڈ باکس نکال لائی۔۔ آنے والے طوفان کے بارے میں سوچتی پریشان ہونے لگی جو مرتضیٰ کی باتوں کے تیر سے اس پر ٹوٹنے والا تھا ۔۔اف آج کل کے بچے بھی نہ خود چین سے بیٹھتے ہیں اور نہ ہی کسی اور کو چین سے جینے دیتے ہیں۔۔۔وہ دل ہی دل میں اس آفت کے پرکالہ کو کوستی اسکے پاؤں کا زخم پائیوڈین سے صاف کرنے کے بعد اب بنڈیج کر رھی تھی ۔۔۔وہ چلا اٹھا ۔۔ مجھے ماما پاس جانا مجھے حادی پاس جانا ۔""۔۔ ہونٹ مروڑ مروڑ کر"" روتا وہ بولتا جارہا تھا۔۔۔ جانے کتنے گھنٹے لگا کر اسنے جو انس کا پچھلا

Copyright by New Era Magazine

راگ بند کروایا تھا اب اس چوٹ کے باعث پھر سے شروع ھو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

""ھاں ناں میں ابھی فون کرتی ھوں آپ پہلے میرے ساتھ اندر تو چلیں""

وہ مشکلوں سے اسے بچکارتے ہوئے کمرے میں لے آئی۔ لاکھ کوششوں کے بعد بھی جب وہ چپ نا ھوا تو آخر وہ اسی فیصلے پہ پہنچی کہ مرتضی کو کال کی جائے ۔۔ اپنی سوچ پر عمل کرتے ہوئے اسنے مرتضی کو کال ملائی تھی جو شاید گدھے گھوڑے بیچ کے سورہا تھا۔۔ کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

""اف ایک طرف یہ چھوٹا کھڑوس اور دوسری طرف اسکا حادی جلاد""۔ میں تو بری طرح پھنس گئی ""ایک نظر بھاں بھاں کرتے انس پر ڈالتے ہوئے وہ بڑبڑائی۔۔۔وہ اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس بلا کو سنبھالنے کی زمہ داری اسنے اپنے سر لی تھی ۔۔ساتویں کال پر بھی جب دوسری جانب سے اسنے کال ریسیو نہ کی تو آخر تپ کر مونا نے موبائل بیڈ پر پٹخ دیا۔۔۔ پھر اپنے ضبط کو کڑے امتحان میں ڈالتی

Copyright by New Era Magazine

روتے ہوئے انس کو چپ کروانے لگی۔۔ اب جانے وہ رو رو کر تھک چکا تھا یا پھر مونا کی محنت رنگ لے آئی تھی،بات جو بھی تھی وہ بیس سے پچیس منٹ کی مشقت کے بعد سو گیا۔۔ اس عظیم معرکے کے بعد اسنے حقیقتاً سکون کا سانس لیا تھا۔

******************†

وہ آج پورے تین دن بعد کالج آئی تھی جہاں وہ ایمان کو نظر انداز کرتی کلاس میں جانے لگی کہ تبھی ایمان نے اسکا بازو پکڑ کر اسے روک لیا ۔۔

پلیز منیبہ !اب چھوڑ بھی دو یہ ناراضگی آخر کب تک یہ تماشا جاری رہے گا؟ھزاروں مسجز کیے ہیں۔تمھیں لاتعداد سوری سٹیکرز تمہارے پیش خدمت بھیجے ہیں لیکن تم ہو کہ ایک ریپلائے تک نہیں دے رہیں۔ اب میری جان نکالو گی کیا؟ چھوڑ دو ناں یہ ناراضگی'۔

وہ کان پکڑ کے اس انداز میں بولی کہ منیبہ کو ہنسی آگئی "ویسے بہت بدتمیز ھو تم۔۔۔ ایسے بھی کوئی ناراض ھوتا ھے جان نکال دی تھی میری "ہلکے سے اسکے بال کھینچتے ہوئے ایمان نے تپ کر کہا۔۔

Copyright by New Era Magazine

واپس آگئی نا اب جان۔۔؟ تو چلو دیر ہورہی کہیں لیکچر مس نہ" ہوجائے"۔۔۔ ایمان کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس نے نرمی سے کہا۔۔

جی نہیں۔۔ ہم کینٹین جائیں گے "وہ اسے لے کر کیفے ٹیریا کی" جانب بڑھتے ہوئے بولی تو منیبہ کو ہتھیار ڈالنا پڑے۔۔ وہ جانتی تھی کہ محترمہ ایمان صاحبہ نہ تو خود کلاس اٹینڈ کریں گی اور نہ اسے کرنے دے گی ۔۔۔سارا دن بس ادھر ادھر کی باتوں کے بعد وہ بارہ بجے کے قریب کالج سے واپس کے لیے تیار تھی۔۔۔واپسی پر وہ اسے زبردستی اپنے گھر لے آئی تھی جہاں ہال روم میں ہی عمر کو ایک لڑکی کے ساتھ قہقہے لگاتے دیکھ کر اسکا اچھا خاصہ موڈ غارت ہوگیا۔

ھائے کیسی ھو ایمی"؟ ایمان کے گلے لگتے ہوئے اس لڑکی نے چہکتے" ہوئے پوچھا۔۔۔

فائن "ایمان نے مروت نبھائی۔۔"

ھو از شی"؟ اس لڑکی کی نظر منیبہ پر پڑی تو وہ منیبہ کی طرف دیکھتے" ہوئے عمر سے پوچھنے لگی جو منیبہ سے حال چال پوچھ رھا تھا ۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ایمان کی بیسٹی ھے"عمر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جانے کیوں منیبہ کو" اپنا یہ تعارف زرا نہ بھایا۔اب وہ ہنستے ہوئے اس کا مزید تعارف کروا رہا تھا۔۔ جس پر وہ لڑکی خوشدلی سے سر دھن رہی تھی۔۔

وہ ایمان کے ساتھ وہیں ایک جانب ڈائننگ ٹیبل پر آگئی جبکہ سماعتیں ہنوز عمر اور اس لڑکی کے مابین ہونے والی گفتگو کو سن رہی تھیں۔

ان دونوں کے معاملے میں ہمیشہ ایک بات یاد رکھنا پڑتی ہے کہ اگر" یہ دونوں ایک دوسرے کے بال بھی کھینچ رہی ہوں تب بھی انکی لڑائی میں ٹانگ نہ اڑائی جائے کیونکہ تھوڑے ٹائم بعد ان دونوں کی پارٹی ایک ھو جاتی ہے اور ٹانگ اڑانے والا مظلوم ان کے دشمنوں کی لسٹ میں شامل ھو چکا ھوتا ہے"عمر نے مظلومیت کے ریکارڈ توڑتے کہا ۔منیبہ اگنور کرتی ایمان کے ساتھ اب وہ خود بھی میکرونی کھانے لگی لیکن جانے کیوں اسکا دھیان مسلسل سامنے ہی تھا جہاں دونوں بیٹھے قہقے پر قہقے لگا رہے تھی ایمان کے ری ایکشن سے وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ اسکے لیے یہ کوئی نئ بات نہیں ھے کیونکہ ایمان بنا پرواہ کیے منیبہ سے باتیں کر رہی تھی ،لیکن اس کا دل یہی چاہ رھا تھا کہ کسی طرح اڑ کر

Copyright by New Era Magazine

گھر پہنچ جائے ۔عمر جو کہ منیبہ کا بگڑتا موڈ دیکھ چکا تھا معنی خیزی سے مسکرایا پھر دل میں اترتے سکون کا مزہ لیتے ہوئے قدرے سنجیدگی سے بولا۔۔

"ایمان تم دونوں روم میں چلی جاؤ ھم فلم دیکھنے کا سوچ رہے ھیں" ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے اسکی نظروں کا مرکز وہ ہی تھی۔۔ لیکن جواب اسکی جانب سے آئے گا یہ بات وہ دونوں بہن بھائی سوچ نہیں سکتے تھے،،

کیوں ہم پر پابندی ھے"؟"

وہ بول تو پڑی تھی لیکن عمر کے جوابی وار پر اپنے بولنے پر پچھتائی تھی۔۔

نہیں وہ دراصل بچوں کے دیکھنے والی نہیں ھے ناں"۔"

وہ پر شوق لہجے میں بولا ۔منیبہ نے بامشکل خود کو کمپوز کیا۔۔۔

میں بچی نہیں ھوں"۔ کہتے ہوئے ناک چڑھائی تھی۔۔ وہ جی جان سے" فدا ہوا۔۔

Copyright by New Era Magazine

ھاں لیکن اٹھارہ پلس کی بھی تو نہیں ہو نا۔ اسکا لہجہ مسکراتا ہوا تھا۔۔
اس سے پہلے کہ وہ مزید بے باک ھوتا وہ ایمان کا ھاتھ کھینچتی اسے اوپر لے آئی ۔۔۔پیچھے سے عمر کا قہقہ گونجا تھا ۔۔۔ ناجانے اب وہ کیا باتیں کر رھے تھی منیبہ سن نہ پائی۔
ویسے تمھارا بھائی ایک نمبر کا لفنگا ھے بلکہ فلرٹی" وہ اب سارا غصہ" ایمان پر نکال رہی تھی ۔
ھاھاھاھا یار کہیں تمیں بھی تو پیار ویار نہیں ھو گیا۔؟اتنا غصہ ان" کے مذاق پہ اوہ۔یعنی،آگ دونوں طرف۔۔ اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے منیبہ کشن اٹھا کے اسے مارنے لگی ،ایمان کھلکھلائی تھی۔

****

دروازے پہ ھوتی دستک سے اسنے آنکھیں کھولیں تو گھڑی پر نظر پڑتے ہی اسے اٹھنا پڑا جو دن کے گیارہ بجا رہی تھی ۔۔۔دروازہ کھولا تو سامنے شاہ رخ بابا تھے۔
بڑے صاحب فہد صا حب انس بابا کا پوچھ رہے ہیں"وہ نظریں کھلائے" مرتضی سے پوچھ رہا تھا

Copyright by New Era Magazine

اسے بولو تھوڑی دیر تک آجاتا ھے "مرتضی انہیں جواب دے کر" واش روم میں گھس گیا ،، تقریباً بیس منٹ بعد وہ فریش ہوکر نیچے پورچ میں گاڑی نکالنے کے لیے آیا تو گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اسنے موبائل پر کال ہسٹری دیکھی۔ مونا کی سات مسڈ کالز دیکھ کر اسے ٹھٹھکنا پڑا۔ وہ جانتا تھا اتنی کالز وہ صرف انس کے لئے ہی کر سکتی تھی

۔

اف ایک بچہ نہیں ہینڈل ہورہا محترمہ سے۔ جب اپنے ہوں گے تب"" پتہ نہیں کیا کرے گی"۔وہ دل میں سوچتا اپنی آخری سوچ پر خود ہی ھنس دیا ۔۔وہ جانتا تھا انس تھوڑا ضدی ھے خاص کر اجنبیوں سے کم بولتا ھے لیکن اس وقت اسے یہی بہتر لگا تھا کہ وہ مونا پاس چھوڑ دے اس سے زیادہ قابل اعتبار اس وقت اس کے پاس کوئی نہیں تھا ۔

****

انس نامی بلا کو بریک فاسٹ کروا کے

اسنے اسے ریموٹ کنڑول پکڑا کر ایل ای ڈی کے سامنے بٹھادیا۔۔ اسے کارٹونز دیکھنے میں منہمک پاکر وہ خود جلدی سے واش روم میں جا

Copyright by New Era Magazine

گھسی۔۔ وہ فریش ہو کر باہر آئی تو وہ بیڈ پر آلتی پالتی مارے بیٹھے بالکل اسی پوزیشن میں کارٹونز دیکھ رہا تھا۔۔ مونا نے سکون کا سانس لیا پھر خود پلٹ کر سرعت سے اپنے گیلے بال سلجھا کر پشت پر کھلے چھوڑ دیے۔۔ تبھی بیرونی دروازے پر ھوتی دستک سن کر اسنے دروازہ کھولا تھا۔۔سامنے کھڑے مرتضی کو دیکھ کر وہ خوشی سے پھولے نا سمائی ۔
انس کو لینے آئے ھیں آپ۔۔؟؟؟ اسکے لہجے میں بے تابی تھی۔ اس کی خوشی اور سوال پہ بھنویں اچکاتا وہ قدرے سنجیدگی سے بولا تھا ۔۔
نہیں آپ کو"۔ !انداز میں لطیف سا طنز تھا۔۔ اسکے جواب پر"""
شرمندہ ھوتی وہ یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔
میرا مطلب وہ نہیں تھا"وہ خود ہی بات بدلتی مزید بولی تھی۔۔"
اور۔۔۔اور آپ نے تو مجھے آف دیا تھا ناں"۔ وہ مزید یاد آنے پر"
چہرے پر آتی گیلے بالوں کی لٹیں کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی۔۔۔
ہوں اور اب میں سوچ رھا ھوں کہ اس دوران اسے آپ کے پاس ہی چھوڑ دوں۔۔ آپکا وقت اچھا گزر جائے گا۔۔ "!وہ دوبدو بولا تو

Copyright by New Era Magazine

حیران ہوتی مونا نے جھٹ نفی میں سرہلایا۔۔مرتضی کے لب اسکی بے ساختگی پر مسکرا کر سمٹ گئے۔۔ وہ جی بھر کر شرمندہ ہوئی۔۔۔

ویسے آپ اپنے گھر آنے والے ہر مہمان کی خدمت اسے یونہی" دروازے پر ہی کرتی ھیں یا انس کو آپکے حوالے کرنے کے جرم میں یہ خاص سلوک میرے ساتھ ہی برتا جارہا ہے۔"؟ اسکا لہجہ ہنوز سنجیدہ تھا۔۔ وہ شرم سے سر جھکاتی ایک بار پھر نفی میں سر ہلا گئی۔۔ اس بار اسکے چہرے کی جانب دیکھتے مرتضی کی مسکراہٹ لبوں پر واضح ہوئی تھی۔۔

حادی۔۔۔ حادی""۔ انس کی آواز پر وہ چونک گئی۔۔ پھر جلدی"" سے اسے راستہ دیا۔۔ جبکہ وہ جو بھاگتا ہوا مرتضی کہ طرف آرہا تھا راستے میں چیئر سے سے ٹھوکر کھانے پر گرتے گرتے بچا تھا کیونکہ مونا نے پھرتی سے اسے تھام لیا تھا۔۔۔جانے وہ کب کمرے سے باہر آیا تھا۔۔

یہ کیا ھوا اسے "؟ وہ دیکھ چکا تھا انس کا وزن زیادہ ھونے کی وجہ" سے وہ ٹھیک سے اسے اٹھا نہیں پا رہی اسی لیے اسے جلدی سے مونا

Copyright by New Era Magazine

سے لیتے ہوئے وہ بولا تھا ۔۔جبکہ وہ اب اسے انس کا کارنامہ بتانے لگی

--

اور آپکو پتا ھے بس کل سے ایک بات کر رھا ھے میں نے ماما کو مارا ۔۔۔۔ وہ تیز تیز بولنا شروع ہوئی تو وہ لب بھینچتا انس کی جانب دیکھنے لگا۔۔ پھر نرمی سے اسکے گالوں کو چوما تھا جو اسے سامنے دیکھ کر چہک اٹھا تھا۔"سوری ڈاکٹر مونا بٹ ایم گیٹنگ لیٹ، سی یو سون"۔اطمینان سے کہتا وہ انس کو لیے پلٹا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔ جبکہ اسکے یوں ایک دم چلے جانے پر وہ پہلے تو حیران ہوئی پھر اسے صلواتیں سنانے لگی۔"اتنا ھی پردہ تھا تو میرے پاس کیوں بھیجا"؟ ایک تو مجھے اس شخص بالکل سمجھ نہیں آتی۔۔۔ وہ صوفوں پر بکھرا سامان سمیٹتی بڑبڑانے لگی۔۔

****

اس واقعے کے دو ہفتوں بعد جہاں سب ٹھیک تو نا ھوا تھا ۔۔۔لیکن اب گھر میں ایک سکون سا محسوس ھوتا تھا ،کھانا اب وہ پہلے کی طرح دن میں ایک بار لازمی اکٹھے ہی ڈائننگ ٹیبل پر کھا لیتے تھے۔۔ اس

Copyright by New Era Magazine

وقت بھی معمول کے مطابق وہ چاروں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے،لاؤنج کی خاموشی کو چیچ چلانے کی آواز توڑتی ان نفوس کی رغبت واضح کر رہی تھی۔۔ ان دانوں میاں بیوی کو مکمل نظر انداز کیے وہ خاموشی سے انس کو ناشتہ کروا رہا تھا۔ فہد کے اشارہ کرنے پر اسنے اسے چائے کا کپ تھمایا

تھا بدلے میں فہد نے ہولے سے مسکرا کر اسے "تھینکس "کہا۔۔ جانے کیوں۔۔؟ لیکن وہ بدلے میں مسکرا بھی نہ سکی۔۔ مرتضی نے اسکے سنجیدہ چہرے کی جانب دیکھا پھر اپنی پلیٹ پر جھک گیا۔۔

میں ان دونوں کے ساتھ کچھ ٹائم کے لیے انگلینڈ جا رھا ھوں"۔ فہد" کی سنجیدہ آواز پر مرتضی سے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔آنکھوں میں سوال تھا۔ جس کا مطلب سمجھتے ہوئے فہد مزید بولا تھا۔

بابا کے پاس !"اسنے اپنی بات مکمل کی۔ جہاں مرتضی کچھ حیران ہوا" تھا وہیں وہ بھی حیران ہوئی تھی۔ اسکی شکل بتا رہی تھی کہ فہد کے اس فیصلے سے وہ بھی بے خبر ہے۔۔

Copyright by New Era Magazine

میں کہیں نہیں جانا چاہتی"۔ پلیٹ کھسکاتے ہوئے وہ سرد لہجے میں بولی۔۔

"میں نے تم سے تمہاری رائے بالکل نہیں مانگی۔ بھائی کو بتا رہا ہوں" ۔لبوں پر ایک ڈھیٹ مسکراہٹ سجا کر فہد نے اطمینان سے کہا۔۔مرتضی تو پہلے ہی سے جانتا تھا وہ اسے انفارم کر رھا ھے نہ کے اجازت لے رھا ھے ۔۔

ٹھیک ھے چلے جانا"۔ اپنی پلیٹ سے ہاتھ ہٹاتا وہ خاموشی سے انس کو" جوس پلانے لگا جیسے ہی انس نے ناشتہ ختم کیا وہ انس کو اٹھاتا وہاں سے اپنے روم میں چلا گیا۔۔ان دونوں میاں بیوی کی نظریں بے ساختہ ملی تھیں۔۔ فہد نظر چراتا چائے کے گھونٹ بھرنے لگا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

رات کے بارہ بجنے کو تھے لیکن منیبہ کی اسائنمنٹ تھی کے مکمل ہونے کو نہیں آ رہی تھی۔ عموما وہ رات آٹھ یا نو بجے تک سو جاتی تھی لیکن صبح اسائنمنٹ سبمٹ کروانا بھی بے حد ضروری تھا سو پوری دلجوئی سے

Copyright by New Era Magazine

جکی ہوئی تھی۔۔ اسکی آنکھیں نیند سے بوجھل ہوتی اب باقاعدہ دہائیاں دے رہی تھی اب وہ قریباً سونے ہی والی تھی جب اس کے موبائل پر کال آنے لگی۔

اس وقت کون ھو سکتا ہے"؟۔اپنا دکھتا سر دباتے ہوئے وہ بڑبڑائی۔"

وہ جانتی تھی کہ ایمان کی اسائمنٹ مکمل ہو چکی ہے اور یقینا اب تک تو وہ سو چکی ھو گی۔۔ اسنے مرے مرے ہاتھوں سے موبائل اٹھایا۔۔ سکرین پر چمکتا نمبر دیکھ کر اسکی بند ہوتی آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔ اس کا دل بے اختیار دھڑکا۔ نیند پلوں میں اڑنچھو ہوئی تھی۔۔ عمر کالنگ لکھا آرھا تھا ۔۔۔اسنے قدرے گڑبڑا کر بیڈ کی جانب دیکھا جہاں منہا سو رھی تھی۔ وہ کشمکش میں مبتلا تھی جبکی کال آنا بند ھو چکی تھی ۔۔۔ ابھی اسکے دھڑکتے دل نے شکر کا کلمہ پڑھا ہی تھا کہ ایک بار پھر عمر کی کال آنے لگی ۔ چارو ناچار اسے کتابیں بند کرکے چھت پر جانا پڑا کیونکہ عمر کی کال کاٹنے کا مطلب وہ بخوبی سمجھتی تھی۔ رات کی سیاہی میں ٹھنڈی ہوا نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔ منیبہ کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ھوئی۔کال آنا بند ہوچکی تھی جبکہ وہ عمر کی بات

Copyright by New Era Magazine

سوچتی چاند کا نظارہ کرنے لگی۔ جو ہمیشہ کی طرح شرماہٹیں سمیٹے چاندی کے سنگ مسکراتا بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔ تیسری بار کال آئی اس نے مسکراتے ہوئے کال ریسیو کرلی۔"جی۔کون"۔۔؟؟ وہ اطمینان سے انجان بنی۔۔ لہجہ دھیما تھا۔۔

کہاں تھی تم جانتی ھو کب سے فون کر رہا ھوں"۔؟؟ اسکی غصیلی" آواز نہ جانے کیوں منیبہ کو سکون دے گئی۔۔۔

میرا خیال ہے کہ آپکو بالکل علم نہیں ہے کہ اس وقت ھر شریف" لڑکی سو رھی ھوتی ھے۔۔ وہ تو میری بدقسمتی ہے کہ اسائمنٹ مکمل کرنی تھی لیکن میں یہ آپکو کیوں بتا رہی ہوں؟ ویسے بھی آپ کا ڈائل کردہ نمبر فلحال آپ سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہے، آپ اپنی کنزا سے رابطہ فرمایئے"۔ وہ تڑخ کر جلدی جلدی بولی۔

"آہم آہم مجھے جلنے کی بو آرہی ہے"

۔۔۔ عمر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔ سارا غصہ اسکی کھنکھتی آواز سن کر جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

ہاں مجھے بھی لگ رہا کہ جیسے آپ کا دماغ گل رہا ہے"۔ وہ بنا متاثر" ہوئے بولی تھی۔۔

جبکہ اسکے دوبدو کرارے جواب پر وہ بدمزہ ہوا تھا۔۔

محترمہ اس قدر صاف گوئی کا مظاہرہ کبھی میری سامنے بھی کر لیا" کریں،یہ زبان کے تمام تر جوہر مجھے کال ہر ہی دیکھنے کو کیوں ملتے ہیں "وہ سخت جھنجھلایا تھا کیوں کے یہ سچ تھا کہ جب کبھی وہ ایمان کے لیے فون کرتی تو عمر سے بات کرتے ہوئے اسکو لاجواب کر دیا کرتی تھی لیکن عمر کے سامنے بولنا واقعی اس کے بس کی بات نہیں تھی ---

آپ نے مجھے صلواتیں سنانے کے لیے آدھی رات کو ڈسٹرب کیا ھے" ؟ وہ سلگ کر بولی۔"

بالکل نہیں۔۔ تھری میجیکل ورڈز کہنے کے لیے کیا ہے"وہ فوراًبولا" تھا۔۔ منیبہ کا دل پھر سے دھڑکا۔۔

کہنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے پتہ ہے۔۔ وہ گڑبڑا کر بولی۔ جبکہ اسکے جواب کا مطلب سمجھتا وہ قہقہ لگا گیا۔

Copyright by New Era Magazine

جھوٹ ۔ تمہیں بالکل نہیں پتہ ۔۔ انفیکٹ تمہیں تو یاد ہی نہیں"
ہے"۔ عمر نے مسکاتی آواز میں کہا۔
مجھے نہیں سننا پلیز'۔'منیبہ کی دھڑکنیں بڑھنے لگیں۔وہ کیا سمجھ رہی"
تھی عمر کو بخوبی اندازہ ہو گیا تھا۔۔
سن لو نا پلیز"۔وہ جیسے اسکی حالت کا حظ اٹھا رہا تھا۔۔"
میں فون رکھ رہی ہوں "منیبہ کی سماعتیں اسکا اقرار سننے سے انکاری"
تھیں۔۔
منیبہ لسن "اسکے کال کاٹ دینے کے ڈر سے وہ جلدی سے بولا۔۔"
منیبہ کی سانسیں رکنے لگیں۔
ہیپی برتھ ڈے"فون کے سپیکر سے اسکی گھمبیر آواز سنائی دی تھی۔۔"
منیبہ کے دل نے بے اختیار ایک بیٹ مس کی تھی۔ جہاں بھرم کا
پردہ قائم رہ جانے پر اسنے سکھ کا سانس لیا تھا وہیں اسے خوشگوار حیرت
بھی ھوئی تھی۔۔ کیا کسی کو یاد تھا کہ آج اسکا برتھ ڈے ہے۔ اسنے
ٹائم دیکھا پورے بارہ بج رہے تھے ۔۔ یعنی وہ خود باتوں کو طول دے
رھا تھا ۔۔۔ منیبہ خاموش رہی جب وہ شوخ لہجے میں گویا ہوا۔۔

Copyright by New Era Magazine

اتنا کیوں شرما رہی ہو؟ تم کون سے میجیکل ورڈز سوچ کر بیٹھی" ہو۔۔؟؟ خیریت تو ہے نا۔؟ اووووہ کہیں تم "وہ "والے میجیکل ورڈز تو نہیں سننا چاہتی تھیں"؟ اپنی بات سے اسے ھوش کی دنیا میں واپس ،،لاتا وہ اسے چھیڑنے سے باز نہ آیا۔۔

بہت ھی لوفر ہے آپ ۔۔ سہی کہتی ھوں میں۔"اسنے تپ کر کہا تو عمر نے قہقہ لگایا ،،، وہ مزید کچھ بول ریا تھا جب منیبہ وہیں چارپائی پر لیٹ کر چاند کو دیکھنے لگی ۔ جانے کتنی دیر تک اسے بات کرتی رھی وہ جان نہیں پائی ازان کی آواز سن کر اسکی آنکھ کھلی، وہ اپنی پوزیشن پر شرمندہ سی ھوگئی جانے وہ اسکی آواز سنتے سنتے کب سوگئی تھی پھر امی کے جاگنے کے خیال سے وہ جلدی سے نیچے بھاگی شکر تھا امی سو رھی تھی ورنہ اسے اچھی خاصی سننے کو ملتی۔ وہ نماز پڑھ کے موبائل چارج پر لگانے لگی۔۔ کال ٹائمنگ تین گھنٹے اور کچھ منٹ اوپر دیکھ کر وہ ٹھٹکی۔ شائد وہ بھی سو چکا تھا کیوں کے کال ابھی بھی آن تھی ۔ وہ جلدی سے کال بند کرتی اب نامکمل اسائمنٹ مکمل کرنے لگی۔

****

Copyright by New Era Magazine

جی سر آپ نے بلایا تھا مجھے۔؟"مونا نے اندر آتے ہی مرتضیٰ کو"
مخاطب کیا جو کسی گہری سوچ میں مصروف تھا"ھاں !پلیز سٹ ۔۔۔کیا
لے گی آپ کوفی یا چائے؟"۔وہ مرتضی کی نوازش پر غش کھاتے
کھاتے بچی۔۔ وہ جب سے ھسپتال میں آئی تھی یہ اپنے آفس میں اسکی
پہلی نوازش

تھی۔۔ وہ ابھی تک جیسے یقین کرنے سے قاصر تھی۔ اسنے ٹائم دیکھا
اب تک تو اسے گھر چلے جانا چاہیئے تھا وہ سوچ کے رہ گئی لیکن یہ لب
و لہجہ یہ انداز وہ تو نہیں تھا جس سے اب تک وہ واقف تھی۔"جی
سر۔ :وہ بس اتنا ہی بول پائی ۔۔ وہ بنا کچھ بولے آرڈر دے چکا تھا دو
منٹ بعد چائے اور کافی ٹیبل پر موجود تھی۔۔ کافی اب وہ خود لے چکا
تھا اور چائے اسے پیش کی گئی تھی ۔۔۔

ضرور مجھ سے کوئی بڑا کام نکلوانا ھو گا۔۔ وہ سوچ کے رہ گئی ۔ وہ
وقت کی سوئیاں گن رہی تھی کمرے کا سکوت پانچ منٹ کی خاموشی
کے بعد مرتضیٰ کے ان غیر متوقع لفظوں نے توڑا تھا ۔

Copyright by New Era Magazine

ول یو میری می '۔۔۔۔وہ مر جاتی لیکن سوچ نہیں سکتی تھی اس' وقت وہ یہ کہے گا ۔چائے کا گھونٹ اسکے حلق میں ہی اٹک گیا۔ وہ ساکت نظروں سے اس شاندار شخص کو دیکھ رہی تھی جسنے واقعی اسکے حواس شل کر دیے تھے۔جب یہی سوال دوبارہ دیرایا گیا وہ ہوش میں لوٹی۔وہ کتنے ہی پل سخت نظر وں سے اسے دیکھتی چلی گئی۔ا سے یاد آیا تھا جب آج سے چھ ماہ پہلے وہ ڈاکٹر حسیب ڈاکٹر مشال اور ڈاکٹر کنزا کیفے ٹیریا میں بیٹھے کسی بات پہ شغل لگا رہے تھے تو ڈاکٹر سارہ ڈاکٹر مرتضی اور ڈاکٹر قدوس بھی وہیں آئے تھے ۔ڈاکٹر قدوس جنکی عمر تقریبا 42 سال تھی وہ اکثر جونیئرز کے ساتھ ایسے ہی گھل مل جاتے تھے۔۔۔۔

کیا ہم اتنی پیاری لیڈیز کے ساتھ بیٹھ سکتے ھے"؟ وہ شرراتا بولتے" اب ڈاکٹر مونا کے ساتھ بیٹھ چکے تھے۔مرتضی اس وقت کچھ زیادہ ہی سنجیدہ لگ رہا تھا حلانکہ اس میں حیرانگی والی کوئی بات نہیں تھی وہ بہت کم بولتا تھا ۔یکن اس وقت وہ معمول سے ہٹ کر کچھ زیادہ ہی سنجیدہ اور پریشان لگ رہا تھا یا بس ڈاکٹر مونا کو ہی لگا وہ جان نہیں

Copyright by New Era Magazine

پائی ۔اور پھر چائے کے ساتھ نہ رکنے والی باتوں کا سلسلہ چل۔
نکلا۔ناجانے کیوں ڈاکٹر مونا کیتوجہ مرتضیٰ کی جانب تھی۔
جو بہت ہی کم بات کر رہا تھا بلکہ بات بھی کروانی پڑ رہی تھی ۔باتیں"
کرتے کرتے اچانک باتوں کا رخ شادی کی جانب ہو گیا جس کی وجہ
سے مرتضی کا سکوت بھی ٹوٹا۔جہاں سب اپنی یہ رائے دے رہے تھے
ان میں سے اکثر کی رائے یہی تھی کے شادی سے پہلے ایک دوسرے
کو جاننا اور محبت ضروری ھے وہیں مرتضی کی رائے نے سب کو شاکڈ
کر دیا۔

سر آپ کب یہ لڈو کھا رہے ھے۔"؟ ڈاکٹر قدوس کے سوال پر وہ"
چونک گیا تھا۔ پھر مسکرا کر بولا تھا۔
جب بھی کھاؤں گا آپ کو ضرور نچاؤں گا "اس کے جواب پر سب کا"
قہقہ بے ساختہ تھا۔
پھر بھی بتاو نا اگر کوئی پسند ھے تو۔۔؟ ورنہ ھم"
خود ہی ڈھونڈ لاتے ہیں کوئی نک چڑھی"۔ ڈاکٹر قدوس باضد
ھوئے۔"پسند؟"۔انکا سوال دہراتے ہوئے وہ عجیب سا ہنسا۔"محبت کا

Copyright by New Era Magazine

روگ رونے والوں کی شادیوں کا انجام زیادہ برا ہی دیکھا ھے میں
نے"۔ سو شادی ایسی لڑکی سے کروں گا جو کمپرومائز کرنا جانتی ھو۔
محبت کی ماری ہوئی جذباتی عورت کے ساتھ سے بہتر ایک صابر اور
سمجھدار عورت کا ساتھ کہیں زیادہ بہتر ہے۔وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔
"یعنی اسی لیے آپ نے اپنی محبت کو نہیں چھوڑا تھا"
ڈاکٹر سارہ نے تکا لگایا۔
یا بے وقوف تھی وہ؟"۔ سارہ نے مزید پوچھا۔اس سے پہلے کہ وہ"
سارہ کو جواب دیتا ڈاکٹر مونا کے جواب نے اسے حیران کر دیا ۔۔۔
ضروری تو نہیں انہوں نے ہی چھوڑا ھو ۔۔۔ھو سکتا ھے ان کو"
انکی"۔۔۔۔ وہ بول رہی تھی جب مرتضی نے اسکی بات کاٹ دی۔
ڈاکٹر مونا میں نے کبھی کسی کو اتنی اجازت نہیں دی کہ وہ میرے"
پرسنل میٹرز میں بولے ۔ اور سارہ شروعات آپ نے کی ہے"۔اسنے
ساتھ ہی ڈاکٹر سارہ کو بھی ٹوک دیا۔۔
میں آپ کو ایک چیز بتا دیتا ھوں کہ محبت کے نام پر بے وقوف بننے"
والے لوگ اپنی عزت اپنا مان سب کھو دیتے ھیں اور ڈاکٹر مونا آپ

Copyright by New Era Magazine

سے بہتر کون جان سکتا ھے۔۔ آپ تو روز ایسے کیسز دیکھ کر دکھی
آتما بن کر بیٹھی ھوتی ھیں ہاں لیکن جب تک خود اس تجربے سے
گزر نہ جائیں آپ جیسوں کی عقل ٹھکانے نہیں آتی اور پھر افسوسناک
بات یہ کہ اپنی بے وقوفیوں سے بلائی مصیبتوں کا رونا قسمت اور
دوسروں پر تھوپتے ھیں۔۔ اسکا لہجہ اس قدر ترش تھا کہ سب ہی
شاکڈ ھو گئے ۔"اور رہی بات چھوڑنے کی تو بنا کوئی عہد یا محبت کے
دعووں کے ایک دوسرے کو رسوا کرنے سے بہتر ہے، آپ کا کسی کی
خوشی کی لے کسی کو چھوڑ دینا ۔۔یہ سچ ھے جیسی اب آپ کی سوچ
سے ظاہر ھوا آپ کس زہن کی ھے میں آپ جیسی لڑکی کو تو
کبھی"۔۔۔ جانے وہ کونسے بدلے نکال رہا تھا اس سے پہلے مرتضی
الفاظ پورے کرتا ڈاکٹر مونا گلاس پٹختی جانے کی لیے پلٹ چکی تھی۔

یاد ماضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

شاید بعض اوقات ہم اپنی بات بھول جاتے ھے کیوں کی کہنے والا کمال
نہیں کرتا سہنے والا کر جاتا ھے ۔۔۔اسے آج بھی اسکے الفاظ یاد تھے اور

Copyright by New Era Magazine

شاید وہ اس وقت کی سب کے سامنے محسوس کی گئی زلت کا بدلہ آج لینا چاھتی تھی ۔

س"وری سر لیکن مجھے ہم سفر کے طور پر اپنے جیسی سوچ کا مالک مرد چاھیے جو محبت میں سب لٹا دے کیوں کہ میں اپنی زندگی دوسروں کی ساتھ کمپرومائز کرتے نہیں گزارنا چاھتی"۔مرتضی کو منٹ لگا تھا سب سمجھنے میں لیکن وہ جانتا تھا یہ جزباتی لڑکی جزبات میں ہی ہمشہ اپنا نقصان کرتی ھے۔

میں کوئی کل بارات لے کر نہیں آجاوں گا۔ آپ آرام سے سوچے" پھر بتا دیجے گا۔ جزبات میں کیے فیصلے ہمیشہ نقصان دیتے ھیں آپ آرام سے سوچ کے بتایئے گا"۔وہ اٹھ کے دروازے کی طرف بڑھی تھی جب وہ دوبارہ بولا تھا۔

آپ جانتی ھیں نعمتوں کو ٹھکرانے والے ھمیشہ پچھتاتے ہیں؟"۔ اس" کی آواز میں چھپی ھنسی وہ جان گئی تھی۔وہ جو خود کو بہت ضبط سے سخت کہنے سے کنڑول میں رکھ کے باہر نکلنے لگی ۔۔ایک دم سرخ چہرے سے واپس آئی تھی اور چبا چبا کے بولی تھی ۔۔

Copyright by New Era Magazine

۔مسٹر مرتضی حیدر)۔۔وہ اسکے اس طرح نام لینے پر ششدر رہ گیا"
وہ نہ صرف اس سے نو سال بڑا تھا بلکہ اس سے بہت سنیئر ڈاکٹر بھی
تھا (جانتے ھے آپ ۔کچھ نعمتیں آزمائش کے طور پر بھی ملتی ھے اور
میں ایسی نعمتوں سے معزرت چاھوں گی۔"۔یہ الفاظ نہیں ایک طنز تھا
جسے صرف کمرے میں موجود دو لوگ ھی آشنا تھے۔۔یہ الفاظ مرتضی
کو کسی تھپڑ کی مانند محسوس ھوئے تھے۔مرتضٰی سخت نظروں سے سامنے
دیکھ رھا تھا جہاں سےوہ یہ الفاظ کہہ کر جا چکی تھی لیکن مرتضی کے
اندر آج دوسری بار کچھ ٹوٹا تھا ۔۔۔وہ سمجھ نی پایا اس وقت محبت
کھونے کا درد زیادہ تھا یا آج ٹھکرائے جانے کا وہ بھی اس ذلت امیز
انداز سے۔۔۔۔۔کیا اور کوئی رسوائی باقی ھے جو مجھے ابھی دیکھنا باقی
ھے؟ اس نے کرب سے سوچا تھا ۔۔۔ایک آنسو اسکی گال تک آیا تھا
جسے وہ بےدردی سے رگڑتا کرسی کی پشست پے سر ٹکا کے آنکھیں
موند گیا۔۔

_سب دل رکھنے کی باتیں ہے"

_سب اصلی روپ چھپاتے ہیں"

Copyright by New Era Magazine

_اخلاق سے عاری لوگ یہاں"

_لفظوں کے تیر چلاتے ہیں"

_ہم خوشبو کے سودا گر ہیں"

_اور سچا سودا کرتے ہیں"

_جو گاہک خود پھولوں جیسا ہو"

_ہم بن داموں بک جاتے ہیں"

_ہم شہر وفا کے لوگوں کا"

_تم حال بھلا کیا جانو گے"

_ہم دل کا درد چھپاتے ہیں"

_اور آنسو تک پی جاتے ہیں"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆

وہ جب سے ہاسپیٹل سے واپس آئی تھی نا تو کسی کا فون اٹھا رہی تھی" اور نا ہی اسنے کھانا کھایا ا۔۔اسکا دماغ عجیب الجھن کا شکار ہوتا منتشر ہورہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ مرتضیٰ اسے اس

Copyright by New Era Magazine

طرح سے بھی پروپوز کر سکتا ہے۔۔ اگر وہ شخص محض اپنی انا کی تسکین کے لیے اس لڑکی کو چھوڑ سکتا تھا کہ جس سے اس کی محبت کے چرچے عام تھے تو پھر۔۔۔؟؟؟؟ اس پھر سے آگے ایک بہت بڑا سوالیہ نشان تھا جس کا جواب فی الوقت وہ سوچ کر خود کو مزید اذیت سے دو چار نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ حقیقتاً وہ اب مزید کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ کیونکہ صبح سے سوچ سوچ کر اسکے سر میں درد شروع ہو چکا تھا۔ تھک ہار کر اسنے خود کو پرسکون کرنے کے لیے پہلے شاور لیا پھر سلیپنگ پلز لے کر وہ بیڈ پر آلیٹی۔ابھی اسے آنکھیں۔موندے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا کہ اسکے موبائل پر کال آنے لگی۔۔ اسنے بنا دیکھے کال کاٹ کر کروٹ بدل لی۔ موبائل منہ بسورتا خاموش ہوچکا تھا۔

☆☆☆☆☆-☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆-☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منیبہ جیسے ھی کلاس میں داخل ھوئی ایمان نے اسے اپنی پاس آنے کا اشارہ کیا۔۔وہ چپ چاپ اسکے ساتھ والی سیٹ پر جا بیٹھی۔

Copyright by New Era Magazine

اتنی لیٹ کیوں آئی ہو؟"۔ ایمان نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔۔ پوری" کلاس میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔"آنکھ دیر سے کھلی تھی"۔ منیبہ نے سرگوشیانہ کہا تبھی سر کی پاٹ دار آواز پر وہ دونوں سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں۔۔

بی کا کوائٹ کلاس"۔ سر کی آواز پر دونوں کو چپ ھونا پڑا۔ سر لیکچر" سٹار کر چکے تھے۔۔ ایک بیس پر انکی کلاس ختم ھوئی تو وہ کلاس ختم ھوتے باھر کو لپکی۔"ایمان یار کیا ھو گیا ھے ۔اب کس بات پہ منہ بنا ھوا ھے بتایا تو ھے لیٹ اٹھی تھی"۔ منیبہ نےایمان کا خفا سا چہرہ دیکھا تو فوراً بولی۔"آنکھ تو دیر سے کھلنی ہی تھی نا جب ساری رات موبائل پر مصروف رہو گی تو"۔ کہتے ہوئے ایمان نے تیکھے چتونوں سے اسے گھورا۔۔منیبہ گڑبڑائی۔۔

کیا مطلب؟"۔:

مطلب یہ کہ کل رات میں بارہ بجے کے بعد تمھیں کال کر رھی" تھی لیکن تمہارا نمبر بزی جارہا تھا۔۔کہاں مصروف تھی تم؟"۔ ایمان

Copyright by New Era Magazine

نے مصنوعی خفگی سے پوچھا تو منیبہ کو ایک دم رات میں عمر کی کال یاد آئی۔۔ اسکی سیاہ پلکیں لرز اٹھیں۔۔۔۔

"وہ۔۔وہ میں۔۔۔"

بولنے کی کوشش میں وہ ہکلا گئی۔۔

"کیا وہ وہ؟ صاف کہو نا کہ تمہارے بھائی سے بات کر رہی تھی۔"

کہتے ہوئے ایمان نے اسے کہنی ماری تو وہ جھینپ گئی۔۔

پہلے تو میں سمجھی کہ شاید اس چھپی رستم نے میرا جیجا ڈھونڈ لیا ہے"

لیکن پھر مجھے عمر کا خیال آیا تم ت"۔وہ نان سٹاپ بولتی چلی گئی تو اسکا منہ بند کروانے کو منیبہ نے زور سے اس کی بازو پر کتاب ماری۔۔

آہ جنگلی بلی اچھا ناں۔۔ھیپی برتھڈے ٹو یو۔۔ اب وہ منیبہ کے گال" کھیں نچتی کہہ رھی تھی۔۔۔۔منیبہ مسکرا دی

ویسے آج تم اتنا ریڈی میری برتھڈے کی وجہ سے ھو کر آئی"

ھو۔۔۔؟؟ یا پھر۔۔۔؟؟ آج سلمان کے ساتھ۔۔۔ "۔منیبہ نے آنکھیں گھما کر اسے چھیڑا تو ایمان کا موڈ ایک دم آف ھوا ۔۔۔"چھوڑو ان فضول باتوں کو یار۔۔ جلدی کرو بھائی آنے والے ھیں۔۔ اسکا ہی ہاتھ

Copyright by New Era Magazine

پکڑ کر کالج کے گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے ایمان نے بے زاری سے کہا۔۔ منیبہ چونکی لیکن اسے کہا کچھ نہیں۔۔

آنٹی کو بتا کر آئی ہو نا کہ اج تم ھماری طرف جارھی ہو۔۔۔؟؟؟

منیبہ کی برتھڈے سیلیبریشن ایمان نے اپنے گھر میں رکھ تھی جس" میں چند دوستیں بھی انوائنٹڈ تھیں"۔۔

ھاں بتا کر آئی ھوں میری ماں۔۔ منیبہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔"

میری یہی حرکتیں رھی ناں تو امی نے جلد ہی میرے ہاتھ پیلے کر دینے ہیں۔۔ وہ تو پہلے ہی کہہ رھی تھیں کہ تم بگڑتی جا رھی ھو"۔

گیٹ پار کرتے ہوئے منیبہ اب اسے امّاں کی باتیں سنانے لگی دونوں نے ہنستے ہوئے تھوڑے فاصلے پر کھڑے عمر کی طرف قدم بڑھائے۔

*******************_**

مرتضیٰ کو گھر پہنچتے پہنچتے اچھی خاصی دیر ہوچکی تھیں۔۔۔آج اسکی جگہ ڈاکٹر قدوس نے ڈیوٹی دی تھی۔

صبح کے چار بجنے کو تھے ۔۔۔۔لان کراس کرتا۔۔۔وہ لاؤنچ کی طرف بڑھ گیا۔۔ براؤن لیڈر کی جیکٹ دائیں کندھے پر جھول رہی تھی اس

Copyright by New Era Magazine

شدید سردیمیں بھی وہ۔ صرف سفید شرٹ میں۔ تھا ۔۔۔وہ تھکا ہارا لاونج میں رکھے قمیتی صوفوں میں سے ایک پر ڈھیر ہوگیا۔۔۔اسنے ادھ کھلی آنکھوں سے شارخ بابا کو بلانا چاہا

۔۔۔سر میں درد کی ٹیسیں محسوس کرتا وہ چاہ کر بھی آنکھیں نہیں کھول پا رہا تھا

اسنے خاموشی سے آنکھیں موند لیں۔۔۔تب گزرے کل کا منظر اسکی انکھوں میں گھوم گیا

اسکی سوچنے سمجھنے کی تمام تر صلاحیتیں مفلوج ہو رہی تھیں۔۔ شاید یہ اس کے کسی گناہ کی سزا تھی یا اس کے رب کی طرف سے بہت بڑی۔ آزمائش جس پر وہ پورا نہیں اتر پا رہا تھا۔ یہ احساس ہی اسکی عزتِ نفس کو مجروح کرنے کے لیے کافی تھا ..

اسکی انا پر بہت کاری ضرب لگی تھی۔۔۔اس کا اس انداز سے انکار ۔شکر تھا کہ فہد اپنی فیملی ساتھ یہاں۔ نہیں تھا۔۔

اور ۔۔۔۔؟؟؟ آخری سوچ سوچتے اسکے لبوں پہ زخمی مسکراھت در آئی

۔۔

Copyright by New Era Magazine

عشق ہو سکون بھی ھو
سنو جناب ہوش میں تو ھو

''_''_''''''''''

''_''''''''''''''''''''

منیبہ ۔۔۔۔۔منیبہ بیٹا "۔۔۔سعیر صاحب اندر آتے ھی اسے کو آواز دینے لگے

بابا آپ پھر آپی کے لیے کچھ لائے ھے نا۔۔؟ میرے لئے نہیں"

۔منہا رو دینے والی شکل بناتی اب ان سے شکوہ کر رھی تھی ۔۔۔"

ارے کیوں نہیں۔۔ لایا ہوں نا۔۔یہ دیکھو ۔۔۔ انھوں نے اسے بسکٹ: اور چاکلیٹ کے پیکٹ دکھائے "اتنے میں منیبہ کی اماں بھی کچن سے باھر آ گئیں۔

میں تمھیں بتا رھی ھوں سعیر تم اسکی عادتیں خراب کر رھے ھو۔۔۔" اب وہ بچی نہیں رہی تھوڑی سختی کیا کرو۔۔ دیکھ لو آج بھی وہ کہ گئ ھے کہ دیر سے آئے گی"۔ وہ بھرپور سنجیدگی سے بولی تھیں۔

Copyright by New Era Magazine

ارے کچھ نہیں ھوتا نیک بخت۔۔ اور پھر یہی تو عمر ھے اسکی۔۔۔ اگر" ھم لاڈ نہیں اٹھائیں گے تو پھر کون اٹھائے گا؟ "لاپرواہی سے انکی فکر نظر انداز کرتے وہ چارپائی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔۔

"ارے تو حد ہوتی ہے نا ہر چیز کی۔۔ میں کہہ رہی ہوں نا کہ۔۔۔"

بس چپ کرجاؤ منیبہ کی ماں۔۔ آجائے گی وہ تم مجھے چائے بنا کر" دو"۔ انہیں چپ کرواتے وہ منہا کی طرف متوجہ ہوگئے جو چاکلیٹ سے بھرپور انصاف کر رہی تھی۔۔ منیبہ کی امی منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی کچن میں جا گھسیں۔۔

یہ تمہاری ماں بھی نا۔۔ یونہی میری بیٹی کے پیچھے پڑی رہتی ہے"۔وہ" منہا سے یوں مخاطب ہوئے جیسے وہ بڑی سمجھدار ہو۔۔

بابا وہ سختی کریں گی تو آپی آفیسر بنے گی نا۔۔؟؟ ورنہ تو بس موبائل" میں ہی لگی رہتی ہے"۔ سمجھداری کا مظاہرہ کرتی گیارہ سالہ منہا نے اپنے تئیں انہیں آگاہ کیا۔

دیکھ لینا ایک دن وہ بڑی آفیسر بنے گی اور ھمارا نام روشن کرے" گی۔۔ مجھے یقین ہے اپنی بیٹی پر"۔سعیر صاحب کی آنکھوں کی چمک در

آئی۔۔ کچن سے ان دونوں باپ بیٹی کی گفتگو سنتی منیبہ کی امی زیر لب ان شاءاللہ کہہ گئیں۔۔ورنہ دل تو انکا اب ہردم پریشان رہتا تھا۔۔

****

جدا ہو کے بھی

تو مجھ میں کہیں باقی ہے

پلکوں میں بن کے آنسو

تو چلی آتی

شام کے پانچ بج رہے تھے اسے اپنے اندر عجیب سی گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔وہ شاید ہی کبھی اپنی چونیتس سالہ زندگی میں اس قدر سویا ہو۔ اس نے پچھلے چوبیس گھنٹوں می پانی کے سوا کچھ بھی حلق سے نیچے نہیں اتارا تھا۔ فریش ہو کر وہ بلیک کافی حلق میں اتارتا اس طوفانی موسم میں جہاں سب یا گھر جا چکے تھے وہ باھر نکل آیا تھا .

ویسے زندہ ہو میں زندگی

بن تیرے میں

دَرد ہی دَرد باقی رہا ہے

Copyright by New Era Magazine

سینے میں

سانس لینا بھرنی یہاں

جینا نہیں ہے

آب تو عادت سی ہے مجھکو ایسے

جینے میں

گاڑی کی ونڈ اسکرین کے پارمیں اسکی نظریں کسی غیر مرئی نقطے پر مرکوز تھی۔آسمان سے برستی بارش تیز سے تیز ہوتی جا رھی تھی اصل برسات اسے اپنے دل کے گوشوں میں محسوس ھو رہی تھی۔گانے کا ھر بول اسے اپنے دل پہ پتھر کی مانند لگتا محسوس ہو رھا تھا۔

ساتھ میرے ہے تو ہر پل

شب کے اندھیرے میں

پاس میرے ہے تو ہر دم

دِل سے دھڑکن بھلا دیناآسان نہیں ہے

آب تو عادت سی ہے مجھکو ایسےجینے میں

یہ جو یادیں ہیں)یہ جو یادیں ہے (

Copyright by New Era Magazine

سب ہی کانٹیں ہیں ھٹا دو انہیں)ھٹا دو انہیں (

نو مور نو مور۔۔۔۔وہ میوزک پلئیر پر ھاتھ مارتا زور سے چلایا تھا۔آنکھیں پل میں سرخ انگارہ ہوئی تھیں۔ٹھنڈ کے باوجود چہرہ پسینے سے تر تھا۔۔ اس نے جیسے خود سے تھک کے اپنا سر سٹیرینگ وہیل پہ ٹکا دیا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆-☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے روم میں چیئر پر بیٹھی وہ اپنے پیشنٹ کی فائل اسٹڈی کر رہی تھی اور وقتا فوقتا موبائل بھی چیک کر رہی تھی تبی نرس اندرآئی۔

سنو ڈاکٹر مرتضی آئے ہیں آج؟اس نے پوچھا ۔

جی نہیں آج بھی نہیں آئے۔سارا سٹاف ہی پریشان ہے اللہ خیریت ہی رکھے وہ اتنا لمبا آف تو کبھی نہیں لیتے۔۔۔ نرس نے قدرے تفصیلی جواب دیا۔

ٹھیک ہے"۔ اب وہ بظاہر فائل سٹڈی کر رہی تھی لیکن اسکا دھیان" کہیں اور جا چکا تھا۔"آج تیسرا ھفتہ آنے کو تھا اس دن کے بعد اس

Copyright by New Era Magazine

کی مرتضی سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔۔ تین دن تک تو وہ خود بھی آف پر تھی۔شروع شروع میں تو وہ مرتضی کی غیر حاضری پر شکر گزار تھی لیکن جیسے جیسے دن گزر رہے تھے اسے عجیب سا پچھتاوا ہو رہا تھا۔"اگر انکار کرنا تھا ڈھنگ سے کردیتی ۔۔۔ کیا ضرورت تھی مجھے اتنا بولنے کی"۔وہ پھر سے اپنی ھی سوچوں میں الجھنے لگی۔۔۔ پھر تھک کر ٹیبل پر سر ٹکا گئی۔اسے پتہ بھی نہ چلا اور آنسو بہت آہستگی سے اسکا چہرہ بھگونے لگے۔

☆-☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منیبہ کی برتھڈے پارٹی بہت شاندار رھی تھی۔۔ وہاں ایمان کے منگیتر سلمان کی اچانک شرکت نے منیبہ کو خوب انجوائے کروایا تھا وہ اس سے ایک دو بار پہلے بھی مل چکی تھی لیکن آج وہ کافی خشگوار موڈ میں تھا۔۔ احمر انکل اور شانزے آنٹی نے بھی شرکت کی تھی لیکن جس کی وہ تلاش میں تھی وہ اسے ابھی تک نظر نہیں آیا تھا ، جب کافی وقت گزر گیا تو وہ مایوس سی ہوکر ایمان کے پاس آگئی۔۔

Copyright by New Era Magazine

میں چلتی ھوں ایمی۔۔وہ ایمان پاس آئی جو سلمان کے ساتھ نہ جانے کونسی میٹنگ میں مصروف تھی جو ختم ھونے کا نام نہیں لے رھی تھی

رک جاؤ بھائی آنے والے ہوں گے میں تمہیں ڈراپ کروا دو گی ۔۔ اسکی طرف متوجہ ہوتی ایمان آرام سے بولی۔۔

لو آ گئے۔۔ اس سے پہلے کہ وہ ایمان کو انکار کرتی ایمان دوبارہ بول پڑی۔۔ اسکی نگاہوں کے تعاقب میں منیبہ نے سامنے دیکھا۔۔ وہ پولیس یونیفارم میں حد درجے پرکشش لگ رھا تھا ۔۔ منیبہ نے جان بوجھ کر نظریں پلٹ لیں۔۔ عمر کے لبوں پر ھنسی امڈ آئی۔۔تو یعنی وہ اس کا انتظار کرتی رھی ھے ،،،

کہاں رہ گئے تھے آپ۔۔۔اب تو کیک بھی ختم ہوگیا۔۔ایمان اب بھائی سے ناراضگی کا اظہار کر رھی تھی ۔۔ وہ اسے جواب دیتا سلمان سے ملنے لگا جو ان دونوں کا کزن ہونے کے ساتھ ساتھ ایمان کا منگیتر بھی تھا ۔۔۔

،،، میں چلتی ھوں ۔۔۔۔منیبہ نے پھر سے کہا

Copyright by New Era Magazine

کوئی کہیں نہیں جا رھا۔۔ میں بس ابھی آیا ۔۔ سلمان تم بھی ریڈی رھو تم سب کے لیے ایک سرپرائز ھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ تم اپنے گھر میں چھپ کر بیٹھے ہو گے،یقیناً تم نے جان بوجھ کر پردہ کر رہے ہو اور لو دیکھ لو میرا شک درست نکلا"۔ ڈاکٹر قدوس اس سے بغل گیر ہوتے ہی سٹارٹ ہو چکے تھے.وہ فقط مسکرا دیا.

اسے جیسے ہی شارخ بابا نے بتایا کے کچھ گیسٹ آئے ہیں جن میں تین لڑکیاں اور چار مرد ہیں تو پہلے تو وہ ٹھٹکا تھا لکین پھر سمجھ ہی چکا تھا ۔ ڈاکٹر قدوس کی پردے والی بات پہ سب کا قہقہ پڑا تو ناچاہتے ہوئے وہ بھی ہنس پڑا.

سب سے سلام دعا کرتے ہی اس کی نگاہ اسی پر پڑی جس کی یہاں موجودگی سے وہ خود کو بیگانہ ثابت کر رہا تھا آخر یہی تو وہ وجہ تھی جس سے وہ پچھلے تین ہفتوں سے بھاگ رہاتھا.لیکن کیا سچ میں وہ کبھی

Copyright by New Era Magazine

اس سے بھاگ سکتا تھا؟ اس کے دل نے سرگوشی کی" .نہیں کبھی بھی نہیں"

دونوں کی نظریں ایک پل کے لئے ملی تھیں جسے بیک وقت دونوں نے ہی چرالیا۔

پہلے تو یہ بتاؤ نا کہ تم اس طرح بغیر بتائے کیوں آف تھے"؟ ڈاکٹر" ...سعد نے سوالیہ نظروں اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا

نہیں تو۔۔میں نے انفارم کیا تھا"۔ مرتضی نے آنکھیں مسلتے ہوئے" کہا۔

ہاں تو تین دن کا کہا تھا ناں۔۔۔ یہ تین دن تین ویک کب سے ہو" گئے ؟"ڈاکٹرسعد نے اسے گھورا تو مرتضی اس کی بات کو نظر انداز کر گیا.

تم سب اس طرح آئے کیوں؟آئی مین کم ازکم انفارم کر کے تو" آتے"۔

اس نے خود ہی الفاظ بدل لیے کہ شاید وہ جان چکا تھا کہ لفظوں کا چناؤ غلط کر بیٹھاہے.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں ہمارا آنا برا لگا ہے؟دھکے دے کر نکال دو لیکن یاد رکھنا ہم"
اکیلے نہیں صنف نازک بھی ہمارے ساتھ ہیں"۔ڈاکٹر قدوس نے اپنے
...لہجے کو غصیلا رکھا البتہ ان کی آنکھیں مسلسل مسکرا رہی تھیں
کیسی باتیں کرتے آپ ؟"۔ مرتضیٰ ان کی شرارت سمجھے بغیر گردن"
کو ہلکا سا ترچھا کر کے تقریبا جنجھلاتے ہوئے بولا۔
وہی سب کچھ جو تمہاری یہ سڑی ہوئی شکل بتا رہی ہے۔۔ کیوں"
لیڈیز کیا آپ کو لگتا ہے کے مرتضیٰ کو ہمارے آنے سے خوشی ہوئی
ہے؟"۔
انکے مصنوعی خفگی بھرے سوال پر سب نے فورا انکار میں سرہلایا تھا
سوائے ڈاکٹر مونا کے"اووو۔۔۔ میں تو سمجھا تھا یہاں سب کے ووٹ
میرے حق میں ہو گے لیکن خیر چلو ڈاکٹر مونا پر تمہارا جادو چل گیا
ہے۔ بس اسے لگ رہا کہ تمہیں خوشی ہوئی ہے".
ڈاکٹر قدوس کی بات پر مونا پہلو بدل کر رہ گئ جبکہ مرتضیٰ کے دل
میں پھر سے ٹیس سی اٹھی تھی۔ یہ مزاق جیسے اسے طنز لگا تھا.

Copyright by New Era Magazine

نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا "خود پر اٹھتی مرتضی کی نگاہوں پر نظر" پڑتے ہی وہ تقریبا بوکھلا کر ڈاکٹر قدوس کی طرف متوجہ ہوئی.

یعنی تمہیں بھی لگتا ہے اسے ہمارے آنے سے خوشی نہیں" ہوئی؟"ڈاکٹر قدوس آج فل موڈ میں تھے -- ان کی بات سنتے ہی وہ سٹپٹائی.

بس کردیں قدوس صاحب بریک بھی لگا لیا کریں"مرتضی کی قدرے" غیر سنجیدہ آواز نے ڈاکٹر قدوس کو ہنسنے پر مجبور کر دیا تھا۔

ٹرین کی کوئی بریک نہیں ہوتی"۔ ڈاکٹر حورین کے لقمہ دینے پر سب" کا قہقہ پڑا تھا۔ وہ انہیں ٹوک کر پچھتایا۔ جب کہ ان کی توجہ خود سے ہٹ جانے پر مونا نے جیسے کب کا رکا سانس بحال کیا.مرتضی نے بھی خود پر قابو پاتے فورا باتوں کا رخ بدلا اب وہ ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے اس دوران اس نے شارخ بابا کو کھانا لگانے کا بھی کہہ دیا.

ویسے دیکھ لو یار بڑے بڑے لوگ آئے ہیں ڈاکٹر مونا اور حورعین تو" "فرسٹ ٹائم آئی ہیں اب تو مسکرا دو

Copyright by New Era Magazine

کچھ دیر بعد ہی مرتضی کی بےزار شکل دیکھ کر ڈاکٹر حامد کی بھی رگ شرارت پھڑکی اور اسے چھیڑا .سب ہی ہنس دیے جبکہ مونا کے ذکر پر ایک بار پھر مرتضی کے سر میں ٹیس سی اٹھی .اسنے بےساختہ اپنا سر پکڑ لیا۔

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو؟"۔"

ڈاکٹر قدوس نے فکرمندی سے کہتے جیسے اس کا ہاتھ چھوا انہیں شدید جھٹکا لگا اسے کافی تیز بخار تھا.

مرتضی تمہیں تو بہت تیز..۔"۔ان کے مزید کچھ کہنے سے پہلے ہی" اس نے بات کاٹ دی...

کچھ نہیں ہوا ٹھیک ہوں میں .... کھانا لگ گیا آپ کھانا "....ڈاکٹر" قدوس نے اس کی بات کاٹی۔

بس کر دو یار ہم تمہاری خیریت دریافت کرنے آئے ہیں نا کہ کوئی" دعوتیں اڑانے۔'''اب ڈاکٹر قدوس نے اسے گھورتے کہا .جس کے آنکھوں کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی اپنے ہنسی مذاق میں وہ اس بات کی

Copyright by New Era Magazine

طرف دھیان ہی نہ دے سکے لیکن اب غور کرنے پر وہ انہیں برسوں

.کو بیمار لگ رہا تھا

ڈاکٹر مونا ایک دم اٹھی وہ پہلے بھی آنا نہیں چا رہی تھی لیکن زبردستی

ڈاکٹر قدوس کے کہنے پر چلی آئی جن کا کہنا تھا کہ اپنا سارا سٹاف تو

.لازمی جائے لیکن اب یہاں وہ خود کو مجرم سمجھ رہی تھی

:ٹھیک ہوں میں بس تھوڑا فیور ہے.میں نے دوا۔"

...اس سے پہلے کہ وہ مزید بولتا مونا کی سنجیدہ آواز پر سب چونک پڑے

مجھے گھر جانا ہے"۔اس کی بات سن کرسب ٹھٹکے تھے جس کا رنگ"

...زرد لگ رہا تھا

کیا ہوا ہے آپ ٹھیک تو ہیں؟"۔"

.نا جانے کیوں مرتضی کو وہ عجیب لگی

مجھے گھر جانا ہے وہ جیسے رو دینے کو تھی"۔"

کیا ہوا ہے ڈاکٹر مونا"۔ اب کی بار ڈاکٹر حورعین نے اسے ہاتھ لگانا"

....چاہا تھا

Copyright by New Era Magazine

دور رہو مجھ سے"وہ حلق کے بل چلائی سب نے حیرانگی سے ایک" دوسرے کی جانب دیکھا لیکن ڈاکٹر مرتضی نے سب کو ریلکس رہنے کا اشارہ کیا تھا اس سے پہلے کہ وہ باہر کو لپکتی اس کے پاؤں میں کچھ اٹکا تھا اور وہ وہیں زمیں بوس ہو گئی ۔سب کو اپنی جگہ ساکت دیکھ وہ اسے تھامنے کو آگے بڑھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆☆

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عظیم صاحب کمرے میں آئے تو شانزے بیگم ہاتھ میں ریموٹ پکڑے کسی گہری سوچ میں گم تھیں.

کیا بات ہے بیگم پریشان لگ رہی ہیں آپ؟"۔"

انہوں ہے صوفے پر بیٹھتے ہوئے شانزے کو مخاطب کیا.نہیں !پریشان ...تو نہیں.آپ کب آئے ا؟"۔نہوں نے الٹا انہیں سے سوال کیا

...ابھی آیا ہوں...کیا ہوا ہے بچے کہاں ہیں؟ سب ٹھیک تو ہے ناں"

"ہاں سب ٹھیک ہے منیبہ کو لے کر کسی ریسٹورانٹ گئے ہیں"

Copyright by New Era Magazine

بولتے ہوئے انکا انداز پرسوچ تھا۔

کن سوچوں میں گم ہیں آپ؟ "عظیم صاحب نے اس بار قدرے" پریشان۔ہو کر پوچھا۔

کچھ نہیں بس یہی سوچ رہی تھی کہ منیبہ کافی اچھی لڑکی ہے اور مجھے" لگتا ہے ہمارا عمر بھی اسے پسند کرتا ہےآپ کا کیا خیال ہے؟"۔

انہوں نے بغیر تمہید باندھے اصل بات کر ہی ڈالی جس کو کافی دیر سے وہ سوچ رہی تھیں...

....عظیم صاحب نے اک نظر انہیں دیکھتے ان کی ہاں میں ہاں ملائی

...لیکن پھر کچھ یاد آنے پر چونکے

آج سلمان آیا تھا کہہ رہا تھا بھابھی بیگم کے علاج کے سلسلے میں وہ" انکے ساتھ انگلینڈ جا رہا ہے۔ ۔۔ بھابھی چاہتی ہیں کہ اس سے پہلے ہی ".ایمان کا نکاح کر کے رخصتی کر دی جائے

سلمان عظیم صاحب کے بڑے بھائی کا بیٹا تھا...جو کچھ سال پہلے کینسر کے مرض سے انتقال کر گئے تھے جنکی خواہش پر آٹھ سالہ ایمان کا رشتہ اٹھارہ سالا سلمان سے طے کر دیا گیا تھا اب گیارہ سال ہو چکے

Copyright by New Era Magazine

تھے ان کے انتقال کو لیکن عظیم صاحب کی محبت سلمان سے بڑھتی چلی گئی۔۔ وہ اب ان کے ساتھ ہی بزنس کر رہا تھا عمر نے سول ...ڈیپارٹمنٹ جوائن کر لیا تھا جبکہ سلمان نے فیملی بزنس سنبھالا لیا تھا

بات تو اس کی بھی ٹھیک ہے کیوں کہ وہ اگلے دو یا تین سال وہی" رہ کر ہمارے بزنس کو ایکسپینڈ کرنا چاہتا ہے"۔وہ کسی گہری سوچ میں گم تھے۔۔

چلیں عمر آتا ہے تو اس بابت تفصیل سے بات کر لیتے ہیں۔آپ بتائیں" چائے منگواؤں آپکے لیے؟"۔شانزے بیگم نے انہیں اطمینان دلاتے ہوئے پوچھا ۔۔

ہاں"!۔ انہیں کہتے ہوئے وہ کوئی فون کال کرنے لگے.شانزے بیگم" بھی ان کی بات سے اتفاق کرتے اٹھ گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆

مونا کے معائنہ کرنے کے بعد باقی سب تو گھر جا چکے تھے ڈاکٹر قدوس وہیں تھے۔ کمزوری اور سٹریس کی وجہ سے اس کا بی پی شوٹ

Copyright by New Era Magazine

کر گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بےہوش ہو گئی تھی۔اب دوائیوں کے زیر اثر غنودگی میں تھی.

"کمینے انسان کسی کو خبر بھی نہیں ہونے دی تم۔نے کے مونا سے تمہارے فیملی ٹرمز بھی ہیں؟ ویسے تم نے اسے کیوں گرایا"ڈاکٹر قدوس نے روم سے باہر آتے سوال کیا.

"میں نے کب گرایا؟"۔ مرتضی نے نظریں چرائیں". جھوٹ اس سے بولنا جو حقیقت نہ جانتا ہو"۔ڈاکٹر قدوس نے اس بار حیرانگی سے اسے دیکھتے" خفگی سے کہا

"تو پھر جان لیں کہ آپ حقیقت نہیں جانتے"مرتضی نے دو ٹوک کہا...

"تم بتاؤ گے نہیں تو کیسے جانوں گا."وہ چبا کے بولے

"ہر راز کھلنے کا ایک وقت ھوتا آپ اس وقت کا انتظار کریں مرتضی کے چہرے پہ اب ناگواری تھی.

"وقت بعض اوقات ہاتھوں سے پھسل رہا ہوتاہے اور ہم جان نہیں پاتے"۔ڈاکٹر قدوس بنا متاثر ہوتے گویا ہوئے...

Copyright by New Era Magazine

.مرتضی لاجواب ہوا لیکن پھر فوراً سنبھلتے اس نے بات پلٹی

ابھی تک آئی کیوں نہیں نور بھابی۔۔۔ ؟"ڈاکٹر قدوس اک پل کے" لیے چپ سے کر گے آخر کیا راز تھا کیا وجہ تھی جس کی مرتضی ابھی ...خبر تک نہیں ہونے دے رہا تھا وہ گہری سانس لے کر رہ گے

آجائے گی فون کر چکا ھو۔ویسے زیادہ پریشانی والی بات نہیں ہے ٹھیک" ہے بس سٹریس کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہے. لیکن آخر آج سے پہلے تم نے کبھی کیوں نہیں بتایا کہ تمہارے فیملی ٹرمز ہیں ڈاکٹر مونا "کے ساتھ

اب بات پھر مونا پہ ہی کیوں رک رہی تھی وہ جنجھلاتے بات پھر بدل گیا ۔

ٹھیک ہے بھابی آجائیں وہ اس کے پاس رات رک جائیں گی تم بھی" ...یہی رہ لو

اب مرتضی ڈاکٹر قدوس کو یہی رکنے کا کہہ رہا تھا مونا کے بےھوش ھونے کے بعد باقی سب تو جا چکے تھے مونا کی فیملی کسی شادی میں شرکت کے لیے شہر سے باھر تھی جس کی وجہ سے اب مونا گھر اکیلی

Copyright by New Era Magazine

ھوتی مرتضی اس کنڈیشن پہ اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاھتا تھا کیوں کے اسکی ساتھ جو دوست رہ رھی تھی وہ بھی آج گھر جا رھی تھی اسی لیے اسنے آنٹی کو بتا دیا تھا مونا آج یہی رھے گی ۔۔

بھابی آئے تو انہیں کہیے گا اسے کچھ کھلا دیں میں اب کچھ دیر آرام" کرنا چاہوں گا، گیسٹ روم میں اب وہ ٹھہر جائے گی آپ میرے برابر والے روم میں آ جائیں"۔ اب وہ قدوس کو کہہ رہا تھا.وہ اسکی اس قدر پردہ پوشی پر حیران کھڑے اسکی ہدایات سن رہے تھے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمر انہیں ایک ریسٹورنٹ لے آیا تھا وہ الگ بات تھی کہ اسے وہاں لانے سے پہلے اسے خود منیبہ کے والد سعیر صاحب سے اجازت لینا پڑی تھی۔۔ اس شاندار ریسٹورنٹ میں انہوں نے کھانا خوب انجوائے کیا تھا لیکن ایمان کا دھیان اپنے موبائل پر تھا اور یہ بات صرف منیبہ نے نوٹ کی تھی۔۔ سلمان اور عمر نہ جانے کونسی باتیں کرنے میں مشغول تھے پھر سلمان ضروری کام کا کہہ کر چلا گیا.

Copyright by New Era Magazine

اب مجھے گھر چھوڑ دیں مغرب ہونے والی ہے نہیں تو امی نے آج پکا"
مجھے ڈانٹنا ہے."منیبہ اٹھتے بولی.

ریلیکس!ہو کیا گیا ہے تمہیں؟ انکل سے میں بات کرچکا ہوں اور آنٹی"
سے بھی میں بات کر لوں گا"۔اسے خاموش کرواتا وہ انہیں واپسی پر
ریس کورس لے آیا جہاں کوئی میلہ لگا تھا جسے منیبہ اور عمر نے بہت
انجوائے کیا.

بھائی میری ایک دوست آئی ہے اس کا مجھے مسیج آیا ہے وہ واکنگ"
ٹریک پہ ہے میں ابھی آئی دس منٹ میں"۔ایمان جلدی سے کہتی
وہاں سے چلی گئی...

تم نہیں مانگو گی مجھ سے؟"۔عمر کی شوخ آواز پر بے دور ہوتی ایمان"
کو دیکھتی منیبہ ایک دم چونکی اور اسکی طرف متوجہ ہوئی .جو آنکھوں
میں ہزاروں رنگ لیے اسی کی جانب ھی دیکھ رہا تھا...

کیا؟ اس نے بے ساختہ پوچھا"

میرا ہاتھ"۔ عمر نے شرارت سے کہا".

وہ ایک دم کنفیوز ہوئی پھر خود کو کمپوز کرتی بولی"

Copyright by New Era Magazine

نہیں میری قسمت ابھی اتنی نہیں پھوٹی کہ میں آپ جیسوں کا ہاتھ" ماگتی پھروں اللہ نے مجھے بہت خوبصورت ہاتھ دیے ہیں میرے لیے یہ ہی کافی ہیں"۔ اب اس نے اسے چڑاتے کہا...

سوچ لو یہ نہ ہو مجھے وہ لڑکی چرا کر لے جائے "عمر نے سامنے اشارہ" کرتے کہا منیبہ نے بے ساختہ سامنے دیکھا سامنے واقعی لڑکی عمر کی جانب دیکھ کر نہ صرف مسکرا رہی تھی بلکہ اب کی بار ہیلو کا بھی اشارہ کیا تھا وہ لڑکی اس وقت جینس اور شارٹ شرٹ میں اچھے خاصہ فل میک اپ میں تھی...

اگر آپ فلرٹی ہوں گے تو ویسے ہی چرائے جائیں گے لیکن اگر۔"۔۔۔ منیبہ کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا... اس کے ہاتھ میں ایک دم سے لرزش ہوئی تھی ارد گرد کافی لوگ موجود تھے۔۔ اسے ایک دم اپنا آپ بہت عجیب لگا تھا وہ عمر کو پسند کرتی تھی لیکن نہ جانے اسے اس وقت اس کا یوں ہاتھ پکڑنا اچھا نہیں لگا تھا،اس نے ہاتھ چھڑانا چاہا لیکن عمر کے ہاتھ کی پکڑ مضبوط تھی، وہ ایک دم رو دینے والی ہوئی تھی

Copyright by New Era Magazine

عمر میرا ہاتھ چھوڑیں "اس کی آواز کانپی تھی عمر کا نام لیتے ہوئے.وہ" تو اس کے منہ سے اپنا نام سن کر جیسے کھو سا گیا تھا اس کا دل چاہا وہ اسے نام سے ہی پکارتی رہے۔۔ ۔اس کی کالج یونی اور پچھلے ایک سال سے وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں تھا ہزاروں لڑکیوں نے اسکی طرف مائل ہونے کی کوشش کی تھی لیکن اسے نا جانے کیوں یہ شرمیلی نک چڑی کوئین ہی بھاتی تھی ۔بہت ہی کم ہوتا تھا وہ اس کا نام لیتی تھی ورنہ آپ ہی کہتی تھی اس نے بنا کسی بات کا اثر لیے اس کی انگلی میں نفیس سے رنگ پہنا دی تھی.

منیبہ اتنی نا سمجھ نہیں تھی کہ وہ رنگ کا مفہوم نہ سمجھ پاتی لیکن یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ وہ سمجھ نہیں پائی...

ناؤ یوآر مائن برتھ ڈے گرل"۔۔ عمر نے زرا سا جھکتے اس کے کان" میں سرگوشی کی...

اس نے اپنے ہاتھ سے رنگ اتارنا چاہی لیکن عمر نے اس بار اس کا ہاتھ سختی سے پکڑ لیا

Copyright by New Era Magazine

یہ غلطی مت کرنا منیبہ۔۔ آئی سیڈ یور آر مائن سو اٹس فائنل"۔"
اس کی آنکھوں میں وارننگ تھی منیبہ نے نظریں چرا لیں...اس سے ...پہلے کہ وہ کچھ کہتی کسی کی آواز نے اسے چونکایا
ہاتھ چھوڑو اس کا"۔ کسی نے عمر کے کندھے پر ہاتھ رکھا"
تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہر طرف گہری پراسرار رات اپنے پر پھیلائے عجیب ہی سرد خاموشی میں لپٹی ہوئی تھی وال کلاک پر رات کے تین کا وقت ہو چکا تھاکہ کچھ پل بعد ہی اس کے وجود میں ہلچل ہوئی اور اچانک سے اس کی آنکھ کھلی اب وہ ساکت نظروں سے چھت کی طرف دیکھنے لگا کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کے یہ کسی نیند سے بیدار انسان کی آنکھیں ہیں اس کی آنکھوں میں عجیب خوف تھا آج پھر اسنے خواب میں اسے ...دیکھا

Copyright by New Era Magazine

وہ وہی تھی ،بے شک وہ وہی تھی ...کسی شک کی گنجائش بلا کب تھی...سفید لباس میں اسے پکارتی،اس نے خواب میں اس کی صرف ایک جھلک دیکھی مگر ایک جھلک بھی اسے یہ یقین دلانے کے لئے کافی تھی کہ وہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھی ...خالی الذہنی کیفیت میں اس نے آنکھوں سے ابلتے گرم پانی کو رگڑا اور آنکھوں کو مسلتے اٹھنے کی کوشش کی ...اب وہ واش روم میں گیا

...کتنی ہی دیر وہ آنکھوں پہ ٹھنڈا پانی ڈالتا رہا اور پھر وضو کرنے لگا ابھی نماز میں کافی ٹائم تھا اس نے سورہ ملک کی تلاوت کی کتنے ہی خاموش آنسو اسکی آنکھوں سے بہنے لگے ...اب وہ وہی بیٹھا اذان کا انتظار کر رہا تھا وقت دھیمی رفتار سے سرکنے لگا اور پھر اذان کی آواز پر ہی وہ ہوش میں آیا ...بخار کی وجہ سے اس میں ہمت نہ تھی کے مسجد جاتا اسنے وہی جائے نماز بچائی اور نماز ادا کر کے سر جھکائے بہت دیر ....وہاں بیٹھا روتا رہا

یا اللہ مجھ سے غلطی ہو گی اب تو میری سن لے اب تو مجھے معاف" کر دے ایک بار بس ایک بار میرے سامنے وہ آ جائے ...مجھے دکھا

Copyright by New Era Magazine

دے کے وہ اپنی زندگی میں خوش ہے ....یا اللہ یہ بوجھ اب بڑھتا جارہا ہے میری زندگی کو آسان کر دے ...پلیز مجھے معاف کر دے)...وہ بلند آواز میں روتا دعا کرتا چلا گیا...(مجھے اس آزمائش سے نکال دے یااللہ پچھلے آٹھ سال سے میں نے ہر وہ کام کرنے کی کوشش کی جس سے تیری رضا ملتی اس کے بدلے اب تو جس تکلیف سے میں گزر رہا ہوں مجھے اس سے رہائی دے دے".

ہ دم بخود اسے دیکھ رہی تھی سب کے سامنے انتہائی بہادر نظر آنے والا شخص اتنا شکستہ کیوں تھا؟؟؟

وہ اپنا ایک قدم بھی نہیں ہٹا پا رہی تھی وہ اسے اس وقت اس دنیا سے غافل لگ رہا تھا...

ابھی اس کی آنکھ کھولی تھی برابر میں اسے ڈاکٹر قدوس کی بیوی لیٹی نظر آئی جسے وہ پہلے تو پہچان نہیں پائی تھی لیکن یاد آنے پر رات کا واقعہ کسی فلم کی طرح اس کے دماغ میں چلا تھا....وہ پانی کی غرض سے کچن کی تلاش میں باہر آئی تو اسے مرتضی کے کمرے سے کسی کے رونے کی آواز سنائی دی...

Copyright by New Era Magazine

نہ چاہتے ہوئے بھی اسکا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پہ گیا تھا اور دروازہ کھلتا چلا گیا لیکن سامنے اس شخص کی باتوں اور حالت نے اسے اپنی جگہ جامد کر ڈالا وہ سانس روکے یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی دل تھا کہ اک سو بیس کی رفتار سے دھڑک اٹھا اک مرد اور وہ بھی مرتضی جیسے مضبوط مرد کو یوں بچوں کی طرح روتے دیکھنا اسے مکمل شاگڈ کر چکا تھا...

وہ سر جھکائے ابھی بھی بلک رہا تھا بہت دیر تک گڑگڑانے کے بعد وہ وہاں سے ہٹنے لگا کے اسے لگا اس کے پیچھے کوئی ہے اس کا دل اک پل کے لیے تھما وہ سرعت سے جیسے ہی پلٹا کوئی اسے جلدی سے ہٹتا نظر آیا...غصے کی اک تیز لہر اس کے اندر اٹھی

...وہ جلدی سے باہر کو لپکا

رکو"کہتا وہ فورا اس کے برابر پہنچا جس کا چہرہ اس پل لٹھے کی مانند" سفید پڑ چکا تھا...

"تمیز ہے تم میں یا نہیں

Copyright by New Era Magazine

برف جیسے ٹھنڈے لہجے میں وہ اس سے استفسار کر رہا تھا جس کی نظریں شرمندگی سے ماربل کہ فرش کو گھور رہی تھیں ...تھوڑی بہت ہمت کرتے وہ ہکلائی...

وہ میں وہ....."اسے لگا کہ اب وہ کبھی بول نہیں پائے گی"...

کس کی اجازت سے آئی تم""؟"

اب کی بار وہ ضبط کھوتے اتنی زور سے دھاڑا کہ مونا کو اپنے کان پھٹتے محسوس ہوئے...

کیا ہوا ہے مرتضی"؟ڈاکٹر قدوس کو اپنے روم کے علاوہ کسی اور جگہ " نیند مشکل سے ہی آتی تھی ابھی بھی وہ سوئی جاگی کیفیت میں تھے کہ مرتضی کے چیخنے کی آواز پر فورا بیدار ہو کر کمرے سے باہر نکلے... اور اب اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ فکرمندی سے پوچھنے لگے لیکن مرتضی کا چہرہ لال انگارہ دیکھ کر انہوں نے اپنی بیوی کو آتے دیکھا وہ بھی شور کی آواز سے جاگ گی تھی...

Copyright by New Era Magazine

کیا ہوا"؟ان کی بیوی نے آتے ہی سب پر اک نظر ڈالتے پوچھا اور" مونا پر نظر پڑتے ہی وہ چونکی ایسا لگ رہا تھا وہ پھر سے کسی بھی پل ...بے ہوش ہو سکتی ہے

اس سے پہلے کے وہ دونوں میاں بیوی کچھ کہتے مرتضی کی کاٹ دار ...آواز اک دفعہ پھر سے گونجی

کچھ پوچھ رہا ہوں نا میں تم سے کیوں آئی تم یہاں جواب دو مجھے.."وہ' سرخ آنکھیں بگاڑتا چلایا۔

...مرتضی"ڈاکٹر قدوس نے اسے سنبھالنا چاہا'

چپ رہے آپ لوگ کوئی کچھ نہیں بولے گا "لہو رنگ آنکھوں" سمیت وہ اک دفعہ پھر چیخا تھا...اسے اس قدر تیش میں دیکھ کر ڈاکٹر ...قدوس دو قدم پیچھے ہوئے

...بولو"اب کی بار وہ مونا کے قریب آیا"

جس سے سانس لینا بھی محال ہو رہا تھا لیکن وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی بالکل بھی نہیں ...تمام ہمت جمع کرتے وہ آنسو بہاتی آنکھوں کو ...اٹھاتے اسے دیکھنے لگی

Copyright by New Era Magazine

جو کچھ بھی ہوا ....نادانستگی میں ہوا ...میں نہیں جانتی تھی مجھے نہیں" پتا تھا کہ تم)"اس سے الفاظ نہیں ادا ہو رہے تھے...سب نے اس کے ہونٹوں کو کسی بچے کی طرح کپکپاتے ہوئے دیکھا وہ بار بار انہیں بھینچ کر خود پر قابو پاتے بولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن جب بولا نہ گیا تو ..(الٹے قدم کمرے کی بھاگی

باہر پھیلی صبح کی سرخی نے اندر کھڑے اس شخص کی آنکھوں کی سرخی پر اک افسردہ نگاہ ڈالی

****

اس آواز پر منیبہ اور عمر نے ایک ساتھ پیچھے دیکھا تھا ۔۔بلیک شلوار قمیض میں پشاوری چپل پہنے کندھوں پہ چادر ڈالے چھ فٹ سے نکلتا قد یونانی نقوش والے شخص کے چہرے پر انتہائی پتھریلے تاثرات تھے نا تو ....وہ شخص کوئی دیوانہ لگ رہا تھا اور نا ہی چھچھورا

..آپ نے مجھ سے کچھ کہا "؟عمر نے حیرانگی سے دریافت کیا"

Copyright by New Era Magazine

کیوں تمہاری آنکھیں کمزور ہیں یا سمجھنے کی صلاحیت کمزور ہے جو ایک"
بار میں تمہیں پتا نہیں چل رہا میں کس سے مخاطب ہوں "وہ سپاٹ
لہجے میں بولا....

اس وقت عمر کی پکڑ اس کے ہاتھوں پہ ڈیلی پڑی تھی ..منیبہ نے
جلدی سے اپنا ہاتھ عمر کے ہاتھ سے نکالا...

"آپ کی تعریف"

اب کی بار عمر نے درشتی سے پوچھا...

میری تعریف تمہاری سمجھ میں نہیں آنے والی بس ایک نصیحت کو"
اپنے دماغ میں بیٹھا لو کہ آئندہ کسی کی بیٹی ڈیٹ پہ لانے سے پہلے
سوچ لینا تمہاری بہن کے ساتھ بھی کوئی".....ابھی اس شخص کے الفاظ
منہ میں ہی تھے کہ عمر نے اس کا گریبان پکڑ لیا...

سرعت سے دو گن مین عمر کی طرف بڑھتے اس پہ بندوق تان چکے
تھے....

منیبہ کے منہ سے چیخ نکلی اب ارد گرد کے لوگ بھی ادھر متوجہ ہو
رہے تھے.اس شخص نے اپنے باڈی گاڈز کو واپس جانے کا اشارہ کرتے

Copyright by New Era Magazine

عمر کے ہاتھ جھٹکے تھے "آج تو تمہاری نادانی معاف ہو رہی ہے آئندہ ایسی جرات کی تم نے تو اپنے ان ہاتھوں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے" کہتےاس شخص کی آنکھوں میں لہو اترا تھا منیبہ کو نہ جانے کیوں خوف آیا...اس سے پہلے عمر جواب دیتا ایمان نہ جانے کب وہاں آئی "اور پھولے ہوئے سانس سے بولی

"یہ منیبہ کے فرسٹ کزن ہیں مرتضی حیدر"

منیبہ نے ایمان کی طرف بے یقینی سے دیکھا جو اشارے سے ہاں کہنے ...کا کہہ رہی تھی

مرتضی کی آنکھوں میں سرخ دورے واضح ہوئے تھے منیبہ کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا وہ تو اس شخص کو دیکھ ہی پہلی بار رہی تھی تو پھر ایمان نے ایسا کیوں کہا؟

اس نے دوبارہ اس شاندار شخص کی جانب دیکھا جس کے لبوں پہ اب دھیمی مسکراہٹ تھی لیکن آنکھیں الگ ہی کہانی بتا رہی تھیں اس کی ...انکھوں میں نہ جانے کیا تھا کے منیبہ کا سر ہاں میں ہلا

...عمر غصہ ضبط کرتا ایمان کا بازو پکڑتا باہر کی جانب بڑھ گیا

Copyright by New Era Magazine

الفاظ صرف چبھتے ہیں"

" خاموشیاں مار دیتی ہیں

وہ جیسے بے یقینی کی کیفیت میں تھی کہ وہ اسے یوں اکیلا چھوڑ کے جا رہے تھے...

بھائی منیبہ کو تو آنے دیں "ایمان بوکھلائی"...

لیکن عمر بنا بولے گاڑی گھر جانے والے راستے پر ڈال چکا تھا ایمان کی نظر بیگ پہ گئی جو منیبہ کا تھا وہ اب صیح معنوں میں پریشان ہوئی یہ اک دم سے سب کیا ہوا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مونا نے روم میں آ کے اپنا بیگ ڈھونڈنا چاہا وہ اس وقت غصے شرمندگی اور بے بسی کی عجیب کیفیت میں مبتلا تھی...وہ سب کے، سامنے رو کے مزید شرمندگی نہیں اٹھانا چاہتی تھی ۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا اڑ کے گھر پہنچ جائے مرتضی اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا

Copyright by New Era Magazine

تھا مانا اس سے غلطی ہوئی لیکن یہ اس قدر بڑی غلطی نہیں تھی کے

... کسی مہمان کو سب کے سامنے ایسے زلیل کر دیا جائے

ہاں میں کیوں بھول گئی کچھ لوگ دوغلے ہوتے ہے ان کے خود کے

لیے "اصول "اور دوسروں کے لیے اور ہوتے ہیں "وہ مرتضی کا رونا

اسی کی بےبسی سب بھولے اس وقت اس سے بد گمان ہورہی

... تھی...اس سے پہلے وہ بیگ ڈھونڈ پاتی مسز قدوس اندر آئی

مونا"انہوں نے اندر آتے اسے پکارا اس نے انکی جانب دیکھا ان سے

...وہ پہلے بھی ایک دو سرسری ملاقات کر چکی تھی

کیسی طبیعت ہے تمہاری"؟"

...نور نے مسکراتے پوچھا

...ٹھیک ہوں"مونا نے کہتے مسکرانے کی ناکام کوشش کی"

اچھا کیا لو گی میں ناشتہ بنانے کا سوچ رہی تھی آج مرتضی کے کچن کا"

"برا حال کردیں گے مل کے

Copyright by New Era Magazine

انہوں نے شاید ماحول کو نارمل کرنے کی کوشش کی تھی جس کا مونا پر زرا اثر نہ ہوا وہ پھر سے اپنا بیگ ڈھونڈنے لگی"ویسے تم تو بہت جلدی جاگ گئی اب انہوں نے بیڈ کی سائیڈ پر بیٹھتے کہا...

"ہاں میں جلدی اٹھ جاتی ہوں"

مونا اپنا بیگ دیکھ چکی تھی جو سامنے ہی میز کے پاس گرا ہوا تھا اس نے سرعت سے بیگ اٹھایا او باہر کی جانب بڑھنے لگی...

مونا رکو تو .."نور اس کی طرف بڑھی"...

اس سے پہلے کے ڈاکٹر مونا قدم آگے بڑھاتی اسے مرتضی کے الفاظ سنائی دیے یقینا وہ ڈاکٹر قدوس سے بات کر رہا تھا"نہیں میں اپنے رویے پہ بلکل شرمندہ نہیں ہوں وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے نہ ٹین ایج گرل جسے سمجانا پڑے...

ڈاکٹر قدوس نے نا جانے کیا کہا تھا وہ سن نہیں پائی...

مجھ سے غلطی ہو گئی میں نہ رات کو اسے یہاں رکواتا نہ آپ کو زحمت دیتا اس کی ماں کو فون کرتا اور کہتا"...

Copyright by New Era Magazine

وہ اپنی بات کرتے دوپل رکا"...لیکن نہیں ہر مصیبت کو تو میں خود ہی خود پہ مسلط کرتا ہوں"..

...مونا کی برداشت ختم ہو گی تھی وہ جلدی سے باہر کو بڑھی

مونا کہاں جا رہی ہو رکو نور جو خود بھی مرتضی کی باتیں سن کر حیران و پریشان کھڑی تھی اس کو باہر جاتا دیکھ کے فورا بھاگ کے اس کے ...برابر پہنچی

...وہ جونہی لاونج سے گزری ڈاکٹر قدوس اور وہ چونکے

کیا ہو رہا ہے یہ سب'؟فورا سے پہلے اندر چلو".مرتضی نے دانٹ پیستے" ..کہا

مجھے گھر جانا ھے ضروری کام ہے"اسے اس وقت بولنا دنیا کا سب" سے مشکل کام لگ رہا تھا لیکن اب رو کر وہ مزید تماشہ نہیں بنانا چاہتی ...تھی

میں نے جو کہا ہے وہ کرو "مرتضی نے ٹھنڈے لہجے میں کہتا اس کی" ...طرف بڑھنے لگا کہ ڈاکٹر قدوس نے بازو سے پکڑ کر روک لیا

...مونا سر جھٹکتے پھر آگے بڑھنے لگی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

"سنا نہیں تم نے کیا کہہ رہا ہوں میں"

آپ ہوتے کون ہیں اپنی مرضی مجھ پہ مسلط کرنے والے میری زندگی

"ہے میں جیسے چاہو گی ویسے گزارو گی جہاں چاہوں گی وہاں جاوں گی

ساری گھبراہٹ بے بسی کو بھلائے وہ پھٹ ہی پڑی لیکن اس کی آواز

بھرا چکی تھی...

باہر موسم خراب ہے مجھے بھی جانا تھا ہم "تھوڑی دیر تک نکلتے ہیں بیٹا

...ڈاکٹر قدوس نے اسے سمجانا چاہا لیکن وہ اب نہیں روکنا چاہتی تھی"

اس کے نزدیک دوسروں کی بات و ذات کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیا"

کہہ دیا تھا میں نے بس یہ کے دوسروں کے کمروں میں نہ جھانکو ...اور

کیا صرف تم ہی سمجدار ہو جب جو دل میں آئے گا منہ اٹھا کے کر لو

گی تمہیں پوچھنے والا کوئی نہیں بہت بڑی .....میں نے بڑی غلطی کر لی

تب ہی آنٹی تمہیں رخصت کر دیتی تو سب کی زندگیوں میں سکون آچکا

ہوتا بس .....کچھ لوگ تب تک سکون سے نہیں بیٹھتے جب تک

دوسروں کا سکون نہ چھین لے اور ابھی بس تمہارا باپ مرا ہوا ہے باقی

رشتوں کا بھی جب گلا گھونٹ دو تب کر لینا شوق سے باقی کی منمانیاں

Copyright by New Era Magazine

۔۔اور اندر چلی جاو جب تک آنٹی نہیں آتی تم کہیں نہیں جا رہی "اس کی آواز اتنی بلنداور لہجہ اتنا تلخ تھا وہ حیران رہ گئ تھی اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن لب نہیں ہل پاۓوہ چہرہ نیچے کر کے اپنے آنسو ضبط کی کوشش کرنے لگی

آج میرے سامنے رونا مت ورنہ ..... عجیب تماشا لگا رکھا ہے....وہ .... جنجھلایا گیا

اب آیا ہے خیال تماشے کا ۔۔مت بھولیں اس تماشے کو ایک چھوٹی سی بات کو لے کے آپ نے لگایاوہ رونا ضبط کرتی بدتمیزی سے بولی

چھوٹی سے بات ؟یہ چھوٹی سی بات ہے وہ بھڑک اٹھا تھا تم آدھی" رات کو دوسروں کے بیڈروم میں چوروں کی طرح گھس کر ان کی پرائویسی میں جانکو...ڈاکٹر مومنہ یہ تمہارے لیے چھوٹی بات ہو گی شائد تم ان چیزوں کی عادی ہو سوری ٹو سے نہ میں نے ایسی حرکتیں کی ہے نہ میں برداشت کرو گا 'وہ نہیں جانتا تھا وہ غصے میں کس حد تک اس کے ساتھ ترش الفاظ بول رہا ہے لیکن وہ اس وقت کوئی بھوکا بھیڑیا لگ رہا تھا...

Copyright by New Era Magazine

...مونا کا منہ ایک دم لال ہوا تھا نہ جانے یہ غصہ تھا یا شرمندگی جب وہ اس کی عزت اپنے گھر میں سب کے سامنے دو ٹکے کی کرنے پر تلا ہوا تھا وہ کیوں کوئی لحاظ رکھ رہی تھی یہ سوچ آتے ہی وہ چلائی"....آپ اچھے سے جانتے ہے میرا عمل غیر ارادی تھا آپ اپنا بھرم رکھنے کے لیے یہ ناٹک کر رہے ہیں کیوں کہ آپ کا راز جو کھل چکا تھا آپ کسی کی زندگی کے ساتھ کھیل چکے ہیں جس کا پچتاوا شاید آپ کی عقل بھی کھا رہا ہے "وہ مزید کچھ کہتی کہ مرتضی نے جارحانہ انداز میں سختی سے اس کی بازو کو پکڑلیا اس کی پکڑ میں اتنی شدت تھی اسے اپنا بازو ٹوٹتا محسوس ہوا"...ڈاکٹر قدوس اور نور کو اس وقت اپنا آپ غیر ضروری محسوس ہو رہا تھا وہ دونوں تماشائی بنے بے بسی سے یہ سب دیکھ رہے تھے...

مرتضی نے اس کا بازو پکڑ کے سامنے دھکا دیا۔پیچھے ڈائس ہونے کی وجہ سے وہ اسے ٹکراتی ٹکراتی بچی...

اب کی بار اس نے اس کے قریب ہوتے زرو سے ڈائس پہ ہاتھ مارے تھے کہ وہ ان ہاتھوں کے درمیان اس کے وجود سے چھپ سی گئی

Copyright by New Era Magazine

تھی....اس کا پورا جسم کانپنے لگا تھا ہاتھوں کی کپکپاہٹ مٹانے کے لیے
...دونوں ھاتھوں کو زرو سے بھینچا

"shut your mouth women"

...وہ اتنی زور سے بولا کے مونا کو کان پھٹتے محسوس ہوئے
....تم ---تم --- "اس نے جیسے خود کو کچھ سخت کہنے سے روکا"
کیا ہو گیا ہے مرتضی میں سمجھاتا ہوں وہ کہیں نہیں جا رہی ...."ڈاکٹر"
...قدوس نے اسے مونا سے اب دور کرتے بات سنبھالتے کہا
...وہ ڈاکٹر قدوس کی طرف دیکھ ٹھنڈی لہجے میں بولا
اس کو میری نظروں سے دور کر دیں میں ------میں---میں جیسے"
اسے غصے سے بولا نہیں جارہا تھا ---یہ میرے ہاتھوں قتل ہو جائے گی
لے جائیں اسے میری نظروں سے دور."اس نے ایک سلگتی نگاہ اس پہ
....ڈالی اور جارحانہ انداز میں اپنے کمرے کی سمت بڑھ گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Copyright by New Era Magazine

وہ جو خود سے وعدہ کر چکی تھی کہ اب ہرگز نہیں روئے گی ۔۔خاص طور پر کسی اور کے سامنے تو بالکل بھی نہیں لیکن اس وقت اس سب نے اسے پھر سے رونے پر مجبور کر دیا تھا...

"یہ پانی پی لو"

نور نے اس کی طرف گلاس بڑھایا...

جسے اس نے خاموشی سے تھام لیا اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا یہ سب واقعی میں اس کے ساتھ ہو چکا تھا۔۔ اس کی ایک غلطی کی سزا مرتضی نے اسے سب کے سامنے یوں تماشا بنا کر دے دی تھی۔۔ یقین کرنا محال ہی تو، تھا کہ ابھی جو کچھ ہوا۔۔۔ مرتضی نے اس کے بارے میں جو کچھ کہا۔۔۔ وہ خواب نہیں حقیقت تھا...

بامشکل دو گھونٹ پانی پی کر اس نے نور کو گلاس واپس دے دیا جو کافی ہمدردی و پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی...

دوپٹے کے پلو سے اس نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے اور صوفے سے اٹھی...

Copyright by New Era Magazine

مجھے گھر چھوڑ آیے پلیز مجھے یہاں نہیں رکنا ابھی کے ابھی اپنے گھر"
..."جانا ہے پلیز میری مدد کریں

نور کی طرف دیکھتے اس نے اک دفعہ پھر سے دوپٹے سے اپنا چہرہ
...صاف کرتے بیگ اٹھا لیا

کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھنے کہ بعد نور کے بولنے سے پہلے ہی
....ڈاکٹر قدوس کی آواز نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے پیارے نبی"
"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بہادر وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت
اپنے نفس کو قابو میں رکھے)صحیح مسلم (

اسی لئے مونا ہمیں غصے پہ قابو رکھنا چاہئے اور اس وقت وہ غصے میں"
ہے تم اس سے ضد لگا چکی ہو اب تم ہوش سے کام لو.."ڈاکٹر افسوس
.نے نرمی سے سمجھایا

..."میرا قصور نہیں تھا اپ جانتے ہیں اس نے"

Copyright by New Era Magazine

مونا کچھ بھی تھا تمہیں اس کے کمرے میں نہیں جانا چاہیے تھا"۔۔"

..انہوں نے سنجیدگی سے اس کی بات کاٹی

ٹھیک ہے تم چلی گئی تھی تم اس سے ایکسکیوز کر لیتی،الٹا تم نے اس سے ضد لگائی باہر موسم دیکھو کتنا خراب ہے اور تم بھی جانتی ہو اس وقت اور خاص کر اس موسم میں تمہارا نکلنا بالکل مناسب نہیں تھا....تم جانتی ہو تمہارے بے ہوش ہونے کے بعد وہ کتنا پریشان ہو گیا تھا؟اور مونا تمہیں پتا ہے مرتضی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور آخر ہم یہاں آئے کیوں تھے۔۔؟؟ وہ اسے جیسے کچھ جتا رہے تھے.مومنہ کو شرمندہ ہوتے دیکھ کے وہ مزید بولے "جانتی ہو اگر ہم اپنے غصے پہ قابو کر لیں تو ہمیں کبھی پچھتانا نہ پڑے "...

آپ جانتے ہیں انہوں نے بھی اورر ایکٹ کیا۔"مونا نے اپنی صفائی" دینا چاہی....

اگر اس نے اوور ایکٹ کیا بھی آپ نے بھی بلا وجہ ضد لگائی ہمیں" چھوٹی چھوٹی باتوں کو عزت نفس کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیےاورایک بات یاد رکھنا کبھی بھی ہمارا اپنا کوئی ہم سے خفا ہو ہمیں اس کے غصے میں

Copyright by New Era Magazine

چھپے درد کو جاننا چاہیےنہ کے اس سے الٹی ضد لگا لینی چاہیے...اس وقت آپ کی ضد جلتی آگ میں تیل کا کام کرتی ہے

اور غصہ تو وہ آگ ہے جو دوسروں کو جلانے سے پہلے خود کو جلاتا ہے .."وہ بہت نرمی سے اسے سمجھانے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے..

مونا میں نہیں جانتا کیا ہوا لیکن ایک بات یاد رکھنا میں اسے بہت "اچھے سے جانتا ہوں وہ کبھی چھوٹی باتوں پہ غصے میں نہیں آتا

وہ آپ کے دوست ہیں آپ انکی ہی حمایت کریں گے "مونا کا لہجہ "....کافی طنزیہ تھا

نہیں مونا تم میری باتوں پر ضرور غور کرنا لیکن ٹھنڈے دماغ سے چلو"

بس اب اس بارے میں کوئی بات نہیں ہو گی نور جلدی سے ناشتہ تیار "کرو بھئی بہت بھوک لگی ہے

اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی ڈاکٹر قدوس نے بات پلٹ دی تو وہ بے ....بسی سے بس انہیں دیکھ کر رہ گئی

Copyright by New Era Magazine

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

ایک نفرت ہی نہیں دُنیا میں درد کا سبب فراز"

"محبت بھی سکون والوں کو بڑی تکلیف دیتی ہیں

مرتضی نے اب اس چھوٹی لڑکی کو دیکھا جو بنا پلک جھپکائے ابھی بھی ادھر ہی دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو جیسے باہر آنے کو بے تاب تھے...

چلیے ڈیر کزن ""۔

اس اجنبی کی آواز پر وہ ہوش میں آئی اگر نگاہوں سے کسی کا قتل ہو سکتا تو مرتضی اس وقت اس چھوٹی سی لڑکی کی آنکھوں سے ہو چکا ہوتا وہ نفرت آمیز نظر اس پر ڈالتی آگے بڑھنے لگی تھی کہ تبھی وہ اس کے برابر آ کھڑا ہوا...

...چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں..."اب کہ وہ مسکرایا"

مسٹر ایکس وائے زی آپ جانتے ہیں میں آپ کو نہیں جانتی تو اب یہ" ڈرامہ بند کر دیں اور اپنا راستہ ناپیے"۔ منیبہ نے اسے گھورتے ہوئے

Copyright by New Era Magazine

کافی غصے سے کہا ....جس پر مرتضی کی مسکراہٹ گہری ہوئی لیکن آنکھوں میں سنجیدگی اتری...

یہ لو میرا کارڈ جو سوال پوچھنا ہو مجھے فون کر لینا...."لیکن اس وقت" مجھے بہت ضروری کام سے جانا ہے جلدی چلو میں تمہیں گھر ڈراپ کر دوں گا...

واہ کیا شاہانہ انداز تھا جیسے وہ تو مری جا رہی تھی اس کے ساتھ گھر جانے کو...

آپ کو کیوں لگ رہا ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہی جاوں گی؟ "وہ" دانت پیس کر رہ گی...

کیوں کے ڈیر کزن آپ کے پاس کوئی اور چوائس ہے ہی نہیں کسی" اور پر اعتبار کرنے سے بہتر ہے آپ مجھ پر کر لیں میں آپکو کوئی نقصان نہیں پہنچاوں گا"۔-- وہ دور کھڑے گارڈ کو اشارہ کرتا اب کافی سنجیدگی سے اس سے مخاطب ہوا...

آپ مجھے کزن کہنا بند کریں آپ جانتے ہو کہ آپ جھوٹ بول رہے" ... ہو میں آپکو جانتی تک نہیں'مبینہ نے چبا کے کہا

Copyright by New Era Magazine

لو مجھے وہ لڑکی جو شاید تمہاری دوست ہے وہی نیا رشتہ دے کے گئی"
...ہے ناں ہمیں"۔۔۔ اب کہ مرتضی کی آنکھیں بھی مسکرائی تھیں
مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ"۔۔ وہ اسے گھورتے واپس مڑی ہی تھی"
کہ مرتضی اس کی بات کا اثر لیے بنا اس کا بازو پکڑ لیا۔۔ منیبہ اس کی
...اس جرات پہ حیران رہ ہی گئی
مجھے انکار سننے کی عادت نہیں میرا اس میں کوئی فائدہ نہیں تمہیں ہی"
با حفاظت گھر پنچا رہا ہوں اگر کوئی تماشہ نہیں چاہتی تو چپ رہنا میں
تمہارے سب سوالوں کا جواب دوں گا لیکن گاڑی میں بیٹھو"۔۔
...اس کی حیرت ذدہ آنکھوں میں دیکھتے وہ دوٹوک انداز بولا
اور منیبہ بت بنی اس کے ساتھ پارکنگ ایریا میں آچکی تھی وہ اس
وقت پجارو میں تھا ڈرائیور کو اترنے کا اشارہ کرتا وہ اسے بٹھا کے اب
...ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Copyright by New Era Magazine

بھائی ہمیں اسے ایسے نہیں چھوڑ کے آنا چاہیے تھا"۔۔ ایمان اب گھبرا" رہی تھی وہ جانتی تھی منیبہ اس کے علاوہ کسی کے ساتھ باہر نہیں جاتی نہ اسے خود سے راستوں کا پتا ہے اب وہ پچھتا رہی تھی کہ اس نے ،، مرتضی کو کیوں اس کا کزن بولا

اس وقت بات نہ بڑھے وہ جھوٹ تو بول آئی تھی اب عمر کا غصہ اور منیبہ کا وہاں اکیلا ہونا خاص کر جب اس کا بیگ و موبائل سب گاڑی میں تھا اسے عجیب ٹینشن میں ڈال گیا.وہ نہ جانے کتنی بار کہہ چکی تھی لیکن وہ بنا جواب دیے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا...

گھر آتے اس نے گاڑی پورچ میں کھڑی کی اور لمبے لمبے ڈگ بڑھتا گھر کے اندورنی حصے کی طرف بڑھ گیا...

اور اب ایمان لاونج میں پچھلے دس منٹ سے ٹہلتے گہری سوچ میں گم تھی کہ اچانک کسی کا خیال آتے ہی وہ اپنا موبائل نکالتی نمبر ملانے لگی...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

میرے لیے تو یہ بھی ازیت کی بات تھی"

"تجھے حال دل سنانا پڑا مجھے

مرتضی اس وقت راکنگ چیئر پہ بیٹھا باہر برستی بارش کو دیکھ رہا تھا جو پھولوں پودوں کو مزید نکھار رہی تھی لیکن اس کا دل الگ ہی حالت بیان کر رہا تھا اسے مونا کی باتیں نہ جانے کیوں ہمیشہ تکلیف دیتی آئی تھیں اور اس بار تو حد ہی ہو گئی تھی۔۔کچھ مناظر اس کے سامنے فلم کی طرح چلے تھے اس نے جلدی سے آنکھیں کھول لیں اور سامنے پڑا گلاس وال مرر سے دے مارا جو چکنا چور ہو چکا تھا...اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا اس نے اٹھنا چاہا کے اس کا سر چکرایا یہ نا جانے بخار کا اثر تھا یا دل کی حالت کا وہ اگلے ہی پل ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گیا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆..

وہ اس وقت ناشتہ کر رہے تھے جب انہیں کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی ۔۔ ڈاکٹر قدوس جلدی سے مرتضی کے کمرے کی طرف بھاگے تھے جہاں سے آواز آئی تھی۔۔ پیچھے ہی مونا اور نور بھی لپکی تھی۔۔ انہوں نے مرتضی کے روم کا دروازہ کھولنا چاہا دروازہ لاک تھا ۔۔۔کافی دیر کھٹکانے

Copyright by New Era Magazine

کے بعد بھی جب دروازہ نہ کھلا تو ڈاکٹر قدوس نے شارخ بابا سے کیز منگوائی۔۔ وہ جیسے ہی روم میں داخل ہوئے مرتضی اوندھے منہ بیڈ پہ گرا ہوا تھا وال مرر اپنے زمین بوس ہونے پہ ماتم کر رہا تھا تمام ونڈوز اوپن تھیں اور بالکونی کا دروازہ بھی ہوا سے کبھی بند کبھی کھل رہا تھا۔۔ انہوں نے جلدی سے سب لائٹس اون کی اور نور سے دروازے بند کرنے کو کہا ۔۔۔مونا جو اس وقت کمرے کے باہر کھڑی سارا منظر دیکھ رہی تھی ڈاکٹر قدوس کی پکار پہ ہوش میں آئی ۔۔۔

جلدی سے میڈیکل باکس لاو "۔۔ وہ اسے کہہ کر اب مرتضی کو" سیدھا لٹا کر اس کا معائنہ کرنے لگے۔۔ اسے کافی تیز بخار تھا۔

اف یہ کبھی نہیں سدھرے گا"۔۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے نور کو ٹھنڈا پانی" لانے کا کہہ رہے تھے کیوں کے وقتہ طور پر اسے پٹیاں کرنا ضروری تھی اسے انجیکشن لگاتے ہوئے جانے کیوں مونا کے ہاتھ کانپے تھے۔۔ ایک آنسو بہت چپکے سے اسکے گال پر لکیر بناتا چلا گیا۔۔ مجبورا اسکی عزت افزائی کرتے ہوئے ڈاکٹر قدوس نے اسے وہاں سے ہٹایا تھا۔۔ وہ اب مرتضی پاس ہی رک گیا تھا

Copyright by New Era Magazine

1**********************************

مرتضی کی آنکھ کسی کے لمس کے احساس سے کھلی۔۔جیسے کوئی اسکے ماتھے کو چھو رہا ہو اس نے آنکھیں کھولنی چاہی لیکن بھاری پن اور کمرے کی روشنی سے کھل نہ پائی اس نے بےساختہ اپنا ھاتھ آنکھوں پر رکھا اسے کچھ گیلا محسوس ہوا اس کے ماتھے پہ کوئی گیلا کپڑا تھا جو اسنے آنکھیں کھول کے جلدی سے دیکھا یہ فیس ٹاول تھا جو یقینا اس کے بخار کے مدنظر کوئی اسے پٹیاں کر رہا تھا اس نے اسے اتار کے دور پھینکا۔۔ جو سیدھا واشروم سے نکلتے ڈاکٹر قدوس کے منہ پہ لگا تھا۔۔۔

اف کمینے انسان ایک تو تم نے مجھے اپنی خدمت کرا کرا کے آدھا کر دیا ہے اوپر سے اٹھتے ساتھ ہی یہ انعام دیا ہے مجھے "۔۔؟

۔ڈاکٹر قدوس اب دوبارہ اس ٹاول کو مرتضی پہ پھینکتے ہوئے بولے جسے مرتضی ایک ھاتھ سے کیچ کر چکا تھا۔۔۔"ویسے یار تم جتنا مرضی بہادری دکھا لو ایک بات تو پکی تھی کل سب تمہاری بریانی کھانے والے تھے اگر میں آج نہ آتا"۔ اب کی بار انہوں نے مرتضی کے بخار پہ چوٹ کی۔۔۔مرتضی بنا جواب دیے واشروم کی طرف بڑھا۔۔۔کچھ دیر

Copyright by New Era Magazine

بعد جب وہ شاور لے کر نکلا اسے روم میں کوئی نظر نہیں آیا۔۔وہ بال خشک کرتا اب اپنا موبائل چیک کرنے لگا ۔۔۔

یار بس کر دو کچھ ٹھونس لو اب میرا دوبارہ تمہاری خدمت کرنے کا" کوئی ارادہ نہیں صبح سے نہ جانے کتنی بار تمہارا ٹمپریچر چیک کر کر کے اب تو میری انگلیاں بھی ساتھ چھوڑنے والی ہیں"۔

۔ڈاکٹر قدوس نے آتے اسے کہا

مجھے بھوک نہیں ہے"۔۔ وہ چار لفظی جواب دے کے دوبارہ موبائل" پہ لگ چکا تھا

اچھا میرے شیر میرا ساتھ ھی دے دو تمہیں پتا تو ہے کے مجھ سے" اکیلا نہیں کھایا جاتا"۔۔ اس کی بات پر مرتضی نے حیرانگی سے دیکھا یعنی وہ جا چکی تھی وہ لب بھینچ گیاپر وہ اس وقت پوچھنا نہیں چاہتا تھا وہ خاموشی سے اب کھانے کے ٹیبل پہ آگیا تھا

شکر ہے تمہارا بخار تو اترا"۔۔ ڈاکٹر قدوس نے خاموشی کا سکوت توڑا"

۔۔

Copyright by New Era Magazine

جانتے ہو مونا کتنا پریشان ہو گئی تھی ویسے میں سوچتا ہوں اسے ڈاکٹر" کس نے بنا دیا مریضوں کا کیسے علاج کرتی ہو گی "۔۔ قدوس نے کہا تو مرتضی نے اسکی جانب دیکھا۔۔""سوچ رہا ہوں اس پر نظر رکھوں کہیں کسی دن مریض کو اوپر ہی نہ پہنچا دے"۔ قدوس کی سنجیدہ تشویش پر اس بار مرتضی نے قہقہ لگایا تھا۔۔

نہیں وہ بہت اچھا دیکھتی ہے جاسوسی کی کوئی ضرورت نہیں بس اپنوں" کا علاج کرتے وقت بعض اوقات کنفیوز ہو جاتی"۔۔۔۔ مرتضی کے منہ سے ""اپنا ""اچانک نکلا تھا پھر وہ ساتھ ھی جیسے اپنے بات کی صفائی دینے لگا

میرا مطلب ہے"۔۔۔ اسنے بولنا چاہا لیکن ڈاکٹر قدوس کا شعر اسے" چپ کروا چکا تھا

ھم سے رنجش ہے اختلاف بھی ہے
اور کچھ عین شین قاف بھی ہے۔

****

Copyright by New Era Magazine

پجارو اس وقت منیبہ کے گھر کی طرف گامزن تھی ۔۔۔منیبہ کو یقین نہیں آ رہا تھا عمر اسے ایسے کسی اجنبی شخص کے ساتھ چھوڑ گیا ہے یہ زندگی کا پہلا سفر تھا جو وہ کسی سٹرینجر کے ساتھ طے کر رہی تھی عمر کے ساتھ بھی اس کا رشتہ ایک لمٹ تک ہی تھا چاہے وہ اس سے جتنی مرضی محبت کرتی تھی لیکن اس وقت اسے سوچ کے رونا آ رہا تھا اگر یہ شخص بھی کوئی دھوکے باز ہوا جسے ایمان اس کا فسٹ کزن بنا گئی تھی اس پہ اعتبار کے علاوہ اب اس کے پاس کوئی دوسرا آپشن نہیں تھا کیوں کے اب مغرب ہو چکی تھی چار سو اندھیرا پھیل رہا تھا۔۔وہ منہ ہی منہ میں اس وقت آیات الکرسی پڑھنے لگی ۔۔۔کی تبھی مرتضی نے اسے پانی کی بوتل تھمانا چاہی آپ مجھے بس جلدی سے گھر پہنچا دیں یہ نوازش کافی ہو گی ۔۔ وہ درشتی سے کہتی باہر دیکھنے لگی۔۔

اپنا لہجہ ٹھیک رکھو "۔ وہ گاڑی روکتا سرد لہجے میں بولا اسے اس کا لہجہ" ذرا نہیں بھا یا تھا

Copyright by New Era Magazine

آپ نے گاڑی کیوں روکی مجھے پہلے ہی دیر ہو چکی ہے"۔۔ اب بولتے اس کی آنکھوں سے دو آنسو باہر آئے تھے جسے اس نے جلدی سے ہاتھ سے صاف کیا ۔۔۔

اف لڑکی اگر اتنا ڈرتی ہو تو پھر اس طرح ڈیٹ پہ کیوں آئی تھی۔۔؟؟؟مرتضی کو اسکی آنکھوں پہ آنسو عجیب کوفت میں مبتلا کرنے لگے

آپ غلط سمجھ رہے ہے میں ایسی لڑکی نہیں ہوں"۔منیبہ کا دل چاہا تھا اس الزام لگانے والے کو کچا کھا جائے

میں نے کب کہاں آپ اچھی لڑکی نہیں ہے"۔۔۔ مرتضی نے مبہم مسکراہٹ لیے کہا۔۔ "کیا سننا چاہتا تھا وہ"۔۔؟؟؟؟۔۔۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب اسے شدید حیرت کا جھٹکا اس کی اگلی بات پہ لگا ۔۔۔

یہ رنگ اتار دو۔۔ ویسے مجھے تو وہ ایک آنکھ نہیں بھایا۔ اتنا کم عقل تمہیں یوں چھوڑ بھی گیا وہ بھی اس طرح کسی اجنبی ساتھ۔۔؟؟ اچھا چلو اگر منگنی کرنی بھی تھی تو کوئی بندہ پبلک پلیس پہ کرتا ہے"؟ منیبہ کو صاف لگا جیسے وہ اس کے زخموں پہ نمک ڈال رہا

Copyright by New Era Magazine

ہو۔۔ وہ حیرت سے منہ کھولے ا س کا منہ دیکھنے لگی ۔وہ بنا اسکی کیفیت کا اثر لیے اپنے لفظوں کے تیر چلاتا رہا ۔

اچھی لڑکیاں اپنے ماں باپ کا مان ہوتی ہے وہ انکے بھروسے کو ایسے" نہیں توڑتی ۔۔۔یہ رنگ اسے دینا اور کہنا تمہارے ماں باپ سے تمہارا ہاتھ مانگے نہ کے پبلک پلیس پہ"۔۔۔ اس کی آواز میں اتنا رعب تھا کے عمر کی برائیاں کرتا وہ اسے واجب القتل لگ رہا تھا۔۔ لیکن اس پل اس کے لب سل سے گئے تھے۔۔۔

ویسے تو مجھے تمہاری دوست بھی دوست کم دشمن زیادہ لگی"،،، وہ مزید" بولا تھا۔۔

وہ ایسی نہیں ہے"۔۔ اس نے صفائی دی"

اپنے ماں باپ کا مان سر بلند کرنا ابھی تم بہت چھوٹی ہو ہر بار تمہیں" بچانے کے لئے مدد نہیں ملے گی "۔۔۔ اسکی صفائی کا اثر لیے بنا وہ بولا تھا۔۔

Copyright by New Era Magazine

نہ جانے کیوں منیبہ کو خود پر بہت شرم محسوس ہوئی تھی۔۔ وہ آگے سے کچھ کہہ نہیں پائی تھی حالانکہ اسے خود اندازہ نہیں تھا عمر سرعام اس کا ہاتھ تھام کر اسے رنگ پہنائے گا

آپ کون ہیں"؟منیبہ کو یہ شخص بہت عجیب لگ رہا تھا جیسے وہ اسے" پہلے سے آشنا ہو ۔۔وہ پوچھنے سے خود کو روک نہ پائی

مسیحا"۔۔اس کا ایک لفظی جواب آیا تھا"

منیبہ کے گھر کا راستہ آ چکا تھا۔ منیبہ نے اپنا کب کا رکا سانس کھینچا۔

آپ مجھے یہاں اتار دیں"۔اس کے محلے میں کوئی بھی کبھی بجارو پہ" نہیں آیا تھا وہ اپنا مزید تماشہ نہیں بنانا چاہتی تھی ایمان کے ساتھ آنا الگ بات تھی لیکن ایسے۔۔۔

کیوں"۔۔۔؟ اس نے ابرو اچکا کے پوچھا"

پلیز آپ جتنی نوازشیں کر چکے وہ ہی کافی ہیں اب میں مزید لوگوں" کو آپکی وجہ سے تکلیف نہیں دے سکتی ویسے نا عمر برے ہے نہ میں"۔۔۔ نہ جانے وہ اسے کیا جتانا چاہتی تھی وہ خود سمجھ نہیں پائی کیا

Copyright by New Era Magazine

وہ اس کے احسان کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے اسے یہ جتا رہی تھی
کے کوئی اس کی وجہ سے "ناراض "ہو کر چلا گیا
وہ مسکراتا اب گاڑی روک کے باہر نکلا تھا اور اس کے ساتھ چلنے لگا
آپ پلیز جائے "۔۔۔اب منیبہ سخت جھنجھلائی تھی"
گھر کہاں ہے تمہارا"۔۔؟ اس نے جواب دینے کی بجائے اگلا سوال داغا"
تھا
وہ اگلی گلی میں"۔۔ وہ ساتھ چلنے لگا جیسے ہی اس کی گلی شروع ہوئی"
وہ وہیں رک کر ھاتھ کمر کے پیچھے کر کے اسے دیکھتا رہا جب تک وہ
دروازے کے اندر نہیں چلی
گئی اب وہ ایڑھیوں پہ گھومتا واپس پلٹا
****

ایمان نے نمبر ملایا ،فون کی رنگ جا رہی تھی تیسری بیل پہ فون اٹھا
لیا گیا
یس "فہد حیدر سپیکنگ۔۔ شائد وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا ایمان اسے"
خود کال کرے گی اسی لیے بنا دیکھے فون اٹھایا تھا۔۔

Copyright by New Era Magazine

فہد !"ایمان بھرائی آواز میں بولی۔۔۔"

کیا ہوا ہے ؟"وہ پریشان سا بولا"

فہد وہ منیبہ وہ "۔۔۔اسے بولنا مشکل لگ رہا تھا وہ اب نہ جانے اسے"
کیا کیا کہہ رہی تھی

پلیز پتا کر دو با خیریت گھر پہنچ تو گئی نا۔۔؟؟ جانے فہد نے اب کیا
کہا تھاایمان قدرے مطمئن لگ رہی تھی

****

عمر گھر تو آگیا تھا لیکن وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے کمرے میں ادھر سے
ادھر بے چینی کی حالت میں ٹہل رہا تھا

اسے یقین نہیں آرہا تھا اگر وہ منیبہ کا کزن تھا تو اس کی آنکھوں میں
پہلے کیا دیکھا تھا کہ وہ اسے نہیں جانتی پھر اچانک وہ جیسے سوچ سوچ
کے پاگل ہو رہا تھا کیا وہ شخص منیبہ کو پسند کرتا تھا اگر ایسا تھا تو وہ
کل ہی منیبہ سے نکاح کی بات کرے گا چاہے وہ بعد میں سٹڈی کرتی

Copyright by New Era Magazine

رہے لیکن کل والی حرکت پہ وہ اسے معاف کرنے والا نہیں تھا،اس کی جھنجھلاہٹ بڑھتی ہی جارہی تھی

****

مرتضی آج ڈیوٹی پہ آیا تھا سب سٹاف اسے اس کی طبیعت کے بارے میں دریافت کرتے رہے یہ سچ تھا اس نے آج تک اتنا لمبا آف نہیں لیا تھا اس نے بھی شکر ادا کیا اسے مونا نظر نہیں آئی اس کا ڈے کافی اچھا رہا اس کی گاڑی میں کچھ پروبلم ہو گئی تھی وہ ڈاکٹر قدوس کو کہتا کہ "میں تمہارے ساتھ جا رہا ہوں میرا ویٹ کرو میں ایک ضروری کال کر لو "۔۔اب نہ جانے پچھلے 10 منٹ سے کہاں غائب تھا ڈاکٹر قدوس ابھی بھی اس کے ویٹ میں گاڑی سے نکل کے ارد گرد جائزہ لینے لگے تبھی انہیں ڈاکٹر مونا نظر آئی ۔"آپ گئی نہیں ابھی تک"؟ وہ مسکراتے اسے پوچھنے لگے۔

" ہاں بس نکلنے لگی تھی ..ڈرائیور پتا نہیں۔۔آیا کیوں نہیں ابھی تک"

وہ جھنجھلاتی بولی ۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

چلیے آئیں میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں "انکی آفر پہ مونا کو لگا اللہ" نے کوئی فرشتہ بیجھ دیا ہے ۔۔۔وہ نہ جانے انکار نہ کر پائی اور اگلی سیٹ پہ بیٹھنے لگی تھی کہ اسی پل مرتضی نے دروازہ کھولنا چاہا جو کان پہ موبائل لگائے شائد اسے دیکھ نہیں پایا تھا ایک دم جیسے انہیں کسی کرنٹ نے چھو لیا ہو اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا

۔۔۔دونوں کی نظریں ملی اور دونوں نے ایک ساتھ چرائی تھیں۔۔۔

مس مونا آپ پیچھے بیٹھ جائیں"۔ ڈاکٹر قدوس گاڑری سٹارٹ کرتے" بولے ۔۔۔

نہیں میں چلی جاتی ہوں آپ جائے "مومنہ نے جھجکتے کہا،مرتضی انکی" بات کا بنا اثر لیے آگے بیٹھ چکا تھا

پلیز "!ڈاکٹر قدوس کے اشارے پہ وہ پیچھے بیٹھ گئی۔۔"

یار چل رہے ہو نہ دانیال کی شادی پہ"۔؟ ڈاکٹر قدوس اب مرتضی" کو مخاطب کرتے باتوں میں مصروف ہو چکے تھے ۔۔۔ ابھی آدھا راستہ ہی گزرا تھا کہ قدوس کے ساتھ باتیں کرتے کرتے مرتضی کی اچانک نظر مرر سے پچھلی سیٹ پہ گئی اسے لگا مومنہ کچھ گھبرائی ہوئی ہے ایسا

Copyright by New Era Magazine

اسے ایک دو بار پہلے بھی لگا تھا وہ اسے مخاطب نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے چپ چاپ اپنی انا میں بیٹھا رہا اب کی بار وہ جیسے بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی اسے کچھ زیادہ غلط لگا ۔

آر یو اوکے ڈاکٹر مونا؟"۔وہ پوچھنے سے خود کو روک نہیں پایا۔"

وہ ۔۔۔وہ "مونا جیسے کچھ کہنا چاہتی تھی۔"

لیکن ڈاکٹر قدوس کا جواب پہلے آ گیا ۔

بلکل ٹھیک نہیں ہے وہ تم جیسے جن کی موجودگی میں پریاں کیسے" ٹھیک ہو سکتی ہیں؟ "ڈاکٹر قدوس جو جانتے تھے یہ سب مرتضی کی کل والی ڈانٹ کا اثر ہے اب مرتضی پہ وار کیا جس کا اثر اس پہ رتی برابر نہ ہوا "پانی ملے گا؟"اب مومنہ نے تھوک نگلتے کہا ۔مرتضی نے پانی کی بوتل اسے تھمائی اچانک مرتضی کو ایک گاڑی نظر آئی اور یقینا یہ ان کا پیچھا کر رہی تھی۔۔ مرتضی کے ماتھے پہ سلوٹیں آئی ۔۔۔مونا کا دھیان ابھی بھی پیچھے تھا۔۔مرتضی دیکھ چکا تھا کون ہے جو اس کا پیچھا کر رہا ۔۔

Copyright by New Era Magazine

یہ نہیں بعض آئے گا اب کچھ کرنا ہی پڑے گا "۔۔ مرتضی بربرایا"

۔۔۔اب وہ ڈاکٹر قدوس کو بولا ۔

گاڑی روکو قدوس۔"۔ لیکن روڈ کے سنٹر میں وہ گاری نہیں روک"

سکتا تھا۔کچھ آگے جا کے وہ گاڑی سائڈ پہ لیجانے لگے

جلدی یہی پہ گاری لگاؤ"۔مرتضی کہتا پیچھے مسلسل دیکھ رہا تھا ۔ڈاکٹر"

قدوس کا دھیان بھی مونا کی طرف ہی تھا ۔جو واقعی زرد اور پزل لگ

رہی تھی مرتضی اب گاڑی رکواتا پچھلی سیٹ پہ آیا تھا ۔۔۔پچھلے 3

منٹ سے اسے گاڑی اب نظر نہیں آئی تھی اس نے مونا کی جانب

،دیکھا جو سر جھکائے اب خاموش بیٹھی تھی

مونا سب کچھ ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا میں یہیں ہوں۔۔۔۔

دکھ دے کے سوال کرتے ہو

تم بھی غالب کمال کرتے ہو

ڈانٹ کال می اگین مونا ،مائی گڈ نیم از مومنہ"وہ درشتی سے کہتی منہ "

موڑ گئی۔

Copyright by New Era Magazine

مرتضی کا دل چاہا اس کی عقل ٹھکانے لگا دے لیکن اس نے شکر کیا اب وہ کنفیوز کم ہے اچانک اس کا دھیان کل والی بات پہ گیا وہ ضبط کرتا کسی گہری سوچ میں مبتلا ہو گیا

ڈاکٹر قدوس اب سب سٹچویشن سمجھنے کی کوشش کرتے ڈرائیو کر رہے تھے ،گاڑی جیسے ہی اس کے گھر کے باہر رکی وہ جلدی سے بنا کسی کی جانب دیکھے باہر کو لپکی...اسے لگ رہا تھا اب وہ اور کچھ پل بھی اس کے سامنے رکی تو اپنا بھرم کھو دے گی"...کیا ہو گا اس لڑکی کا "۔۔۔ مرتضی سلگتی نگاہوں سے اسے اندر جاتا دیکھ کہ بڑبڑایا ...اور اگلے ہی پل گاڑی سے باہر نکلنے لگا

اوئے !تم کہاں چل دیے؟ "اسے اک دم سے یوں باہر جاتا دیکھ کے" ...ڈاکٹر قدوس نے حیرت سے کہا

تم جاو، میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں "مرتضی کہتا گاڑی سے باہر نکل" ...چکا تھا

یار تم مانو یا نہ مانو تمہیں مومنہ سے عشق وشق ہو چکا ہے"۔۔ڈاکٹر" ...قدوس نے اسے آنکھ مارتے شرارت سے کہا

Copyright by New Era Magazine

...بکو مت!جو کہا ہے وہ کرو مرتضی اسے گھور کر رہ گیا:

ویسے تم پھر ایک بار دھوکا دے رہے ہو تم نے وعدہ کیا تھا میرے:

ساتھ دانیال کی بارات پہ جانے کا "ڈاکٹر قدوس نے اب افسردگی سے

تو میں نے انکار کب کیا ہے ؟،آ جاوں گا تھوڑی دیر تک ویسے بھی"

نکاح کونسا میں نے پڑھواناہےاب نکلو یہاں سے ،جلد از جلد "مرتضی

...کہتے اب تپ چکا تھا

تجھ جیسا بے وفا دوست اللہ دشمن کو بھی نہ دے "ڈاکٹر قدوس گاڑی"

..سٹارٹ کرتے مصنوعی افسوس سے کہتے سر ہلا کر رہ گیا

...آمین "اور وہ مرتضی ڈھیٹائی سے بولتے مسکرایا"

تجھ جیسا کمینہ میں نے دنیا میں نہیں دیکھا نہ کوئی ہو گا "ڈاکٹر قدوس"

...کہتے سلگ گیا

چلے اب تو حسرت پوری کر لی نا "مرتضی نے آبرو اچکا کر کہتے"

...مسکراہٹ دباتے قدم آگے بڑھا دیے

Copyright by New Era Magazine

افف تو ڈھیٹ اور کمینہ ہونے کے ساتھ ساتھ بے شرم بھی ہے "وہ" ...اسے تپانے کے لیے مزید بولے

لیکن وہ مرتضی ہی کیا جو خود کے بجائے دوسروں کو نہ تپائے ...ان کی ..بات نے اس کہ قدم رکے اسے جیسے کچھ یاد آیا

چلیے یہ بھی الزام قبول ہے لیکن مبارک ہو آپکا جگری یار بے غیرت" ! نہیں ہے "وہ اب کی بار شرارتی ہنسی ہنستے ہاتھ ہلانے لگا .ڈاکٹر قدوس مرتضی کو یوں ہنستا دیکھ کے سمجھ چکے تھے آخری الفاظ کیوں بولے اس نے ڈاکٹر قدوس دل ہی دل میں اب اس کی خوشیوں کی دعا کرنے ...لگے

...وہ پلٹا ہی تھا کے اسے پیچھے سے پھر قدوس کی آواز سنائی دی

"اب اندر جا کے اس پری کو مزید مت ڈرانا ورنہ صبح تمہاری خیر نہیں" مرتضی کے لبوں پہ مسکراہٹ آئی تھی جو اگلے ہی پل بجلی کی رفتار ...سے منجمند ہو چکی تھی

****

Copyright by New Era Magazine

منیبہ فریش ہو کر لیٹنے ہی لگی تھی کہ اسے کمرے میں گھٹن محسوس ہونے لگی تو وہ چھت پر چلی آئی عصر کا ٹائم تھا موسم کافی خوشگوار ہو رہا تھا وہ کتابیں کھول کے اک طرف رکھی چارپائی پہ بیٹھ گی اور سب سوچو کو ذہن سے جھٹک کر کتاب اٹھا کر پڑھنے لگی وہ ایسے حصے پہ بیٹھی تھی جہاں سے نہ ارد گرد کے لوگ اسے دیکھ سکتے تھے نہ وہ انہیں"

کہ اچانک سے کل والا تلخ واقعہ پھر سے اپنی تلخی سمیت اسے یاد آ گیا...

"کتنا عجیب شخص تھا نا وہ

ویسے اگر عمر نے میرا ہاتھ پکڑا بھی تھا اسے کیا مسئلہ ہوا کہیں وہ مجھے جانتا تو نہیں؟؟ لیکن میں نے تو آج سے پہلے اسے دیکھا تک نہیں کہیں ایمان نے تو نہیں میرے بارے میں اسے کچھ بتایا ہاں یہ ہو سکتا کیوں کے ایمان اسے جانتی تھی"

وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھی کے جب اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا وہ فورا مڑی تو

Copyright by New Era Magazine

....سامنے ایمان کو کھڑا پایا

اسے دیکھتے ہی منیبہ کی آنکھوں میں خفگی ابھری اور وہ سرعت سے

چارپائی سے اٹھتی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی جب ایمان نے اسے

...فورا بازو سے پکڑ کر روکا

..سوری منیبہ سنو تو "وہ پشمان سے اسے دیکھتے بولی

"جی فرمایئے

...منیبہ نے انتہائی بے رخی سے اسے گھورتے کہا

یار جو کل ہوا بلکل نادانستہ تھا یقین جانو میرے زہن و گمان میں بھی

...نہیں تھا کہ ایسا کچھ ہوگا

...ایمان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے اپنی صفائی دے

جی بلکل بس آپ کی اور آپ کے بھائی کی "انا "باقی رہ جانی چاہیے

میری عزت دو کوڑی میں بک جائے آپ کی بلا سے...وہ تلخی سے کہتے

...سر جھٹک کر رہ گی

دیکھو منیبہ مجھے احساس ہے میں نے بہت غلط لیکن اس کے علاوہ کوئی

آپشن نہیں تھا تم نہیں جانتی ان کا بیک گراونڈ بہت مضبوط ہے عمر بھائی

Copyright by New Era Magazine

کا تمہیں پتا ہے کتنے پوزیسیو ہیں اور پھر بات بڑھ جاتی تھی مجھے اس پل کچھ سمجھ نہیں آیا کیا کروں تو بس وہ کہہ دیا کہ یہ مرتضی تمہارے کزن ہیں "پلیز مجھے معاف کر دو منیبہ ایم اکسٹریملی سوری...

ایمان سر جھکائے شرمندگی سے اس معافی مانگنے لگی...

تم جانتی ہو وہ کتنا عجیب انسان تھا اتنا رعب ڈال رہا تھا جیسے میں اس کی کنیز ہوں ،،میں اتنا ڈر گئی تھی تم نہیں جانتی کل کا سفر کتنا مشکل تھا لیکن میں اس پہ اپنا ڈر واضح نہیں کرنا چاہتی تھی میں سارا راستہ دعائیں پڑھتی آئی ہوں مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا تم لوگ مجھے ایسے چھوڑ آئے منیبہ کی آواز بھر آئی...

کب سے سیڑھیوں کہ پاس کھڑا عمر اس کے رونے سے پریشان ہوا تھا...

"دیکھو منیبہ

ایمان نے کچھ بولنا چاہا تو اس نے اس کی بات کاٹی دی...

Copyright by New Era Magazine

ایمان تم لاکھ صفائیاں دے لو لیکن اس شخص کی آنکھوں میں بھی واضح تھا جیسے میں کوئی اچھی لڑکی نہیں ہوں اپنے ماں باپ سے چھپ کے کوئی ڈیٹس مار رہی تھی...

عمر کو مزید ندامت نے آن گھیرا ...اور اسے ایمان کہ جھوٹ پر اک دفعہ پھر سے بہت غصہ آیا...

****

منیبہ نیچھے آئی تو منہا نے اسے بتایا کے ایمان کے ماما بابا اور عمر بھائی بھی آئے ہیں اورماما کہہ رہی ہیں کہ جلدی سے کھانا لگا دیں..

وہ حیران ہوتی منہا کو ایمان کے پاس جانے کا کہتی کچن میں چلی آئی...

اور اب سب کو دسترخوان پر بلانے کے لیے جیسے ہی اس نے ڈرائنگ روم میں قدم رکھے اندر سے آتی شانزے بیگم کی آواز سے اس کے دل کی ڈھرکن بہت تیز ہوئی تھی...

یہی تو مناسب عمر ہے بچیوں کی شادی کی باقی پڑھائی وہائی تو چلتی رہے گی ساتھ میری ایمان کی بھی اسی مہینے ہم شادی کر رہے ہیں ویسے بھی منیبہ ایمان سے بس دو سال ہی تو چھوٹی ہے....تو آپ چاہے رخصتی

Copyright by New Era Magazine

ایک دو سال بعد کردیجیے گا لیکن نکاح ہم چاہ رہے ہیں ایمان کے ولیمے والے دن ہی رکھ لیں...

منیبہ کی ہمت ہی نہ ہو سکی کے وہ اندر جا سکے...

وہ بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتی چھوٹی کو پکارنے لگی تا کہ وہ اندر کھانا لگنے کا پیغام دے آئے...

منہا کو کھانے کا کہہ کر وہ باہر برآمدے میں چلی آئی اپنے ہی سوچوں میں گم وہ کسی سے زوردار انداز میں ٹکرائی....اگر ٹکرانے والا اسے تھام نہ لیتا تو وہ یقینا زمین بوس ہو چکی ہوتی...

سیدھے ہوتے ہی اس نے اپنے آپ پر قابو پا کر سامنے دیکھا تو عمر کو دیکھتے ہی وہ پھر سے ساکت ہوئی...

دماغ کے ساتھ ساتھ کیا آنکھوں نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا ہے؟؟؟

وہ جو یک ٹک اس کے لال ہوتے چہرے کو دیکھ رہی تھی اس کی طنزیہ غصیلی آواز اسے ہوش کی دنیا میں واپس لائی...

'لیکن اگلا لمحہ حیران کن تھا ..وہ اس کا طنز اور اپنی ناراضگی عزت نفس انا" بالائے طاق رکھتے اس سے کیا پوچھ رہی تھی...

Copyright by New Era Magazine

آپ خفا ہیں مجھ سے؟؟؟

عمر بنا جواب دیے ایک سلگتی نظر اس پہ ڈال کے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کے اس کے آنسوؤں نے اس کہ قدم روک دیے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے کچھ کہہ پاتا منہا اسے پکارتی باہر آئی تو منیبہ سرعت سے آنسو صاف کرتے اس کی طرف متوجہ ہوئی ...وہ بھی خاموشی سے اندر ...بڑھ گیا

****

"اسلام و علیکم

کیسی طبیعت ہے آپکی؟؟؟

،، مرتضی نے اندر آتے ہی)مونا (کی امی کو سلام کیا

واعلیکم اسلام میرا بیٹا آیا ہے اسے دیکھتے ہی وہ فورا صوفے سے اٹھتی ...اس کی طرف بڑھی

کافی ٹائم بعد آئے ہو مجھے تو لگا ہم غریبوں کو بھول ہی گئے اس کے ماتھے کو چومتی وہ اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کرتی دوبارہ صوفے پر بیٹھ ...گیں

Copyright by New Era Magazine

...مرتضی اب انہیں کیا بتاتا کہ وہ کن کن مسئلوں میں الجھا ہوا تھا

آنٹی وہ ہسپتال کی ڈیوٹیز اور پھر کچھ ایک دو کاموں میں ایسا الجھا کہ

کوشش کے باوجود نہیں آ پایا جس دن میں انس کو لینے آیا تھا اس دن

...آپ شاید ...اس کی باقی کی بات کو انہوں نے بیچ میں اچک لیا تھا

ہاں بیٹا دیکھو میری بیٹی نے بھی اپنی سگی خالہ کی بیٹی کی شادی مس کر

دی سب پوچھ پوچھ کے میرے کان کھا گے کہ وہ آئی کیوں

نہیں...میں نے کہا بھی تھا چلو بارات دیکھ کے آ جائے لیکن یہ لڑکی

کسی کی سنے تو تب نا۔۔۔وہ اب اپنے ہی شکوے کھول کر بیٹھ گی تھیں

جو کے اکثر ہی انہیں اپنی لاڈلی ڈاکٹر صاحبہ سے ہی ہوتے اور مرتضی

...کو ہی سنائے جاتے تھے

آنٹی انسولین کے انجیکشن توآپ ٹائم پہ لے رہی ہیں ناں؟؟

...چائے پیتے ہی اچانک اسے یاد آیا

بیٹا چھوڑو کیا کرنا ہے لے کےاس عمر میں بماری تو ساتھ چلتی رہتی ہے

بس ایک ہی فکر ہے اپنی دونوں بیٹیوں کے ہاتھ پیلے کرنا نصیب ہو

...جائے

Copyright by New Era Magazine

...آپ نے وعدہ کیا تھا اب ٹائم پہ لیں گی ایسے تو مشکل ہو جائے گا اور ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا بس آپ ٹینشن کم لیا کریں

...مرتضی نے انہیں رسانیت سے سمجھایا

بیٹا ٹینشن کون لینا چاہتا ہے لیکن وقت ہے ہاتھوں سے پھسلتا جا رہا ہے اور اب تو لگتا ہے جیسے خوشیاں روٹھ ہی چکی ہے اللہ اگر تمہیں

...وسیلہ نہ بناتا تو

آنٹی پلیز آپ کی یہ باتیں مجھے بہت تکلیف دیتی ہیں ایک طرف آپ مجھے بیٹا پکار کے مان دیتی ہیں اور ساتھ ہی ایسی باتیں کر کے پرایا بھی

...کر دیتی ہیں

وہ اب بہتے آنسو دوپٹے کے پلو سے صاف کرتے پیار سے اسے دیکھنے

...لگیں

آنٹی میں تو آج کھانا کھانے آیا تھا ۔۔لیکن مجھے تو لگ رہا مجھے بھوکا ہی

"بھیجنے کا ارادہ ہے آپ کا

...مرتضی جانتا تھا اب ان کا دھیان کیسے بٹانا ہے

Copyright by New Era Magazine

افف دیکھو میرے کام بھی "اتنے ٹائم بعد میرا بیٹا آیا اور میں پتا نہیں کون کون سی باتیں لے کے بیٹھ گئ

...میں ابھی مومنہ سے کہتی ہوں وہ اٹھتے بولیں

...نہیں آنٹی آپ بیٹھیں میں خود اسے کہتا ہوں

...انہیں کہتا وہ کچن کی برف بڑھ گیا

مومنہ جو اس وقت کمرے میں بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی اچانک کچن میں کچھ گرنے کی آواز آئی ۔۔چھوٹی تو اکیڈمی تھی پھر کہیں بلی تو نہیں آ گئی "وہ جلدی سے کچن کی جانب بڑھ گی جہاں وہ دونوں ہاتھ ...کمر پہ باندھے جیسے اسی کا انتظار کر رہا تھا

ساری بات اسے سمجھ آگئ تھی یعنی اس نے جان کے کچھ گرایا تھا وہ ....پیر پٹختی واپس جانے کہ لیے پلٹی

میں نے سوچا شائد یہاں مہمانوں کو بھوکا مارا جاتا ہےلیکن کم از کم ایک "عدد بیمار میزبان کو ہی کچھ پیش کردیں ان کو انجیکشن دینا ہے میں نے ..وہ طنز کرتا باہر جا چکا تھا...وہ شرمندہ رہ گی

Copyright by New Era Magazine

"اف یہ لڑکی بھی نا یقیناً اس نے امی کی ضد کے آگے ہار مان لی ہوگی
...اسے نے اپنی چھوٹی بہن کو کوسا

اور اس شخص کو تو موقع چاہیے مجھے باتیں سنانے کا یہی سوچتے وہ کھانا
....گرم کرنے لگی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بھابی جلدی چلیے پلیزز

ایمان منیبہ کو صبح سے نہ جانے کتنی بار چھیڑ چکی تھی اور اب پھر سے
...بھابی کہتے تقریباً اسے تپا ہی دیا

....اب اگر تم نے مجھے بھابی کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

اوئے ہوئے اندر تو تمہارے لڈو پھوٹ رہے ہیں اتنا ہینڈسم شوہر ملنے
والا ہے اور باہر سے مصنوعی غصہ ....ایمان دو قدم دور ہوتے مزید
...شرارتی ہوئی

"ایمان کی بچی
...اب کہ وہ بھی مسکرا دی

Copyright by New Era Magazine

...لیکن پھر پل میں اس کی مسکراہٹ سمٹی

یار دو ہفتے ہونے کو ہیں عمر مجھ سے بات نہیں کر رہا ...وہ افسردہ ہوئی...

ایمان کی بھی اچھی خاصی کلاس عمر لے چکا تھا لیکن اس کے اس ...جھوٹ میں منیبہ کے ساتھ دینے پہ وہ ابھی تک اس سے خفا تھا

"بس کر دو ...نہ یاد کرواو مجھے ...اتنی میری انسلٹ کی عمر بھائی نے اپنی انسلٹ یاد آنے پر اس کا سارا شرارتی موڈ ہوا ہوا تھا ...منیبہ بھی ...چپ کر گی

اب وہ دونوں چلتی ہوئی کالج سے باہر آ چکی تھیں

..ایمان تم بھی تو پیا دیس سدھارنے والی ہو نا

اس کی بات سن کر ایمان کا موڈ مزید آف ہوا تھا ...وہ کالج کے باہر کھڑی ڈرائیور کا ویٹ کرتی باتیں کر رہی تھیں کہ اچانک ایک گاڑی ...ان کے سامنے آ کے رکی

ایمان ایک دم اسے دیکھ کے پہلے خوش ہوئی لیکن ساتھ منیبہ کو دیکھ ...کے ہچکچائی

Copyright by New Era Magazine

آپ یہاں؟؟؟

آ جاو میں ڈراپ کر دیتا ہوں گاڑی میں بیٹھا اکیس بائس سالا لڑکا ایمان کو مسکرا کے دیکھتے بولا...

نہیں ہم چلے جاتے ہیں ۔۔ایمان نے معذرت کرنا چاہی

منیبہ پلیز آپ بیٹھ جائیں تو یہ بھی بیٹھ جائے گی ڈونٹ وری میں بھگا کے نہیں لے کر جاوں گا آپ لوگوں کو"

وہ انہیں دیکھتا مسکرایا...

منیبہ حیران سی اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو اس کا نام بھی جانتا تھا کل وہ "جن "اور اب یہ "بھوت "کون تھا جو اسے جانتا تھا...

ایمان اب چپ کر کے بیٹھ گئ اور ساتھ منیبہ کو بھی اشارہ کیا نہ چاہتے ہوئے اسے ایمان کو فالو کرنا پڑا...

آپ پریشان نہ ہو میں جانتا ہوں آپ ایمان کی بیسٹ فرینڈ ہیں اور بھابی بننے والی ہیں...

فہد گاڑی سٹارٹ کرتا مزید کچھ کہتا کہ اس کے فون پہ رنگ ہونے لگی...

Copyright by New Era Magazine

اور اب وہ نا جانے فون پہ کیا کہہ رہا تھا منیبہ ایمان کو دیکھتی گویا ہوئی...

"تم نے کہاں کہاں مجھے فینس کیا ہوا

اور یہ کون ہے؟؟؟؟

"تمہارے جیجہ

ایمان نے اس کے کان میں سرگوشی کی منیبہ تو ایک دم بکھلا گئی اس کی ایک ماہ بعد سلمان سے شادی طے ہو رہی تھی اور یہ اب....

سوری یار بھائی کی فائل رہ گئی ہمیں تھوڑی دیر بس یہاں ویٹ کرنا پڑے گا وہ انہیں قریبی چھوٹے سے ریسٹورینٹ میں لے آیا لیکن منیبہ کا دماغ الجھا ہوا تھا

فہد دو منٹ کا کہہ کے باہر گیا...

ایمان کی بچی یہ کیا ہو رہا ہے تم اپنے ساتھ اپنے بھائی سے مجھے بھی مرواؤ گی...

سب بتاتی ہوں ابھی چپ رہو اور یہ چیزیں پکڑو میں آئی...

وہ اسے کہتی اگلے ہی پل باہر جا چکی تھی منیبہ اسے پکارتی رہ گئی...

Copyright by New Era Magazine

مرتضی جیسے ہی فہد کی بتائی جگہ پہ پہنچا اپنے سامنے اس دن والی لڑکی کو یوں بیٹھا دیکھ کے ٹھٹکا

....منیبہ کی نظریں بھی ساکت رہ گئی

وہ اب میز پہ پڑی فائل اٹھانے لگا تھا کہ منیبہ نے جلد سے وہ فائل اس کے ہاتھ سے اچک لی...

....وہ اس کی جرات پہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا

آپ کو اجازت کے بغیر کسی کی چیز نہیں لینی چاہیے وہ اپنے خوف کو قابو کرتی بولی...

یہ میری ہی فائل ہے میڈم وہ اب مسکرایا اور جتاتی نظروں سے اسے دیکھا...

...منیبہ نے شرمندگی سے اسے فائل تھمائی

ویسے آپ اتنا خیال اپنا ہی رکھ لے جتنا دوسروں کی چیزوں کا رکھنے کی کوشش کرتی ہیں تو کچھ مل جائے گا...

وہ اس پہ طنز کا وار کرنے سے خود کو روک نہیں پایا

...منیبہ کا ایک دم غصے سے منہ پھولا تھا

Copyright by New Era Magazine

آپ نے کہیں میرا پیچھا تو نہیں لے لیا ویسے یہ ہمدردیاں آپکی ہر صنف نازک کو دیکھ کے شروع ہوتی ہیں

یا مجھے دیکھ کے ہی خدمت خلق کا خیال آتا ہے وہ بنا لحاظ رکھے جو منہ میں آیا اب بولتی گئی...

اس کا چہرہ یک دم سرخ ہوا لبوں کو سختی سے بیچے وہ تھوڑی دیر اسے دیکھتا رہا...

پھر قریب پڑی پانی کی بوتل ایک سانس میں پی گیا۔۔

کم عقل لڑکی وہ جیسے خود سے بڑبڑایا...

آئندہ زبان سنبھال کے بات کرنا ورنہ انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی...وہ جیسے اسے وارن کرتا بڑے بڑے قدم اٹھاتا باہر کی طرف بڑھ گیا...

اس نے گاڑی اس رفتار سے آگے بڑھائی کے کتنی دیر تک ٹائروں کے چرچرانے کی آواز فضا میں گونجتی رہی....

****

آج تیار رہنا شاپنگ پہ جانا ہے۔۔

Copyright by New Era Magazine

ایمان اپنے روم کی طرف جانے لگی تھی کی شانزے بیگم کی آواز پہ ٹھٹکی جو لاونج میں صوفے پہ بیٹھی نیل پینٹ لگاتی بول رہی تھیں۔۔۔

مجھے ضرورت نہیں میرے پاس ابھی کافی چیزیں ہیں۔۔۔

ایمان نے منہ بسورتے کہا

کیوں نہیں ہے ۔۔؟؟ شادی سے پہلے ہر دلہن کو ضرورت ہوتی ہے۔۔

شانزے بیگم نے خفگی سے کہا

ایمان کو منٹ لگا تھا سب سمجھنے میں

ماما میں ایک بار بتا چکی ھوں کہ مجھے نہیں کرنی سلمان کے ساتھ شادی تو کیوں مجھے بار بار انسسٹ کیا جا رہا ھے۔۔۔؟؟ اب کی بار ایمان حلق کے بل چلائی تھی۔

اب یاد آیا ھے تمھیں جب وہ شادی کی تاریخ مانگ رہے ہے اس سے پرھلے مری ھوئی تھیں تم ؟

شانزے کا بس نہیں چل رہا تھا اپنی اس لاڈلی بیٹی کا منہ توڑ ڈالتی۔۔۔

اور ویسے بھی منگنی سے پہلے تمھاری پوری آمادگی لی گئی تھی پھر کیا مسئلہ ہے اب ؟

Copyright by New Era Magazine

آمادگی کونسی آمادگی۔۔۔؟؟ چودہ سالا لڑکی کے پاس آ کر کہا جائے کہ بہت اچھا لڑکا ہے۔۔ یہ ھے۔۔۔ وہ ھے۔۔۔ تو وہ ھاں ھی بولے گی نہ ویسے بھی تب میں بچی تھی اب نہیں اب میں اپنے فیصلے خود کرنے کا پورا رائٹ رکھتی ھوں۔۔ ایمان نے بدلحاظی سے انہیں جواب دیا۔

ھاں صحیح کہہ رہی ہو مجھے بھی بہت اچھے سے پتا چل رہا ہے کہ تم واقعی بہت بڑی ھو گئی ہو لیکن یہ کوئی گڈے گڑیا کا کھیل نہیں جب چاھے جوڑ لیا جب چاھے توڑ دیا یہ خاندان کی عزت کا مسئلہ ھے بھول جاو تمھاری بے وقوفی کی وجہ سے ھم کوئی نقصان اٹھائیں گے ۔۔۔

شانزے نے اسے خوب کھری کھری سنا ڈالیں۔۔ وہ بیٹی کے لچھن بخوبی دیکھ رہی تھیں۔

میں کوئی چیز نہیں جسے آپ فائدہ یا نقصان کے لئے استعمال کریں نہیں کرنی مجھے شادی تو نہیں کرنی۔۔۔ اب ایمان رونے لگی تھی،،،

Copyright by New Era Magazine

کوئی وجہ بھی تو ھو ناں؟؟؟ کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے دل کا خدشہ زبان سے بیان کیا۔۔ ایمان کے آنسو دیکھ کر اب کی بار شانزے بیگم نرم پڑی تھیں۔۔

اور ایمان تو جیسے اسی سوال کی منتظر تھی۔۔

ماما میں کسی اور کو پسند کرتی ہوں پلیز بس ایک بار اس سے مل۔۔۔

جب کہ حسط توقع لیکن تکلیف دہ انکشاف سن کر وہ چلا اٹھیں۔۔۔

بکواس بند کرو ایمان اور دفعہ ہو جاو یہاں سے۔۔۔ انہوں نے بڑے ضبط سے اپنا ہاتھ اسکا منہ لال کرنے سے روکا تھا۔۔

اب کی بار تم سے جو بھی بات کرے گا وہ تمھارا باپ یابھائی کرے گا انہوں نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔۔ ،،،

تو پھر آپ بھی سن لیں۔۔ میں مرتی مر جاوں گی لیکں ن یہ شادی نہیں کروں گی ،،۔۔۔ وہ پیر پٹختی وہاں سے جا چکی تھی۔۔ لیکن شانزے بیگم کو کسی گہری سوچ میں مبتلا کر گئی تھی۔۔

****

***

Copyright by New Era Magazine

اب کے مجھ کو دیکھ کے وہ دیکھتا رہ جائے گا
اس قدر بدلیں گے خود کو وہ سوچتا رہ جائے گا
میرے چہرے پہ بھی ہونگے بے رخی کے زاویے
ایسا ہے کہ مجھ میں مجھ کو ڈھونڈتا رہا جائے گا
اُس کی گلی سے اب کبھی میرا گزر ممکن نہیں
وہ اپنے گھر کی کھڑکیوں سے جھانکتا رہ جائے گا
کیوں آنسوؤں کی دُھول میں، میں زندگی کو جھونک دوں
دِل کا کیا ہے، ٹوٹتا ہے، ٹوٹتا رہ جائے گا

ڈاکٹر مومنہ)مونا (کو آج گھر جلدی جانا تھا لیکن پیشنٹ تھے کے کم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھےوہ اب انٹر کام پر مطلع کرنے لگی۔۔ اس کے بعد کسی مریض کو نہ بھیجئے گا میرے ڈیوٹی اورز ویسے بھی ختم ہو چکے ہیں ۔۔ اسنے تھکے ماندے اعصاب سے ہارتے ہوئے کہا۔۔

اوکے میم بٹ ایک پیشنٹ ۔۔۔اس نے پوری بات سنے بنا کہہ دیا کہ ٹھیک ہیں انہیں بھیج دیں

Copyright by New Era Magazine

وہ پانی کا گلاس منہ کو لگا کے پینے لگی کے اس کے نتھنوں میں سگریٹ کی سانسیں سلگاتی سفاک مہک اترنے لگی۔۔۔اسے اس چیز سے بہت نفرت تھی کے کوئی پیشنٹ سگریٹ پیتے ہوئے علاج کے لئے آئے ۔ آنے والے کی عزت افزائی کے لیے جیسے ہی اسنے سامنے دیکھا اسے لگا اب اسے اگلا سانس نہیں ائے گا

کیسی ہو مائن گرل۔۔وہ اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ کہتا چیئر گھسیٹتا بیٹھتے ہوئے بولا

یہ آواز اس کے حواس شل کرنے کے لیے ہمیشہ ہی کارساز ثابت ہوتی تھی تو اب تو بات ہی الگ تھی اسے اپنی ہارٹ بیٹ کانوں میں گونجتی محسوس ہوئی

****

موت آجائے غالب
دل نہ آئے کسی پہ

عمر اس وقت لیپ ٹاپ پہ کوئی کام کر رہا تھا کہ اس کا فون بجا۔ پچھلے دو گھنٹوں سے نہ جانے کتنی کالز آئی تھیں جو وہ مس کر چکا تھا ۔ اس

Copyright by New Era Magazine

وقت بھی بلکل کسی کا فون اٹھانے کے موڈ میں نہیں تھا نہ جانے کیوں جو وجہ تھی اسی کا اٹھا لیا۔

یس عمر مرزا بیگ سپیکنگ "۔ اس قدر تلخ لہجہ منیبہ نے اس کا پہلی" بار سنا تھا.

کیسے ہیں آپ؟ "۔ اس نے خود کے حواس پہ قابو پاتے کہا۔"

آپ کو کوئی کام تھا"؟عمر نے بے تاثر انداز میں پوچھا۔۔"

وہ ایمان فون نہیں اٹھا رہی"۔ منیبہ منمنائی۔"

اوہ تو میں خدمت کے لئے حاضر ہو جاوں"۔؟ وہ شائد زیادہ ہی خفا تھا"

آپ کیوں خفا ہیں مجھے سمجھ نہیں آرہی؟ خفا تو مجھے ہونا چاہئے ."وہ" اب جھنجھلاتی بولی۔

کیوں کے۔۔۔ مجھے پاگل کتے۔۔ نے کاٹ دیا ہے اور کچھ۔ "؟وہ چبا" چبا کے بولامنیبہ اب حیرت زدہ سی فون کو دیکھ رہی تھی،اچانک اسے شرارت سوجھی۔

چلیں کوئی نہیں پہلا علاج آپ کا ہی کرو گی بس اب آپ تھوڑا ویٹ" کر لیں۔ ویسے زیادہ زور سے کاٹا تھا کیا۔؟ا وہ اب مسکراتی بولی۔لیکن

Copyright by New Era Magazine

عمر کچھ نہ بولا اسے لگا فون کٹ گیا لیکن جب اس نے دیکھا کال پہ تھا وہ تو مزید وہ ہنسی چھپاتی بولی ۔"ویسے اب بس بھی کر دیں "غصہ نہیں تو میں نے اب ناراض ہو جانا، مانا غلطی ہوگئی کتنی بار،"
مناوں""؟۔عمر کو اس کے جواب پہ نہ جانے کیوں ہنسی آئی لیکن وہ فلحال اس کو معاف کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔
منیبہ تم جانتی ہو تم لوگوں کے چھوٹے سے جھوٹ کی وجہ سے کیا ہو" سکتا تھ""؟۔وہ اب پھر سے اسی بات پہ آچکا تھا جو پچھلے دو ہفتوں سے سن سن کے اس کے کان پک چکے تھےاب اسنے اسے چڑانے کے لئے کہا۔ویسے مرتضی حیدر اتنے بھی برے نہیں ایسا شخص اغوا بھی کر لے ۔۔۔اس سے پہلے وہ مزید بولتی عمر کال کٹ کر چکا تھا ۔وہ نہیں جانتی تھی اس نے کتنا غلط مزاق اور کس کے ساتھ کیا ہے۔
عمر نے غصے سے لب بھینچ لیے تھے ۔نہ جانے کیوں اسے زندگی میں پہلی بار منیبہ پہ شدید غصہ آیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایمان نہ جانے فہد سے بات کرتے کب سے بس روتی جا رہی تھی

Copyright by New Era Magazine

کیا ہوا ہے میری جان ایسے روتی رہو گی تو میرا ہارٹ فیل کرواو گی"
جب تک تم مجھے بتاو گی نہیں کیا ہوا میں کیسے کچھ کر پاوں گا"۔ فہد
نے اب فون کو کان سے تھوڑا پیچھے ہٹاتے کہا

فہد مجھے نہیں کرنی سلمان سے شادی ۔۔۔ماما ۔۔۔"وہ ہچکیوں میں"
روتی بولی

کچھ نہیں ہوتا "میری جان "میں کل ہی مرتضی بھائی سے بات کرتا"
ہوں کب سے تمہیں کہہ رہا تھا رشتہ بھیجتا ہوں تم ہی تھی کہ بس بابا
نہیں مانیں گے اب دیکھ لیا انجام

اب میں اور انتظار نہیں کر سکتا کل ہی بابا آ رہے ہیں ۔۔۔ اور بس"وہ
اسے کہہ رہا تھا

فہد مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یہ نہ ہو بابا منع کردیں"۔ وہ ہنوز رو"
رہی تھی۔۔

ایمان اب ہمیں رسک تو لینا پڑے گا ناں ۔۔۔۔ "وہ اب نہ جانے"
اسے کیا کیا سمجھا رہا تھا۔

****

Copyright by New Era Magazine

ڈاکٹر مرتضی ڈاکٹر سارہ)جو کے سینئر داکٹر تھی (کے ساتھ راونڈ لگا رہا تھا اس کا سامنے سے آتے شخص سے بری طرح ٹکراؤ ہوا تھا۔۔ شائد وہ شخص بھی بہت عجلت میں تھا سیدھا مرتضی سے ٹکرایا ۔"ایم سوری ۔۔ مرتضی نے ٹکرانے والے سے معزرت کی لیکن جیسے ہی نظر" چہرے پہ گئی ایک پل کو اس نے اپنے لب بھینچ لیے۔ اس سے پہلے وہ اسے کچھ کہتا شائد اس نے مرتضی کو نہیں دیکھا تھا اسی لئے وہ باہر جا چکا تھا لیکن ڈاکٹر مرتضی اس کے آنے اور اس کے منہ پہ غصے کے تاثرات کی وجہ جان چکا تھا وہ ڈاکٹر سارہ کو کچھ کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا ڈاکٹر مومنہ)مونا(کے آفس کی جانب بڑھا تھا۔مرتضی دروازے کو انگلیوں سے کھٹکاتے بنا جواب کا انتظار کیے اندر آچکا تھا۔ایک پل اسے گمان ہوا کہ شائد وہ جاچکی ہے لیکن اچانک واشروم کا دروازہ کھلا مومنہ اپنے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ باہر نکلی مرتضی جلدی سے اس کی طرف لپکا۔وہ جو اپنے دھیان میں اپنے ھاتھ کو ڈوپٹے سے کور کرتی باہر آئی تھی مرتضی سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

Copyright by New Era Magazine

کون آیا تھا :؟وہ اپنے سامنے مرتضی کو یوں دیکھ کے بوکھلا گئی شائد وہ" سوچ بھی نہیں سکتی تھی اس وقت مرتضی کا سامنا ہو گا ۔ڈاکٹر مومنہ جواب دیں۔۔ وہ اب کی بار سختی سے بولا مونا بنا جواب دیئے سائڈ سے گزرنے لگی تھی مرتضی نے اس کی کلائی پکڑی تھی ہاتھ پہ جھٹکا لگنے سے وہ کراہ گئی تھی ۔ڈوپٹہ ہاتھ سے اتر چکا تھا مرتضی حیرت زدہ اس کا ہاتھ دیکھ رہا تھا جہاں اس کی ہتھیلی پہ اچھا خاصہ کٹ تھا جسے یقینا صاف کیا گیا تھا۔

لیکن خون ابھی بھی رس رہا تھا۔ مومنہ نے جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑوائی ۔ مرتضی نے لب بھینچ کر پھر سے تھامنا چاہا۔۔ مومنہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا

یہ کیسے ہوا ہے۔۔؟؟ مرتضی نے پوچھا

کچھ نہیں ہوا فکر نہ کریں۔ سوسائڈ نہیں کی میں نےمومنہ نے بے" رحمی سے کہا۔

آپ سے مجھے ہر طرح کی الٹی سیدھی حرکت کی توقع ہے ہاتھ: دکھائےاپنا کیوں چھپا رہی ہیں"؟ مرتضی نے اب کی بار ترشی سے کہا۔

Copyright by New Era Magazine

چوٹ لگ گئی تھی کل اب دوبارہ سے بینڈج کرنے لگی تھی۔ مومنہ نے جھوٹ بولا

ابھی ایک گھنٹے پہلے تک آپ بلکل ٹھیک ٹھاک تھیں"وہ ترشی سے" بولا ؟)یعنی وہ جو سمجھ رہی تھی وہ صبح سے اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہا جان کر اسے اگنور کر رہا تھا(۔

ہر کوئی باہر کا درد ہی کیوں جانتا ہے کوئی اس وقت میرے اند ر جھانکے اندر کتنے زخم ہیں۔۔ کوئی نہیں جان سکتا شائدکچھ دردمعاف تو ہوسکتے ہیں مگر کبھی بھلائے نہیں جاتے اور انہیں دینے والا شخص جب جب بھی سامنے آئے۔ وہ زخم نئے سرے سے تازہ ہو تے روح چھلنی کرنے جاتے ہیں مونا نے تھوک نگلتے اپنے آنسو پیتے سوچا تھا۔

میں اپنے طریقے سے دیکھوں یا آپ دکھا رہی ہیں"؟۔ مرتضی نے" اسے چپ دیکھ کر غصے سے کہا نہ چاہتے مونا کو ہاتھ آگے کرنا پڑا۔وہ زخم کا معائنہ کرتا اسے کرسی پہ بٹھا چکا تھا۔ پھر فرسٹ ایڈ باکس نکالتا اسکی طرف لپکا اس کے دماغ کی رگیں اس دوران واضح ہو رہی تھیں۔ وہ برابر چئیر گھسیٹا اس کے پاس بیٹھ چکا تھا جب اس نے اس

Copyright by New Era Magazine

کے زخم کو سپرٹ سے صاف کیا کتنے ہی آنسو مونا کے رخسار پر گرے
تھے لیکن وہ بنا بولے بینڈیج کرتا رہا مرتضی کے ہاتھوں کی سختی سے وہ
اس کے اندر کے طوفان کا اندازہ لگا سکتی تھیوہ اب اٹھتا بولا۔

۔یہ ایس پی عمر مرزا بیگ نے کیا ہے نا ڈاکٹر "مبینہ "۔؟؟؟ وہ اس
کے منہ سے اپنا نام سن کے ساکت ہو چکی تھی یہ سچ تھا آٹھ سال
بعد مرتضی نے اسے منیبہ نام سے پکارا تھا اور عمر کا یوں تزکرہ کیا تھا۔

کب سے چل رہا ہے یہ جواب دیں کب سے وہ یوں چھپ چھپ کے"
ملاقاتیں کر رہا ہے"؟وہ اپنی سرخ ہوتی آنکھیں اس پہ ٹکائے بولا

منیبہ)ڈاکٹر مومنہ (کے پاس جیسےاس کے الزام سے الفاظ ختم ہو گئے
تھے۔

میرے ساتھ آج جھوٹ نہ بولنا ورنہ آپکی عقل ٹھکانے لگانے میں"
مجھے دو منٹ نہیں لگیں گے"۔ اب کی بار وہ دھاڑا

وہ ۔۔۔میں "اس سے پہلے وہ کچھ کہتی مرتضی کا انٹر کام بجا۔"

Copyright by New Era Magazine

ڈاکٹر مرتضی ایمرجنسی یے آپ کے پیشنٹ کی حالت خراب ہو رہی" ہے جلدی میرے ساتھ چلیں۔ایک نرس کی بد حواسی میں میں آواز ابھری۔

ڈاکٹر مومنہ)منیبہ (آپ گھر چلیں میرا ڈرائیور آپ کو ڈراپ کر رہا" ہےمیں واپسی پر وہی آ رہا ہوں اب یہ بات یہیں سے سٹارٹ ہو گی اور آنٹی سے کہنا اس جمعہ ہمارے نکاح کے لیے جس جس کو بلانا چاہے بلا لیں"۔ وہ سرد لہجے میں بولتا مومنہ)منیبہ (کے حواس شل کرتا باہر جا چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

_کب یاد میں تیرا ساتھ نہیں کب بات میں تیری بات نہیں
_ صدا شکر کہ اپنی راتوں میں اب ہجر کی کوئی رات نہیں
_مشکل ہے اگر حالات وہاں دل بیچ آئیں جان دیں آئیں
_دل والوں کوچئہ جاناں میں کیا ایسے بھی حالات نہیں"
جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے"
_یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں"

Copyright by New Era Magazine

_میدان وفا دربار نہیں یاں نام ونسب کی پوچھ کہا"
_عاشق تو کسی کا نام نہیں کچھ عشق کسی کی ذات نہیں
_گر بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگا دو ڈر کیسا"
گر جیت گئے تو کیا کہنا ہارے بھی تو بازی مات نہیں۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆

فہد کب سے مرتضی کا ویٹ کر رہا تھا جیسے ہی مرتضی کی گاڑی کی آواز آئی وہ جلدی سے اپنے روم سے نکلتا سیدھا مرتضی کے کمرے میں آگیا۔۔ مرتضی جو ابھی اندر داخل ہوا ہی تھا فہد کواپنے روم میں دیکھ کے ٹھٹکا جو بے حد اضطرابی کی کیفیت میں دیوان پہ بیٹھ چکا تھا ۔۔ مرتضی اب مسکراتا بیڈ کی سائڈ پہ بیٹھ کے شوز اتارنے لگا وہ جانتا تھا اسے کوئی سفارش کروانی ہے بابا جان سے جو فرمائش لیے یہاں موجود ہے۔۔

کیا چاہئے جناب کو جو ھم غریبوں کو یاد کیا جا رہا تھا""؟

Copyright by New Era Magazine

اب وہ اٹھتا وارڈب کی جانب بڑھا تھا ۔۔۔ سماعتیں فہد کی جانب متوجہ تھیں۔۔

بھائی آپ شادی کب کر رہے ہیں"؟ اسکے غیر متوقع سوال پر مرتضی" پہلے شاکڈ ہوا پھر کمرے میں ایک دم قہقہ گونجا تھا۔

او میرا بھائی ابھی تک اس سوچ میں ہلکان ہو رہا تھا ، جبکہ میں سمجھا" شاید اب تک کوئی ایڈز کی ویکسین تیار ہو چکی ہو گی"۔مرتضی نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کے پرسوچ انداز پہ چوٹ کی۔

بھائی میں سیریس ہوں۔۔ آپ بھی شادی کے ٹوپک پہ کبھی سریس" ہو جایا کریں"۔فہد نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

میری چھوڑو یہ بتاو کیا بات ہے جو تمہیں اتنا بے چین کیے ہوئے" ہے"۔؟ مرتضی اب کی بار فہد کو دیکھ کے پرسوچ انداز میں پوچھنے لگا۔

بھائی میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں."فہد کی دھیمی آواز آئی۔۔"

مرتضی مسکرایا۔۔

تو اس میں پریشانی والی کونسی بات ہے ہمیں بہت سے لوگ اچھے لگتے" ہیں اور خاص کر اس عمر میں۔ جس میں تم ہو۔اور تم تو ایسے گھبرا ا

Copyright by New Era Magazine

رہے ہو جیسے کسی لڑکے پہ دل دے بیٹھے ہو"۔ مرتضی شرارتا مسکراتا اپنی شرٹ اتارتا بولا ۔۔

بھائی پلیز سریس ہو جائیں"۔فہد نے دہائی دی۔"

جناب سریس ہی ہوں۔چلو فکر نہ کرو میں تمہاری شادی پہ اپنی شادی" کا کوئی اثر نہیں آنے دوں گا بس تم فلحال اپنی ڈگری پہ دھیان دو تمہیں اب میری شادی کی کوئی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں چھوٹے"وہ اس کے بال بکھیرتا بولا ۔۔

"بھائی پلیز میں چاہتا یوں آپ میرا رشتہ لے کر جائیں"

اب فہد التجائیہ بولا ۔۔

جناب تم نے سوچ بھی کیسے لیا میں تمہارا رشتہ لے کر نہیں جاوں" گا۔۔؟ تمہارے لیے زنانہ کام بھی کر لونگا اب پریشان نظر نہ آنا مجھے"۔۔اب مرتضی بظاہر سیریس ہوگیا تھا لیکن آنکھوں میں شرارت صاف جھلک رہی تھی ۔

بھائی پھر آپ اسی ویک بابا کے ساتھ رشتہ لے جائیں"۔ اس نے دو" ٹوک لہجے میں کہتے بھائی پہ دھماکہ کیا تھا مرتضی حیران سا اپنے بائیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سالہ بھائی کو دیکھ رہا تھا جس کے ہاتھ میں تو ابھی اپنی ڈگری بھی نہیں تھی ۔

اتنی جلدی کس بات کی ہے؟ ابھی بہت چھوٹے ہو تم اس عمر میں ہم" اپنی پسندیدگی کو محبت سمجھ بیٹھتے ہیں۔ سو پلیز ٹرائے ٹو ایورٹ سچ آ چائلڈش بی ہیوئیر یار۔

۔۔۔پہلے اپنی ڈگری کمپلیٹ کرو پھر ھم دونوں ایک ساتھ بابا جان کی بہوئیں لائیں گے"۔ سنجیدگی سے بولتا مرتضی آخر میں پھر شرارتی ہوا۔۔

میں بچہ نہیں ہوں۔۔ آپ مجھے بے وقوف کہہ کر مجھے ٹال نہیں" سکتے۔۔ شرعی اور قانونی دونوں لحاظ سے میں شادی کا حق رکھتا ہوں ۔ فہد کے تیور لمحوں میں بدلے تھے۔"

میں ایمان کے بغیر نہیں رہ سکتا اس کی شادی طے ہو رہی ہے پلیز" میری ہیلپ کر دیں آپ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا اگر اسکی شادی میرے ساتھ نہ نہ ہوئی بھائی میں زندہ نہیں رہ پاوں گا "اسکا لہجہ التجائیہ ہو چکا تھا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ اس وقت مرتضی کو بلکل مجنوں لگ رہا تھا ۔۔جس کی آنکھیں بھی صاف چغلی کھا رہی تھی کہ وہ پوری نیند نہیں لے پا رہا۔۔

تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا فہد جب سب انگلی اٹھائے گے کے بڑا" بھائی چھبیس سال کا ہو گیا اور شادی نہیں کیٔ اور چھوٹا ابھی تو بہت چھوٹا ہ"ے۔۔ وہ سنجیدہ ہوا۔۔ اس نے اسے شرمندہ اور ایموشنل کرنا چاہاجس کا فہد کی صحت پہ زرا اثر نہ ہوا ہ ۔۔۔

آپ جا رہے ہے یا نہیں مجھے بس یہ بتائیں"۔؟ میں آپ کے بہانوں" کو سمجھ رہا ہوں

وہ دو ٹوک بولا

نہیں!ویسے بھی بابا جان نہیں مانیں گے ابھی پہلے سٹڈی کمپلیٹ" کرو"۔مرتضی بھی اب سختی سے بولا۔

میری ماں زندہ ہوتی اس طرح "۔وہ ادھوری شکایت کرتا اٹھا تھا ۔فہد" کی شکایت پہ مرتضی نے فہد کی جانب دیکھا جس کی آنکھیں نم تھی اور وہ مرتضی پہ ملال بھری نظر ڈآلتا باہر جا چکا تھا۔

****

Copyright by New Era Magazine

مرتضی فہد کی ضد اور اس کی کل کی حرکت کی وجہ سے سلمان حیدر (مرتضی کے والد) کے ساتھ مرزا فیملی کے گھر موجود تھا ایمان کو فہد ساری صورتحال سے پہلے ہی آگاہ کر چکا تھا ایمان ان لوگوں کے پاس آ کر بیٹھی تھی جو آج نفیس سا کرتا تائٹس اور گلے میں دوپٹہ اوڑھے آج خاص تیار ہوئی تھی مرتضی موبائل میں مصروف تھا لیکن در حقیقت اسے ایمان کی فیملی کا انتظار تھا جو ایمان نے بتایا تھا قریبی فیملی میں کسی پارٹی پہ شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے جسٹ دس منت تک آ رہے ہیں سلمان صاحب کو اپنے فہد کی چوائس پہ رشک آیا تھا وہ لوگ سیٹنگ ایریا میں صوفے پر براجمان تھےبوا میزبانی ادا کرتے ہوئے ان کی خاطر میں لگی ہوئی تھی۔تھوڑی دیر گزری تھی کے احمر صاحب جن کو ایمان نے فون کر کے بتایا تھا کوئی آپ سے ملنے آیا ہے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کے ٹھٹکے یہ معروف سیاستدان کی فیملی تھی جس کا باپ بھی وزارت خارجہ رہ چکا تھا اور سلمان کا برا بھائی بھی اس وقت رکن اسمبلی تھا

آپ یہاں کیسے "؟ جیسے وہ یقین کرنے سے قاصر تھے۔۔"

Copyright by New Era Magazine

، اب وہ ان سے مصافحہ کرتے بیٹھتے تھے
بس آج آپکے گھر دعوت اڑانے کا ارادہ تھا"۔اب سلمان صاحب کہتے" مسکراتے بیٹھ چکے تھے ۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کے بعد کھانا پیش کر دیا گیا جسے مرتضی تو معزرت کر چکا تھا لیکن سلمان صاحب نے اپنے مغرور بیٹے کی حرکت پر دل میں کوستے خود بہت دلجوئی سے کھانا کھایا آپکی بیٹی بہت پیاری ہے ماشاءاللہ "۔ اب سلمان صاحب ایمان کی" جانب دیکھتے مسکراتے بولے جو اپنے ہاتھوں سے کھیلنے لگی۔"بس اللہ کا کرم ہے جس نے اتنی پیاری اولاد دی آپ میرے بیٹے ساتھ مل کے بھی بہت خوش ہوتے جو اس وقت ڈیوٹی پہ ہے ورنہ ضرور ملتا"۔ مرتضی نے شکر ادا کیا وہ اس وقت اس شخص سے ملنا بھی نہیں چاہتا تھا۔"اب تو آنا جانا رہے گا اگر اللہ نے چاہا تو مل لیں گے ۔۔۔اور میری خواہش ہے کہ آپ اپنی بیٹی میری بیٹی بنا دیں۔۔۔ اب انہوں نے بنا تمہید باندھے ایمان کی فیملی پہ جیسے بم پھوڑا "۔شانزے بیگم حیرانگی سے احمر صاحب کو دیکھنے لگی

Copyright by New Era Magazine

میرے لیے یہ فخر کی بات ہوتی آپ کے خاندان سے رشتہ جڑنا"
دراصل بات یہ ہے میں ایموشنلی اور دلی طور پہ اپنے بڑے بھائی ساتھ
بہت اٹیچ تھا کچھ سالوں پہلے ان کا وصال ہو گیا تھا اور ایمان کا رشتہ
ھم کافی عرصے سے کر چکے ہیں۔ میری ایک اور بیٹی ہوتی میں بنا سوچے
ہاں کہہ دیتا"۔ اب وہ ان سے معزرت کرتے ساری صورتحال سے
آگاہ کر رہے تھے
سلمان صاحب خاموشی سے مرتضی کی جانب دیکھنے لگے جو صوفے کی
بازو پہ دونوں بازو پھیلائے ٹانگ پہ ٹانگ رکھیں بلکل ریلکس بیٹھا تھا
جسے رتی برابر بھی انکار سے فرق نہیں پڑا تھا بلکہ اس کے چہرے پہ
بکھرتا اطمینان سلمان صاحب دیکھ چکے تھے۔

****
****

آج کافی دنوں بعدہزاروں امی کی منتیں کر کے منیبہ ایمان کی طرف
آئی تھی جو اس وقت رو رو کے اپنا برا حال کر چکی تھی ۔۔۔منیبہ
ایمان کی حالت دیکھ کے پریشان ہو چکی تھی

Copyright by New Era Magazine

جانتی ہو فہد کو کتنی انسلٹ محسوس ہوئی ہے ان لوگوں کے انکار"
سے"۔؟؟ وہ سب منیبہ کو بتاتی چلی گئ

ایمان تم انہیں بھی تو سمجھو وہ اب کر ہی کیا سکتے ہے تمہیں پہلے بتانا"
چاہے تھا یہ سب "۔۔۔ !منیبہ اس کے آنسو پونچھتی بولی

مجھے الہام تو ملا نہیں تھا کے ابھی شادی طے کر دیں گے اور ویسے بھی
فہد چھ ماہ پلے تو ملا تھا مجھے میں کیسے ایک دم شادی پہ آ جاتی ۔۔
سوں سوں کرتی وہ اٹکی۔۔

مجھے فہد کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کرنی ہمارے مشرقی ماں باپ
کیسے ہیں؟ بچوں کو ہر خوشی دیتے ہیں لیکن جب ان کی زندگی صحیح سے
شروع ہونی ہوتی ہے اسے قربانی کا بکرا بنانے پہ تل جاتے ہیں۔۔؟؟ وہ
اب روتی بولی تھی

ایمان تم پلیز چپ تو کر جاو ھم کرتے ہیں نہ بات پلیز ۔۔۔

ہاں تم تو چپ ہی کرواو گی تمہیں تو تمہارے سپنوں کا راجا مل رہا ہے
میں اب چاہے بیلی چڑھ جاوں۔۔۔
وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی بولی تھی

Copyright by New Era Magazine

کیا ہو گیا ہے ایمان میں عمر سے بات کروں گی وعدہ کیا تو ہے۔۔۔

اب وہ اسے سنبھالتی بولی

منیبہ یاد رکھنا اگر یہ نہیں مانے تو میں اپنی جان لے لو گی۔۔۔ منیبہ

اسکی بات پہ دہل کے رہ گئی

****

کوشش کے باوجود تو بھولتا نہیں

تیرے بغیر کیا کرو کچھ سوجتا نہیں

ہوتی ہے صبح شام مگر اس کے باوجود

ہے چاند تیری یاد کا جو ڈوبتا نہیں

اسلام و علیکم کیسے ہے آپ عمر

عمر اس وقت لاونج میں بیٹھا چائے پی رہا تھا کہ منیبہ کی آواز پہ چونکا

اسے گھر دیکھ کے عمر کو بہت خوشی محسوس ہوئی منگنی کے بعد سے وہ

اب اسے دیکھ رہا تھا

بیٹھ جاو ۔۔ وہ اسے چیئر پہ بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا اب وہ اس کے لیے

چائے نکال رہا تھا

Copyright by New Era Magazine

منیبہ ہچکچاتی بیٹھ گئی۔۔ اسے ایمان کے لیے اب بات تو کرنی ہی تھی

آپ ناراض ہیں مجھ سے ...؟

وہ تھوک نگلتی بولی ۔۔

ہاں بہت لیکن تم فسٹ ٹائم میرے پاس خود چل کے آئی ہو میں فضول کی ناراضگی میں یہ پل ضائع نہیں کرنا چاہتا فلحال اس بات کو ایک سائڈ پہ رکھ دو۔۔۔ وہ اطمینان سے بولا۔۔

ایم سوری عمر میں شرمندہ ہوں نہ جانے میں کیوں اتنا کنفیوز ہو گئی تھی لیکن آپکو مجھے یوں چھوڑ کے نہیں آنا چاہیے تھا۔۔ منیبہ نے معزرت کے ساتھ شکوہ بھی کیا

منیبہ بات غلطی کی نہیں ہے اگر اس دن تمہارے ساتھ کچھ غلط ہو جاتا میں خود کو معاف نہیں کر پاتا ۔۔مجھے اب الہام تھوڑی تھا وہ تمہارا کزن نہیں ہے۔۔؟؟یا تم جھوٹ بول رہی ہو ،میں کیا کرتا

ہاں۔۔؟؟ میں نے گھر آ کے ضرور سوچا تھاجو بھی تھا تم آئی تو میرے ساتھ تھی نا ۔۔۔ لیکن غلطی ایمان کی تو تھی ہی تھی تمہاری اسے بڑی تھی ۔۔ جانتی ہو کیوں؟؟ کیونکہ تم نے غلط کا ساتھ دیا دوستی کا یہ

Copyright by New Era Magazine

مطلب نہیں ہوتا آپ اپنی دوستی کی خوشی کے لیے کٹھ پتلی بن جائے میں تمہیں پچاس بار سمجھا چکا ہوں غلط بات پہ اس کا ساتھ مت دیا کرو۔۔ نہ جانے کیوں منیبہ نے تھوک نگلا تھا

منیبہ تم جانتی ہو میں اتنا ڈر گیا تھا کہیں تمہارا کزن مجھ سے تمہیں چرا کے نہ لے جائے ورنہ ابھی میرا شادی کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن میں تمہارے بغیر اب ایک پل نہیں رہ سکتا اسی لیے میں نے ماما سے کہا ہے کہ ہماری شادی نیکسٹ منتھ ہی رکھیں

منیبہ ایک دم گھبرائی تھی۔۔۔

اتنی جلدی؟۔۔ وہ ہکلائی۔۔

میں۔۔۔۔

منیبہ چپ تمہیں ڈاکٹر بننا ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں تم بنو گی لیکن اس دن تمہیں کھونے کا خیال ہی میری سانسیں بند کرنے لگا تھا

۔۔۔۔میں اس دنیا میں ہر شے ہر رشتے کے بغیر رہ سکتا ہوں لیکن میں تمہیں نہیں کھو سکتا ۔۔ وہ اس کے اتنے شدت بھرے اظہار پہ حیران رہ گئی وہ اتنا تو جانتی تھی عمر اس کے معاملے میں شدت پسند

Copyright by New Era Magazine

ہے لیکن وہ کیا اس حد تک محبت کرتا ہے منیبہ کو اپنے آپ پہ رشک محسوس ہوا دو آنسو اس کے گال پہ آئے تھے

وہ جیسے ایمان کی پڑھائی پٹیاں بھول گئی تھی۔۔اسے سامنے بیٹھے شخص پہ پیار آیا تھا

عمر اس کے قریب بیٹھتا اس کے آنسو پوروں سے چن چکا تھا

آئندہ میں ان آنکھوں میں آنسو نہ دیکھو ۔۔۔۔اور رنگ کہاں ہے؟؟؟؟

منیبہ نے بےساختہ اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا اس دن مرتضی کے کہنے کے بعد وہ اسے دراز میں ہی پھینک چکی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ۔۔۔وہ

چلو کوئی بات نہیں آئندہ کبھی نا اتارنا میں نے فسٹ ٹائم کوئی چیز خود خریدی ہے کسی لڑکی کے لیے ،اور آگے سے میں تمہاری ہر چیز خود خریدونگا۔۔۔۔۔

وہ عمر کی جانب دیکھ کے نم آنکھوں سے مسکرا دی

آئی لو یو مائی گرل۔۔ وہ آنکھوں میں ہزاروں رنگ لیے بولا تھا

آئی لو یوں ٹو۔۔ منیبہ نے نظریں جھکائے اعتراف کیا تھا

Copyright by New Era Magazine

عمر کو لگا جیسے اسے اس اعتراف کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہین رہی

منیبہ پلیز ایک بار اور کہنا لیکن منیبہ جلدی سے اٹھ کے ایمان کے

کمرے کی طرف بھاگی تھی

پیچھے سے اسے عمر کا قہقہ سنائی دیا تھا

****

وہ جس وقت نیچے آئی اس وقت لاؤنج میں سب کو بیٹھا ہوا دیکھ

کےاسے یہ وقت بات کرنے کا مناسب لگا

آپ لوگ ایسا کیسے کرسکتے ہے میرے ساتھ، جب میں انکار کر چکی"

ہوں پھر یہ دھوکا کیوں؟"۔

کیسا دھوکہ ایمان ۔۔؟؟ عمر باپ کے سامنے ضبط کرتا بولا ورنہ دل تو"

" ! چاہ رہا تھا اس کا منہ توڑ دے

تم اپنے کام سے کام رکھو۔جو کچھ تم میرے ساتھ کر چکے ہو وہ کافی ،"

ہے۔)"وہ جان چکی تھی شادی کی ڈیٹ فکس کرنے میں اس کا بڑا ہاتھ

ہے)

Copyright by New Era Magazine

وہ اپنے سے پانچ سال بڑے بھائی سے فسٹ ٹائم اتنا تلخ ھوئی تھی سب اس کا باغی انداز دیکھ کے ایک دم سکتے میں آئے تھے۔

ایمان کیسے بات کر رہی ہو باپ بھائی کے سامنے "؟۔شانزے بیگم" اسکی جانب لپکتی بولی تھی

سب خاموش کوئی نہیں بولے گا"کہتے احمد صاحب ایمان کا بازو پکڑ" کے اپنے ساتھ بٹھا چکے تھے۔۔

بیٹھو۔۔کیا ھوا ہے اب بولو بتاو کس نے کیا دھوکا اور کیسا دھوکادیا "احمر" صاحب نے اب دھیمے لیکن سنجیدہ لہجے میں کہا تھا

شادی کی تاریخ طے کرنا،جب بتا چکی ہوں کہ میں ابھی شادی کرنا" نہیں چاہتی آپ اسے روک دے"وہ نظریں جھکاتی بولی۔

تم کیسی باتیں کر رہی ہو؟میں اسے کیسے رکوا دوں؟ویسے بھی سب انتظامات مکمل ہے۔اور وہ میرے بھائی کی اکلوتی نشانی ہے یہ نا ممکن ھے اب تو کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔اور پھر کیا فرق پڑتا ہے کہ شادی اب ہو یا کچھ۔۔"ابھی انکی بات ادھوری تھی ایمان بلند آواز میں بولی انہیں چپ کروا چکی تھی

Copyright by New Era Magazine

ایسے تو پھر ایسے سہی اب جو ھو گا اس کے زمے دار بھی آپ لوگ"
ھی ھوں گے ۔۔ وہ ایمان کے لفظوں میں لب بھینچ گئے

تم خوامخواہ ایک فضول بات پر اتنا ہنگامہ کھڑا کر رہی ہو۔شادی شادی"
خاندان میں ہی ہو گی پھر اس طرح کر کے تم خود اپنے لئے مسائل
پیدا کر رہی ہوویسے بھی ھم نےاسے تمہاری رائے نہیں مانگی احمر صاحب
نے کچھ دیر بعد دو ٹوک کہا

میں خود کشی کر۔۔۔اسکے الفاظ ابھی پورے نہ ھوے تھےاحمر کا ھاتھ"
اپنی لاڈلی بیٹی پہ اٹھا تھا

بہت کر لی بکواس اور ھم نے سن لی اب ایک لفظ اور نہیں تم خود کیا"
میں خود تمھاری جان لے لوں گا ،تمہاری شادی کہیں اور نہیں ہو گی
تم اگر کسی اور لڑکے میں انٹرسٹڈ ہو بھی تو اسے ابھی اور اسی وقت
بھول جاؤ۔بہت اٹھا لیا نرمی کا فائدہ "بری طرح دہاڑتے وہ ہانپ گئے۔۔
اب دفعہ ھو جاویہاں سے"۔۔ وہ اس پہ پھر چلائے تھے ایمان کتنے"
پل حیرت زدہ سی دیکھتی رھی اور بنا بولے تیزی سے وہاں سے نکل گی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Copyright by New Era Magazine

شانزے بیگم جیسے ھی کمرے میں آئیں احمر صاحب کو بولتے سنا۔۔
"میں نے اپنی بیٹی کے ساتھ بہت بڑی نا انصافی کر دی ہے لیکن اب کچھ بھی میرے ھاتھ میں نہیں رھامیں نے ھمیشہ اپنے سب بچوں کی خوشی کو مقدم رکھا لیکن ایمان کے ساتھ انصاف نہیں کر پا رہا)وہ کافی پریشان دِکھ رہے تھے(اس وقت میں مجبور ھوں شانزے۔۔۔ اگر وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی تو اسے مجھے پہلے بتانا چاھیے تھا میں تاریخ طے نہ کرتا۔۔ شائد کوئی راستہ نکل ہی آتا لیکن اب"۔۔۔ انہوں نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔ ان کی آواز میں باقاعدہ رنج محسوس ہو رہا تھ شانزے بیگم نے نادانستہ آنکھیں چرا لی۔۔ وہ چاہ کر بھی بتا نہیں پائی تھیں کہ ایمان نے ان سے بات کی تھی لیکن وہ اس وقت اس کی تمام باتوں کو جذباتیت سمجھی تھیں۔۔ انکا ماننا تھا کہ عمر کے جس حصے میں ایمان جی رہی تھی اس عمر میں لڑکیاں اپنا اچھا برا پہچان نہیں پاتی ۔۔ گہرا سانس لیتی وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔
"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آپ نے جو کچھ کیا اس کی بہتری کے لئے ہی کیا ہے۔۔ ابھی بچی ہے وہ سمجھ جائے گی"۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ احمر کے چہرے سے ان کی ذہنی کیفیت کا اندازہ لگا سکتی تھیں۔ وہ مسلسل کمرے میں چکر لگا رہے تھے۔

یہ زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی ، مجھے ایمان سے پوچھے بغیر یا" اس کو بتائے بغیر یہ سب کچھ نہیں کرنا چاہئیے تھا۔ جانتا ہوں .کہ بچپن کے طے کردہ رشتے بعد ازاں اذیت کا باعث بھی بن جایا کرتے ہیں لیکن میں اپنے بھائی کی نشانی اپنے ساتھ منسوب رکھنا چاہتا تھا"۔

تاسف آمیز انداز میں ایک ہاتھ کو مٹھی کی صورت میں بھینچے ہوئے وہ صوفے پر جا کر بیٹھ گئے

پانی سر سے گزرا نہیں ہے۔۔ آپ فکر نہ کریں"۔۔ بیٹی کے تیور" دیکھتے ہوئے بھی انہوں نے احمر کو ناکام تسلی دی تھی۔۔

ہم۔۔ مممم۔۔۔اس سے پہلے اب پانی سر کے اوپر سے گزر" جائےشانزے تم سب چھوڑ کر بس ایمان کی شادی پر دھیان دو۔۔ اللہ مجھے اس فرض سے جلدی سرخرو کر دے"۔۔ ان کی آواز میں عجیب سی فکر محسوس ہورہی تھی

Copyright by New Era Magazine

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

منیبہ اس وقت حسب عادت چارپائی پر کتابیں پھیلائے نوٹ بک پکڑے کچھ لکھ رہی تھی کے اچانک اس کے زہن میں عمر کی باتیں چلنے لگی

لیکن اس دن تمھیں کھونے کا خیال ہی میری سانسیں بند کرنے لگا") تھا ۔۔۔۔میں اس دنیا میں ہر شے ہر رشتے کے بغیر رہ سکتا ہوں لیکن "(میں تمھیں نہیں کھو سکتا

وہ اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی جہاں عمر کی دی ہوئی رنگ اس کے ہاتھوں پہ بہت اچھی لگ رہی تھی وہ رنگ کو چھو کے دیکھنے لگی

انتظار یار میں بھی کیا لطف ہیں"

"نظریں کتاب پراور سوچیں جناب پر

عمر نے پیچھے سے آ کر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ "آپ"۔؟

.. وہ ایک دم گھبراتی بولی تھی

آپ کب آئے"۔؟ وہ اپنا دوپٹہ درست کرتی اس کی طرف پلٹی ۔۔۔"

Copyright by New Era Magazine

جب آپ میرے اور اپنے حسین سپنے دیکھ رہی تھیں"وہ کتابیں سائڈ" پر کرتا چارپائی پر لیٹنے والے انداز میں بیٹھتے ہوئے بولا

عمر"۔ منیبہ عمر کو پکارتی بولتی جلدی سے چارپائی سے اٹھی"

کتنا اچھا لگتا ہے نہ تمہارے منہ سے میرا نام "عمراب شوخ نظروں" سے دیکھتا بولا

عمر پلیز اٹھ جائیں یہاں سے اچھا نہں لگتا ایسے"منیبہ گھبرا کر بولی"

اف لڑکی تمہارا یوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھبرانا میرے سارے رومانس" پہ پانی ڈال دیتا ہے اسی لیے میں چاہتا ہوں جلدی سے نکاح ہو اور یہ پابندیاں ہٹ جائیں "وہ اچھا خاصا بدمزہ ہوا تھا۔منیبہ کو عمر کی شکل دیکھ کر ہنسی آئی لیکن وہ روک چکی تھی

ایمان کہاں ہے؟"۔ اچانک اسے ایمان کا خیال آیا کیوں کے ایمان" کے بنا عمر کبھی نہیں آتا تھا وہ باہر گاڑی میں ہے عمر اب اٹھتا بولا

وہ کیوں '؟مبینہ نے حیرت سے پوچھا"

Copyright by New Era Magazine

میں تمہیں لینے آیا تھاجلدی سے ریڈی ہوجاؤ شاپنگ پر جانا"
ہے"۔اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اس وقت "؟"

ہاں تو اور کیا جلدی سے آجاؤ وہ سب کافی دیر سے ویٹ کر رہے"""
ہیں "عمر کو ان کا خیال آیا اب جلدی سے کہتا کھڑا یوگیا۔۔

اچھا میں امی سے تو پوچھ لوں"۔مبینہ اندر کی جانب جانے کا ارادہ"
کرتی بولی

جناب میں پوچھ چکا ہوں بس تم جلدی سے نکلو!۔'اب وہ اس کا بازو"
پکڑتا باہر کی جانب بڑھ چکا تھا۔

****

مرتضی اس وقت بیٹھا فہد کا انتظار کر رہا تھا بابا جانی واپس جا چکے تھے
وہ شارخ بابا کو آواز دیتا فہد کا پوچھنے لگا

مرتضی صاحب وہ چھوٹے صاحب تو جاگے نہیں شائد ابھی۔میں نے
دروازہ بھی بہت کھٹکھٹایا ۔۔۔ شاہ رخ بابا کی بات سن کر

Copyright by New Era Magazine

مرتضی پریشان ہوا تھا اب تو مغرب ہونے والی تھی نہ جانے اس دن ایمان کے رشتے سے انکار کے بعد وہ نظر بہت کم آیا تھا گھر میں بھی اسے اب تو اس واقعے کو بھی دو ہفتے ہونے والے تھے۔

اوکے میں دیکھتا ہوں "مرتضی اب اٹھتا لمبے لمبے قدم اٹھاتا اس کے" کمرے کی جانب بڑھا تھا مرتضی دروازہ کھٹکھٹاتے اب آواز نہ آنے پہ خود اندر آ چکا تھا ،کمرے کی حالت ابتر تھی سب چیزیں یہاں وہاں پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔۔کمرے میں اے سی کی کولنگ کے ساتھ سگریٹ کی ناخوشگوار بو پھیلی ہوئی تھی۔)مرتضی نے سختی سے ہونٹ بھینچے اسے سگریٹ اور شراب بلکہ ہر قسم کی نشہ آآور چیزوں سے سخت نفرت تھی ۔۔وہ جس ماحول سے لنک رکھتا تھا وہاں یہ چیزیں بلکل عام تھیں لیکن اس نے آج تک ان چیزوں کو چھو کر نہیں دیکھا تھا اور فہد کب سے۔۔؟اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔اب سب پردے ہٹائے بیڈ شیٹ آدھی بیڈ آدھی کارپٹ پہ تھی وہ اب ٹوٹی پھوٹی چیزوں کو پھلانگتا بیڈ پہ فہد کے سرہانے بیٹھا تھا جو الٹا لیٹا سویا کوئی روٹھا بچہ لگ رہا تھا جو چیز نہ ملنے پہ روتا روتا سو گیا ہو۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

فہد"۔۔۔؟؟ وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا بولا"

ھمم ."؟ وہ نیند میں بیزاری سے بولا"

فہد !!"مرتضی نے اب تھوڑا سنجیدہ ہو کے پکارا،مرتضی کی اب کی" آواز سے جیسے وہ ہوش میں آیا تھااب جلدی سے اٹھتا اپنی حالت پہ جیسے نادم ہوا۔۔۔

اٹھ کے نیچے آجاو دو منٹ ہیں تمہارے پاس مجھے ضروری کام سے جانا" بھی ہے لیکن اس سے پہلے مجھے تم سے کچھ پوچھنا بھی ہے میں یہاں مزید رکا تو اس بو سے میرا سانس بند ہو جائے گا "۔۔۔ وہ جیسے اسے کچھ جتاتا باہر جا چکا تھا

فہد کی نظر سامنے گئی جہاں وہ شراب کی بوتل پڑی تھی لیکن یہ سچ تھا اس نے سگڑیٹ ضرور پیے تھے لیکن شراب کو چھوا نہیں تھا اس کا دل چاہا تھا کاش مرتضی کا سامنا اب نہ ہی کرنا پڑے لیکن یہ اب ممکن نہیں تھا ٹھیک تین منٹ بعد فہد نیچے موجود تھا جہاں مرتضی صوفے پر بیٹھا فانوس کو گھور رہا تھا۔فہد نے اپنا گلا کھنکھارتے اپنی موجودگی کا احساس دلایا ۔۔مرتضی اب سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

Copyright by New Era Magazine

کب سے یہ تمہاری زندگی میں شامل ہے"؟"

سوال بڑا واضح تھا۔۔

کون ۔۔؟؟ ایمان ۔۔؟؟ فہد نے دھیمی اواز نے کہا۔جوابا مرتضی نے"

کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورافہد سمجھ چکا تھا وہ کیا پوچھنا چاہ رہا

ہے

بھائی میں ڈرنک نہیں کرتا وہ کل دوست۔۔ وہ جملہ ادھورا چھوڑتا مزید"

بولا میں نے جسٹ سگریٹ "وہ بات نہیں بنا پا رہا تھا جیسے وہ حقیقتاً

شرمندہ ہورہا تھا۔۔

بکواس بند کرو "مرتضی کی دہاڑ پر فہد نظریں جھکا چکا تھا"

جب ہمیں چھوٹا گناہ گناہ نہیں لگتا تب بڑا گناہ کرتے وقت بھی ہمیں"

سوچنا نہیں پڑتا ۔آج جب تم سگریٹ کو ہاتھ لگا سکتے ہو کل تم شیشہ

پیتے ملو گے پرسوں شراب اور اگلے دن آوارہ کتوں کی طرح گلیوں میں

ناچتے"۔ مرتضی جیسے پھٹ پڑا تھا

فہد وہی بیٹھ کر رونے لگا۔۔ مرتضی ساکت سا اپنے چھوٹے بھائی کو"

دیکھنے لگا جس میں اس کی جان تھی۔

Copyright by New Era Magazine

فہد۔۔۔ میرے بھائی "وہ اسے پکارتا گلے لگا چکا تھا۔"بھائی پلیز مجھے"
ایمان چاہئے میں وعدہ کرتا ہوں ان چیزوں کو نہیں چھوؤں گا
پلیز۔۔۔اسے کھونے کا درد مجھے جلا دے گا ۔۔۔وہ اس کے گلے لگے
اسے کسی بچے کی طرح لگا تھا۔
فہد کیا تم اتنے کمزرو ہو کہ ایک لڑکی کے نہ ملنے پر۔۔۔ ؟ "اسکے"
سوال پر فہد نے تڑپ کر سر اٹھایا۔۔
نہیں بھائی آپ محبت کا درد نہیں جان سکتے کیوں کے آپ اس سے"
آشنا نہیں ہیں اللہ کرے آپکو ہو تب آپ جان جائیں گے۔۔ وہ اس
سے دور ہوتا بولا۔مرتضی نے اس کی بکھری حالت دیکھ کر لب بھینچے
ٹھیک ہے تمہیں وہ لڑکی چاہیئے وہ تمہاری ہی دلہن بنے گی لیکن تم"
اپنا وعدہ یاد رکھنا اور آئندہ یہ لڑکیوں کی طرح رونا مت مرد روتے
اچھے نہیں لگتے ""۔)لیکن مرتضی یہ الفاظ بولتا نہیں جانتا تھا بعض
اوقات آپکے الفاظ ہی آپکو سبق سکھا جاتے ہیں)

Copyright by New Era Magazine

مجھے بس اس لڑکے کا نام بتاو اور کہاں جاب کرتا جس سے اس لڑکی کی شادی ہو رہی ۔۔اور سب مجھ پہ چھوڑ دو تم بس اب مجھے پریشان کبھی نظر نہ آو"مرتضی کا لہجہ اب نرم تھا

لو یو بھائی'۔۔ فہدکہتے پھر سے مرتضی کے گلے لگا تھا"""

میسنے۔۔۔ اب پیار کیوں نہیں آئے گا تمہیں"""۔ مرتضی نے اسے" چھیڑافہد کا قہقہ گونجا تھا

جلدی سے ریڈی ہو جاو آج ھم باہر کھانا کھا رہے ہیں۔۔ مرتضی""" اب اسے حکم دیتا موبائل دیکھنے لگا

لیکن بھائی آپ کو تو ضروری کام تھا ناں؟"۔ فہد کے سوال پر مرتضی" نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔

نہیں اب نہیں ہے بس تم جلدی سے آجاو میں ویٹ کر رہا ہوں"وہ" زبردستی مسکراتا بولا

جی۔۔۔میں بس شاورلے کر ابھی آیا"فہد اب جانتا تھا مرتضی کو انکار" نا ممکن ہے ورنہ اس کا دل بلکل نہیں چارہا تھا

Copyright by New Era Magazine

مرتضیٰ اسے جاتا دیکھ کے مسکرا دیا وہ اب اس کے معاملے میں بلکل بے خبر رہنے نہیں والا تھا

****

وہ اس وقت مشہور شاپنگ سینٹر میں موجود تھے جہاں ایمان کی شادی اور عمر کے نکاح کی ایک ساتھ شاپنگ کی جارہی تھی منیبہ کے انکار کے با وجود عمر اس کے لیے نہ جانے کیا کیا لے چکا تھا ۔۔۔

عمر بس کر دیں آپ کا تو مجھے دس سال کا سٹاک جمع کرنے کا ارادہ" لگ رہا ہے،فیشن آوٹ ہو جاتا ہے بس کر دیں "۔منیبہ اب تھک چکی تھی۔

اچھا بس یہ دوپٹہ لے کر دکھا دو "۔ سرخ رنگ کا گولڈن کام کے"" ساتھ بہت خوبصورت دوبٹہ اسکی جانب اچھالتے ہوئے وہ چہک کر بولا تھا۔منیبہ یہ تو جان چکی تھی عمر کی چوائس بہت کمال ہے۔

کون کہہ سکتا ہے آپ نے کبھی لیڈیز شاپنگ نہیں کی مجھے تو لگ رہا" آپ کافی ماہر ہیں اس سب میں "۔وہ شرارت سے بولی تو وہ ہنس دیا۔

عشق نے نکما کر دیا غالب

Copyright by New Era Magazine

ورنہ آدمی تو ھم بھی کام کے تھے

عمر نے آہ بھرتے شعر پڑھا

یعنی آپ مان رہے ہیں کہ آپ بےکار ہو چکے ہیں۔۔اف میری"
قسمت مجھے"۔۔

اس سے پہلے منیبہ اپنا جملہ پورا کرتی کنزا ان کی طرف بھاگتی آئی تھی۔

عمر وہ ۔۔میں ایمان وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی۔"

کیا ہوا ہے کنزا ۔۔؟ ایمان کہاں ہے۔۔؟ عمر کو ایمان کی اب فکر"
ہوئی۔

سب ٹھیک ہے ناں"؟۔"

عمر وہ میں اور ایمان ابھی ڈریسز دیکھ رہے تھے ایک لڑکا ایمان کا بازو"
پکڑ کر زبردستی اسے ساتھ لے گی "کنزا نے پھولی سانسوں کو سنبھالتے
ہوئے بات مکمل کی۔

واٹ"؟؟ایمان بچی تھی جو چلی گئی۔۔؟؟وہ دھیما دھیما سا چیخا۔۔ لیکن"
اگلے ہی پل عمر کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی ۔لیکن وہ کنزا کے
سامنے شو نہیں کروا سکتا تھا سو فوراً خود کو کمپوز کیا۔۔

Copyright by New Era Magazine

کوئی کالج فرینڈ ہوگا ریلیکس، یہیں کہیں ہو گی جا کر دیکھو تم۔۔میں" وہاں دیکھتا ہوں"عمر اسے کہتے موبائل پہ نمبر ڈائل کرنے لگا۔"تم اس سائڈ پہ دیکھو میں فسٹ فلور پہ دیکھتا ہوں""۔وہ اسے کہتا نیچے گیا منیبہ نے بھی عمر کو فالو کیا عمر کبھی نہ گھبراتا لیکن آج کل ایمان کی بے وجہ ضد نے اسے نئے خدشات میں مبتلا کر دیا تھا ورنہ ایمان اکیلی گھر جا سکتی تھی اس طرح اس کا غائب ہونا اور اب فون نہ اٹھانااور جس قدر وہ رو پیٹ کے آنے کے لیے تیار یوئی تھی۔ کچھ بھی عمر سے پوشیدہ تو نہ تھا وہ اب اس وقت کو پچھتانے لگا جب وہ کنزا کو ایمان کے ساتھ چھوڑ کے آیا تھا لیکن اس نے سوچا تھا یہ اپنی شاپنگ سکون سے کر لے تب تک وہ مینیبہ کے لیے آرام سے کرلے گا وہ جانتا تھا منیبہ کنزا کے سامنے شاپنگ کرتے کبھی پرسکون محسوس نہیں کر سکتی تھی اور اب وہ خود کو کوس رہا تھا۔منیبہ کو بھی خطرے کی گھنٹی محسوس ہوئی

۔۔۔نہیں وہ اس حد تک نہیں گر سکتی منیبہ نے خود کی سوچ کو جھٹلایا۔دس منٹ کی بھاگ دوڑ کے بعد بھی جب اسے ایمان نہیں ملی وہ سوچ چکا تھا اسے کیا کرنا تھا لیکن فلحال اسے کنزا کے سامنے بات کو

Copyright by New Era Magazine

سنبھالنا تھا وہ واپس کنزا کو بلانے آیا سامنے کا منظر دیکھ کے اس کا غصے سے برا حال تھا ایک لڑکے نے کنزا کو برے طریقے سے دھکا دیا تھا جو بری طرح پیچھے گری تھی ۔""جاہل لڑکی ""وہ کہتا آگے بڑھنے لگا تھا لیکن عمر نے اسے گریبان سے پکڑ کر ایک ساتھ نہ جانے کتنے تھپڑ لگائے تھے وہ بری طرح نیچے گرا تھا ۔۔۔ایمان جلدی سے بھاگتی عمر سے فہد کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی ۔"بھائی سنیے اس کی غلطی نہیں پلیز سنے تو ""لیکن عمر تب تک اس کا اچھا خاصہ حلیہ بگاڑ چکا تھا فہد عمر کو پہچان چکا تھا اسی لیے اس نے بلکل اپنا دفاع نہیں کیا تھا ، اب ارد گرد کے کچھ لوگ عمر سے فہد کو چھڑواتے سایڈ پہ لے کے ""گئے تھے عمر اب ایمان سے باز پرس کر رہا تھا۔""کہاں تھی تم؟ مرتضی جو اپنے دوست کے ساتھ ادھر ہی آرہا تھا فہد کے گرد ہجوم دیکھ کے ٹھٹکا۔ لیکن اس کی حالت نے اس کے چودہ طبق روشن کر دیے تھے جس کے ہونٹ ناک سے بری طرح خون نکل رہا تھا شرٹ بھی پھٹ چکی تھی آنکھوں کے گرد نیل کے نشان موجود تھے ۔

Copyright by New Era Magazine

یہ کس نے کیا ہے؟مرتضی کی ضبط سے رگیں واضح ہوئی تھی۔لیکن پاس کھڑے شخص سے فہد کے کچھ کہنے سے پہلے ہی مرتضی کو آگاہ کر دیا تھا

یہ اس صاحب نے بلاوجہ بیچارے کو اتنا مارا"مرتضی نے آدمی کے""" اشارے پہ سامنے دیکھا جہاں عمر تین لڑکیوں کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا۔مرتضی سیکنڈ میں عمر تک پہنچتا اس کی پیچھے سے شرٹ پکڑ چکا تھا۔تمہاری اتنی جرات تم نے مرتضی حیدر ملک کے بھائی پہ ہاتھ اٹھایا۔۔۔ مرتضی کسی بھوکے شیر کی طرح عمر پے جھپٹا تھا جو اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا برے طریقے سے ماربل کے بنے فرش پہ گرا مرتضی اب اس کو گریبان سے پکڑ کے اٹھاتا اس کے منہ پے مکا مار چکا تھا منیبہ اور ایمان ساکت کھڑی تھیں جیسے اس سچویشن کو سمجھنے کی کوشش میں تھی ۔۔۔عمر ایک دم لڑکھرایا سنبھلتے ہی مرتضی کو دھکا دیا مرتضی پیچھے پڑی کرسی سے ٹکرایا تھا اگلے ہی پل مرتضی نے وہ کرسی اٹھا کے عمر پہ پھینکی تھی عمر جلدی سے نیچے جھکا تھا جس کی وجہ سے وہ سامنے ونڈو کے دروازے سے ٹکراتی اسے چکنا چور کر چکی تھی

Copyright by New Era Magazine

ایمان ،کنزا لوگوں کو ہیلپ کے لیے بلانے لگی منیبہ عمر کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی کیا وہ واقعی بچ چکا تھا یقینا عمر بر وقت پیچھے نہ ہٹتا تو اپنے منہ سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوتا اب کی بار عمر مرتضی کو گالی دیتا اس کے منہ پہ گھونسا مارا تھا مرتضی نے اپنے ہونٹ پہ ہاتھ رکھا جو پھٹ چکا تھا ۔""""تم نے کس کو گالی دی ہے """"؟مرتضی نے اپنی ٹانگ اس کی ٹانگ پر مارتا اسے دوبارہ گرا کر اس پر حملہ آور ہو تا اسے بری طرح زود کوب کر رہا تھا ۔اب سکیورٹی گارڈز وہاں پہنچ چکے تھے جو مرتضی اور عمر کو قابو کرنے کی کوشش میں تھے لیکن مرتضی اس وقت کوئی بھوکا شیر ہی بنا ہوا تھا جو انکی کوشش کو ناکام بنا رہا تھا ۔اب "فہد جلدی سے مرتضی کو پکڑتا بولا تھا""پلیز بھائی پلیز چھوڑ دے پیچھے ہٹو"مرتضی فہد کو دھکیلتا چلایا تھا"اس کی اتنی جرات یہ مرتضی" کو گالیاں دے رہا ہے؟وہ ہانپتا بولا تھا۔

آپ کو میری قسم چھوڑ دیں'۔'فہد اب کی بار ہاتھ جوڑتے بولا تھا" مرتضی نے فہد کو دیکھا جو ابھی بھی زخمی حالت میں ہاتھ جوڑے کھڑا تھا ۔مرتضی ایک دم سنبھلا تھااور اٹھتے اس کی نظر سامنے گئی تھی جہاں

Copyright by New Era Magazine

دونوں لڑکیاں کھڑی رو رہی تھی۔۔،وہ دونوں کو سرخ آنکھوں سے دیکھتا باہر کی جانب بڑھا تھاّ)اسے اٹھتا دیکھ کے منیبہ جلدی سے عمر کی جانب بڑھی تھی)

سر پلیز سنے سر پلیز ۔۔"اب وہاں کا مینیجر جو ابھی آیا تھا مرتضی کا" سرخ چہرہ دیکھ کے گھبرایا تھاوہ جانتا تھا مرتضی کون ہے۔وہ جلدی سے اس کی جانب بڑھتے بولا تھا پلیز مرتضی سر سنے۔

پلیز سر "۔مرتضی اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ ہاتھ سے اس کو" رکنے کا اشارہ کرتے آگے بڑھا تھا)"عمر پلیز کیوں لگتے ہیں آپ ایسے بگڑے رئیس زادوں کے منہ۔۔ لعنت بھیجئے(لیکن منیبہ کے آخری لفظوں نے مرتضی کے قدم چند سیکنڈز کے لیے ضرور روکے تھے اگلے ہی پل وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا باہر جا چکا تھا۔فہد بھی جلدی سے باہر کی جانب بڑھا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆

Copyright by New Era Magazine

مرتضی کو آج ہسپتال سے فارغ ہوتے ہوتے دس بج چکے تھے وہ ابھی گھر کے لیے نکلنے ہی والا تھا کے موبائل پہ آتی کال کو دیکھ کر حیران ہوا اور جلدی سے کال پک کی.

وہ ہر بات حتی کہ صبح والا واقعہ بھی پچھلے چند گھنٹوں میں آپریشن تھیٹر میں گزارے لمحات میں جیسے فراموش کر بیٹھا تھا.

لیکن اب کال پہ آنٹی کی بات نے اسے سب نئے سرے سے یاد دلاتے جیسے کچھ غلط ہونے کا الارم دیا.

وہ رات کے وقت کبھی بھی مومنہ (مونا) کے گھر نہیں گیا تھا لیکن اس وقت وہ عجیب کشمکش میں تھا کہ بات اب کرے یا کل لیکن اب آنٹی کا بلانا.

مومنہ اور اس کے درمیان اگر دوستی کا رشتہ کبھی قائم نہیں رہا تھا تو کافی عرصے سے ان کے درمیان احترام کا رشتہ ضرور قائم ہو چکا تھا ۔اب پچھلے کچھ عرصے سے مرتضی کو لگ رہا تھا جیسے یہ رشتہ بھی شاید قائم رہنا مشکل ہو رہا ہے وہ مومنہ (منیبہ) کی غلطیاں ہمیشہ سے اگنور کرتا آیا تھا لیکن آج کل جو ان کے درمیان اک خلش پیدا ہو رہی تھی

Copyright by New Era Magazine

یہ بہت مسئلوں کا باعث بن سکتی تھی بلکہ بن چکی تھی.وہ کبھی بھی زبردستی کے رشتوں کا قائل نہیں رہا تھا صبح نہ جانے کیسے نکاح والی بات اس کے منہ سے نکل گئی اور وہ اپنی اس حرکت پہ نہ اب تک کتنی بار ملال کر چکا تھا.

صبح مومنہ کی حالت زہن میں آتے ہی مرتضی نے ایک فیصلہ کرتے گہری سانس لی۔ اور گاڑی کا رخ مومنہ کے گھر کے راستے کی جانب کر دیا.راستے میں گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے اسے مومنہ کے گھر پہنچتے پہنچتے بھی گھنٹے سے زیادہ لگ گیا تھا.

شکر ہے آپ آئے"منہا نے دروازہ کھولتے ہی مرتضی کا پرجوش" استقبال کیا وہ نا چاہتے بھی ہنس دیا...

مجھے پتا ہوتا میری گڑیا میرا ویٹ کر رہی ہے میں پہلے آ جاتا "مرتضی" اندر کی جانب بڑھتے بولا .تو منہا بھی مسکرا دی...

باقی سب کہاں ہے"؟ وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھتا پوچھنے لگا".

امی ابھی روم میں گئی ہیں میں بلاتی ہوں،ویسے آپی کا آپ سے جھگڑا" تو نہیں ہوا تھا"؟'منہا نے رازداری سے پوچھا.

Copyright by New Era Magazine

مرتضی ایک پل کے لیے خاموش ہوا.پھر سنبھلتے بولا "کیوں اس نے کچھ کہا ہے"؟

نہیں کہا تو کچھ نہیں لیکن جب سے آئی ہیں عجیب چڑیل بنی ہوئی ہیں" دو بار میں پیٹتے پیٹتے بچی ہوں ،امی سے بھی اچھی خاصی ڈانٹ کھا چکی ہیں ویسے ری ایکٹ ایسے کر رہی ہیں جیسے ہم نے انکا ہاتھ کاٹا ہو اب بندہ پوچھے چوٹ پہ درد ہو رہا ہے اس میں دوسروں کا کیا قصور"منہا نان سٹاپ سٹارٹ ہو چکی تھی مرتضی کو اب تشویش ہوئی.

"منہا آنٹی کو بلانے جارہی تھی شاید تم"

اس نے بات پلٹتے کہا تو وہ چونکی.

او ہاں میں ابھی آئی وہ سر پر ہاتھ مارتی روم کی طرف بھاگی"۔اس کے جانے پر مرتضی نے صوفے کی بیک سے ٹیک لگا کے آنکھیں موند لی تھیں.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں ابھی ہی کلینک سے واپس آئے تھے کہ فہد نے آتے ہی اس سے شکوہ کیا.

Copyright by New Era Magazine

بھائی آپکو دیکھے بنا عمر کو یوں نہیں مارنا چاہے تھا.

اس کی بات سنتے ہی مرتضی نے غصے سے فہد کو دیکھا.

کچھ اور بھی رہ گیا ہے جو تم نے دیکھناہے؟ فہد نے آج سے پہلے مرتضی کے لہجے اور نظر میں اتنی نفرت کسی کے لیے نہیں دیکھی تھی .

مجھے وضاحت کا موقع تو دیں غلطی میری تھی بھائی "وہ اب بات کو ہاتھ سے نکلتے دیکھ کے بولا۔کم از کم وہ ایمان کی فیملی کی وجہ سے ایمان کو کھونا نہیں چاہتا تھا اور اس وقت مرتضی کا یوں بدظن ہونا اسے کس مشکل میں ڈال سکتا تھا وہ باخوبی یہ سمجھتا تھا".یہ ہے وضاحت تمہاری کہ غلط تم تھے؟ تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ تم نے اس لڑکی کو دھکا دے کے غلطی کی مسٹر فہد حیدر آپ جتنا مرضی چھپا لیں لیکن میں ہر بات سے آگاہ ہوں یہ لو دیکھو ویڈیو."فہد یک دم گھبرایا مرتضی کے لیے تو دو منٹ کا کام تھا شاپنگ سنٹر سے ویڈیو نکلوانا جس میں صاف نظر آ رہا تھا لڑکی نے آتے ہی بدتمیزی کی اور پہلے دھکا بھی دیا۔

Copyright by New Era Magazine

"پلیز بھائی معاف کر دیں انہیں"

کیوں معاف کر دوں انہیں ؟؟؟ انہیں سبق ملنا چاہے کہ کس فیملی ....سے دشمنی لی ہے انہوں نے ....مرتضی نے اب ترشی سے کہا

میں بات بڑھانا نہیں چاہتابھائی پلیز سمجھیے وہ ایمان کی فیملی ہے""

فہد نے التجا کی"۔بات بڑھ چکی ہے "اور اسکا آغازانہوں نے ہی کیا ہے۔۔اور اب وہ ضرور اس کا خمیازہ بگتے گا."مرتضی نے دو ٹوک کہا".وہ مجھ سے دشمنی مول چکا ہے یہ حد پار اس نے خود کی ہے....مجھے یاتمہیں تکلیف پہنچے گی تو میں عمر کو کسی سیف ہیون میں نہیں رہنے دوں گا میں اسے اسی کی زبان "میں جواب دوں گا یہ بات تم بھی جان لو آئی سمجھ

....بھائی پلیز اس ایشو کو نہ بڑھائیں پلیز

تم عقل سے پیدل ہو چکے ہو فہد اسے تمہیں ہاتھ لگانے کی " جرات کیسے ہوئی؟؟

اسکا خیال ہے میں یہ غنڈہ گردی برداشت کرلوں گا؟؟ اسے یہ چیز اس کی سوچ سے بھی دس گناہ مہنگی پڑے گی جس دو ٹکے کی

Copyright by New Era Magazine

وردی پہ وہ خود کو کوئی ٹاپ چیز سمجھ بیٹھا ہے ناں "کل اس کے بدن پہ یہ نہیں ہو گی پھر اسے اس کی اوقات کا پتا چلے گا.فہد کی مرتضی کا غصہ کم کرنے کی تمام کوششیں ناکام جا رہی تھیں.معاملہ اس حد تک بڑھ جائے گا اسکا اندازہ اسے نہیں تھا ..وہ اب اس وقت کو پچھتا رہا تھا جس وقت وہ مرتضی کے کہنے پہ شاپنگ سنٹر داخل ہوا اگر ہو بھی گیا تھا تو ایمان کو دیکھ کے خود پہ قابو رکھ لیتا تو شاید۔۔۔"بھائی آپ اس کے اگینسٹ کچھ بھی نہیں کریں گے "فہد نے اب دو ٹوک کہا.مرتضی خاموشی سے اس کا سنجیدہ چہرہ دیکھتا رہا.تو پھر اب وہ بھی نہیں ہو گا جو تم چاہتے ہو بھول جاو اس فیملی سے ہمارا اب کوئی واسطہ ہو گا کبھی "مرتضی نے بھی اسی کے انداز میں کہا.

بھائی آپ اسے انا کا مسئلہ کیوں بنا رہے ہیں کیوں آپ."اس سے" پہلے کہ فہد کچھ اور کہتا مرتضی کے موبائل پہ کال آنے لگی تو اس نے فہد کو چپ رہنے کا اشارہ کیا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Copyright by New Era Magazine

کیسی ہیں آنٹی آپ؟؟؟"

رمشا بگم مونا کی امی کو اندر آتا دیکھ کے مرتضی نے کھڑے ہو کر سلام کیا.

ٹھیک ہوں بیٹا معذرت تمہیں اس وقت تکلیف دی وہ اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہنے لگی.

آنٹی اب آپ پھر شرمندہ کر رہی ہیں مجھے"مرتضی سنجیدہ آواز میں بولا ۔

کیا کروں بیٹا مجھے اس لڑکی کی کچھ سمجھ نہیں آتی میری بلکل نہیں" سنتی اب ہاتھ پہ نا جانے کیا ہوا ہے میں صبح سے پوچھ پوچھ کے تھک گئی ہوں پر اس نے کچھ نہیں بتایا.بس جب سے آئی ہے کمرے میں بند ہے پہلے دو گھنٹے رو رو کے برا حال کر لیا اور وجہ نہیں بتائی پھر منہا کھانا لے کے گئی اس پہ چڑھ ڈوری میرا تو فکر سے برا حال ہو رہا ہے ...کب تک چلے گا یہ سب ۔اب بچی تو نہیں ہے لیکن اس کے رویوں سے میں پریشان ہو کر رہ گئی ہوں بیٹا"انہوں نے اپنے آنسو پونچھتے مرتضی سے شکایت کی...

Copyright by New Era Magazine

وہ چہرے پر سنجیدگی لیے خاموشی سے انہیں دیکھنے لگا".اب تو منہا کی بھی عمر بیاہ کی ہو رہی ہے لیکن پہلے بڑی کا کچھ ہو تو پھر اس کا بھی کچھ سوچوں بیٹا ہسپتال میں آج کیا ہوا تھا پلیز مجھ سے کچھ چھپانا مت" وہ اب سنجیدگی سے استفسار کرنے لگی.مرتضی تاسف سے سر ہلا کے رہ گیا .لیکن اب ان سے کچھ چھپانا بھی ٹھیک نہیں تھا وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ان کی طرف متوجہ ہوا".آنٹی دراصل ..وہ انہیں کچھ بتانے لگا جسے سن کر وہ ساکت رہ گیں..کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ ایک فیصلے پہ پہنچ چکی تھیں.تبھی منہا چائے کا ٹرے تھامے اندر داخل ہوئی ".چائے رکھو اور منیبہ کو بیجو"اب وہ منہا کو اسے بیجنے کا کہہ کے پھر سے مرتضی کہ ساتھ باتیں کرنے لگیں لیکن جب دس منٹ گزرنے کے بعد بھی وہ نہ آئی تو مرتضی کے منع کرنے کے باوجود وہ خود اٹھ کے منیبہ کے کمرے کی جانب بڑھ گیں.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆

Copyright by New Era Magazine

لوگوں کے ہجوم سے نکلنے کے بعد وہ منیبہ اور کنزا کو وہ ڈرائیور کے ساتھ گھر بھجوا چکا تھا جو ابھی جانا نہیں چاہتی تھی لیکن عمر کے سختی کرنے پہ دونوں خاموشی سے جا چکی تھیں۔ایمان کے ساتھ وہ ہسپتال گیا تھا لیکن ہسپتال سے واپسی تک اچھا خاصہ موڈ بگڑ چکا تھا اس کے بازو پر پلاسٹر کیا گیا تھا ۔۔جب مرتضی اسے دوبارہ گرا کے اس کے اوپر حملہ آور ہوا تھا عمر کا سارا وزن بازو پہ آیا تھا جس کی وجہ سے اس کی ہڈی پہ اچھا خاصہ سٹریس آیا تھا وہ مرتضی سے اپنا بچاو کرنے میں بھی ناکام رہا تھا اور پھر مرتضی جیسے اس پہ حاوی ہو گیا تھا۔وہ جیسے ہی اندر بڑھا شانزے بیگم بیٹے کی حالت دیکھ کے دہل گئی تھی جس کے چہرے پہ بھی اچھی خاصی چوٹیں دکھائی دے رہی تھی۔"یہ کیا ہوا ہے عمر"۔؟ وہ جلدی سے اسکی طرف بڑھیں.وہ خاموشی سے کمرے کی جانب بڑھنے لگا تھا کے احمر صاحب جو سامنے سے آرہے تھے اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کے دنگ رہ گئے۔"تم لوگ تو شاپنگ پہ گئے تھے یہ ریسلنگ کس سے کر کے آریے ہو'۔'؟ احمر صاحب نے بیٹے کی حالت پہ خود پہ قابو پا کے دریافت کیا۔اور عمر کو تو جیسے موقع

Copyright by New Era Magazine

چاہیئے تھا دل کی بھڑاس نکالنے کا۔"اپنی لاڈلی سے پوچھ لیں۔۔ ۔۔ جو اس سب سے باخوبی آشنا بھی ہے ۔۔اور اب کی بار تو وہ شخص مجھ سے بچ کے دکھائے اب ایک تو جان سے جائے گا۔۔ وہ بری طرح سلگ رہا تھا۔"یا اب وہ رہے گا یا میں"۔ عمر نے انتہائی غصے سے کہا وہ ایک دم عمر کے الزام پہ سلگ اٹھی تھی۔

میں ۔۔۔میں کیسے جانتی ہوں ؟آپ اپنی غلطی مجھ پہ نہ ڈالیں ویسے" ہی آپ کو تو موقع چاہیئے دوسروں پر اپنا رعب جمانے کا ۔۔ کیا بھونچال آگیا تھا جو آپ باکسنگ کرنے کی ریہرسل کرنے بیٹھ گئے تھے۔میں بھاگنے نہیں لگی تھی اتنا ہی ڈر تھا تو ساتھ نہ لے جاتے مجھے سمجھ نہیں آیا کیا اتنا بھونچال آ گیا تھا میرے دس منٹ غائب ہونے پہ؟"ایمان ٹپ کے بولی۔

اب عمر سارا واقعہ باپ کو بتانے لگا ۔۔۔احمر صاحب ایک دم سب سن کے طیش میں آئے تھے

Copyright by New Era Magazine

اس شخص کی اتنی ہمت وہ ہمارے خاندان کی عورت کو ہاتھ لگائے۔۔۔؟؟ تم کمشنر کو کال ملاو اور پتا کروا کے بتاو کون تھے یہ لوگ'۔'ایمان کا رنگ ایک دم سفید ہوا تھا۔

****

جو ہو فیصلہ وہ سنایئے ،اسے حشر پہ نا اٹھایئے"

"جو کرے گے آپ ستم وہاں وہ ابھی سہی وہ یہی سہی

مومنہ)منیبہ (دل پہ پتھر رکھ کے امی کی ضد کی وجہ سے اب یہاں موجود تو تھی لیکن اسے اس وقت ہر چیز سے عجیب سی کوفت ہو رہی تھی.

کیسی طبیعت ہے آپکی ڈاکٹر مومنہ"مرتضی نے چائے کا کپ اسے پیش" کرتے ہوئے دوستانہ انداز میں پوچھا.

زخم دینے والے مرھم لگاتے اچھے نہیں لگتے "وہ تلخی سے کہتی چائے" کا کم تھامتے دوسری طرف بیٹھ گئی.

ایم سوری مومنہ میں جانتا ہوں دانستہ ،نادانستہ میں پچھلے کچھ عرصے" سے آپکو کافی بار ہرٹ کر چکا ہوں لیکن میرا مقصد کبھی بھی آپ کو

Copyright by New Era Magazine

تکلیف دینے کا نہیں رہا"مرتضی نے نہ جانے کیوں جسٹیفیکیشن دینا چاہی جو کے اس کی طبیعت کا کبھی بھی خاصہ نہیں رہی تھی".مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے کہ آپ مجھے کبھی تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ میں تو فرسٹ ڈے سے جان چکی ہوں خدمت خلق کا جزبہ ہمیشہ سے آپکا میرے لیے ہی تو جاگتا ہے".

وہ انتہائی بدتمیزی سے کہتی اب چائے کا کپ واپس میز پر رکھ چکی تھی.مرتضی نے س سختی سے ہونٹ بینچے ،

میں شرمندہ ہوں صبح والی اپنی بات پہ".اگر آپ اس بات پہ خفا ہیں وہ نکاح والی بات میں ۔شاید غصے۔وہ اب بات ادھوری چھوڑتا مزید کہنے لگا ۔یہ آپکاحق ہے ڈاکٹر مومنہ آپ جس سے چاہیں لیکن..

مومنہ اس کی بات کاٹ چکی تھی"آپ کو میری شادی کی ٹینشن کے علاوہ کوئی اور کام نہیں ہے؟ "اس کا لہجہ عجیب سلگتا ہوا طنز میں ڈوبا تھا".میں فضول سی اور عام سی چیزوں کی ٹینشنز نہیں پالتا "مرتضی نے اپنا لہجہ تلخ رکھنے سے خود کو روکا وہ اس وقت جتنا تحمل کا مظاہرہ کر رہا تھا یہ لڑکی ہمیشہ کی طرح اس کے صبر کا امتحان لے رہی تھی".میں

Copyright by New Era Magazine

اتنی ہی "عام "ہوتی توکچھ لوگ ابھی تک میرے انتظار میں نہ بیٹھے ہوتے مومنہ نے جیسے اس پہ چوٹ کی.وہ اب مسکرایا تھا لیکن اس کی آنکھوں کی سرخی میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا.اتنے عرصے میں مومنہ (منیبہ) جان چکی تھی مرتضی کی آنکھیں اس کی اصل کیفیت بیان کرتی ہیں وہ اپنے چہرے کے تاثرات کو اکثر واضح نہیں ہونے دیتا". کس لہجے میں بات کر رہی ہو تم؟)"منیبہ کی ماں (جو ابھی اندر آ رہی تھیں اس کے اس انداز پہ حیران رہ گئیں". آپ نے آدھی رات مجھے نصیتیں سنانے کے لیے بلایا ہے ؟"منیبہ اب بے زاری سے اٹھتی بولی اور وہ فیصلہ سنانے کے اپنی بیٹی کے اس انداز پہ جیسے سلگ اٹھیں ". نہیں بیٹا لیے "وہ سنجیدگی سے کہتی صوفے پہ بیٹھ چکی تھی..کیسا فیصلہ؟؟؟؟ اس کا دل دھڑک اٹھا". منیبہ)مونا (تمھارے پاس دو آپشنز ہے یا تو تم کل ہی عمر کو کال کرو اور کہو تمھارا رشتہ مانگنے آئےہم اپنا سب کچھ گنوایا معاف کرتے ہیں میں تمہیں اس کے ساتھ رخصت کر دو گی اس کے بعد تمھارا ہم سے ہر رشتہ ختم ہو جائے گا یا پھر میری خواہش کے مطابق مرتضی سے تمھاری شادی طے ہے.ماں کے دو ٹوک انداز نے

Copyright by New Era Magazine

مومنہ کے پاوں کے نیچے سے زمیں کھینچی تھی اسے لگا جیسے اس کی ماں نے بڑے مجمعے میں اسے تھپڑ مارا ہو۔عمر ۔۔۔عمر ۔۔۔عمر ۔۔۔۔۔۔اس کا دماغ سائی سائی کرنے لگا.تو وہ انہیں ورغلا چکا تھا یعنی اس کا اندازہ ٹھیک نکلا...سامنے بیٹھا یہ شخص اس کی ماں کے سامنے آج کے واقعے کو اپنے ہی رنگ میں یقینا بیان کر چکا تھا "یہ خود کی بات منوانے کے لیے اس حد تک گر چکا سکتا تھا کیا؟؟؟ کہ اس کی زندگی کے ہر باب کو جاننے کے باوجود بھی وہ اسکی ماں کو اس کے حوالے سے نئ ازیت سے دو چار کر چکا تھا...اسے اس شخص سے شدید نفرت محسوس ہوئی.اس کی ماں کے آگے بھی اس کو زلیل کرنے سے نہیں رکا یہ.اس نے ماں کی جانب دیکھا جو ناراضگی سے منہ پھیر کے اب آنسو پونچھ رہی تھیں.کتنے آنسو نہ جانے اس کی بھی گال پہ گرے.وہ ماں کے پاوں کے قریب بیٹھتی بولی".امی میں تیار ہوں ۔۔۔ پلیز آپ مجھ سے خفا نہ ہو "اس کا دل ماں کی ناراضگی کو دیکھ کے جیسے دہل گیا تھا.یہ وہ جانتی تھی یا اس کا خدا کے پچھلے آٹھ سالوں سے عمر سے

Copyright by New Era Magazine

نفرت کا دعویدار ہونے کے باوجود آج کسی اور کے حق میں فیصلہ دینا کس قدر ازیت دے گیا تھا۔

"ان سے کہے جمعہ کو نکاح کے لیے ان کو انکی فتح مبارک ہو"

وہ روندھی آواز میں آخری الفاظ ادا کرتی بنا کسی کی جانب دیکھے کمرے سے جا چکی تھی.مرتضی اس کے لفظوں سے اپنے اندر عجیب سا اضطراب پھیلتا محسوس کرتا ساکت رہ گیا.

عجب کھیل ہے مٹی سے بنے لوگوں کا

بے وفائی کرو تو روتے ہیں ،وفا کرو تو رلاتے ہیں

مرتضی ابھی بھی دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ جا چکی تھی مرتضی کی انا مومنہ کے الفاظوں سے شدید ہرٹ ہوئی تھی وہ اسے کن لوگوں میں شامل کر رہی تھی ۔۔۔؟؟؟ ان میں۔ ؟؟ جو کمزور انسانوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔۔؟؟ یا پھر ان میں۔۔؟؟ جو مظلوم پر رعب جما کر گیڈر سے خود کو شیر سمجھ کے بیٹھے ہوں۔یعنی۔حد تھی ناں۔۔وہ اسے اس قدر گھٹیا اور پنچ زہن کا سمجھ رہی تھی ۔ ایک ایسا مرد جو مرد اپنی عورت کو بے بس کرنے یا اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھانے کو

Copyright by New Era Magazine

اپنی مردانگی سمجھتے ہیں۔۔ وہ تو خود ایسے مرد کو انسان ہی نہیں سمجھتا تھا چاہے ساری زندگی وہ صنف نازک سے دور رہا تھا لیکن اس نے ہمیشہ انہیں عزت کی نگاہ سے ہی دیکھا تھا پھر چاہے مقابل عورت مومنہ جیسی ہوتی یا شہر کے رنگین علاقوں میں تماشائیوں کا دل بہلاتی طوائف ۔ایمان کے ساتھ حد درجہ خلش رکھنے کے باوجود اس نے ہمیشہ اس کا لحاظ رکھا تھا وہ تو ہمیشہ سے ایسے مردوں کو مرد ہی نہیں سمجتا تھا جو عورتوں کو زیر کر کے خوش ہوں اور آج مومنہ)جس کی محبت اس کی رگ رگ میں دوڑتی تھی (وہ اسے اتنی پیچ سوچ کا انسان سمجھی تھی۔؟"اس کی زندگی میں ہزاروں لڑکیاں اس کی جانب بڑھی تھی کئی نے دوستی کرنا چاہی اور بہت سی نے پرپوز بھی کیا لیکن اس نے ھمیشہ شائستگی سے ان سے معزرت کی۔اسے شائد ہی یاد ہو اس نے آج تک کسی لڑکی سے دوستی کی ہو وہ اپنے سٹاف کے ساتھ بھی ایک لمٹ تک تھا اور مونا کے ہاتھوں شائد اس نے ساری زندگی خوار ہی ہونا تھا اسکے دل نے اذیت سے سوچا۔۔

یہ شائد اتنے دل توڑنے کی سزا تھی

Copyright by New Era Magazine

مرتضی تم دل توڑنا جانتے ہو اور مجھے ڈر ہے اگر تمہارا ٹوٹا تو تم ریزہ" ریزہ ہو جاو گے کیونکہ جو دل توڑنا جانتے ہوں وہ خود اس کا درد نہیں سہہ پاتے"۔

اچانک کسی کے کہے الفاظ اس کے کان میں گونجے تھے شائد صرف ایک لڑکی کے ساتھ ضرور زیادتی کر گیا جس کا خمیازہ اب تک بھگت رہا ہوں اس رات اگر وہ۔۔۔ نہیں وہ زیادتی نہیں گناہ تھا ۔۔۔وہ۔۔سوچتے سوچتے اپنی مٹھیاں بھینچ گیا۔۔اس کی سوچوِ کا ارتکاز رمشا بیگم نے توڑا۔"مرتضی بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری۔؟ انہوں نے اس کی سرخ آنکھیں اور چہرہ دیکھ کے پوچھا۔

آنٹی میں زبردستی کے رشتوں کا قائل نہیں ہوں نہ میں ایسی ابنارمل" انسانوں جیسی زندگی گزارنا چاہتا ہوں جہاں صرف کمپرومائز ہو،آپ جانتی ہیں اگر ۔۔۔۔ مرتضی نے اپنی ادھوری بات چھوڑتے انکی جانب دیکھا۔"بیٹا میں جانتی ہوں لیکن یقین جانو مجھے یقین ہے آج تمہاری سنگت میں آنے کے لیے اگر ناخوش ہے کل وہ ضرور آسودہ ہو گی ۔۔میں یہ بھی جانتی ہوں شائد میں تمہارے ساتھ نا انصافی کر رہی

Copyright by New Era Magazine

ہوں لیکن کیا کروں میں ان سب کا مداوا کرنا چاہتی ہوں کہ کم عمری میں میری بیٹی جو ازیتیں اٹھا چکی ہے اللہ دشمن کو بھی اس سے آشنا نا کروائے"۔انکا غمگیں لہجہ ملال زدہ سا تھا۔۔شائد خود غرض ہو رہی ہوں لیکن کیا کروں؟ ایک ماں ہو اور ماں کا دل ایک ماں ہی جان سکتی ہے یا اللہ ۔۔۔مجھے یقین ہے تمہارے علاوہ دنیا میں کوئی شخص اسے خوش نہیں رکھ سکتا ۔۔۔ایک ماں تم سے اپنےٴ بیٹی کی خوشیوں کی بھیک مانگ رہی ہے ."اب وہ باقاعدہ روتی بولیں تو مرتضی ایک دم نادم ہوا تھا"آنٹی اپ یہ کیا کر رہی ہے پلیز آپ بس حکم دے "۔۔وہ اب اٹھ کے انکے پاس بیٹھتا ان کے گرد بازو حمائل کرتا بولا۔"آنٹی آپ بس مجھے دو ہفتوں کا ٹائم دے دیں تب تک میں بابا جانی اور فہد کو بلا لوں۔وہ نرمی سے بولا۔"ٹھیک ہے جیسے تمہیں مناسب لگے "وہ اس کا ماتھا چوم کر بولیں تو کچھ سوچتا وہ ان سے اجازت لیتا گھر کے لیے نکلا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ دکھ نہیں کےاندھیروں سے صلح کی ھم نے

Copyright by New Era Magazine

ملال یہ ہے کے اب صبح کی طلب بھی نہیں

مومنہ)منیبہ (فجر کی نماز پڑھ کے چھت پہ آ گئی رات بھر جاگنے کی وجہ سے اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔۔ وہ جو پچھلے کئی سالوں سے سمجھتی تھی کہ اسے کوئی شے اب درد سے آشنا نہیں کروا سکتی ایک بار پھر سے نئی ازیتوں سے آشنا ہوئی تھی کل اُس)عمر (شخص نے اس کو ایک بار پھر سے مارنے میں شائد کوئی کمی چھوڑ دی تھی جو یہ شخص)مرتضی(ادھوری نہیں چھوڑنا چاہتا تھا، وہ مرتضی کے حق میں فیصلہ تو سنا آئی تھی لیکن وہ اب اندر ہی اندر مر رہی تھی اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔وہ اپنی زندگی میں سے شادی جیسا باب جیسے وہ اپنے تیئں بند کر چکی تھی اب دوبارہ سے شامل ہوتا اسے وحشت میں ڈال رہا تھا۔اس نے زندگی میں عمر کے لیے ہی ہر جزبہ محسوس کیا تھا اور ہر حسین خواب میں بھی اسے ہی پایا تھا لیکن اُس جان لیوا وقت کے بعد کے بعد بھی عمر اس کے خوابوں میں نہیں تھا تو کوئی اور بھی شامل نہیں ہو پایا تھا۔اچانک اس کے کان میں کسی وقت میں اپنے کہے الفاظ گونجے

Copyright by New Era Magazine

میں بھی کتنی بے وقوف ہو ناں کتنی آسانی سے آپ کے حق میں" فیصلہ سنا دیا اور اب آپ کو میری قدر نہیں ، لیکن جب میں آپ کے پاس نہیں ہو گی نہ تب قدر آئے گی میری"۔۔ عمر کی خفگی پر اس نے جان بوجھ کے یہ الفاظ بولے تھے

کیوں تم کہاں جا رہی ہو "؟ ۔عمر نے بات کو بنا سمجھے حیرانگی کا اظہار کیا۔

ایک شہزادہ ملا ہے مجھے جو مجھے تم سے چھیننا چا رہا ہے "منیبہ نے" بھی اب اپنی مسکراہٹ روکتے کہا۔اور وہ ھمشیہ کی طرح چڑ گیا تھا ۔"اگر ایسا ہوا تو میں اس شخص کی جان لے لوں گا جو تمہیں مجھ سے چھیننے کا خیال بھی زہن میں لائے گا "۔ لہجے میں سختی سموئے وہ غرایا تھا۔۔ منیبہ نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔"مجھے جو بھی لے کر جائے گا میری پوری آمادگی سے لے جائے گا "منیبیہ نے اب اترا کے دیکھا

اگر یہ خیال تمہارے بھی دماغ میں آیا تو میں جان لے لو گا تمہاری" بھی اوراس کی بھی"۔۔ ایک دم ہوتی بھاری آواز منیبہ کے کان میں گونجی تھی

Copyright by New Era Magazine

جان تو واقعی میرے لے ہی چکے ہو تم "اس نے آنکھیں بند کرتے"
ہوئے سوچا۔اچانک عمر کا عکس اس کے سامنے لہرایا تھا اس نے جلدی
سے آنکھیں کھولی

اسے اپنے اندر ایک عجیب سی وحشت اور ازیت اترتی محسوس ہو ئی تھی
جو شائد ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ ہی رہنی تھی

تلاش کر میری کمی کو خود میں
درد ہو تو سمجھ لینا رشتہ اب بھی باقی ہے

****

مرتضی اس وقت جم میں موجود تھا کانوں میں ہیڈ فون لگائے وہ پچھلے
چار منٹ سے میٹ پہ مسلسل راکنگ پلینک کی پوزیشن میں تھا اس کے
چہرے سے پسینے کی بوندیں نیچے گر رہی تھیں یہاں تک کہ اس کا پورا
جسم پسینے میں شرابور ہو چکا تھا....

اس کا دوست جو اس کے ساتھ آج پلینک ٹائمنگ کی ریس لگا چکا تھا
چار منٹ پچپن سیکنڈ پہ اب سیدھا لیٹ چکا تھا اور اس نے اب رشک

Copyright by New Era Magazine

سے مرتضی کی جانب دیکھاجو ابھی بھی اسی پوزیشن میں تھا لیکن اب اس کے لبوں پہ فخریہ مسکراہٹ بھی تھی...

یہ سچ تھا اس جم میں سب سے لمبے پلینکس مرتضی ہی کرتا تھا چاہے وہ سائڈ پلینکس تھے، راکنگ یا دوسرے...اچانک کسی نے مرتضی کے کان سے ہینڈ فری اتاری تھی مرتضی نے سر اٹھا کے دیکھا تو سامنے معید کو دیکھ کے اٹھا....

انکل کی کال ہے وہ کہہ رہے ہیں ضروری کام ہے تم سے"مرتضی نے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا....

اس وقت چچا کی کال دیکھ کے وہ ٹھٹکا وہ بہت کم اسے کال کرتے تھے اور اب اتنی صبح وہ اسے کیوں کال کر رہے تھے؟؟ خیریت تو تھی؟؟

کہاں ہو تم؟

کب سے کال کر رہا ہوں انکی غصیلی آواز سن کے مرتضی کو خطرے کی گھنٹی محسوس ہوئی...

جم میں ہوں "کیوں خیریت ہے؟وہ لمبا سانس کھینچتا ،اپنا فیس ٹاول اٹھا کے چہرہ صاف کرتے بولا...

Copyright by New Era Magazine

تمہارے ہوتے خیریت ہو سکتی ہے بلا "انہوں نے طنز اور غصے سے کہا...

کیوں اب میں نے کیا کیا ہے؟

...مرتضی جانتا تھا وہ کیا کہے گے پھر بھی نا سمجھ بنتے پوچھنے لگا

یہ ایس ایچ او عمر کو تم نے معطل کروایا؟

ان کی بات سنتے ہی مرتضی کے لبوں پہ مسکراہٹ آئی

توآپ اتنی معمولی سی بات کو لے کے ڈسٹرب ہو رہے ہیں؟ ہلکے پھلکے لہجے میں کہتے اس نے ٹاول سائیڈ پر رکھا...

معمولی کے بچے تم نے معمولی رہنے کب دی ہے....اگر کوئی مسئلہ تھا مجھے بتاتے میں اس کی وردی کیا اس کی لاش تمہارے قدموں میں گرا دیتا ،،،لیکن تم ہو صدا کے ڈفر....

مجھے لاش نہیں چاہے تھی اسی لیے آپکو نہیں بتایا مرتضی اب ترشی سے کہتا باہر کی جانب بڑھا کیوں کے میوزک والیم کی وجہ سے اسے بات کرنے میں مسئلہ ہو رہا تھا....

"اچھائی کے پیکر پھر وردی بھی نہ اترواتے اس کی

Copyright by New Era Magazine

اب کہاں گئی تمہاری کتابی باتیں...اس طرح تمہیں سیاست یا سول سروس میں نہیں آنا تھا کیوں کے یہ تو ظالموں سے بھری پڑی ہے بہت ظلم کیے جاتے ہیں یہاں اب تم بھی زرا رحمدلی کا مظاہرہ کرتے ....معافی مانگ لیتے انہوں نے اک بار پھر مرتضی پہ بھر پور طنز کیا

ہوا کیا ہے جو صبح صبح معمولی بات پہ میرا سر کھا رہے ہیں؟؟؟ وجہ بتائیں مجھے"

...مرتضی بھی اب سلگ کے رہ گیا

ہر جگہ تمہارے نیک اعمال کا تزکرہ ہو رہا ہے لاڈلے اچھی خاصی عزت میں اضافہ ہو چکا ہے تمہاری اچھائیوں سے جلدی گھر آو بتاتا ہوں تمہیں"

...مرتضی کو اب واقعی کچھ بڑا مسئلہ لگا تھا جو چچا اس طرح پریشان تھے کال بند ہوتے ہی وہ کچھ دوچتا ریسیپشن کی طرف بڑھا اور نیوز چینل آن کرتے ہی جو بریکنگ نیوز سننے کو ملی وہ اسے اچھا خاصا جھٹکا لگا چکی تھی...

****

Copyright by New Era Magazine

ایمان نہ جانے کب سے فہد کا نمبر ڈائل کر رہی تھی لیکن وہ اٹھانے کو نہیں آ رہا تھا

اسے اب اس پہ رہ رہ کے غصہ آرہا تھا جو خود تو مرا تھا ساتھ اسے بھی مروانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی....

وہ کنزا کے ساتھ جیولری دیکھ رہی تھی کنزا نیکلس دیکھنے سامنے وال مرر کی طرف گئی کہ اچانک اسے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا جب اس نے پیچھے پلٹ کے دیکھاتو فہد کو دیکھ کے ایک دم حیران ہوئی وہ کنزا کے سامنے اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی...

آپ کون ؟؟اس نے انجان بنتے کہا...

ایمان میری بات سنو میں جانتا ہوں تم خفا ہو میرے کل کے رویے کی وجہ سے میں غصے میں تھا سوری....

اسی لیے موبائل آف کر دیا ...وہ سمجھا تھا شاید ایمان خفگی کی وجہ سے کہہ رہی ہے...

آپ کون ہیں محترم ؟؟ ایمان اسے کہتی آگے بڑھنے لگی لیکن وہ اس کا بازو پکڑ کے دوسری طرف لے گیا تھا...

Copyright by New Era Magazine

اسے لگا تھا شاید کنزا نے اسے جاتے نہیں دیکھا لیکن وہ اسے فہد کے ساتھ جاتے دیکھ چکی تھی...

وہ جو فہد کی وضاحت سن کے مطمئن ہوئی تھی کے اس کی شادی فہد سے ہی ہو گی کنزا کا سوچتے ہی جب وہ فہد کو خدا حافظ کہتی واپس آئی اسے وہ کہیں نہیں ملی وہ واپس باہراسے ڈھونڈنے کی غرض سے آئی جب سامنے وہ فہد کے ساتھ اسے الجھتی ملی...

تبی نہ جانے کس بات پہ فہد نے اسے دھکا دیا لیکن اس کے پاس پہنچنے تک عمر بھی وہاں آچکا تھا...وہ پریشان ہوتی فہد کو کال کرنے لگی لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا...

کیا مصیبت ہے "وہ بڑبڑائی تھی تبی منیبہ کی کال آنے لگی اور وہ اس سے عمر کا پوچھنے لگی...

مجھے نہیں پتا کیسا ہے وہ اتنی فکر ہے تو خود معلوم کر لو ،،ایمان پہلے ہی جو تپی ہوئی تھی منیبہ کا سوال سنتے ہی چڑ گئی جو اس سے عمر کا حال پوچھ رہی تھی...

جانتی ہو تم کیا کہہ رہی ہو؟

Copyright by New Era Magazine

...کیا ایمان نے انجان بنتے پوچھا

...تمہارا کیوں موڈ آف ہے ؟؟؟ منیبہ نے حیرانگی سے پوچھا

...فہد کال نہیں اٹھا رہا ایمان کے منہ سے بے ساختہ نکلا

...اف دفع مارو اسے "منیبہ کے لاپرواہ انداز پہ ایمان کا پارہ ہائی ہوا

...تمیز سے بات کرو اس کے لیے "ایمان نے بھی درشتی سے کہا

ایمان تم خود کے ساتھ غلط کر رہی ہوں منیبہ اس کی بات اگنور کرتی

...اب اصل بات پہ آئی

کیا غلط ؟؟؟

...ایمان نے الٹا سوال کیا

تم اچھے سے جانتی ہو میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں "تمہاری

شادی کی ڈیٹ طے ہو رہی ہے اور اب فہد کا اس طرح وہاں آنا یہ

...سب کیا ہے

تم میری اماں نہ بنو مجھے زیادہ پتا ہے میں کیا کر رہی ہوں ویسے بھی

..میں ماما کو صاف انکار کر چکی ہوں

Copyright by New Era Magazine

ایمان تم بہت غلط کر رہی ہو سلمان بھائی بھی اچھے خاصے ہیں اور تم کن چکروں میں پڑ رہی ہو....

منیبہ نے اسے سمجھانا چاہا...

مجھے ابھی سے تم میں روایتی بھابیوں والے جراثیم نظر آنے لگے ہیں منیبہ....''وہ غصے سے کہہ کر کال کاٹ چکی تھی

اور اس کی بات سنتے ہی منیبہ شاگڈ رہ گی...

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام کے پانچ کا وقت تھا اور وہ دونوں ایک ریسٹوران میں بیٹھے ہوئے تھےمرتضیٰ کے انداز سے ہی آج اس کی خوشی جھلک رہی تھی کوئی بھی اس کے چہرے سے اس کی خوشی کا اندازہ اچھے سے لگا سکتا تھا...

ویٹر سے مینیو کارڈ لے کر ڈاکٹر قدوس نے بند کر کے ٹیبل پر رکھ دیا اور پھر سے نظریں مرتضیٰ پہ جما دیں ...وہ حیرانی سے انہیں دیکھنے لگا...

''لنچ میری طرف سے ہے مگر مینیو تم طے کرو''

ڈاکٹر قدوس کی بات پہ مرتضیٰ نے ابرئے اچکائے...

Copyright by New Era Magazine

تمھاری طرف سے یہ دعوت بڑا اچھا سرپرائز ہے پہلے تو تم نے کبھی"

ایسی دعوت نہیں دی؟بلکہ ہمیشہ میرے ہی والٹ پہ ہاتھ صاف کیا ہے

"مرتضی کے لبوں پہ اب دھیمی مسکراہٹ بھی تھی ۔

ہاں کیوں کے اب مجھے ٹھنڈ پر گئی ہے کوئی میری طرح تمھارے"

"والٹ پہ بھی ہاتھ صاف کرنے والا آ رہا ہے

مرتضی کےلبوں پہ ڈاکٹر قدوس کی بات سمجھ کے مسکراہٹ گہری ہوئی تھی...

لنچ آ گیا اور وہ دونوں لنچ میں مصروف ہو گئے...

یار،چلو شکر ہے تمہاری بھی آزادی کے دن ختم ہوئے بہت اڑالی تم نے بھی عیاشیاں "ڈاکٹر قدوس نے اب مزاق کرتے کہا....

فکر نہ کرو میں تمہاری طرح اتنا شریف نہیں ہوں

مرتضی نے ویٹر کو اشارہ کرتے اسی کے انداز پہ کہا...

اور اس کی بات سمجھ کے ڈاکٹر قدوس اب دانت پیستے بولے تھے...

Copyright by New Era Magazine

دیکھ لوں گا تم کتنے تیس مار خان ثابت ہوتے ہو شادی کے بعد ہر شخص ہی بیوی کے اشاروں پہ ناچتا ہے...تمہارا بھی شمار انہی میں ہو گا۔۔۔ ڈاکٹر قدوس نے لہجہ سنجیدہ رکھنے کی کوشش کرتے ہوتے کہا

اسی لیے میں شادی نہیں کر رہا تھا مجھے اپنی آزادی بہت پیاری ہے لیکن تمہاری نظر لگ ہی گئی ۔۔۔ ، مرتضی نے غیر سنجیدگی سے کہا تو ڈاکٹر قدوس نے مرتضی کی بات پہ اسے گہری نظروں سے دیکھا تھا جو پورے موڈ میں تھا

اچھا اب کوئی بہانہ وہانہ نہیں چلے گا پارٹی پرسوں ہی ہے اور تہاری پرفارمنس لازمی ہے۔۔۔

ایک سزا ہی بھگتنے دیں اور ظلم لازم ہے کیا ؟مرتضی نے خجل ہوتے ہوئے کہا۔۔ وہ جس ٹاپک سے صبح سے ڈاکٹر قدوس سے بچنے کی کوشش میں تھا بات کا اختتام پھر اسی پہ ہو رہا تھا

ڈاکٹر قدوس مرتضی کی شادی کا سن کر بہت خوش ہوئے تھے ان کے خیال میں جب تک سلمان صاحب یا فہد واپس نہیں آرہے تھے ایک پارٹی رکھ کے باقاعدہ اعلان کر دینا چاہئے تھا مرتضی کے لاکھ انکار کے

Copyright by New Era Magazine

بعد بھی مرتضی کو ڈاکٹر قدوس کی بات ماننی ہی پڑی تھی وہ جانتا تھا
ڈاکٹر قدوس نے اسکا ہمیشہ بڑے بھائیوں سے بڑھ کے ساتھ دیا تھا اب
اسے نے انکے اگے ہتھیار ڈال ہی دیے تھے
مرتضی سدھر جاو اب تمہیں کسی بھی قسم کی رعایت نہیں ملنے والی
پورے چالیس سالوں سے میں نے ویٹ کیا ہے کہ خود پہ کیے گئے
مظالم کا گن گن کے بدلہ تمہاری شادی والے دنوں میں لینا ہے ۔۔۔
ڈاکٹر قدوس کی بات پہ مرتضی کا قہقہ گونجا تھا۔۔۔
او یعنی جناب دو سال کی عمر سے ہی انتظار میں تھے کب مرتضی حیدر
دنیا میں تشریف آور ہو اور کب اس سے گن گن کے بدلے لیے
جائیں؟؟؟ آہاں۔۔؟؟ ۔۔ اپنی ہنسی روکتے ہوئے اسنے نرمی سے پوچھا۔۔
بلکل کیوں کے میں نے تب ہی ایک جن خواب میں دیکھ لیا تھا جس
کے ساتھ مجھے ساری زندگی سر کھپاتے رہنا ہے۔۔اور اب بیچاری وہ پری
ویسے تم اعتراف نہ بھی کرتے میں بہت پہلے سے جان چکا تھا مومنہ،،
سے تمہیں محبت نہیں عشق ہو چکا ہے۔۔۔ وہ کافی پرجوش نظر آرہے
تھے۔۔ مرتضی ان کے انداز پر

Copyright by New Era Magazine

دونوں کہنیاں ٹیبل پہ ٹکا کے ڈاکٹر قدوس کا چہرہ دیکھنے لگا جو اس کی شادی کا سن کے بہت ہی پرجوش ہو چکے تھے
لیکن مرتضی نے اب کی بار جواب نہیں دیا تھا
****

ناظرین ھم آپکو تازہ ترین خبر سے آگاہ کرتے جارہے ہیں۔۔۔ملک کی دوسری بڑی جماعت کے رہنما شہروز حیدرجو قائد غزب اختلاف کے رکن قومی اسمبلی بھی ہے ان کے بھانجے کل شام غنڈہ گردی کرتے پکڑے گئے ہیں ۔۔۔جی ناظرین بلکل یہ منظر نہ تو ریسلنگ کا ہے اور نہ ہی باکسنگ رینگ کا ہے یہ منظر ہے مشہور ۔۔۔۔شاپنگ مال کا جہاں جناب کا چھوٹا بھانجا آپ کو اس ویڈیو میں لڑکی کو دھکا دیتے نظر آرہا ہے۔۔۔نیوز اینکر فرفر بول رہی تھی۔۔
پھر سے دیکھاتے چلیں کہ کس سفاکی سے انہوں نے ایک عورت کی تذلیل کی ہے۔۔ ایسا دھکا دیا کے وہ برے طریقے سے نیچے جا گری لیکن بات یہی ختم نہیں ہوتی۔۔۔ اس بار نیوز اینکر بولتے ہوئے طنزیہ ہنسی تھی۔۔

Copyright by New Era Magazine

یہ کہنا بجا ہوگا کہ چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں ، بڑے میاں سبحان اللہ ۔۔۔اب یہ دیکھیے بڑا بھائی کس قدر۔۔۔ مرچ مصالحہ لگا کر بھرپور انداز میں چلتی نیوز پل بھر کو مرتضی کے حواس مختل کر گئی تھی۔۔
اسے یقین ہو چلا تھا کہ اب اسکی کلاس ضرور لگے گی۔۔۔
اب وہ کال ملاتا نیوز کاسٹر کی ہسٹری اور خبر لیک کرنے والے کے بارے میں پتا کروانے کا حکم دے چکا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مومنہ چار دنوں بعد آج ہسپتال آئی تھی ۔۔اس کا صبح مرتضی سے سامنا نہیں ہوا تھا ،اور وہ یہ بات اب وہ جان چکی تھی مرتضی ان لوگوں میں سے تھا اگر اسے محسوس ہوتا تھا کوئی اسے اوائڈ کر رہا ہے وہ خود اس سے مخاطب نہیں ہوتا تھا اسی لئے اسے مرتضی کا کوئی ڈر نہیں تھا ابھی وہ مریض کا بی پی چیک کر رہی تھی کے اس کے واٹس ایپ پہ آیا مسیج پڑھ کے وہ سخت بد مزہ ہوئی

Copyright by New Era Magazine

مومنہ میں آپ کا گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔فری ہوتے ہی اجائے۔۔۔وہ اسے کوئی سخت جواب دینے ہی لگی تھی لیکن اسے اچانک کچھ یاد آیا اور وہ فارغ ہوتے جلدی سے باہر کی جانب بڑھی

مرتضی نے اسے آتا دیکھ کے فرنٹ سیٹ کا دروازہ اوپن کیا

السلام وعلیکم ۔۔۔مرتضی اس کے سلام کرنے پر حیران ہوا ۔۔۔لیکن اس نے حیرانگی ظاہر نہیں کی

وعلیکم السلام ۔۔۔ وہ جواب دیتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

مومنہ کتنی دیر اس کے بولنے کا انتظار کرتی رہی لیکن جب وہ خاموشی سے ڈرایونگ کرتا نہ جانے کن راستوں میں گاڑی لے جانے لگا نہ چاہتے اسے بولنا پڑا

ھم کہاں جا رہے ہیں ؟ اس نے اب سنجیدہ لہجے میں پوچھا

مومنہ کے سوال پہ اس نے بھی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

مومنہ نے چونک کے اسے دیکھا اس کے انداز سے مومنہ کو لگا جیسے وہ کسی گہری سوچ میں تھا

Copyright by New Era Magazine

میرے گھر کا راستہ شائد آپ بھول گئے ہیں؟ اب کی بار مونہ نے دو ٹوک انداز میں کہا

جی بلکل کیونکہ میں آپکو اب بس ہمارے گھر کے راستے سے آشنا کروانا چاہتا ہوں ۔۔۔ جواب دیتے مرتضی کی آنکھیں مسکرائی تھی

لیکن مرتضی کا اندازہ کہ وہ چڑے گی منیبہ کے ردعمل پہ غلط ثابت ہوا وہ خاموشی سے باہر دیکھنے لگی کچھ پل خاموشی کے بعد مرتضی کو اب بولنا پڑا

آپ جانتی ہے ڈاکٹر قدوس نے ھمارے لیے پارٹی ارینج کی ہے اور ھمیں رات کے سات بجے سے پہلے وہاں پہنچنا ہےمجھے آپ کے لیے کچھ خریدنا بھی ہے تو میں نے سوچا کیوں نا، ھم وہی سے ریڈی ہو لیں۔۔؟؟ کہتے ہوئے وہ سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھ بھی رہا تھا۔۔

ھم ایک ساتھ ہی وہاں چلے گے آنٹی اور منہا کو میں انفارم کر چکا ہوں۔۔ اب مرتضی نے بھی بنا تمہید باندھے کہا ۔۔۔

میں بھی؟اس کے انداز میں حیرت سے زیادہ انکار کا شائبہ تھا

Copyright by New Era Magazine

کیوں آپ کو کوئی اعتراض ہےَ؟مرتضی نے سوالیہ نظروں سے کہا

نہیں ۔۔وہ اب کی بار جواب دے کے پھر سے باہر دیکھنے لگی ۔

مرتضی کو اس کا یہ انداز عجیب سا لگا تھا یہ ایک بار پھر سے اپنے خول میں جا رہی ہے؟!

اتنی فرمانبرداری۔۔۔اسے عجیب سی الجھن ہونے لگی

لیکن وہ خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے لگا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسے فری ہینڈ دے کر مرتضی اب جیسے خود وہاں موجود نہیں تھا۔۔ ارد گرد کا مکمل توجہ سے جائزہ لیتا وہ اس سے بالکل انجان نظر آرہا تھا یہ الگ بات تھی کہ جسم کا ہر عضو اسی کی جانب متوجہ تھا جو اکیلے ہی یہاں وہاں کھپتی کنفیوژ ہونے لگی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ کیا لے ۔۔ پتا نہیں اب یہ پارٹی کا چونچلہ بہت ضروری تھا کیا۔۔؟؟ وہ کلس کر سوچتی مرتضی کی جانب پلٹی پچھلے بیس منٹ سے فون میں مصروف تھا

کچھ رہ تو نہیں گیا۔۔؟؟ اسے دیکھتا اب وہ قریب آتے پوچھنے لگا

اسکے معصوم سوال پر مومنہ کا دل کیا اسکے سر پر رکھا نالوں کا گچھا کھینچ لے۔۔ اب بھلا وہ اسے کیا بتاتی ابھی تو اس نے کچھ لیا ہی نہیں تھا۔۔

وہ۔۔۔ میں ابھی دیکھ رہی ہوں۔۔ منہ بسورتے ہوئے اسنے بولنے کی کوشش کی تو اسکی آدھی بات سن کر ہی وہ اسکی بات کاٹ گیا۔۔

میرا خیال ہے کہ آپ ونڈو شاپنگ کسی اور دن کے لیے بچا کر رکھیں ابھی جو ضروری ہے کم ازکم وہ لے لیں۔۔ اسنے سنجیدہ مگر کٹیلے لہجے میں کہا تو وہ مزید سلگی۔۔ مرتضی حیدر بات کرے اور الفاظ طنز سے خالی ہوں کیا یہ ممکن تھا۔۔؟؟ وہ مرتضی کے طنز پہ سوچ کہ رہ گئی جبکہ وہ اسے فری ہینڈ دے کر پچھتایا تھا ۔۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے ایک جانب کرتا وہ خود آگے بڑھتا اب اسکے لیے لباس منتخب کرنے لگا۔۔ آدھے گھنٹے کی مشقت کے بعد وہ اسکے لیے پارٹی کے لیے ایک موزوں لباس اور دوسرے ضروری لوازمات خرید چکا تو وہاں سے اسے سیدھا بیوٹیشن کے پاس لایا تھا۔۔ اسے وہاں چھوڑ کر وہ ڈاکٹر قدوس کو فون کرنے لگا

Copyright by New Era Magazine

بیوٹیشن کے مہارت سے چلتے ہاتھوں نے اسے بہت جلد ایک الگ روپ دے دیا تھا۔۔مومنہ نے جیسے ہی آئنے میں اپنا اداس لیکن جگمگاتا عکس دیکھا تو کتنی ہی دیر تک وہ خود پر سے نظریں نہیں ہٹا پائی۔۔ باہر گاڑی کے ھارن سے اسے انداہ ہوا کہ مرتضی اسے لینے آ چکا ہے

بیچ کی مانگ نکال کر آبشار کی مانند پھسلتے سیاہ بالوں کو دونوں طرف سے کان کے پیچھے کیا ہوا تھا۔۔۔خوبصورت میکسی کے ساتھ اسے مرتضی کے پسند کیے جھمکے بہت پسند آئے تھے

اس میں کوئی شک نہیں تھا وہ اس وقت نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔ وہ بیوٹیشن کے علاوہ اب تک وہاں موجود کتنی لڑکیوں سے اپنی تعریف سن چکی تھی۔۔ مرتضی کے سامنے جانے کا تصور کرلے جانے کیوں اسکی ہتھیلیاں عرق آلود ہوئی تھیں۔۔

دھڑکتے دل کو سنبھالتی وہ سنبھل سنبھل کر قدم اٹھاتی پارلر سے باہر آگئی

نتیجتاً گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے مرتضی کی نگاہ اس ہر پڑی تھی۔۔دونوں کی نظریں ملی تھی پہلی نگاہ پل بھر کو ٹھہری پھر ٹھٹھک

Copyright by New Era Magazine

کر سمٹ گئی۔۔ مرتضی کی نگاہوں کی یہ چوری مومنہ کی سانسیں بے ترتیب کر گئی تھی۔۔ وہ ان نظروں میں اپنے لیے ستائش محسوس کر چکی تھی،،،وہ اس کے لئے دروازہ کھولتا اگلے پل نظریں چرا چکا تھا ۔ وہ اس طرح تیار ہو کے مرتضی کے ساتھ پہلی بار سفر کر رہی تھی بے شک مرتضی کی آنکھوں میں اس نے اپنے لیے ستائش دیکھی تھی لیکن لبوں سے کچھ نہ بول کے اس نے جیسے اس کے لئے آسانی پیدا کر دی تھی لیکن پھر بھی اسے اس وقت عجیب سی ھچکچاہٹ ہو رہی تھی وہ اپنے ہاتھوں کو گود میں رکھ کے اپنی انگلیوں سے کھیل رہی تھی جو صاف اس کی بے چینی ظاہر کر رہی تھی ۔۔اس کا بے نیاز انداز جہاں اسے حوصلہ دے گیا تھا لیکن اس کا تعریف نہ کرنا مومنہ کو نہ جانے کیوں اچھا نہیں لگا تھا اسے لگا تھا وہ اس کی ضرور تعریف کرے گا چاہے جملوں میں نہ سہی چند الفاظ ہی بول دے گا لیکن وہاں ایسے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔۔ مرتضی کے لیے اس کی تعریف کرنا شائد انا کا مسئلہ بن چکا تھا ۔۔وہ بے نیاز بنا گاڑی ڈرایو کر رہا تھا

Copyright by New Era Magazine

اچانک گاڑی سگنل پہ رکی تھی اور بچہ ھاتھ میں گجرے پکڑے لایا تھا مومنہ کا نہ جانے کیوں دل دھڑکا تھا ۔۔۔مرتضی اب اس بچے کو والٹ سے پیسے نکال کے دیتا بنا کچھ لیے گاڑی آگے بڑھ چکا تھا وہ حیران سیٰ اسے دیکھنے لگی یعنی وہ اتنی غیر اہم تھی کے سپیشل نہ سہی موقع ملنے پہ بھی اس نے اسے گجرے دینا پسند نہیں کیا تھا ۔۔خاص طور پر تو اب جب انکی شادی کا باقاعدہ اعلان ہو رہا تھا۔۔ ۔

بہت ہی ان رومانٹک انسان ہے۔۔ سڑیل۔۔۔ وہ لب بھینچتی باہر دیکھنے لگی۔۔ ماضی کی بھول بھلیاں اسکی آنکھوں میں وحشت بھرتی نگاہ کو دھندلانے لگی۔۔

ظالم لڑکی اگر ہتھیاروں سے لیس ہو کے آنا تھا تو کم از کم مجھے بتا ہی دیتنی میں بھی کوئی بچاؤ کا راستہ نکال لیتا۔۔۔منیبہ جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی عمر کی دہائی میں اپنی ہنسی نہ روک سکی۔۔۔۔

وہ اب میوزک پلے کر چکا تھا منیبہ جانتی تھی عمر اکثر اب اپنی فیلنگس میوزک سے ہی شو کرتا ہے

آ کہیں دور چلے جائیں ہم

Copyright by New Era Magazine

دور اِتنا کی ہمیں چھو نا سکے کوئی غم

پھولوں اور کلیوں سے مہکی ہوئے اِک جنگل میں

اِک حسینِ جھیل کے ساحل پہ ہمارا گھر ہو

آپ کے پاس رومنٹک میوزک کی ہی کلیکشن ہے وہ میوزک سنتے اسے پوچھنے لگی

اس میں بھیگی ہوئی گھاس پہ ہم چلتے ہوں

رنگ اور نُور میں ڈوبا ہوا ہر منظر ہو

میں تجھے پیار کروں میرے صنم

تو مجھے پیار کرے میرے صنم

آ کہیں دور چلے جائیں ہم

تم اتنی پیاری لگ رہی ہو میرا دل چاہ رہا ہے تمہیں کہی دور بھگا لے لے جاؤں۔۔۔بٹ افسوس صد افسوس تم نے نہ جانے مجھ پہ کتنے ظلم ڈھانے ہیں ۔۔۔تم آج کل بار بار مجھے میری غلطی کا احساس دلا رہی ہو کم از کم نکاح ہی ہو جائے۔۔۔ وہ اب اسے محبت بھرے انداز میں

Copyright by New Era Magazine

دیکھتا سٹارٹ ہو چکا تھا منیبہ مسکراتی اسے ہلکے پھلکے انداز میں جواب دینے لگی

وہ اب سپیشل راستے میں رکتا اس کے لیے گجرے لے چکا تھا وہ اس کی اس حرکت پہ حیران رہ گئی جس نے صرف گجروں کے لیے فضول میں لمبا راستہ چنا تھا۔۔ جو خود اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھوں میں پہنائے تھے

ضروری تو نہیں ہر بار آپ ان چیزوں کی فارمیلٹی پوری کریں۔۔۔

منیبہ شرماتی بولی تھی

فارمیلٹی کیسی یہی چیزیں محبت بڑھاتی ہیں میری جان۔۔۔ وہ ڈرایونگ کرتا بولا تھا

اور میرا بس چلے میں دنیا جہاں کے پھول تمہارے قدموں میں نچھاور کردوں۔۔ وہ مزید چہکا۔۔ بدلے میں منیبہ مسکرائی تھی۔۔

بس کر دیں آپکو تو موقع چاہئیے فلمی ڈائلاگز بولنے کا۔۔۔ منیبہ مسکراتی بولی تھی

Copyright by New Era Magazine

تمہارا پالا کسی کھڑوس ان رومانٹک انسان سے پڑتا اور تمہارے کان ترس جاتے ناں ان ڈائیلاگز کے لیے تب آتی تمہیں میرے جیسوں کی قدر۔۔۔ عمر اپنے اظہار کی بے قدری پہ اب تلملاتا بولا

آ رات جو آئے تو ریشم سے اندھیرے لائے
چاند جب جھیل کے پانی میں نہانے اترے
میری بانہوں میں تجھے دیکھ کے شرما جائے
میں تجھے پیار کروں میرے صنم
تو مجھے پیار کرے میرے صنم

وہ جیسے ماضی میں کہیں کھو سی گئی تھی لیکن مرتضی کی حرکت اسے ہوش میں لا چکی تھی ۔۔ اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہ اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

کسے سوچ رہی ہے۔۔۔؟؟؟؟؟ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مرتضی نے سنجیدگی سے پوچھا۔ اسکی اندر تک اتر جانے والی نظروں سے خائف ہوتی وہ نفی میں سر ہلا گئی۔۔

Copyright by New Era Magazine

کک۔۔۔کسی کو بھی نہیں۔۔ اسکے لب پھڑپھڑائے تھے۔۔ مرتضی نے بغور اسکی جانب دیکھا۔۔

میں نہیں جانتا کہ مجھے آپ سے کیا ہے۔۔۔ لیکن آپکے دل اور سوچوں میں اگر کچھ ہونا چاہیئے تو وہ مرتضی حیدر کا نام ہو۔۔ اور بس۔۔۔۔ !کہتے ہوئے اسکی آواز مزید بھاری ہوئی تھی۔۔یک ٹک اسکی جانب دیکھتی

وہ اپنی نظریں جھکا گئی۔۔

وجود پر قبضہ جمانا آسان ہے لیکن دل کے معاملے زور زبردستی سے طے نہیں ہوتے مرتضی حیدر۔۔۔ وہ نگاہ جھکائے آہستگی سے بولی تو مرتضی کے لبوں پر ایک بے درد مسکراہٹ رینگ گئی۔۔ بنا جواب دیے وہ اسکی کلائی میں بریسلیٹ پہنانے لگا۔۔ اس عنایت پر اسنے چونک کر سر اٹھایا۔۔

محبت کی عارضی نشانیوں پر یقین نہیں ہے مجھے۔۔۔ پھول وقتی طور پر ہمارے وجود کو مہکا تو دیتے ہیں لیکن جب وہ مرجھاتے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے جذبات کو سزائے موت دے دی گئی ہو۔۔۔!

Copyright by New Era Magazine

نرمی سے کہتے ہوئے وہ بریسلیٹ کا ہک بند کر رہا تھا۔۔ منیبہ کا دل اسکے مضبوط ہاتھ کی گرفت میں دھڑکنے لگا۔۔

میں آپکا نظریہ تبدیل نہیں کرسکتی لیکن۔۔۔۔۔ کہتے ہوئے منیبہ نے اپنا نچلا لب پل بھر کو کچلا۔۔

میرا نظریہ کہتا ہے کہ پھول بھلے ہی جسم کو وقتی طور پر مہکاتے ہیں۔۔لیکن احساسات کو ابدی طور پر بھڑکا دیتے ہیں۔۔ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے وہ استہزائیہ مسکرائی۔۔

آپ یہ پوائنٹ سمجھ نہیں سکتے۔۔کیونکہ یہ اہم نقطہ سمجھنے کے لیے دل کا جذبات سے آشنا ہونا ضروری ہے۔۔۔ اور صد افسوس کہ آپکا دل جذبات جیسے گداز محسوسات سے عاری ہے۔۔۔ سنجیدگی سے کہہ کر اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے کھینچتے ہوئے وہ گاڑی سے باہر نکل گئی۔۔۔ وہ لب بھینچتا زور سے دروازہ بند کرتا اسکے پیچھے ہی باہر نکلا تھا ۔۔۔اگر یہ کوئی عام گاڑی ہوتی اب یقیناً دروازہ ماتم کر رہا ہوتا،اس کے انداز پر وہ پلٹی۔۔پھر بڑبڑائی۔۔

Copyright by New Era Magazine

اس بندے کے مزاج بھی سمجھ نہیں آتے ۔۔اور وہ آگے بڑھتا اس کا
ہاتھ پکڑ چکا تھا منیبہ کے اندر جیسے کرنٹ دوڑا تھا
لیکن وہ اس کی کسی فیلنگز کا اثر لئے بنا اندر بڑھا تھا
مومنہ کوئی چھوٹی سی تقریب سوچ رہی تھی لیکن یہاں آ کر وہ جیسے
یقین کرنے سے قاصر تھی یہ ایک اچھی خاصی بڑی تقریب
تھی۔۔۔جیسے سب ہی یہاں اکھٹے ہو گئے تھے،،،ان میں سے کافی
لوگ جنہیں مرتضی شائد بتا چکا تھا وہ انہیں آ کے مبارکباد دینے
لگے۔۔مرتضی کا انداز سے اسے اسی سرشاری نظر آ رہی تھی جیسے وہ
کوئی جنگ فتح کر کے آیا ہو
اب مرتضی کے دوستوں کی جانب سے مرتضی کو مبارکباد دینے کے
ساتھ ساتھ چھیڑا بھی جا رہا تھا
مجھے ایک گلاس پانی چاہیے وہ نظریں جھکاتی بولی۔۔۔مرتضی اب ویٹر کو
،،اشارہ کرنے لگا وہ اس کی کیفیت کو جانتا تھا
اب انہیں سٹیج پہ بلایا گیا

Copyright by New Era Magazine

ڈاکٹر قدوس نے مومنہ کو رنگ پکڑائی۔۔ وہ نہ سمجھی سے ان کی جانب دیکھنے لگی،،،

میڈم اگر میں لڑکی ہوتا یقین جانو تم سے اسے لے اڑتا بہر حال یہ رنگ آپ نے ہی انہیں پہنانی ہے ۔۔ ڈاکٹر قدوسکی بات پر مومنہ نے تھوک نگلا

مرتضی اب مسکراتا اسے رنگ پہنانے لگا

آپ کے مسکرانے پر جتنا بھی ٹیکس لگے گا میں دے دوں گا بٹ پلیز کیپ سمائل۔۔ مرتضی نے بظاہر مسکراتے لیکن انکھوں میں سنجیدگی لئے مومنہ کے کان کے قریب ہوتے کہا

مومنہ اس کے طنز پہ سلگ اٹھی اب دانت پیس کے بولی ۔۔۔مجھے گھر سے ایکٹنگ کی بھی ریہرسل کروا لاتے مجھے بھی پتا ہوتا کب کیا کرنا ہے۔۔۔ اسنے تپ کر کہا تو مرتضی نے اپنی مسکراہٹ بمشکل روکی تھی اور اسے وہی کھڑا چھوڑ کے آگے بڑھا تھا اگلا پل مومنہ کے لیے غیر یقینی تھا

Copyright by New Era Magazine

یک دم ساری لائٹس آف ہوئی تھی صرف اسٹیج کی لائٹس آن تھی
لیکن وہ بھی نادانستہ مدھم کر دی گئی تھی

تمہیں اتنا ہوش تھا جب کہاں

نا چلاؤ اِس طرح تم زبان

کرو میرا شکریہ مہربان

تمہیں بات کرنا سکھا دیا

مرتضی کی خوبصرت آواز گونجی تھی مومنہ نے سامنے دیکھا جو ہاتھ میں مائک پکڑے گنگنا رہا تھا

ہال میں تالیاں ،سیٹاں بھرپور انداز سے بجائی گئی تھی

کئی لوگوں کی جانب سے بھرپور داد کی گئی تھی مرتضی کے سٹاف نے ' باقعدہ ہوٹنگ کی تھی

مومنہ حیران سی اسے دیکھنے لگی جیسے اسے یہ سب خواب لگ رہا تھا

ماحول میں بس مرتضی کی شخصیت جیسے چھا گئی تھی

تیرے پیار نے ، تیری چھا نے

تیری بہکی بہکی نگاہ نے

Copyright by New Era Magazine

مجھے اک شرابی بنا دیا

اسے نہ جانے کیاہواتھا کہ وہ ایک پل بھی اس شخص سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔۔۔لاپروا سا وجود،جس کی شخصیت سے ہمشہ بے نیازی جھلکتی تھی لیکن اس کے ہر انداز میں ایک الگ سی اکڑ اور غرور بھی دوسروں کو صاف دکھائی دیتا تھا۔اس میں کوئی شک نہیں تھا اس نے آج تک اتنا وجیہہ ،دلکش اور رعب دار مرد نہیں دیکھا تھا۔۔جس کا بظاہر کردار اسکی شخصیت پر مزید چار چاند لگا دیتا تھا کیا اس شخص کے لیے میرے دل میں عمر سے کی گئی محبت سے زیادہ جگہ ہو سکتی ہے؟ لعنت ہے مجھ پہ میں کیا سوچ رہی ہوں وہ اگلے ہی پل جیسے ہوش کی دنیا میں آئی تھی لیکن سامنے نظر پڑتے وہ اپنی بے اختیاری پہ شرمندہ ہوئی جو اس کی طرف ہی متوجہ تھا جس کی مسکراہٹ نے اسے واضح کر دیا تھا کے وہ اس کی سوچ کو جیسے پڑھ رہا ہو ۔۔۔

اب مرتضی نے اسے مکمل نظروں کے حصار میں لیے لبوں پہ خوبصورت مسکراہٹ سجائے اپنے دل پہ ہاتھ رکھے قدم آگے بڑھاتا گنگنا رہا تھا

Copyright by New Era Magazine

تیرے پیار نے ، تیری چھا نے

تیری بہکی بہکی نگاہ نے

. . مجھے اک شرابی بنا دیا

اس کے اس انداز پہ لوگوں کی جانب سے اب باقاعدہ مرتضی۔مرتضی نام سے پکار کے داد دی گئی تھی جس میں زیادہ واز لڑکیوں کی ہی تھی

کے شراب پینا سکھا دیا

شراب کیسی خمار کیسا

یہ سب تمہاری نوازشیں ہے

پلائی کس نظر سے تو نے

کے مجھے اپنی خبر نہیں ہے

اس کے لبوں پہ دھیمی دلکش مسکراہٹ کے آنکھوں میں توجہ آمیز چمکتی چمک کے ساتھ پوری محفل میں چھائی شخصیت نے اسے آنکھیں جھکانے پہ مجبور کر دیا اس کا دل بہت زور سے ڈھرکنے لگا تھا ،مومنہ آج پہلی بار اس کے اس روپ سے آشنا ہو رہی تھی اور اسکا دل جیسے الگ انداز سے دھڑک رہا تھا

Copyright by New Era Magazine

میری دوستی کی بالائین لو

مجھے ہاتھ اٹھا کر دعائیں دو

تمہیں اک قاتل بنا دیا،

وہ اس کے اب بلکل قریب آ کے کھڑا ہوا تھا بظاہر اس کا دھیاں سامنے تھا لیکن مومنہ جانتی تھی وہ اس کو اپنی نظروں کے بھرپور حصار میں لیے ہوا ہے۔۔مومنہ ابھی بھی اسی کی جانب دیکھنے پہ مجبور تھی

مجھے دیکھو خواہش جان جان

میں وہی ہوں انور نیم جان

وہ اب اس کے ارد گرد چلتا گنگنایا تھا

پاس رہتا ہے دور رہتا ہے

کوئی دِل میں ضرور رہتا ہے

جب سے دیکھا ہے ان کی آنکھوں کو

ہلکا ہلکا سرور رہتا ہے

وہ اب اس کی آنکھوں میں دیکھتا گنگنارہا تھا

Copyright by New Era Magazine

ان دونوں کی آنکھوں کے ملنے پر مومنہ جلدی سے نیچے اترتی سامنے جا کے بیٹھی تھی لوگوں کی خود پہ گہری نظروں سے وہ گھبراہٹ کا شکار ہونے لگی تھی اور جانتی تھی اب بہت سے لوگ بھی اسی کی جانب متوجہ ہو رہے تھے جن میں کچھ رشک اور کچھ حسد کی نگاہیں بھی تھی مومنہ نے اپنی اس حرکت پر مرتضی کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ دیکھی تھی اور گانے کے اگلے بولوں نے جیسے اسے لگا تھا اب واقعی وہ اسئ کو سنا رہا ہو جو اسے شرمندہ کر گئے تھے

، میرے بعد کس کو ستاؤ گے

مجھے کس طرح سے مٹاؤں گے

مجھ کو تو برباد کیا ہے

اور کسے برباد کرو گے

کہاں جا کے تیر چلاؤ گے

تیری یہ ادا یہ بے رخی

کہہ رہی ہے ھم سے اور پی

مومنہ نے بے ساختہ لب کاٹے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
Copyright by New Era Magazine

کیوں شراب پینا سیکھا دیا
مجھ کو ایک شرابی بنا دیا

سب لوگ اپ مرتضی کو داد دے رہے تھے جسے وہ اب خجل سا ہوتا وصول کر رہا تھا اس کا دھیان نہ چاہتے بھی مرتضی کی جانب ہی جا رہا تھا جہاں بہت سی لڑکیاں بھی اس کے ارد گرد منڈ لانے للگی تھی

مومنہ کو نہ جانے کیوں اب غصہ آنے لگا تھا اس سے پہلے وہ اٹھ کے مرتضی کے پاس جاتی کوئی اس کے برابر کی کرسی پہ آ کے بیٹھا تھا

****

منیبہ اس وقت اپنی کزن کے ساتھ اس کی چار سالا بیمار بیٹی کو لے کے ہسپتال آئی تھی....

اور اب ایمرجنسی روم میں اسے دیکھنے کے ارداے سے اس نے قدم آگے بڑھائے کہ سامنے آتے ڈاکٹر سے ٹکراتے ٹکراتے بچی وہ جو ڈاکٹر معاذ سے ملنے ایمرجنسی وارڈ کی طرف ہی جا رہا تھا اس لڑکی کو دیکھ کے ٹھٹکا...

اور مرتضی پر نظر پڑتے ہی کچھ دیر کے لئے وہ بھی گنگ

Copyright by New Era Magazine

...رہگی

منیبہ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ مرتضی اس ہسپتال میں اک ڈاکٹر

...کے روپ میں اس کے سامنے تھا

کیسی ہو ڈیر کزن؟؟؟

اس کو دیکھتے ہی اس کے زہن میں عمر آیا تھا....نہ جانے اسے کیا سوجی

وہ اپنے مزاج کے خلاف،آواز میں شوخی رکھتے آنکھ مار کے اس سے

....پوچھنے لگا

آپ ڈاکٹر ہیں؟؟؟

...منیبہ نے تھوک نگلتے اسے دیکھا

مرتضی اس کے سوال پہ حیران ہوا...کیوں آپکو برا لگا؟؟؟اور الٹا اس

...سے سوال کیا

نہیں دراصل آپ کو دیکھ کے لگتا نہیں آپ ڈاکٹر ہوگے کیونکہ مجھے لگا

...تھا....آپ....وہ جیسے کچھ کہنے سے رکی

کیا میں....؟

...مرتضی اب دو قدم آگے بڑھتا پوچھنے لگا

Copyright by New Era Magazine

اسے اس انداز میں دیکھ کے منیبہ ایک دم خوفزدہ ہوئی تھی اور جلدی سے دوسری طرف سے گزرنے لگی کہ

مرتضی اسے یوں ڈرتا دیکھ کے ایک دم غصے میں آیا تھا

ڈر کیوں رہی ہو مجھ سے؟؟؟

وہ منیبہ کے قریب آتا سلگ کر بولا...

نہی....نہیں تو میں کیوں ڈروں گی اس نے خود کے ڈر پہ قابو پانے کی کوشش کرتے کہا...

نہیں ڈرتی؟؟اس کا مطلب ڈیٹس گڈ اب بتاو کیا لگا تھا ...اب وہ مسکراتا لیکن سنجیدہ آنکھوں سے اس کے چہروں پہ نظریں جما کے پوچھنے لگا...

منیبہ کو اب کے غصہ آیا...

آپ!!!!!

وہ دانت پھیس کے بولی، پہلے تو آپ مجھے بس بگڑے انسان لگے تھے اب غنڈے بھی لگ رہے ہیں...

Copyright by New Era Magazine

مرتضیٰ کی آنکھوں میں ایک دم تپش آئی تھی لیکن وہ خود کو کمپوز کرتا بولا تھا...

"آہاں لگنا بھی چاہیے

ویسے تمہارے عمر بھائی کی ہڈیاں وڈیاں جڑ گئی ہیں کیا؟؟؟ اس کی بات پہ منیبہ نے سرعت سے اسے چہرہ اٹھا کے دیکھاجو اب لبوں پہ جلانے والی مسکرایٹ کے ساتھ اسی کی جانب دیکھتے پوچھ رہا تھا...

عمر ڈیئر تو بلکل ٹھیک ہے مجھے لگ رہا ہے کچھ لوگوں کے دماغ کے پرزے ہل گئے ہیں،،،عمر کا یوں مزاق اڑانے پہ وہ ایک دم سے طیش میں بولی...

... سمجھتی کیا ہوخود کو تم؟ وہ سلگ کے رہ گیا

جو بھی سمجھتی ہوں کسی کو اس کا بل نہیں دینا پڑتا وہ جلدی سے کہتی بنا اسے دیکھ آگے بڑھ چکی تھی

...مرتضیٰ کی پر تپش نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆

Copyright by New Era Magazine

آپی مرتضی بھائی کتنے میسنے ہیں نا....دیکھے کتنا اچھا گاتے ہیں اور میں
"کتنی بے وقوف ہوں سمجتی تھی شاید ہی یہ سونگز بھی سنتے ہو
...منہا اس کے برابر بیٹھتی اب مرتضی کے اس روپ پہ شکوہ کرنے لگی
مومنہ اس کے انداز پہ ہنسنے لگی تھی وہ جانتی تھی اگر مرتضی کا یہ انداز
اسے شاگڈ کر گیا تھا تو یہ انداز یہاں موجواد ہر شخص کے لیے ہی نیا
....تھا
اسی لیے میں کہتی ہوں میری بہن کے کسی کی ظاہری شخصیت پہ نہیں
....جانا چاہیے

....مومنہ کی بات پہ منہا اسے دیکھنے لگی
آپی پلیز آج کے دن اپنی فللسفیانہ باتیں نہ لیں کے بیٹھ جایے گا اور
بائے دا وےآج آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں....ویسے انہوں نے تو
سارے راستے تعریفوں کے پل باند دیے ہو گے آپکے لیے چاند تارے
"توڑ کر لانے کا کہا ہو گا
...منہا آخری بات پہ شرارتی نظروں سے مومنہ کو دیکھنے لگی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
Copyright by New Era Magazine

کچھ بھی نہیں اسے میں پیاری ہی نہیں لگتی....مومنہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا اگر اسے پتا ہوتا اس بات کی قیمت اسے اتنی مہنگی پڑے گی....وہ کبھی نہ کہتی

مرتضی بھائی نے کیا گفٹ بھی نہیں دیا ہے آپکو؟

...منہا اس کی بات نظر انداز کرتے چلانے والے انداز میں بولی

اس سے پہلِے مومنہ اس کے لاوڈ سپیکر پر اس کی کھنچائی کرتی مرتضی ....بول پڑا

.....کیا برائیاں ہو رہی ہیں یہاں ہماری

دونوں نے ایک ساتھ پیچھے دیکھا جہاں مرتضی مسکراتا اب بھنویں اچکا ...رہا تھا

میں تو نہیں آپی کر رہی ہیں آپکی برائیاں میں تو کہہ رہی تھی مرتضی بھائی بہت پیارا گاتے ہیں آپکو تو سنگر ہونا چاہیے تھا.....ہائے میں عاطف ....اسلم کو بھی بھول جاتی

....منہا کے انداز پہ مرتضی کا قہقہ گونجا تھا

Copyright by New Era Magazine

لیکن پتا ہے آپ کو آپی کیا کہتی ہیں؟

مرتضی اب مومنہ کے دوسرے جانب بیٹھ چکا تھا...

کیا؟؟؟؟

مرتضی کو نہ جانے کیوں تجسس ہوا...

کہہ رہی تھیں کوئی اتنا سڑیل انسان ہے ایک تعریف بھی نہیں کی اوپر سے سارا راستہ سڑی شکل لے کے بیٹھا رہا،،،،

منہا اس قدر سریس انداز سے کہہ رہی تھی کے مومنہ کو بھی سچ کا گمان ہونے لگا..

رئیلی؟؟؟

مرتضی نے جان کے سنجیدہ لہجہ رکھتے کہا ورنہ وہ منہا کی عادت سے باخوبی واقف تھا اور مومنہ کو اس سے بہتر کوئی جان نہیں سکتا تھا...

Copyright by New Era Magazine

ارے ہمارے لڑکے کو ھم نے مراسی بنا دیا پھر بھی ہماری دلہن کو شکایت ہے چلو کوئی نہیں اب سے یہ تمہارا ہی ہے دیکھنا کیسے زن مرید بن کے سارا وقت تمہارے گھٹنے پہ سر رکھے قصیدے پڑھا کریں گا بس تھوڑا صبر کر لو ڈاکٹر قدوس جو مرتضی کی کھچائی کرنے یہاں آئے تھے تھے منہا کی بات سن چکے تھے اب اس کے پاس آ کر کھڑے ہو کے آنکھوں میں شرارت لیے کہنے لگے...

تمہیں تو میں بعد میں پوچھوں گا کمینے انسان ۔۔۔مرتضی ڈاکٹر قدوس کے اس قدر کھلے مزاق پہ تلملا اٹھا

لو "میں نے جھوٹ تھوڑی کہا ہے مجھ سے پوچھو گوڈے گوڈے تمہارے عشق میں مبتلا ہے تم تعریفوں کا شکوہ کر رہی ہو یہاں تو تمہارے اتنے خواب مجھے سنا چکا ہے ڈاکٹر مونا ہمارا لڑکا کے اب تو بھرے مجمعے میں عشق میں شرابی ہونے کا بھی اعتراف کر آیا ہے

Copyright by New Era Magazine

تمہیں ابھی بھی شکوہ ہے،،،ڈاکٹر قدوس کی بات پہ مومنہ کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے...

لیڈیز بھی بیٹھی ہیں کچھ شرم کر کے الفاظوں کا چناؤ کرو....مرتضی اب ڈاکٹر قدوس کو گھورتے بولا...

نہ۔۔۔نہیں تو میں نے ایسا کچھ نہیں کہا منہا.....جھوٹ بول رہی ہے مومنہ کی بھرائی آواز پر سب چونکے جو ڈاکٹر قدوس کی بات کو سیرس سمجھ بیٹھی تھی...

آپی سوری میں مزاق کر رہی تھی منہا اب شرمندہ ہوئی...
تمہاری بہن آنسو سے تو نہیں بنی ہوئی "مرتضی نے اب منہا کو اپنی طرف سے ہلکی آوا ز میں کہا جس پہ سب کا قہقہ گونجا تھا...

Copyright by New Era Magazine

اوئے یہ سٹیج کیا لوگوں کے لیے سجایا گیا ہے جو تم دونوں یہاں آ کے بیٹھے ہو ....ڈاکٹر قدوس اب اصل بات پہ آئے....

مرتضی نے سٹیج کی جانب دیکھا جہاں نور اسے آنے کا اشارہ کر رہی تھی..

وہ اٹھتا مومنہ کا ہاتھ تھامتا اسے سٹیج پہ لے جانے لگا...

شکر ہے خیال آیا مجھے لگ رہا تھا شاید میں اور نور چیف گیسٹ ہیں یہاں"مرتضی نے پیچھے سے ڈاکٹر قدوس کو کہتے سنا اور پھر اس نے مومنہ کے لبوں پر بھی دھیمی مسکراہٹ کو آتے دیکھا...

****

عمر اس وقت بیڈ پہ بیٹھا ٹانگیں پھیلائیں لیپ ٹاپ پہ کوئی کام کر رہا تھاکہ دروازے پہ دستک ہوئی...

یس کمنگ وہ بنا دیکھے بولا...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صاحب وہ منیبہ بی بی آپ کو بلا رہی ہیں نیلو کے پیغام پہ عمر کے ماتھے پہ سلوٹیں آئی...ان سے کہو میں گھر نہیں ہوں...

لیکن صاحب میں ان کو آپ کی گھر میں موجودگی کا بتا چکی ہوں...

میں نے جو کہا ہے وہ کہو وہ اسے اب ڈانٹتا بولا...

وہ پچھلے کئی دنوں سے گھر تھااس دن مرتضی کی لڑائی کے بعد وہ یہ سن کے شاگڈ ہوا رہ گیا کہ مرتضی کا بیک گراونڈ اس کی سوچ سے زیادہ ہائی تھالیکن وہ بھی اس کے آگے جھکنے والوں میں سے بلکل نہیں تھا ابھی یہ شاگڈ کم نہ ہوا تھا کہ اسے اپنے معطل ہونے کی نیوز ملی ۔۔لیکن اس کی خوش قسمتی تھی اس ہوٹل میں بھی مینیجر اس کا گہرہ دوست تھا جس سے اس نے ویڈیو نکلوائی اور اسکے بچپن کے دوست کا والد نجی چینل میں معروف اینکر تھا انہیں ویسے بھی سیاستدانوں کی نیوز چاہیے ہوتی عمر نے مرتضی کی چال اسے الٹا دی تھی پھر حسب توقع وزیر صاحب اس میں ملوث ہو کے بات رفع دفع کرنے میں سیاسی بھر پور کردار نبا چکے تھےلیکن اس سب مسئلے میں اسے جو چیز سب سے

Copyright by New Era Magazine

زیادہ ہرٹ کی تھی وہ منیبہ کا پہلے دو دن کال نہ کرنا تیسرے دن جب اس نے کی تو عمر کے موبائل کی بیٹری بند ہو گئی اور اب جب کل اس نے کال کی پہلے وہ دو بار کال کاٹ چکی تھی اور تیسری بار اس کی غصیلی آواز سن کے عمر شاگڈ ہوا تھا ,,,

جب ایک بندہ فون کاٹ رہا ہے اس کا مطلب یا وہ بیزی ہے یا بات نہیں کرنا چاہ رہا اب مجھے کال مت کریں عمر"

اور آج وہ صبح سے ایمان کے کمرے میں موجود تھی اس کی ایک بار بھی خیریت دریافت نہیں کی تھی

تبی دروازے پہ دوبارہ دستک ہوئی عمر اب غصے سے اٹھتا دروازہ کھول کے بولا تھا جب میں نے کہا....

لیکن سامنے منیبہ کو دیکھ کے چپ کر کے واپس پلٹنے لگا تھا منیبہ اس کا بازو پکڑ چکی تھی اور اگلے ہی پل اپنی غیر ارادی حرکت پہ نادم ہوتے اس نے عمر کا بازو چھوڑ دیا...

لیکن وہ بنا کچھ کہے دروازہ پورا کھولتی اندر آچکی تھی ,,,

Copyright by New Era Magazine

"ایم سوری عمر

منیبہ نے ہچکچاتے کہا یہ فرسٹ ٹائم تھا وہ عمر کے روم میں یوں خود سے آئی تھی....

"پلیز مجھے گھر جانا ہے میری بات سن لیں

تمہیں روکا کس نے ہے جاو اور ویسے بھی یہاں تم میرے لیے نہیں آتی بلکہ اپنی دوست کے لیے آتی ہو اور اب اس سے بھی یقینا پچھلے چار گھنٹوں سے تمہارا دل اکتا چکا ہوگا...

آپ نارض ہے؟؟؟

منیبہ نے تھوک نگلتے کہا تھا...

نہیں میرا تم پہ کیسا حق جو میں ناراض ہوں گا"عمر کی بے رخی پہ منیبہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا...

میں سوری کہہ تو رہی ہوں اب اس کا لہجہ التجائیہ تھا...

Copyright by New Era Magazine

تو میں نے تو نہیں کہا کہ سوری کرو"ویسے بھی تمہارے نزدیک میری کیا اہمیت ہے پچھلے دو دن میں تمہاری کال کا انتظار کرتا رہا کل جو تم نے کیا اس کے بعد میں جان چکا ہوں منیبہ تمہیں میری کتنی پرواہ ہے

...عمر کی بے رخی پہ اسے اپنا دل کٹتا محسوس ہوا

وہ جو یہ کہتا کمرے سے نکلنے لگا تھا منیبہ کی بھرائی آواز پہ اس کے قدم رکے....

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں عمر اتنی محبت جتنی آپ بھی مجھ سے نہیں کر سکتے وہ نم آنکھوں کے ساتھ پلکیں جھکائے جیسے جرم کا اعتراف کر رہی تھی ...عمر کو اس کی اس ادا پہ ٹوٹ کے پیار آیا 'ایک دم جیسے خفگی کہیں دور بھاگ گئی تھی لیکن وہ اسے اس وقت ٹوکنا نہیں چاہتا تھا"

میں نے آپ کے علاوہ کبھی کسی کے بارے میں نہیں سوچا میں آپ سے جتنی محبت کرتی ہوں شاید لفظوں میں نہیں بتا سکتی آپ جانتے ہیں

Copyright by New Era Magazine

کل سے اپنے کہے لفظوں سے میں سو نہیں پائی اگر آپ مجھے معاف نہیں کریں گے تو میں خود کو بھی نہیں کر پاؤں گی کل مرتضی حیدر کی وجہ سے میرا موڈ آف ہوا تھا وہ سب جانتے کل مجھے کہتے ہیں تمہارا عمر بھائی....

میں کیا کرتی اس کی اس بات پر میں بہت ڈسٹرب تھی تو بس غصے میں آپ کو بھی پتا نہیں کیا کیا کہہ دیا مجھے معاف کر دیں....

عمر دانت پیس کر رہ گیا...اس شخص کو میں دیکھ لوں گا مجھے سمجھ آرہی ہے وہ پنچ انسان کس قسم کے اوچھے ہتھکنڈوں سے مجھے ٹارچر کرنا چاہتا ہیں لیکن میں اس وقت اس کا زکر کر کے یہ پل نہیں گنوانا چاہتا اور رہی بات میری نارضگی کی تو اتنے خوبصرت اظہار کے بعد کون کافر تم سے ناراض ہو گا اگر مجھے پتا ہوتا تم میری ناراضگی پہ اتنا پیارا اظہار کرو گی یقین جانو یہ کام میں پہلے کر چکا ہوتا اب وہ اس کا بازو پکڑتا بیڈ کی سائڈ پہ بیٹھا چکا تھا...

Copyright by New Era Magazine

اور سائڈ ٹیبل کی جانب بڑھتا وہاں سے ایک باکس نکالتا وہ پھر اس کے پاس آیا...

"آنکھیں بند کرو ارو اپنی کلائی دکھاو

منیہ نے اب ہچکچاتے بازو آگے کی تھی عمر نے نرمی سے بازو پکڑتے اسے خوبصورت سا بریسلٹ پہنایا منیبہ نے انکھیں کھولی تو بریسلٹ دیکھ کے چونک گئی یہ گولڈ کا خوبصرت باریک سا بریسلٹ تھا جس کے اوپر بہت خوبصورتی سے باریک سا ایم اینڈ یو لکھا تھا...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے کبھی مت اتارنا اچھی لڑکی یہ میری طرف سے ایک چھوٹا سا گفٹ ہے...

اس سے پہلے منیبہ کچھ کہتی اس کے موبائل پہ امی کی کال آنے لگی تو وہ جلدی سے اٹھتی باہر کو لپکی کے اسے پیچھے سے عمر کی آواز سنائی دی

"منیبہ رکو میں آرہا ہوں

میں تمھیں ڈراپ کروں گاڈرائیور کے ساتھ مت جانا...

اوکے میں پورچ میں ہوں "منیبہ اب مسکراتی بولی تھی.

Copyright by New Era Magazine

****

کرو نہ کسی سے محبت زیادہ"

"مبادا کہ ہوجائے نفرت زیادہ

مومنہ اس وقت مرتضی کے ساتھ اپنے گھر کے ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی ،،کل امی بتا کے گئی تھی کے فہد اور انس آگئے ہیں پاکستان ،،ارو اب وہ باقاعدہ تارخ لینے آرہے ہیں" جسے سنتے وہ کل رات سے بے چین تھی ہسپتال میں بھی مرتضی اسے آج نظر نہیں آیا تھااور اب وہ خود پہ جبر کرتے اسے گھر بلا چکی تھی...

مرتضی اس وقت بلیک کافی کا مگ ہاتھ میں تھامے مومنہ کو دیکھ رہا تھا جو ہاتھوں کے ناخن کھرچتے ہوئے نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی....

اسے اس وقت ضروری کام سے جانا تھا لیکن مومنہ میڈم کا پہلی بار یوں بلانا اسے تجسس میں ڈال گیا اسے اچھے سے اندازہ بھی تھا ہمیشہ کی طرح ہو گا وہی کھودا پہاڑ نکلا چوہا"

بغیر کسی وجہ کے کوئی ٹینشن لے کے محترمہ ہلکان ہو رہی ہو گی جو واقعی سچ بھی ثابت ہونے والا تھا....

Copyright by New Era Magazine

میں معزرت چاہتی ہوں مجھے آپکو بلانا پڑا لیکن کچھ بات ہی ایسی تھی

...مومنہ کی آواز نے اب خاموشی کو توڑا

"ٹھیک چودہ منٹ بعد آخر محترمہ کو یاد آہی گیا کے کچھ بولنا بھی ہے

....مومنہ کی آواز پہ اس نے اپنی ویسٹ واچ دیکھتے سوچا

میں ایمان کے ساتھ نہیں ملنا چاہتی اور میں یہ بھی چاہوں گی کے وہ

ہمارے گھر نہ آئے دوسری بات آپ

ایک بار پھر سے سوچ لیں کیا آپ واقعی مجھ جیسی لڑکی کے ساتھ

شادی کے لیے تیار ہیں ....میں نہیں چاہتی کچھ عرصے بعد آپ مجھے

...میرے ماضی کا طعنہ دیں یا پچھتاوا ہونے کا دعوا کرہں

بس اس بات کے لیے آپ کل سے اتنا پریشان تھیں؟؟؟

اس نے ہنستے ہوئے کہا یہ جیسے اس کے لیے مذاق

....تھا

میں نے کب کہا کوئی قیامت آ گئی ہے وہ بری طرح جھنپ کے "

اپنا غصہ نکالنے لگی"

Copyright by New Era Magazine

نہیں، یو آر رائٹ میں نے واقعی ابھی تک آپ سے آنے ”
والے دنوں کے بارے مین کوئی چیز کلیر نہیں کی آپ کو بھی یقینی
تحفظات ہو سکتے ہیں“

وہ یک دم سنجیدہ ہو گیا اس نے مومنہ کو شرمندہ ہوتے دیکھ لیا
تھا...

”پہلی بات مومنہ ہماری شادی چاہے لو میرج نہیں ہے لیکن
اب جیسا بھی ہے ہمیں ایک دوسرے کا ساتھ دینا ہے
لو میرج یا ارینج میرج کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ دونوں پارٹنرز
ایک دوسرے میں پرفیکشن ڈھونڈے،،ہم سب انسان ہیں کوئی بھی
یہاں پرفیکٹ نہیں ہے چاہے وہ تم ہو یا میں ،،،پرفیکٹ ذات صرف اللہ
کی ہے میں بس یہ چاہوں گا کے تم بھی مجھے میری خامیوں کے ساتھ
اپناو میں بھی تم سے صرف لویلٹی اور اونیسٹی کی ڈیمانڈ کروں گا اور تم
بھی جو مجھ سے مانگنا چاہو مانگ سکتی ہو ہم ایک دوسرے کو
اسپیس دیں گےایک دوسرے کی انفرادی حیثیت کو تسلیم

Copyright by New Era Magazine

کریں گے ، ایک دوسرے کی رائے و حق کا احترام کرنا
"بہت ضروری ہے
مومنہ نے مرتضی کی جانب دیکھا جس کے لبوں پہ خوبصورت مسکراہٹ
"تھی لیکن آنکھیں
میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کسی کو ماضی کا طعنہ دیتے رہے
"مرتضی کی بات سن کر اس نے ایک بار پھر سر جھکا لیا
" وہ غلط نہیں کہہ رہا تھا "اس کے دل نے اعتراف کیا۔۔
رہی بات ایمان کی "تو تم میری زندگی میں اب ہر شخص ہر
چیز اور ہر رشتے سے بہت زیادہ امپورٹینس رکھتی ہو لیکن اس
"کا مطلب یہ نہیں تم اس چیز کا نا جائز فائدہ اٹھاو
مرتضی نے اپنے لفظوں پر زور دیتے ہوئے کہا "لیکن یہ
...میں تمہیں ہر روز کلئیر نہیں کروں گا
" ایسی شکایتیں یا بچپنہ وہاں چلتا ہیں جہاں صرف چند دن
کا ساتھ ہو لیکن جہاں زندگی بھر کی بات ہو، وہاں یہ سب
"کچھ نہیں چل سکتا ہے

Copyright by New Era Magazine

مومنہ ایمان پہلے آپکے لیے کیا تھی یا اب کیا ہے اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا...

آپ اسے ایز آ فرینڈ نہیں ملنا چاہتی تو نہ ملے اس سے بھی مجھے کوئی فرق پڑتا....لیکن اس کا میرے ساتھ کوئی دوسرا رشتہ بھی ہے اور میں ہر گز نہیں چاہوں گا کہ آپ اس رشتے کا احترام بھولیں آپکو اس سے ملنا پڑے گا چاہے آپکو پسند ہو یا نہ ہو ،،اب کی بار مرتضی کا انداز دو ٹوک تھا...

میں جانتی ہوں میں ،،مومنہ نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس کی بات پوری ہونے سے پہلے مرتضی کاٹ چکا تھا'

میں نے آپ کے سارے شکوے آرام سے سنے ہیں اور اب میں چاہتا ہوں آپ کوئی فیصلہ سنانے سے پہلے میرے دلائل بھی سنیے...

مومنہ کو اس کے انداز پہ چپ ہونا پڑا...

اپنے دوستوں سے پہلے اپنے ایسے راز نہ کہو کہ جب وہ آپ سے نا خوش ہوں تو تمہاری عزت سے کھیلنے لگ جائیں"کسی بھی دوست کی خیر خواہی کا پتہ اسی وقت چلتا ہے جب باہم اختلاف اور نزاع کا موقع

Copyright by New Era Magazine

سامنے آئے...اور نہ ہی اس کی محبت میں اتنا اندھا ہو جاو کے خیر اور شر میں فرق بھول کے بس اس کا ساتھ دیتے رہو ہم آجکل ایسا ہی کرتے ہیں دوستی ہو سارے جہاں کی خوبیاں اسی میں نظر اتی ہیں اور لڑائی ہو جائے تو سب ہی برائیوں کا پتلا وہ بن جاتا ہے"

مومنہ انسان کی اصلیت کا پتا تب ہی چلتا ہے جب ہم اس سے اختلاف رکھیں تو وہ کس حد تک جاتا ہے

اچھے انسان کے ساتھ اگر کچھ برا ہو گا بھی تو وہ اللہ پہ چھوڑ دے گا لیکن اگر کوئی شخص چھوٹی زہنیت کا ہو گا وہ اپنی ہی آگ میں جل،،، ...کے آپکی عزت محفل میں اچھالے گا،،اور اس کا بہت سخت گناہ ہے وہ شخص اللہ کی نظر میں انتہائی نا پسندیدہ ہے جو اپنے دوست کی عزت کے درپے ہوجائے اور اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائے ....بھروسہ اور اعتماد نہ رہے تو دوستی دشمنی میں بدل جاتی ہےاور ہم اسکی عزت اچھالنے میں کسی بھی حد تک چلے جاتے ہیں...

Copyright by New Era Magazine

میں نے کسی ساتھ برا نہیں کیا انہوں نے ....وہ بھرائی آواز میں بس اتنا ہی کہہ پائی کہ مرتضی نے اک نظر اسے دیکھتے اپنی بات جاری رکھی...

میں آپکی بات سے بلکل متفق نہیں ہوں کہ ایمان نے آپکے ساتھ برا کیا برا اس نے آپکے ساتھ نہیں کیا آپ نے خود کے ساتھ خود کیا ہے ہمیں پہلے ہی دوسروں کو اتنا موقع نہیں دینا چاہے کہ وہ ہمارے،،، ساتھ برا کر سکے

جامع ترمذی میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا :

اپنے دوست سے محبت ایک حد تک رکھو، شاید کہ کل وہ تمہارا " دشمن بن جائے اور اپنے دشمن سے دشمنی ایک حد تک رکھو، ممکن ہے "کل وہ تمہارا دوست بن جائے۔

ہمارا دین بہت خوبصورت ہے اگر ہم اللہ کے بتائے احکامات پہ ہی چل پڑیں ....ہمیں کبھی بلاوجہ کی ٹینشنز نہ ہو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

یا تو پہلے ہی آپ اپنی زندگی میں ان کو اہمیت دیں جو اس قابل ہے
اور اگر آپ پہچاننے میں غلطی کر بھی بیٹھے تو شکوہ شکایت یا اسی کے
غم میں مبتلا رہنے کی بجائے ان کو اس طرح بھول جائیں جیسے آپ ان
سے کبھی آشنا ہی نہ ہو.....بعض لوگ ہماری زندگی میں انعام کے طور
پہ آتے ہیں اور بعض سزا۔۔۔لیکن بعض برے لوگ بھی ہمیں اچھا
سبق دکھا جاتے ہیں آپ ان کا بھی شکریہ ادا کریں اپ کو وہ ایک
سبق دیں گئے اس سبق سے سیکھیں اور آئندہ غلطی کرنے سے
بچے....یقین جانے جو ہمیں دھوکا دیتے ہیں یا ہماری مخلصی کا ناجائز فائدہ
اٹھاتے ہیں نقصان ھمارا نہیں وہ اپنا خود کرتے ہیں...اگر آپ صحیح
راستے کی بجائے غلط پہ ہیں تو مصیبتیں خود اٹھاتے ہیں ۔۔۔اسی لیے اگر
ہمیں لگے ہمارا ضمیر مطمئن ہے ہم نے کسی کے ساتھ برا نہیں کیابلکہ
فلا بندے نے کیا ہے اس کو کوستے رہنے کی بجائے اللہ پہ چھوڑ کے
آگے بڑھنا چاہے آپ ماضی کی تلخیوں کے بجائے یہ دیکھیے اللہ اب
....آپ کو کونسی نعمتیں دے رہا اور اس پہ شکر کریں

Copyright by New Era Magazine

سلام دین فطرت ہے اور فطرت کا حسن اعتدال میں ہے۔ در حقیقت حسن کے معنی کسی چیز کا اعتدال اور متوازن ہونا ہی ہوتا ہے....

بسااوقات انسان کسی برے شخص سے ملتا ہے مگراسکے ساتھ بہترانداز سے پیش آتاہے ،اس سے گمان ہونے لگتاہے کہ وہ معاشرے کا بہترین فردہوگا حالانکہ وہ بدترین انسان ہوتا ہےلیکن ہمیں برے کے ساتھ بھی برا نہیں رہنا چاہیے...

نبی کریم رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کی وضاحت فرمادی ہے۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم سے ملاقات کی اجازت چاہی ، آپ نے فرمایاکہ اسے آنے کی اجازت دے دو ساتھ ہی یہ بھی فرمایاکہ وہ معاشرے کا برا انسان ہےجب وہ داخل ہوا توآپ نے ان سے نرم گفتگوکی ، اس کے جانے کے بعد حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا:اے اللہ کے رسول!صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تواس کے سلسلے میں ایسا ایسا فرمایاتھا جبکہ آپ نے اس سے گفتگومیں نرمی اختیارکی...حضرت عائشہؓ سے نبی کریم نے ارشادفرمایا:

Copyright by New Era Magazine

اے عائشہ !اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدرومنزلت میں سب سے ’ ’
براانسان وہ ہے جس کے شراورفحش کی وجہ سے لوگ اسے چھوڑ دیں یا
اس سے دوری بنالیں۔
(بخاری)‘ ‘
مرتضی بولتا اب ٹھہرا تھا
اس لیے ھمیں اپنا اخلاق کسی کے ساتھ برا نہیں رکھنا چاہے
مومنہ نے نظریں اٹھا کے دیکھا وہ اسی کی جانب دیکھتا بول رہا تھا اس
کی آنکھوں میں وہی سنجیدگی اور سچائی تھی مومنہ کے دل نے اعتراف
کیا کے وہ کچھ بھی غلط نہیں کہہ رہا تھ وہ اس کی باتیں سن کر
لاجواب ہو چکی تھی...
اس کے پاس جیسے الفاظ ختم ہو گئے تھے یہ شخص ہر چیز میں ماہر تھا
چاہے وہ کسی کے دماغ پہ چھانے کا ہنر ہویا کسی کے دل پہ اثر کرنے کا
وہ سوچ کے رہ گئ..
****

Copyright by New Era Magazine

مرتضی کی فیملی مومنہ کے گھر باقاعدہ تاریخ لینے آئی تھی۔ مومنہ جیسے ہی اندر آئی مرتضی جو اس وقت کے لیے پہلے سے تیار تھا اب سیدھا بیٹھتا مومنہ کے تاثرات کا بھرپور جائزہ لینے لگا ایمان کو دیکھ کر اس کا رنگ زرد ہوا تھا لیکن وہ خود کو کمپوز کرتی چائے پیش کرنے لگی ۔ایمان اور مومنہ کی نظریں ملی تھی ایمان کی نظر میں مومنہ اپنے لیے حیرت کی بجائے شکوہ محسوس ہوا تھا ۔شائد مرتضی اسے آگاہ کر چکا تھا کہ مومنہ ہی منیبہ ہے یا اسے ایسے ہی لگا اگلے ہی پل وہ نظر چڑاتی سلمان صاحب کو سلام کرنے لگی۔سلمان صاحب مومنہ کے سر پہ پیار دیتے اسے اپنے برابر بٹھا چکے تھےمومنہ کی نظر سامنے گئی تھی جہاں آف وائٹ کلر کی شلوار قمیض کے ساتھ ویسٹ کوٹ پہنے مرتضی اپنی پوری شان کے ساتھ صوفے پہ بازو پھیلائے بیٹھا تھا اس کے ہر انداز سے سرشاری نظر آرہی تھی انس اب اس کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا جس پہ مرتضی نے اسے مصنوعی غصے سے گھورتے چپ کروایا تھا ۔انس اچانک اونچی آواز سے بولا تھا۔"آپ پرنسس کی وجہ سے انس کو ڈانٹ رہے ہیں؟"۔

Copyright by New Era Magazine

انس کی بات پہ سب مرتضی کی جانب متوجہ ہوئے اب مرتضی مسکراتا انس کو اپنی گود میں بٹھا چکا تھا۔

بلکل نہیں انس تو ہادی کی جان ہے"۔!سکے بھورے بال بگاڑتے" ہوئے مرتضی پیار سے بولا لیکن انس اب اسے خفا ہوتا اس کی گود سے اٹھ کے ایمان کے پاس جا چکا تھاسب دوبارہ باتیں کرنے لگے، مرتضی مسکراتا انس کو پاس آنے کا اشارہ کرنے لگالیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا، مومنہ جان چکی تھی اس چھوٹی بلا نے ضرور اس کی برائی کی ہو گی اسے انس کی چوٹ اور وہ رات یاد آئی تھی۔مرتضی اب مومنہ کی جانب دیکھ کے نرم نگاہوں سے مسکرایا تھا نہ جانے کیوں مومنہ کو مرتضی کا یہ انداز بہت پیارا لگا تھا مومنہ بھی اس کی جانب مسکرا کے دیکھتی نظریں جھکا گئی اسے رات کا منظر یاد آیا وہ جیسے سونے کے لیے لیٹنے لگی تھی اس کے واٹس ایپ پہ مرتضی کا میسج آیا تھا مرتضی نے اسے آج تک بلا وجہ نہ میسج کیا تھا نہ کبھی کال اس نے کوئی ضروری میسج سمجھ کے جیسے سین کیا اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔وہ اس کی مرتضی کے ساتھ پارٹی والے دن کی تصویر تھی جس میں مرتضی اور وہ ایک

Copyright by New Era Magazine

دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے مرتضی کے لبوں پہ خوبصورت مسکراہٹ تھی اور اس کا منہ ہلکا سا کھلا حیرت زدہ چہرہ لگ رہا تھا یہ رینڈم پک مکمل پرفیکٹ فریم پک لگ رہی تھی۔اس کے نیچے مرتضی نے بڑا سا ہارٹ ایموجی سینڈ کیا تھا ۔۔یہ اب تک کا مرتضی کا فسٹ میسج تھا مونا کے لیے جس میں اس نے کوئی ایموجی یوز کیا تھا ۔مومنہ نے کوئی رپلائے نہیں دیا تھا پر مومنہ کے لبوں پہ مسکراہٹ آئی تھی وہ پہلی رات تھی جب وہ مرتضی کی باتیں سوچتی سوئی تھی۔

آپی آپ کی کال آرہی ہے"۔منہا اس کا موبائل پکڑتی اندر آئی تھی" وہ جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی۔وہ اب اٹھتی موبائل پکڑ کے باہر ائی تھی کال ا س کی پیشنٹ کی تھی جسے اب وہ باہر آتے گائڈ کرنے لگی اچانک اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس نے جیسے پلٹ کے دیکھا ایمان اس کے پیچھے کھڑی تھی ۔۔۔وہ اسے بنا مخاتب کیے آگے بڑھنے لگی تھی لیکن ایمان نے اس کا ہاتھ تھام لیا ۔۔۔

منیبہ کیسی ہو؟"۔ ایمان نے آہستگی سے پوچھا۔"

Copyright by New Era Magazine

کون منیبہ؟"۔ منیبہ کے انداز میں اجنبیت سمٹ آئی،لہجہ درشت تھا۔۔ایمان کے چہرے پہ کئی رنگ آ کے گزرے تھے

نام بدلنے سے انسان بدل تو نہیں جاتا "۔ایمان نے مسکراتے کہا۔۔"

ہاں !مگر وقت بدلنے سے بدل جاتا ہے"۔ مومنہ نے بھی اسی لہجے" میں کہا"تم بھائی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو منیبہ تم فسٹ ڈے سے جانتی ہو مرتضی تو عمر کی دشمنی میں کس حد تک جا سکتا ہے وہ تم سے شادی بھی"۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی مرتضی کی آواز پہ دونوں نے پلٹ کے دیکھا۔

مومنہ آجائیں آپ ڈاکٹر قدوس ویٹ کر رہے ہیں شاپنگ کے لیے: نکلنا ہے آپکی ساری شاپنگ میں اور انس کریں گے کیوں میرے ہیرو"۔ وہ انس کے بال بکھیرتا بول رہا تھا ۔۔جہاں مومنہ اس کے اچانک پلین سے حیران ہوتی باہر نکلی تھی وہیں ۔ایمان نے مرتضی کے اس روپ پہ حیرت زدہ ہو کے دیکھا تھا ۔"میسنا کہیں کا بڑی چیز ہے

Copyright by New Era Magazine

وہ سوچتی اندر گئی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

وہ اسے لاہور کے مشہور شاپنگ مال میں لایا تھا جہاں ڈاکٹر قدوس ،نور مرتضی اور انس کے ساتھ وہ موجود تھی۔۔۔اسے اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا مرتضی کو لیڈیز شاپنگ کا بلکل ائڈیا نہیں ہے

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ کسی سیل مین سے مخاطب ہو کے بول چکا تھا یہاں جو ڈریس سب سے اکسپینسیو ہے وہ دکھائیں "جہاں مومنہ اس" کی اس تھیوری پہ حیران ہوئی تھی وہاں قدوس اور نور بھی اچھا خاصا شغل لگا چکے تھے لیکن وہ کان نہ دھڑتا نہ جانے اب تک کیا کیا لے چکا تھا جن مین 90٪ انس کی فرمائش اور ایکسپینسیو ہونا ہی مرتضی کے لیے کافی تھا۔لیکن آخر میں وہ اسکی بارات کے لہنگے کی چوائس کو سراہے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔"یار یہ تو مومنہ کو خود چوز کرنے دو "۔

ڈاکٹر قدوس اس کے اس روپ پہ جہاں بہت خوش ہو رہے تھے وہی اسے کہے بنا نہیں رہ سکے۔

کیوں ؟کس خوشی میں؟ تیار وہ میرے لیے ھو گی تو میری پسند کو ہی" مدنظر رکھنا چاہیئے ناں"۔ مرتضی کی بات پہ سب کے ہی منہ کھلے تھے ڈاکٹر قدوس نے نہ جانے اب کیا کہا تھا مرتضی کا قہقہ گونجا تھا لیکن مومنہ کو بہت اپنے اندر خالی پن محسوس ہونے لگا

وہ ماضی کی یادوں پہ چلدی

آئندہ لائف میں ہر چیز تمہارے لیے میں خود خریدوں گا")

۔۔عمر بس کر دیں آپ کا تو مجھے دس سال کا سٹاک جمع کرنے کا) ارادہ لگ رہا ہے ۔۔۔فیشن آوٹ ہو جاتا ہے بس کر دیں۔۔ ۔ کون کہہ سکتا ہے آپ نے کبھی لیڈیز شاپنگ نہیں کی مجھے تو لگ رہا آپ کافی ماہر ہیں اس سب میں۔۔؟؟ وہ شرارت سے بولی تو وہ ہنس دیا تھا۔۔

عشق نے نکما کر دیا غالب

"ورنہ آدمی تو ھم بھی کام کے تھے

Copyright by New Era Magazine

مومنہ م۔۔۔مومنہ۔۔۔"کوئی اسے پکار رہا تھا اس نے خالی نظروں"
سے دیکھا مرتضی کا چہرہ وہ دیکھ کے ہوش میں آئی جس کے چہرے پہ
پریشانی عیاں تھی

."تم ٹھیک ہو ؟"

ہاں"!۔وہ نمکین پانی خود کے اندر اترتی بولی"

مومنہ کیا بات ہے ؟"وہ اس کا ہاتھ نرمی سے تھامتا بولا"

شائد بھوک سے بی پی لو ہا رہا ہے "اسنے بات ٹالنے کے لیے بہانہ"
"ڈھونڈا۔"او سوری شاپنگ میں ٹائم کا اندازہ نہیں ہوا۔

وہ واقعی چار بجے کے نکلے تھے اب دس بجنے والے تھے انس کو تو وہ
، کوکیز وغیرہ لے کے نہ جانے کتنی بار کھلا چکا تھا

چلو پہلے ریسٹورینٹ چلتے ہیں "۔وہ نرمی سے بولا"

نہیں گھر جا کے میں کھا لو گی"۔ مومنہ اب پچھتائی تھی"

وہ اس کا بازو پکڑتا باہر جانے لگا وہ ایک پلکے لیے باقیوں کو نہ دیکھ کے
حیران ہوئی تبھی نور پریشان سی اس کے پاس آئی۔

Copyright by New Era Magazine

کہاں سے ملی ؟"انہوں نے آتے سوال کیا اس سے پہلے مومنہ کچھ:
کہتی مرتضی کے جھوٹ پہ وہ حیران ہوئی

یہ جیولری دیکھ رہی تھی بس آپ لیڈیز بھی ناں"۔ مرتضی مضنوعی" خفگی سے بولا

جانتی ہو یہ لڑکا ھمیں کچا چبانے لگا تھا کہ ھم تمہیں یوں چھوڑ آۓ"
ھمِیں اندازہ نہیں تھا تم پیچھے رہ گئ"۔ نور کی بات پہ مومنہ اپنی بےوقوفی پہ شرمندہ ہوئی

اچھا اب وہاں چلتے ہیں وہاں کافی اچھی ورائٹی ہے سینڈلز کی"۔ نور" کے بولنے پر مرتضی بولا تھا

نہیں !ھم ریسٹورینٹ جا رہے پہلے ڈنر کر لے"۔"

نہیں یار بہت لیٹ ہو گئے ہیں"۔ اب ڈاکٹر قدوس معزرت کرتے" بولے۔"اور یہ دیکھو یہ بھی سو چکا"۔ انہوں نے انس کی جانب اشارہ کیا جو ڈاکٹر قدوس کے کاندھے پہ سر رکھا سو رہا تھا ۔"اب ھمیں اجازت دو"۔وہ اب مرتضی سے اجازت مانگنے لگے۔

Copyright by New Era Magazine

ٹھیک ہے آپ سامان مومنہ کے گھر پہنچوادے اور انس کو گھر ڈراپ" کر دے میں اور مومنہ ساتھ ڈنر کر رہے ہیں"۔ وہ قریبی ریسٹورنٹ کا نام لیتے بولا۔

شارخ بابا کو فون کر کے کہہ دینا گاڑی بھیج دے وہ ساتھ ھی انہیں" اللہ حافظ کہتا مومنہ کے لاکھ انکار پر بھی اسے قریبی ریسٹورینٹ کی جانب بڑھ دیا وہ ابھی پیدل چل رہے تھے مرتضی کی بات پہ وہ چونکی

یار ویسے سورج مغرب سے تو نہیں نکلا؟"۔ مرتضی مسکراتا بولا۔"

مومنہ نے گردن موڑ کے اس کی جانب دیکھا جس کی لبوں پہ مسکراہٹ تھی نہ جانے اس کی مسکراہٹ واقعی خوبصورت تھی یا مومنہ کو نے اس سے زیادہ خوبصورت مسکراہٹ کسی کی نہیں دیکھی تھی

کیا مطلب"۔؟ وہ نظریں چڑاتی بولی"

لوگوں میں اتنی اچھی تبدیلی نظر آرہی ہے نہ کوئی جھگڑا نہ کوئی" اعتراض مجھے لگ رہا واقعی پورے پاکستان میں تبدیلی آگئی "اس کی بات پہ مسکرا کھل کے ہنس دی ۔"یہ ھمارا فسٹ کہی باہر ایک ساتھ ڈنر ہے مرتضی اس سے باتیں کرتا اب ریسٹورینٹ کی جانب بڑھا۔"

Copyright by New Era Magazine

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

مہندی کا فنکشن فل زورو شور سے جاری تھا مرتضی جو اس وقت پھولوں سے سجے جھولے میں بیٹھا تھا مومنہ کو آتے دیکھا مومنہ کا شوٹ کر کے اسے لال دوپٹے کو ایک طرف چاروں کونوں سے پکڑے منہا اپنی کزنز کے ساتھ لا تی مرتضی کے برابر بیٹھا چکی تھی ۔۔ تھوڑی دیر پہلے لڑکوں نے خوب ہلا گلا اور شور ڈالا ہوا تھا مرتضی اس وقت کرتا شلوار پہنے انتہائی پر کشش لگ رہا تھا ڈاکٹر قدوس برابر بیٹھے اسے چھیڑنے سے باز نہیں آرہے تھے ۔۔

یار ویسے اتنا روپ دلہنوں کو آتا ہے تم تو آج سب ریکارڈ توڑنے پہ ہو۔۔۔ وہ شوخ ہوتے بولے تھے۔۔مرتضی کی نگاہیں باقی سب سے انجان اسی پر تھیں جو گرین اینڈ یلو کنڑاسٹ میں کام کے شرارے اور شارٹ شرٹ میں گجراروں سے لیس ہلکے پلکے میک اپ میں اپنے اداس روپ میں اس وقت بہت پیاری لگ رہی تھی ۔اب انس مرتضی

Copyright by New Era Magazine

کی گود میں بیٹھا اس کے کبھی مہندی سے سجے بازوں میں چمکتی چوڑیوں کو چھیڑتا تو کبھی بالوں میں لگائے گجروں کو چھوتا۔

ھادی آپکی پرنسس فسٹ ٹائم پیاری لگ رہی ہے"۔ انس کے بولنے" پہ مرتضی کا قہقہ گونجا تھا اور مومنہ دانٹ پیس کے منہ میں اس بلا کو سلاواتے سنانے لگی ۔

مومنہ کی مہندی کی رسم شروع ہو چکی ھی تبھی سامنے ایمان کو آتے دیکھ کر اسے اور ایمان۔۔ دونوں کو ماضی یاد آیا تھا۔

شادی کی رونق عروج پر تھی لڑکیاں ڈانس کررہی تھیں۔۔۔ایمان کے) سسرال والے بھی آچکے تھے۔۔۔۔ایمان اور سلمان جھولے پر بیٹھے تھے۔ سب باری باری مھندی کے رسم ادا کررہے تھیں۔۔۔مومنہ ایمان کی دائیں سائیڈ کھڑی تھیں "ماشااللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں"سلمان نے سرگوشی کی تھی لیکن وہ خاموشی سے بیٹھی تھیں۔۔۔نہ لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔نہ انکھوں میں کوئی چمک ۔۔۔جو خوشی شادی پر ہر لڑکی کے چہرے پر ہوتی ہے۔۔۔وہ خوشی ایمان کے چہرے پر نہیں تھی ۔۔

Copyright by New Era Magazine

ایمان تھوڑا مسکرادو۔۔۔سب لوگ تمہیں دیکھ رہے ہے"۔منیبہ نے جھک کر کان میں سرگوشی کی۔۔۔ایمان نے ہال میں بیٹھے مہمانوں پر ایک نظر ڈالی۔۔سب لوگ بہت خوش دکھ رہے تھےایمان کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ آئی۔

پتا نہیں یہ ماں باپ سب اپنی آزاد اولاد کو اپنی من پسند شخص کی ہی کیوں قید میں کی کیوں زنجیریں باندھنا چاہتے ہے۔ ایمان نے کرب سے سوچا تھا ایمان کی آنکھو ں میں آنسو آئے تھے جسے بمشکل ااسنے اندر ڈھکیلا تھا۔۔ مومنہ کی کزنز جس کے ساتھ اسکی اچھی خاصی جان پہچان تھی ڈانس فلور پہ لے جا چکی تھی

مہندی ہے راچنی والی ، ہاتھوں میں گہری لالی

کہی ساخیان ، اب کلیاں

ہاتھوں میں کھلنے والی ہیں

تیرے من کو ، جیون کو

نئ خوشیاں ملنے والی ہے

و ہریالی بانو

Copyright by New Era Magazine

لے جانے تجھ کو جویان آنے والے ہے سایان

تھامنگے آکے پیا ، گونجیگی شہنایی

انجنایی ، انجنایی

منیبہ اب ایمان کی کزنز کے ساتھ ہلکے پلکے سٹیپ کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی اس وقت لڑکے نہ ہونے کے برابر نظر آرہے تھے ،،،،منیبہ اب انجوائے کرتے ڈانس میں مصروف تھی اس بات سے بے خبر کوئی یہ یادگار لمحے اپنے موبائل اور دل میں قید کر رہا ہے

مہندی ہے رچنے والی ، ہاتھوں میں گہری لالی

کہی ساکھیاں ، اب کلیاں

ھاتھوں میں کھلنے والی ہیں

تیرے من کو ، جیون کو

نئ خوشیاں ملنے والی ہے

تیری مہندی وہ دیکھیں گے

تو اپنا دِل رکھ دینگے و

منیبہ ڈانس کرتے جیسے ھی پلٹنے لگی عمر نے اس کا ھاتھ پکڑ لیا ۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ ایک دم گھبرائی اس نے ارد گرد دیکھا سب اپنی ہی مگن میں تھے ۔۔
ب"ہت پیاری لگ رہی ھو بندریا"۔وہ اسے چڑاتے بولا ۔وہ ھاتھ
چھڑاتی جانے سے پہلے اسے تپانا نہیں بھولی تھی۔
اور آپ بلکل لنگور لگ رہے ھیں"ا سنے حساب بے باک کرنا چاھا۔"
ایمان کا دھیان انکی طرف ھی تھا اسے عجیب سی وحشت ھوئی۔۔۔"اگر
میری خوشایں برباد کر کے آپ اتنا مطعمین ھے عمر بھائی میری دعا ھے
آپ کو بھی آپکی محبت نہ ملے "اسے لگ رہا تھا اسکا دل پھٹ جائے گا
لیکن یہ رسمیں نا جانے کب جان چھوڑے گی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرتضی اس وقت مومنہ کے ساتھ شوٹ کروا رہا تھا اس نے جب
...مومنہ کو کہتے سنا
"ایمان سے بولیں میری یا میری فیملی کے منہ نہ لگے"
....اس کی بات پہ مرتضی کی آنکھوں میں واضح خفگی آئی تھی
ایمان میری فیملی کا پارٹ ہے میں ہرگز برداشت نہیں کروں گا کوئی"
میری فیملی کو ریسپیکٹ نہ دے ،ایمان تمہاری دوست تھی لیکن اب وہ

Copyright by New Era Magazine

تمہاری سسٹران لا ہے...اگر تمہیں ایمان سے شکوے شکایت ہیں تو تم
اسے اپنے حدتک رکھو دوسروں کو اس چیز کا پابند نہ کرو مجھے وہ انسان
انتہائی زہر لگتے ہیں جو دوستی ہو تو اسکے ہر اچھے و غلط پر بھرپور ساتھ
دیں اور وہی دوستی جب ختم ہو جائے تو دوسروں کو بھی اس انسان
سے دور کرنے کی کوشش کریں .اور جو آپ اس کے ساتھ ابھی کر
چکی ہیں وہی کافی ہے."

"مرتضی لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے بولا

نہ جانے کون کہتا ہے یہ شخص کسی کی محبت میں خود کو ازیت دے"
سکتا ہے...نہیں یہ شخص کسی سے محبت نہیں کر سکتا اگر کر بھی سکتا
ہے تو خود کی انا،عزت نفس سے زیادہ نہیں"

وہ اسے سوچتی پھر سے بدگمان ہونے لگی پر مرتضی بے نیاز بنتا لبوں پہ
مسکراہٹ لیے کیمرہ مین کی جانب دیکھتا پکس بنوانے لگا اس کے بے
نیاز بننے پہ وہ اب سلگنے لگی...

اسی لیے میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی "اس نے اب"
مومنہ کو مدھم آواز میں کہتے سنا۔"میں ہر گز بھی اس فیلی کا حصہ

Copyright by New Era Magazine

نہیں بننا چاہتی تھی اب مجھے لگتا ہے کہ آپ ہمارے اس رشتے کے ساتھ کبھی مخلص نہیں ہیں اور نا ہی اسے ڈیزرو کرتے ہیں...اور ایمان سے آپکو ھمدردی کیوں ہے اب مجھے سمجھ آرہی ہے ...سب ٹھیک کہتے ہیں آپ اس کے عشق میں پاگل تھے اگر فہد نہ ہوتا تو آج وہ اس جگہ ہوتی جہاں مجھ سے اپنا بھرم رکھنے کے لیے یہ رشتہ قائم کر رہے ہیں ."مومنہ نے اگر اسے چوٹ پنچانا چاہی تھی تو مرتضی کو اس کے جملوں سے بہت زیادہ پہنچ چکی تھی تلخی سے کہتی وہ اس کی بنا پرواہ کیے سٹیج سے نیچے اترنے لگی ...

لیکن وہ اس کا ہاتھ پکڑتا اپنی جانب کھینچ چکا تھا اور وہ اب ایک ہاتھ اس کی کمر پہ رکھتا اور دوسرے ہاتھ سے تھامے پکس بنوانے لگا.اس کے اس انداز پہ مرتضی کے کزنز نے بھرپور سٹیاں بجائی تھیں.وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتا تھا نہ وہ مر کے بھی سوچ سکتا تھا لیکن مومنہ نے غلط وقت پہ غلط بات شروع کر کے اسے جواب دینے پہ مجبور کر دیا تھا....مومنہ کی آنکھیں مرتضی کے اس انداز پہ نمکین پانی سے بھر گئی تھیں جسے اس نے بمشکل باہر نکلنے سے روکا اور چہرہ موڑ کے ادھر

Copyright by New Era Magazine

ادھر دیکھنے لگی جہاں ارد گرد لوگ اب خوش گپیوں میں مصروف تھے.رنگ برنگی لائٹس میں ان کا بھرپور شوٹ کیا جا رہا تھا جس کے فلیش ان دونوں کے چہرے پہ پڑ کے ان کا چہرہ واضح کر رہے تھے ...لیکن مرتضی کو جیسے اب کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی

اتنے ہی وار کرو مومنہ حیدر ملک جتنے سہہ لو "وہ اپنے ہاتھوں سے" سختی سے اسے تھامے سرد لہجے میں اس کے کان میں بولا تھا.مرتضی کی آنکھوں میں اتنی تپش تھی کے وہ جو اس کا مقابلہ کرنا چاہتی تھی نگاہیں جھکا کے جیسے سرنڈر کر گئی".وہ جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹا اور مومنہ کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو اپنے ہاتھ کی پشست سے آہستہ سے صاف کرتے اسے اپنی سخت اور جان لیوا گرفت سے آزاد کرتا سٹیج .سے اتر چکا تھا

مومنہ نے اسے اپنے سر پہ ہاتھ پھیرتے اب ہال سے باہر جاتے دیکھا.وہ جانتی تھی یہ اپنے بالوں یا سر کو تب ہی چھوتا تھا جب کسی ٹینشن یا .بے چینی میں ہو

Copyright by New Era Magazine

منہا اس کے پاس جلدی سے آئی تھی جو نہ جانے کیا کہہ رہی تھی اور
پھر اس نے غیر حاضر دماغ کے ساتھ لوگوں کی جانب دیکھا جو
مسکراتے اب اس کے ساتھ پکس بنوا رہے تھے لیکن مومنہ اس وقت
خود کو کھٹ پتلی سے زیادہ کچھ محسوس نہیں کر رہی تھی....

****

آج کا دن واقعی تھکا دینے والا تھا وہ اب بیڈ پہ اپنے عروسی لباس کے
دوپٹے کو سیٹ کرتی بیٹھی ہی تھی کے کوئی بالکونی سے اندر آیا وہ بے
یقینی سے دیکھنے لگی آنے والا شخص اس کے حواس شل کر چکا تھا
مومنہ اس گیم کو سمجھنے کی کوشش میں تھی جو ایمان اس کے ساتھ
کھیل کے جاچکی تھی۔

عمر قدم اٹھاتا بیڈ کی سائڈ پہ اس کے قدموں کے پاس آ کے بیٹھا.اس
سے نگاہ اٹھا کے دیکھا ہی نہیں گیا وہ کیسے نگاہ اٹھا کے اس کے اس
روپ کو دیکھ سکتا تھا جس کے اس نے ساری زندگی خواب دیکھے تھے.
وہ گھٹنوں کے بل بیٹھااپنے دونوں ہاتھ جوڑتا اس کے سامنے رو دیا
مومنہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا کیا ظالم بھی روتے ہیں؟اس نے

Copyright by New Era Magazine

زندگی میں پہلی بار اس شخص کو روتے دیکھا تھا کیا یہ شخص اس کے سامنے ایسے رو بھی سکتا تھا ؟

میں جانتا ہوں میرا گناہ بہت بڑا ہے لیکن پلیز یہ سزا نہ دو میں مر جاوں گا ابھی بھی وقت ہے ایک بار میرا ہاتھ تھام لو،مجھے بکھرنے سے بچا لو میں مر جاوں گا منیبہ تمہیں کسی اور کا ہوتا دیکھ کر"وہ اس کے آگے بول نہیں گڑگڑا رہا تھا.مومنہ نے کانپتے دل کو سنبھالتے دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے مرتضی کسی بھی وقت آ سکتا تھا وہ اپنے حواس پہ قابو پاتے اپنا لہنگا تھامتی اٹھی اور عمر سے دور کھڑی ہوئی تھی پلیز جایئے یہاں سے وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتے بولی،میری شادی" ہو چکی ہے مرتضی آتے ہوگے پلیز آپ اپنا باقی کا انتقام کسی اور وقت لے لیجیے گی"وہ چبا چبا کے بولی

میری بات سنو مومنہ ایک بار پلیز"عمر نے التجائیہ کہا۔"

.پلیز جایئے"وہ رو دینے کو تھی"

میں بات کیے بغیر نہیں جاوں گا آتا ہے وہ تو آجائے مجھے کسی کا ڈر" نہیں "عمر اب بیڈ پہ بیٹھتا سنجیدگی سے بولا۔

Copyright by New Era Magazine

کیا بات سنوں؟ بلکہ تم سنو پھر عمر مرزا بیگ تم وہ شخص ہو جس"
سے میں شدید نفرت کرتی ہوں اور اب مجھے اندازہ ہو رہا تم دونوں
بہن بھائی کتنے ٹیچ ہو میرا سب کھا کے اب میرے شوہر کو بھی بدظن
کرنا چاہتے ہو یاد رکھنا اب اگر وہ میرا نہیں رہا توتم دونوں کی جان لے
کے میں خود کو مار لوں گی لیکن تم دونوں کو کامیاب نہیں ہونے دوں
...گی"مومنہ دھیمی آواز میں غرائی

بہت محبت کرنے لگی ہو اس سے"؟ عمر کی آواز روندی ہونے کے"
.ساتھ عجیب حسد بھی رکھتی تھی

ہاں !بہت اور جانتے ہو تم نے کروائی ہے یہ محبت اگر آج مجھے"
تمہاری جان بھی اس کے لئے لینی پڑی تو میں لے لوں گی
عمر"کہتے مومنہ رو دی.ایک دم کمرے میں گہری خاموشی چھا گی دونوں
خاموشی سے آنسو بہا رہے تھے کچھ منٹ بعد مومنہ کی آواز نے سکوت
...توڑا

تم جانتے تھے۔۔۔ جانتے تھے کہ میں۔۔۔۔ میں تم سے محبت کرتی"
تھی ۔۔۔۔ بہت محبت۔۔۔جانتے تھے اتنی۔۔۔اتنی کہ اس کے لیے

Copyright by New Era Magazine

موت بھی قبول کر لیتی ۔۔ ۔۔۔۔۔ کیا کچھ نہیں کیا میں نے۔۔۔۔۔
اور تم نے۔۔۔ تم نے کیا کیا۔۔اتنی بڑی سزا اتنی بڑی ۔۔ مجھ سے
مجھے ہی چھین لیا۔۔۔ چھین لیا منیبہ کو مجھ سے ۔۔۔ میری خوشیوں
کونگل گئے اور اور ڈال دیا آگ میں جلنے کے لئے۔۔۔
میں پل صراط سے گزر کی آئی ہوں پلیز اب مجھے معاف کر دو...."وہ
اسکے آگے ہاتھ جوڑے کھڑی "ہچکولے کھاتے بول رہی تھی وہ بولنے
پے آئی تو جیسے ہر چز بھول گئی وہ کسی طرح سے بھی اپنے حواس میں
نہیں لگ رہی تھی شاید اب غم اپنی تمام حدیں پار کرچکا
تھا۔۔۔۔۔"جانتے ہیں میں آپ کے بنا زندگی کا تصور بھی کرتی تھی نا
تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے میری روح کوئی کھینچ رہا ہے مجھے سانس
نہیں آتا تھا لیکن آج میں جب جینا چاہتی ہوں ،،،جانتے ہو کیا ہوتاہے
۔۔۔۔میں ہنسنا چاہوں تو رو رہی ہوتی ہوں۔۔۔۔۔رونا چاہوں تو ہنس
رہی ہوتی ہوں....ماضی کی یادیں مجھے روز ڈستی ہیں ۔۔۔۔۔میری
روح چھلنی کرتی ہیں وہ ازیت سے روتے مسکرائی تھی...مگر یہ سب
میں تمہیں کیوں بتارہی ہوں تم اور تمہاری بہن کو تو میری خوشی سانپ

Copyright by New Era Magazine

کی طرح ڈستی ہے ناں؟تم یوں کرو مجھے اپنے ہاتھوں سے مار دو "وہ ہذیانی انداز میں اس کا ہاتھ پکڑے اپنی گردن پہ رکھ چکی تھی اور اپنا گلا ڈوبانے کی کوشش کرنے لگی....عمر ایک دم ہوش مہں آیا تھا اسے اس بات کا بلکل اندازہ نہیں تھا کے منیبہ کا نکاح ہوچکا ہے اگر اسے زرہ بھی اندازہ ہوتا وہ کبھی نہ آتا اب منیبہ کو حواس گنواتا دیکھ کے وہ ایک دم پریشان ہوا تھا سول سروس میں ملزموں کو ٹریٹ کر کے وہ اتنا ...تو جان چکا تھا منیبہ حواس کھو رہی تھی

منیبہ ہوش میں آو اس نے اسے شانوں سے پکڑ کے جنجھوڑا تھا لیکن" اب وہ خالی زہن اسے دیکھنے لگی اس کے چہرے کے نقوش کو ہاتھ سے چھونے لگی....عمر کو جیسے کرنٹ لگا تھا...عمر کا ہاتھ اٹھا اور منیبہ کے گال پہ نشان چھوڑ چکا تھا ...وہ منہ پہ ہاتھ رکھے ساکت نظروں سے اسے دیکھنے لگی"...ایم سوری میں ایسا نہیں چاہتا تھا"وہ اس کی طرف بڑھتا اس کا چہرہ چھونے کی کوشش کرنے لگا پر منیبہ ہاتھ آگے کرتی .اسے روک چکی تھی

Copyright by New Era Magazine

چلے جاؤ پلیز چلے جاو وہ پھر سے ہاتھ جوڑتی بولی تھی،اب مجھے کبھی"
.اپنا چہرہ نا دیکھانا

عمر کے آنکھوں سے آنسو ابھی بھی نکل رہے تھے

تبھی باہر کسی کے قدموں کی چھاپ سنائی دی تو وہ جلدی سے بالکونی
!کی جانب بڑھا تھا مومنہ کو لگا جیسے سب ختم

مرتضی جیسے ہی روم کا دروازہ لاکڈ کرتا واپس پلٹا تو مومنہ اس کے سینے سے پر سر ٹکا کے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی.مرتضی نے بے یقینی سے اسے دیکھا جو اپنا سر اس کے سینے میں چھپانے کی کوششوں میں تھی اسے اپنی شرٹ نم ہوتی محسوس ہوئی".مجھے نہیں پتا تھا میرا استقبال اس قدر خوبصورت ہو گا مرتضی نے اس کے کان میں سرگوشی کی.آج میرا دل چاہ رہا ہے آپ کو دنیا کا وہ گفٹ دوں جو کبھی کسی دولہے نے دلہن کو نہ دیا ہو "تم مجھ سے کچھ بھی مانگ سکتی ہو ویسے تو دولہا دیتا لیکن میری بیوی اس شوہر کو بہت خوبصورت استقبال کا گفٹ دے چکی ہے"مرتضی کی سرگوشیوں سے مومنہ کے رونے میں شدت آئی تھی اب وہ بنا کچھ کہے اس کی کمرسہلانے لگا

Copyright by New Era Magazine

لیکن پانچ منٹ گزرنے کے بعد بھی وہ پیچھے نہ ہٹی تو مرتضی کو کچھ غلط محسوس ہوا...

ششش۔۔۔۔۔ بہت رو لیا "نرمی سے کہتے مرتضی اسے الٹے قدم" لے جانے لگا ابھی بھی اس کا سر اس کے سینے پہ تھا اور اب اسے بیڈ پہ بٹھاتا پانی کا گلاس اسے پلانے لگا لیکن اگلا پل انتہائی بے یقینی لیے تھا اس کے گال پہ انگلیوں کے نشان تھے اس سے پہلے کہ مرتضی کچھ کہتا دروازے پہ زور زور سے دستک ہوئی...

مرتضی جان چکا تھا کوئی مسئلہ ہوا ہے ورنہ کسی کی ہمت نہیں تھی ایسے دروازہ کھٹکتاتا.اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو روتی ہوئی ایمان سامنے تھی". عمر بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے انکی کنڈیشن بہت خراب ہے" اس لے الفاظ سنتے ہی منیبہ کے پاوں کے نیچے سے زمین نکلی تھی۔

مجھے بتانے کا مقصد ؟دنیا میں باقی ڈاکٹرز مر گئے ہیں؟"۔ مرتضی نے" ترشی سے کہا.

ایمان کا دل چاہا اس سفاک انسان کا منہ توڑ دے"وہ بھائی ہیں میرے"وہ بلند آواز میں بولی۔

Copyright by New Era Magazine

تو جائے آپ ۔۔۔آپکو روکا کس نے ہے اگر راستہ نہیں آتا تو اپنے"
شوہر کا ہاتھ تھامے وہ بتا دے گا "مرتضی درشتی سے کہتا دروازہ بند
.کرنے لگا تھا".پلیز !منیبہ کو بھیج دیں "ایمان روتی بولی
"آر یو ان یور سینسس؟"
...اس کا وہ کیا لگتا ہے؟آپ لوگوں کی رشتے داری ہے تو جائے آپ
...خبر دار اب دروازہ کھٹکھٹای"ا وہ کہتا زور سے دروازہ بند کر چکا تھا
لیکن وہ جیسے ہی پلٹا مومنہ کا چہرہ زرد دیکھا وہ لب بھینچتا اس کے پاس
گیا وہ جتنا آج کے ہر چیز اگنور کرنا چاہ رہا تھا وہی صبر اس کا امتحان بنتا
، جا رہا تھا
.کیا ہوا ہے مومنہ ؟وہ اس کا ہاتھ تھامتا بولا:
تم آج مجھ سے کچھ بھی مانگ سکتی ہو مومنہ میں یہ دن یادگار بنانا"
چاہتا ہوں کہتے وہ اب اسکی چوڑیوں سے کھیلنے لگا.مومنہ ابھی بھی
دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔
یہ کس نے کیا ؟"۔اب وہ اس کا چہرہ سہلاتا پوچھنے لگا..مومنہ نظریں"
...جھکا گئی

Copyright by New Era Magazine

مرتضی کچھ دیر کے بعد اسے یوں ہی دیکھتے اٹھا..مومنہ کا جواب نا دینا

. اسے اب خفت میں مبتلا کرنے لگا

بہت اداس ہو"؟۔اس کے لہجے میں نہ جانے کیا تھا مومنہ نے گردن"

اٹھا کے اس کی جانب دیکھا".میں رونمائی میں کچھ بھی مانگ سکتی ہوں

ناں؟"وہ تھوک نگلتے بولی۔

i keep my words"

مرتضی نے خود کو سنبھالتے کہا لیکن نہ جانے مرتضی کو بھی آج پہلی

...بار خوف محسوس ہوا تھا

مجھے ۔۔عمر۔۔۔ کو ۔۔۔ایک۔۔۔ بار۔۔ دیکھنے ۔۔۔جانے ۔۔۔دیں "وہ"

...اٹھتی اپنے مہندی سے سجے ہاتھ جوڑتی ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کے بولی

مرتضی جو اس کے جڑے ہاتھوں پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھ چکا تھا ایک

دم اس کے ہاتھوں کی گرفت کمزور ہوئی ...وہ خالی نظروں سے اسے

دیکھ رہا تھا شاید وہ دنیا کا واحد اور سب سے بد قسمت دولہا تھا جس کی

بیوی منہ دکھائی میں اپنے عاشق کا دیدار مانگ رہی تھی مرتضی کو

سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں مفلوج ہوتی محسوس ہوئی کتنے پل اس

Copyright by New Era Magazine

کا روتا چہرہ دیکھتا رہا پھر وہ اس کا بازو پکڑ کے اسے کمرے سے باہر نکالتا دروازہ لاک کر چکا تھا...

جانتے ہیں کچھ نعمتیں آزمائش کے طور پہ ملتی ہیں "مرتضی کے کانوں میں کئی آوازیں گونج رہی تھیں وہ آج واقعی ریزہ ریزہ ہو گیا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے اللہ نے اسے اس کی اوقات بتا دی ۔۔۔وہ جو دوسروں کے آگے جھکنا نہیں پسند کرتا تھا اس عام سی لڑکی کے ہاتھوں ریزہ ریزہ ہو چکا تھا اسے آج کسی کتاب میں پڑھی بات شدت سے یاد آرہی تھی کہ انسان کو اللہ اسی کے ہاتھوں توڑتا ہے جس سے اسے سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے وہ جان چکا تھا اللہ نے مومنہ کو اس کی زندگی میں کیوں بیجھا تھا اس کی اوقات بتانے کے لیے ، وہ کبھی سوچتا تھا مومنہ کی کیا چیز اسے اپنی طرف اٹریکٹ کرتی ہے تو وہ اس کے پسند کے کسی پیمانے پہ پورا نہیں اترتی تھی مومنہ ایک خوش شکل لڑ کی ضرور تھی لیکن اگر دیکھا جاتا مرتضی خوبصورتی ۔زہانت۔ دنیاوی سٹیٹس۔علم و شعورمیں اس سے بہت آگے تھا ۔۔۔نہ ہی ایسا تھا اس نے زندگی میں اس سے بہتر لڑکی نہیں دیکھی تھی۔۔آج تک وہ اس سوال کا جواب

Copyright by New Era Magazine

نہیں ڈھونڈ پایا تھا اسے مومنہ میں کیا اچھا لگا تھا لیکن اب اس کے پاس صرف جواب ہی جواب تھے...

آج اسے اندازہ ہو رہا تھا محبت میں محبوب سے نفرت کرتے کرتے خود سے اس سے زیادہ نفرت ہو جاتی ہیں اگر اسے آج مومنہ سے نفرت محسوس ہوئی تھی تو خود سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی۔وہ وہی زمین پہ سجدہ ریز ہو کے اللہ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگا...

"یا اللہ تو مجھے زلت کی زندگی سے بہتر موت عطا کر دے میں نہیں جانتا اور کتنی آزمائش باقی ہے لیکن پلیز میرے اللہ تو مجھے مزید رسوائی سے بچا لے...یااللہ میں زندہ کیوں ہوں مجھے موت عطا کر دے "اس نے اس وقت سجدے کی حالت میں نہ جانے خود کے لیے کتنی بد دعائیں کر ڈالی تھیں.نہ جانے کتنی دیر گزر چکی تھی اسے اسی حالت میں روت اسے اپنا سر پھٹتا محسوس ہوا.

Copyright by New Era Magazine

وہ اٹھ کے سائڈ ٹیبل سے سلیپنگ پلز نکالتا ایک ساتھ دو لے چکا تھا

۔۔۔اسے اس وقت صرف ایک چیز کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی

،۔

۔۔۔ نیند وہ بھی گہری۔۔۔۔۔۔

....کچھ منٹ بعد وہ بیڈ پہ لیٹا ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکا تھا

دنیا میں دو طرح کے دکھ ہوتے ہیں ایک وہ جو تم سے تمہارا بہت کچھ

...لے جاتے ہیں ایک وہ جو تمہیں بہت کچھ دے(سیکھا (جاتے ہیں

...اور مرتضی نہیں جانتا تھا یہ کونسا دکھ ثابت ہونے والا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اب ڈر نہیں لگتا کچھ کھونے سے

میں نے زندگی میں زندگی کو کھیا ہے

وہ نہ جانے کتنی دیر بند دروازے کو بھیگتی آنکھوں سے دیکھتی

رہی۔۔۔جیسے وہ سمجھنے کی کوشش میں تھی یہ جو سب پچھلے آدھے

گھنٹے سے ہو رہا تھا وہ کوئی خواب تھا یا حقیقت ، ؟ وہ شادی کی پہلی

رات اسے کمرے سے اس کی بیوقوفی کی وجہ سے بے دخل کر چکا تھا۔

لرزتے ہاتھوں سے وہ کتنی دیر دروازہ کھٹکھٹاتی رہی اسے ڈر تھا کہ کوئی اور اسے وہاں نہ دیکھ لے لیکن اندر س ہنوز خاموشی تھی اسے اب عجیب سی سبکی کا احساس ہونے لگا۔وہ

وہ دبے پاوں چلتی ٹیرس کی جانب آئی اس کی نظر نیچے گئی جہاں ایمان روتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی اور پھر وہ گاڑی کو گیٹ سے باہر جاتا دیکھنے لگی ،یہ شاندار بنگلہ جو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا یہاں کئی خوبصورتی میں اضافہ کرتے دیوار پہ لگے پھول اسے جیسے ماتم کرتے اپنی کم مائیگی پر ہنستے محسوس ہونے لگے۔وہاں کھڑی خالی ذہن سے انہیں دیکھتی رہی ۔اور پھر واپس نیچے اترنے لگی اس شاندار گھر میں رات کے وقت اب اسے عجیب سا سناٹا محسوس ہو رہا تھا شائد اس سے زیادہ خاموشی اسے اپنے اندر محسوس ہو رہی تھی وہ آخری سیڑھی پہ بیٹھ کر گہرے سانس لینے لگی جیسے وہ نہ جان کتنی تھکن شدہ مسافت طے کر کے آئی تھی،،،اب وہ اپنے ہاتھوں کی مہندی دیکھنے لگی اور ایمان کی آوازیں اس کے کانوں میں گونجنے لگی

Copyright by New Era Magazine

مہندی والے ہاتھ دھو کے ابھی وہ فری ہوئی تھئ کب ایمان مومنہ کے پاس آ کے بیٹھ گئ تھی یا شائد وہ اسکے اپائٹمنٹ کے بارے میں جانتی تھی تبھی اس سیلون میں آ گئ تھی

واہ بھئ ھماری دلہن کو تو بہت گہرہ رنگ آیا ہے لیکن بئ دلہا پہلے" ہی جب کسی اور کے عشق میں مبتلا ہو تو مجھ جیسی بندی تو یقین کرنے سے رہی کہ تمہارا دولہا بہت پیار کرے گا تم سے جو پہلے سے کسی کے عشق میں مبتلا ہو "اسکی بات پر مومنہ نے نظریں اٹھا کے اس کی جانب دیکھا جو چہرے پہ مسکراہٹ سجائے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی --

سچ بتا رہی ہوں۔۔۔ تم دوست ہو میری تمہیں نہیں بتاو گی تو کسے" بتاوں گی؟"۔

اب وہ اس کے برابر بیٹھتی زہر اگلنے لگی

تم جانتی ہو مرتضی مجھ میں انٹرسٹڈ تھا۔۔۔ ادائے بے نیازی سے بولتی" ایمان نے اپنے تیئں مومنہ پہ دھماکہ کرنا چاہا لیکن وہ سپاٹ چہرہ لیے اسے دیکھنے لگی ۔

Copyright by New Era Magazine

اگر نہیں یقین تو حادی سے خود پوچھ لو اس کی وجہ سے میرا گھر تباہ"
ہونے لگا تھا "۔۔ایمان کے منہ سے مرتضی کے لیے حادی سن کے
مومنہ عجیب سی کیفیت سے دو چار ہوئی تھی لیکن ایمان فل زبان کے
تیر چلا رہی تھی جو مقابل کو واقعی چھلنی بھی کر رہے تھے۔۔
اور تم کیسے بھول جاتی ہو مجرم تو مرتضی سب سے زیادہ ہے تمہارا"
اور۔۔۔"۔لیکن مومنہ بنا جواب دیے اسے وہی چھوڑ کے اٹھ گئ
مومنہ اب زخمی مسکراہٹ سے ہنسی تھی وہ واقعی پچھلے دنوں سے اسے
مسلسل دماغی ٹارچر کر رہی تھی اور اب جب مہندی کی رات وہ اسے
مہندی لگانے لگی نہ جانے مرتضی کو کیا سوجھی کہ مرتضی نے سب
کے سامنے اس کا مہندی سے بھرے ہاتھ کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ لیا
مومنہ کا جہاں خفت سے برا حال ہوا تھا وہی ایمان نے موقع جانے
نہیں دیا تھا ۔۔۔
دولہے بھائی زرا صبر کر لے لڑکی آپکے پاس ہی رہنے والی ہے لیکن"
ابھی تو ہاتھ چھوڑ دے"۔

Copyright by New Era Magazine

کیوں !اپنی منکوحہ کا ہاتھ تھاما ہے کوئی چھڑوا سکتا ہے تو چھڑوا لے"
)مہندی سے کچھ دیر پہلے ان کا نکاح کیا گیا تھا(مرتضی بے نیازی سے کہتا ڈھیٹ بن چکا تھا لیکن اس کی بھڑاس ایمان مہندی کی رسم ادا کرتے اس کا بظاہر لوگوں کے سامنے گال چومتی کان مین سرگوشی کرتے نکال چکی تھئ

بھئ تم تو بہت فری ہو مرتضی ساتھ کون کہتا مجبوری کا رشتہ ہے یہ"
تو ویسے میں نکاح سے پہلے بھی اندازہ کر چکی ہون رات 12 بجے تک ہوٹلنگ کی جاتی ہے"۔ اسکی تلخ بات پر نہ جانے کیوں مومنہ جواب دینے سے خود کو روک نہیں پائی تھی

او رئیلی نکاح تو میرا تمہارے بھائی کے ساتھ بھی نہیں ہوا تھا اور اس" کے ساتھ میں اس سے ستر گناہ زیادہ فری تھی تب آپکو کوئی اصول یاد نہیں آئے۔۔۔۔ یا نہیں۔۔ یہ کہنازیادہ بہتر ہوگا کہ آپکا بھائی مجھ سے بہت فری تھا"۔

مومنہ کے جواپ پہ ایمان سلگ گئ او بظاہر مسکراتی منہا کی جانب بڑھ گئ

Copyright by New Era Magazine

اور شوٹ کے دوران مرتضی کے ٹانٹ نے واضح کر دیا تھا کے وہ دونوں کی سرگوشیاں سن چکا ہے لیکن مومنہ کو اس کا ایمان کی حمایت میں بولنا طیش دلا گیا تھا اور وہ نہ جانے کیا کیا بول گئی اور اسے بڑی حماقت عمر کو دیکھ کے پھر کمزر پڑ کے کر چکی تھی اور بچی کچھی کسر اس کے ایکسیڈنٹ کی نیوز نے پوری کر دی تھی وہ اس شخص کے لیے کیوں اتنی کمزور ہو جاتی تھی کیا محبت واقعی نہیں مرتی۔۔؟؟ وہ اس وقت اپنی سوچوں سے الجھ رہی تھی

اس کی زندگی کی خوشیاں آنسو ھمشہ ایک ہی شخص سے وابستہ رہے تھے اور آج جب وہ نئی زندگی شروع کرنے کے لیے خود کو بہت سجا چکی تھی آج پھر سے وہ اس کی زندگی میں نئے دکھ دینے آ چکا تھا کیا وہ یہ حماقت واقعی سرزرد کر چکی تھی اس کو عجیب سے پچھتاوے گھیر رہے تھے نہ جانے کیوں ھمیشہ مرتضی کی مجرم کیوں بن جاتی ہوں میں وہ بھی اس شخص کے لیے جو میرا باپ۔۔۔۔باپ کا چہرہ سامنے آتے وہ سسک اٹھی تھی۔

Copyright by New Era Magazine

☆☆☆

منیبہ ۔۔۔۔۔۔آئی سی یو میں اچانک آواز گونجی نرس جلدی سے عمر کی جانب لپکی جو اب خالی زہن سے چھت کو گھورتا گہرے سانس لے رہا تھا

عمر نے دکھتے سر سے آنکھ کھولی تو خود کو ہسپتال میں موجود پایا کچھ دیر پہلے کا ازیت ناک لمحہ اسکی آنکھوں پہ پھر سے گھومنے لگا

کچھ دَرد مجھے تو سہنے دے

اندر سے زندہ رہنے دے

آنکھیں بنجر ہو جائے گی

، کچھ اشک میرے تو بہنے دے

سونگ فل والیم میں گونج پلے کرتا وہ اس وقت فل سپیڈ میں لاہور کی سڑکوں پر گاڑی گھما رہا تھا اس کے سامنے بار بار منیبہ کا روتا چہرہ آرہا تھا اس نے گھر والوں کے ھزاروں اصرار پہ اب تک شادی نہیں کی تھی وہ سوچتا تھا اب تک دشمن جان کی شادی ہو چکی ہو گی اور اس کا

Copyright by New Era Magazine

سامنا نہ کرنے کی کتنی دعائیں کی تھی لیکن وہ جب سامنے آ ئی تھی اسے لگا تھا اللہ نے جیسے اس کے گناہ معاف کر کے پھر سے نصیب میں لکھا ہوا اب جیسے ہر درد اسے دل پہ اترتا محسوس ہو رہا تھا ۔۔۔ایمان کی ایک نادانی نے نہ جانے کتنے دل توڑے تھے اسے پھر سے ایمان پہ ملال ہواسات سال بعد اس نے اسے ڈاکٹر کے روپ میں اس دن ہسپتال میں دیکھا تھا وہ پاگل سمجھی تھی نام بدلنے سے یا اس کے انکاری ہونے سے وہ منیبہ سے مومنہ بن جائے گی تو سب بدل جائے گا۔۔آج بھی اس کے خون میں بس اسی دشمن جاں کی محبت لہو بن کے دوڑ رہی تھی۔۔

وہ اُس کو دوبارہ جب ملی تھی تو آنکھے کسی بھی قسم کے جزبے سے آری تھیں اِس قدر اجنبیت اُس کا تو دِل کٹ کے رہ گیا تھا لیکن اسے یقین تھا وہ اسے دوبارہ سب جزبات سے آشنا کروا لے گا ۔۔لیکن شائد ہی سب س بڑی غلط فہمی شکار ہوئی تھیمرتضی کا بار بار اس کی موجودگی میں آنا منیبہ کا مکرنا اسے بہت غصہ اور تکلیف دیتا تھا لیکن وہ جانتا تھا اس کے جرم کے آگے یہ سزا بہت کم ہے لیکن وہ اسے منا لے گا

Copyright by New Era Magazine

اس کا ساتھ لیکن اب اس کی آنکھوں میں نا آشنائی اور مرتضی کا پوزیسیو ہونا اس کا چین پھر سے چھین چکا تھا اس کی آنکھوں سے دو اشق گرے تھے جسے اس نے زخمی ھنسی ہستے بے دردی سے رگڑا تھا

ھر

ہونٹوں پہ ہنسی آنکھوں میں نمی

بھیگی سی ہے میرے دِل کی زمین

سب کچھ حاصل ہے آج مگر

مٹ تی ہی نہیں کیوں تیری کمی

، نیندوں میں سہی

خوابوں میں سہی

بانہوں میں تیری سو لینے دے

اور اب ایمان جس نے اسے نہ جانے کتنے سالوں بعد فون کیا تھا پھر سے روح کو نکالنے کے لیے کے مرتضی اس کی دشمنی میں منیبہ سے شادی کر رہا ہے وہ جانتا تھا یہ دشمنی نہیں تھی اور جو وجہ تھی اس کا اعتراف وہ خود نہیں چاہتا تھا اس وقت تو اس نے ایمان کی کا انتہائی

Copyright by New Era Magazine

سرد لہجے میں اسے سلاواتے سناتے کاٹ دی تھی لیکن خود کو لاکھ سمجھانے کے بعد بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے آگیا تھا اور یہاں منیبہ کے الفاظ اور شکستہ انداز نے اسے الجھا دیا تھا اب وہ ماضی میں کھو گیا۔

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں عمر اتنی محبت جتنی آپ بھی مجھ" سے نہیں کر سکتے "میں نے آپ کے علاوہ کبھی کسی کے بارے میں نہیں سوچا میں آپ سے جتنی محبت کرتی ہوں شاید لفظوں میں نہیں بتا سکتی آپ جانتے ہیں کل سے اپنے کہے لفظوں سے میں سو نہیں پائی اگر آپ مجھے معاف نہیں کریں گے تو میں خود کو بھی نہیں کر پاؤں گی کل مرتضی حیدر کی وجہ سے میرا موڈ آف ہوا تھا وہ سب جانتے ...."کل مجھے کہتے ہیں تمہارا عمر بھائی

، باتیں تیری احساس تیرا

خدا کے لیے رحم کرو مجھے میری نظر میں اتنا نہ گراو کے مجھے خود"

"سے نفرت ہو جائے

جو تیرے ساتھ میں بیتی تھے

Copyright by New Era Magazine

کچھ لمحے حسین کچھ شاموں صبح

، ان کو تو ابھی اے جان میری

کچھ دیر تو میرا رہنے دے

میں کیا کرتی اس کی اس بات پر میں بہت ڈسٹرب تھی تو بس غصے"

میں آپ کو بھی پتا نہیں کیا کیا کہہ دیا مجھے معاف کر دیں م ۔۔۔تم تو

مجھ سے محبت کرتے ہو نہ۔۔پھر کیوں نہیں کر لیتے یقین میرا

اچھا ٹھیک پے سارے جرم میرے ہے میں اعتراف کرتی ہوں پلیز مجھے

معاف کر دے محبت کرنے والوں کا دل تو وسیع ہوتاہے نہ"۔۔۔ اس

کا بلکنا عمر کو پھر سے یاد آیا تھا

اسے اس کے الفاظ جانے کتنی یاد آئے تھے

جانتے ہیں میں آپ کے بنا زندگی کا تصور بھی کرتی تھی نا تو یوں"

محسوس ہوتا تھا جیسے میری روح کوئی کھینچ رہا ہے مجھے سانس نہیں آتا

تھا لیکن آج میں جب جینا چاہتی ہوں ،،،جانتے ہو کیا ہوتاہے ،،،میں

....ہنسنا چاہوں تو رو رہی ہوتی ہوں ۔رونا چاہوں تو ہنس رہی ہوتی ہوں

Copyright by New Era Magazine

ماضی کی یادیں مجھے روز ڈستی ہیں ۔میری روح چھلنی کرتی ہیں اس کی آوازیں اسے ہتھورے کی مانند لگ رہی تھی

کچھ دَرد مجھے تو سہنے دے

اندر سے زندہ رہنے دے

خدا کے لیے رحم کرو مجھے میری نظر میں اتنا نہ گراو کے مجھے خود" سے نفرت ہو جائے

....، کچھ اشک میرے تو بہنے دے

ماضی کی یادیں کب اس کا پیچھا چھوڑے گی

وہ اب خون کے آنسو پیتا گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا

وہ گاڑی کی سپیڈ بہت بڑھا چکا تھا تبھی اسے منیبہ کا چہرہ نظر آیا اور وہ جیسے ہی دھیان بھٹکا کے سامنے سے آتی گاڑی کے ساتھ بری طرح ٹکر ہوئی تھی اس سے آگے اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا

ادھر دیکھے،آپ ٹھیک ہے پلیز ادھر دیکھیں نرس کی آواز پہ اس نے" خالی نظروں سے اسے دیکھا اور آنکھیں بند کرلی۔

****

Copyright by New Era Magazine

دور کہیں سے اب ازانوں کی آوازیں آرہی تھی مومنہ جلدی سے لہنگا تھامتی اٹھی اور واپس سیڑھیاں چڑھنے لگی ،ساری رات تو سیڑھیوں میں گزر گئی وہ اب اپنی قسمت پہ ہنس دی تبھی اس کا پاؤں پھسلا اور وہ برے طریقے سے چار پانچ سٹیپ ہی نیچے گری پر بروقت ھینڈیل تھام چکی تھی اب وہ دوبارہ اٹھتی اوپر جانے لگی اسے بازو پاؤں پہ کافی ٹھیس اٹھتی محسوس ہونے لگی لیکن یہ درد جیسے اسے سکون دینے لگا تھا وہ بے حس بنی بیڈ روم کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی اچانک اسے کیز کا خیال آیا وہ جلدی سے کچن کی جانب بڑھی اسے اچانک یا د آیا تھا ایک کیز کاپی وہاں بھی موجود تھی اب وہ واپس آتی کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولنے لگی،کمرے کی ساری لائٹس آن تھی مرتضی بیڈ پہ ترچھا لیٹے نظر آیا جس کے پاؤں پہ ہنوز جوتے موجود تھے اتنی سردی میں وہ اب صرف بنیان میں تھا۔اب آگے بڑھتی اس کے پاوں جوتوں سے آزاد کرتے اسے بلینکٹ دے چکی تھی ۔۔اور ہاتھ میں موجود گھڑی اتارنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس کے کسمانے پہ وہ جلدی سے اسے یوں ہی چھوڑ کے اپنا سوٹ نکالتی شاور لینے کے لیے بڑھ چکی

Copyright by New Era Magazine

تھی ۔کچھ دیر بعد وہ شاور لے کے نکلی اور نماز ادا کی اب اسے اپنے پاوں پہ بھی اچھا خاصہ درد محسوس ہونے لگا وہ فرسٹ ایڈ باکس نکالتی اس میں سے بینڈج نکالتے اپنے پاوں پہ بینڈج کر چکی تھی اور اپنے چہرے پہ لگی رگڑوں پہ دوائی لگانے لگی ۔۔۔۔مرتضی کی موجودگی کو وہ جیسے فراموش کر چکی تھی۔۔اب پین کلر نگلتی روم میں موجود دیوان پہ تکیہ رکھے ہیٹر آن کرتی لیٹ گئی ، آنسو خاموشی سے اس کی آنکھوں سے بہنے لگے

پھر وہ نہ جانے کتنی دیر سوتی رہی لیکن موبائل رنگ کی وجہ سے اس کی نیندٹوٹی وہ اس سے پہلے اٹھ کے باہر نکلتی مرتضی کی کمرے میں گونجتی آواز نے اسے آنکھ بند کرنے پہ مجبور کر دیا

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ کیوں صبح صبح دوسروں کی جان کو آ رہے ہو'؟ مرتضی دکھتے سر کے ساتھ کال اٹھاتےبھاری آواز میں کہا۔۔۔

کمینے انسان مجھے کوئی شوق نہیں تمہاری حسین صبح میں خلل ڈالنے کا' لیکن ریسیپشن کے لیے '۔۔۔ مرتضی کی آواز نے قدوس کو چوکنے پہ مجبور کر دیا

Copyright by New Era Magazine

کوئی ریسیپشن نہیں ہو رہا منع کر دو سب کو ،'۔۔ مرتضی اس پہ' دھماکہ کرچکا تھا

کیوں سب ٹھیک تو ہے ناں"؟ ۔ڈاکٹر قدوس کی آواز میں اب فکر تھی'

ہاں فہد کے سالے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔"۔ مومنہ نے آنکھیں" کھول کے اسے دیکھنا چاہا تھا لیکن اس کا چہرہ وہ اتنی دور سے دیکھ نہیں پائی

اس وقت اب فضول سوالات کا انبار نہ لگانا میں تمہاری طرف آتا" ہوں فری ہو کر"۔۔ مرتضی کہتا کال کاٹ چکا تھا اب وہ اٹھتا حیران ہوا تھا اس کے اوپر بلینکٹ تھا اور کھسہ اس کے پاوں میں موجود نہیں تھا اسے اچھے سے یاد تھا وہ بس اپنی شیروانی اتارتا لیٹ گیا تھا جوتا اس کے پاوں میں موجود تھا ایک دم اس کی رگیں واضح ہوئی تھی لیکن سامنے نظر پڑتے وہ جان چکا تھا کس کی حرکت ہے وہ لب بھینچتے واشروم کی جانب بڑھ گیا

مومنہ جلدی سے اٹھتی مرتضی کو مخاطب کرنے کا سوچنے لگی وہ جانتی تھی رات کی اس کی غلطی ہرگز چھوٹی نہیں تھی لیکن اسے یقین تھا کہ

Copyright by New Era Magazine

مرتضی اسے معاف کر دے گا وہ اس سے کبھی زیادہ دیر خفا نہیں رہ پایا تھا بلکہ ہر بار اس کی غلطی پہ بھی ہمیشہ اس کی طرف سے صلح کا ہاتھ بڑھتا تھا ۔۔ابھی وہ سوچوں میں الجھ رہی تھی اسے مرتضی باہر آتا نظر آیا جو اس وقت ٹراوزر اور بنیان میں تھا ٹاول اس کے کندھے پہ تھا

اسلام و علیکم"مومنہ نے نظریں جھکا کے اسے سلام کیا ۔"

وعلیکم اسلام"جواب انتہائی سنجیدہ لہجے میں آیا اور وہ اب جواب دیتا" سائڈ ٹیبل سے کچھ تلاش کرنے لگا مومنہ نے تھوک نگلتے اب بات کرنے کے لیے خود میں ھمت پیدا کی

مرتضی میں ہسپتال نہیں گئی تھی "۔۔۔ اس نے دھیمی آواز میں کہا" تھا ،مرتضی کے ری ایکشن سے اسے ایسے لگا اس نے سنا نہیں ۔۔وہ بنا پلٹے اب الماری میں کچھ تلاش کر رہا تھا تبھی رووازے پہ دستک ہوئی شارخ بابا کی دروازے سے باہر سے آواز آئی "بڑے صاحب بیگم صاحبہ کے گھر سے ناشتہ آیا ہے سلمان صاحب بلا رہے ہیں"۔

Copyright by New Era Magazine

ٹھیک ہے آرہے ہیں ہم"۔ مرتضی اب جواب دیتا اپنے کپڑے نکال کے چینجنگ روم کی جانب بڑھ گیا مومنہ کا خفت سے برا حال ہوا تھا۔۔ جیسے ہی وہ شلوار سوٹ پہن کر باہر آیا وہ اسکی جانب لپکی۔

"وہ۔۔۔ میں آپکو بتا رہی ہوں ناں کہ میں ہسپتال نہیں گئی تھی"۔ مم جو کمرے سے نکلنے والا تھا وہ تیزی سے اسکے سامنے آتی بول گئی۔۔

"سو واٹ "؟ اجنبی بنتا وہ سرد لہجے میں بولا۔۔ مومنہ کا حلق پھر سے خشک ہونے لگا۔۔

ایم سوری "وہ پھر سے بولی۔۔"

"اب میٹر نہیں کرتا"۔ وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔۔ پھر اسے سائیڈ پر کرتا دروازہ کھولنے لگا۔۔ مومنہ کو ایک بار پھر اسکے سامنے آنا پڑا۔۔

مرتضی پلیز۔۔۔ اب آپ میرے شوہر ہیں میں اب آپکی ناراضگی افورڈ" نہیں کر سکتی"۔۔۔ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ ہمت کرکے بولی تھی۔۔مرتضی کی آنکھیں سرخ پڑنے لگیں۔۔

Copyright by New Era Magazine

میں نے کہا اب میٹر نہیں کرتا۔۔ سامنے سے ہٹو"۔۔۔ وہ ایک" ایک لفظ چبا کر بولا۔۔ مومنہ کی آنکھیں بھر آئیں۔۔ چہرے پر خراشیں واضح تھیں۔لیکن وہ ظالم بنا کھڑا تھا۔۔

کیوں نہیں کرتا۔؟؟؟ میں ہسپتال نہیں گئی۔۔ جو چیز آپکو بری لگی" میں نے وہ نہیں کی۔۔ میں یہیں تھی ساری رات سیڑھیوں میں"۔۔

وہ اپنی صفائی دینے کو جلدی جلدی بول رہی تھی جب وہ اسکی بات کاٹتا غرایا۔۔

میں بکواس کر رہا ہوں کہ اببببب میٹر نہیں کرتا؟۔رااتتتتت۔۔۔ گزر" چکی ہے۔۔۔ وہ رات۔۔۔ جو میں تمہاری سنگت میں بیتانا چاہتا تھا وہ میں اس کانٹوں بھرے بستر پر تنہا بسر کر چکا ہوں سو اب کیا بچا ہے۔؟ وہ حقیقتاً سلگ اٹھا تھا۔۔ مومنہ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔۔

میں۔۔ میں بچی ہوں۔۔۔ آپکے لیے میں یہاں موجود ہوں۔۔۔ وہ" منمنائی"۔۔۔ اسکے جواز پر وہ لب بھینچتا اسے اپنے سامنے سے ہٹاتا دروازہ کھول چکا تھا۔۔

Copyright by New Era Magazine

لمحات گزر چکے ہیں"۔۔ کہتے ہوئے اسنے قدم کمرے سے باہر نکالے۔۔

کیا ہمارا رشتہ فقط لمحات کا محتاج ہے۔۔۔؟؟؟ کیا اسکے معنی فقط قربت کے ہیں۔؟ "مومنہ کے بھیگے لفظوں نے باہر جاتے مرتضی کے قدم جکڑ لیے۔۔ یہ ایک اور تھپڑ تھا جو وہ لڑکی اسکی بیوی بن کر اسکے چہرے پر مار بیٹھی تھی۔۔اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتا وہ اسکی جانب پلٹا۔۔چہرے پر خطرناک حد تک سنجیدگی تھی۔۔مومنہ کہہ کر پچھتائی۔۔ وہ اس پر جھپٹتا اسکے دونوں بازو تھام گیا۔۔

ایک مخلص رشتہ ہمیشہ محبت کا محتاج ہوتا ہے اور قربت اس محبت سے" مغلوب ہوکر ایک بے اختیاری لمحے کا نام ہے۔۔۔ وہ محبت جو آپ مجھ پر واضح کر چکی ہیں کہ آپکو کس سے ہے۔؟ ابھی بھی آپکے بہت سے آپشنز ہیں۔۔ آپ بس اپنی سمت کا تعین کرلیں کہ آپکو کس رستے چلنا ہے اس سے شاید میری زندگی بھی سہل ہو جائے"۔ اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ سخت لہجے میں بولتا چلا جارہا تھا ۔۔۔ وہ گنگ کھڑی اسکی سلگتی آنکھوں میں دیکھتی چپ چاپ رو رہی تھی۔۔

Copyright by New Era Magazine

ایموشنلی بلیک میل کرنا بند کریں مومنہ"۔ وہ اس کے رونے پہ"
مشتعل ہوتا چلایا تھا۔۔

مومنہ نے خوف سے چپ ہونے کی کوشش کی لیکن آنسو شدت سے
اسکی گال پہ گرنے لگے ۔۔۔

میں بلیک میل نہیں کر رہی"۔۔۔ وہ سسکی۔۔"

آپ تو محبت کرتے ہیں نہ مجھ سے۔۔؟؟ تو پھر معاف کردیں"
مجھے۔"۔ اب وہ کپکپاتی آواز میں بولی ۔۔۔مرتضی اس کے بازوں سے
ہاتھ ہٹاتا عجیب سے انداز میں ہنسا تھا۔ ۔

معاف تو انہیں کیا جاتا ہے جن سے جرم ہوا ہو لیکن سارے جرم تو"
میرے ہیں ۔۔۔ انفیکٹ آپ ایک کام کرے مجھے معاف کر دے کہ
میں روبوٹ نہیں ہوں۔۔۔ مجھ میں بھی فیلنگز ہیں سو پلیز۔۔ مزید
فضول گوئی سے بہتر ہے نیچے ناشتے کے لیے بلایا جا رہا ہے وہاں
تشریف فرما ہو جائے"۔۔۔ وہ بے حسی کا لبادہ اوڑھتا سنجیدگی سے
بولا۔۔

Copyright by New Era Magazine

اور میں پھر سے کہوں گا ابھی بھی آپ کے پاس بہت سے آپشنز" موجود ہیں بس آپ اپنی سمت کا تعین کر لیں کے کونسے راستے پہ آپکو چلنا چاہیئے اس سے شائد دوسروں کے لیے بھی زندگی آسان ہو جائے بے، فکر رہے آپ اپنے ہر فیصلے کے لیے آزاد ہے اور میں آپ کا بھر پور ساتھ بھی دوں گا نہ ہی کوئی بھی زنجیر آپکے قدموں میں ڈالی جائے گی اور نہ ہی کوئی الزام آپ پہ آنے دیا جائے گا آپ ہر چیز سے بری الزمہ رہے گی لیکن جو بھی فیصلہ کریں جلدی کرے یہی آپکے لیے بھی بہتر ہو گا"۔ مومنہ کی زرد پڑتی رنگت سے بے بہرہ اس کا انداز انتہائی سپاٹ اور دوٹوک تھا۔ پہلی بار وہ اس کی جانب دیکھنے سے مکمل گریزاں تھا

وہ کہتے پلٹا اور باہر کی جانب بڑھنے لگا ،وہ اس کے لفظوں میں چھپے اشاروں کو سمجھنے کی کوشش کے ساتھ اس شخص کے اٹھتے مضبوط قدموں کو اپنے سے دور ہوتے دیکھ رہی تھی

****

Copyright by New Era Magazine

وہ نیچے آیا تو اسے سامنے منہا اسکی آنٹی اور بابا بیٹھے نظر آئے وہ سلام کرتا کرسی کھینچ کے بیٹھ گیا۔"آپی نہیں آئی؟"۔منہا کے سوال پہ وہ اپنی غیر حاضر دماغ پہ شرمندہ ہوا۔"بیٹا بہو کے ساتھ آنا چاہیئے تھا آپکو"۔ سلمان صاحب کی بات پہ اس نے لب بھینچے ۔

میں لے کے آتی ہوں ابھی "۔ منہا کہتی اٹھی تھی تبھی وہ چھوٹے" چھوٹے قدم اٹھاتی وہاں آتی نظر آئی اب وہ منہا او اپنی خالہ کے گلے ملتی مرتضی کے برابر بیٹھ چکی تھی۔

یہ چوٹ کیسے آئی ہے بیٹا"۔؟ خالہ کے سوال پہ مومنہ نے اچانک" مرتضی کی جانب دیکھا جس نے بھی اب غور کیا تھا اس کے پاؤں پہ بینڈج تھی اور منہ پہ خراشیں مرتضی کا خفت سے برا حال ہوا تھا مونہ مرتضی کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کے نہ جانے کیوں وہ نادم ہوئی اب سلمان صاحب نے مرتضی کی جانب دیکھا تھا مرتضی بے قصور ہوتا جیسے مجرم بنا تھا ۔

وہ میں گر گئی تھی"۔مومنہ نے جھٹ سے جواب دیا تھا لیکن یہ" شخص جانتا تھا شائد ہی سچائی پہ یقین کر پایا ہو ۔مرتضی کا ایک دم

Copyright by New Era Magazine

کھانے سے دل اچاٹ ہوا تھا، خالہ نے منہا اور منہا نے خالہ کی جانب دیکھا ۔ مومنہ کو الگ شرمندگی نے گھیرا تھا ۔

بیٹا دھیان سے اترنا تھا"۔ اب سلمان صاحب کہتے بات پلٹ چکے تھے" لیکن مرتضی جانتا تھا خلاصی اس کی ہوئی نہیں ہے

مرتضی بھائی نے منہ دکھائی کیا دی ہے"۔۔؟ سلمان صاحب کے اٹھتے" منہا نے سوال کیا تھا مرتضی کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ آئی تھی لیکن وہ لب کاٹتا اٹھ کے کمرے میں آگیا تھا۔اب وہ خود کو کوس رہا تھا کم از کم وہ غصے مین پاگل ہونے کی بجائے اس کا چہرہ دیکھ لیتا تو شائد۔۔۔وہ جیسے نیچے آیا اس نے اس کی خالہ کو کہتے سنا "مرتضی کا رویہ کیسا ہے سچ بتاؤ ؟"۔

مرتضی نفی مین سر ہلاتا باہر کی جانب بڑھا تھا اسے ان خواتین کی باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی ،وہ جانتا تھا اب مومنہ میڈم صفائیاں دے رہی ہو گی لیکن وہ ایک ظالم شوہر ثابت ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Copyright by New Era Magazine

وہ سارا دن پاگلوں کی طرح گھر میں اکیلی بیٹھی رہی ایمان اور فہد ہسپتال تھے ۔سلمان صاحب اپنے روم میں تھے مرتضی نہ جانے کہاں تھا ناشتے کے بعد اسے نظر نہیں آیا تھا،اس کی سوچوں پہ بس مرتضی سوار تھا وہ نہ جانے کتنی بار پچھتائی تھی اور اسے منانے کے نہ جانے کتنے الٹے سیدھے طریقے سوچ ڈالے تھے اور ہر آئیڈیا خود ہی ریجیکٹ کر دیتی تھی چاہے اب کچھ بھی تھا یہ اسکی ماں کی پسند اور خوشی کا رشتہ تھا جسے اسے ہر صورت نبھانا تھا چاہے اب اس رشتے میں اس کی جان چلی جاتی اب وہ اپنی ماں کو اپنی وجہ سے مزید دکھ دینے کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی ۔وہ جانتی تھی مرتضی کوئی جاہل مرد نہیں تھا اس کا ثبوت وہ رات میں بھی دے چکا تھا سو کالڈ غیرت کے نام پہ وہ رات کو ایک غلطی پہ نہ چیخا تھا نہ ہاتھ اٹھا کے کوئی عام مردوں کی طرح اس کا مان چھینا تھااور نہ ہی وہ کوئی نفسیاتی مرد تھا جو عورتوں کو دھتکار کے اپنی تسکین کرتا اس نے اسے ہمیشہ عورتوں کی عزت کرتے دیکھا تھا ہاں وہ تھوڑا غصے اور انا مین ضدی بن جاتا تھا ،یہ غصہ یا ناراضگی ایک نیچرل چیز تھی جو وہ دکھا رہا تھا ،وہ اتنا جان چکی تھی کچھ ٹائم وہ

Copyright by New Era Magazine

اپنی انا کے خول میں رہے گا پھر ٹھیک ہو جائے گا لیکن اس بار وہ خود پیش قدمی کر کے اس کا مان رکھ لے گی اگر اسے اب اسے کسی بھی طرح راضی کرنا پڑتا وہ کرنے کے لیے تیار ہو چکی تھی

یا اللہ میرے دل میں مرتضی کے لیے محبت ڈال دے "۔ اس کے"" دل سے اچانک دعا نکلی تھی اور تبھی ازان ہونے لگی وہ نماز کے لیے روم کی جان بڑھ گئی اس کے بعد اسے مرتضی کے لیے اچھا سا تیار ہونا تھا اور اس کے لیے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنانا تھا وہ اپنے پلین سوچتی اب مسکرا رہی تھی رات کے 12 بجنے کو تھے اس کا انتظار کر کر کے برا حال ہو رہا تھا اس نے ہارن کی آواز سنی جلدی سے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوتی لپ سٹک کو ڈارک چج دیا اور اپنا ڈوبتہ گلے میں ڈالتی اپنے بال سیٹ کرنے لگی

تبھی مرتضی اندر آیا دونوں کی نظریں ملی تھی،اسنے مرتضی کی آنکھوں میں حیرت کا تاثر دیکھالیکن اگلے پل وہ اسے اگنور کرتا بیڈ کی سائڈ پہ بیٹھا اپنے جوتے اتارنے لگا پھر وہ چینجنگ روم میں گھس گیا کچھ دیر بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے نکلا وہ نائٹ ڈریس میں ملبوس تھا ، اب

Copyright by New Era Magazine

بھی مومنہ کو اپنی جانب دیکھتا دیکھ کے ٹھٹکا لیکن بولا کچھ نہیں پھر وہ واش روم کی جانب بڑھ گیا کچھ دیر بعد جب وہ باہر آیا اس کا چہرہ پانی سے تر تھا جسے اس نے ٹاول سے صاف کرنا شائد گوارہ نہیں کیا تھا

اتنی لیٹ کیوں آئے ہے جانتے ہیں میں کب سے انتظار کر رہی ہوں؟

۔مومنہ نے مرتضی سے ایسے شکوہ کیا جیسے بہت خشگوار تعلقات اسروا" ہو چکے تھے یا بہت "محبت" تھی درمیان۔

سوری ۔۔۔کام تھا کچھ "۔وہ عام سے انداز میں جواب دیتا آگے آیا۔"""

کھانا کھائے گے آپ؟"مومنہ نے ہمت کر کے پوچھا"

نہیں "!ایک لفظی جواب دیتا وہ اپنا لیپ ٹاپ تھام چکا تھا پھر اس""" نے انٹر کام پہ شارخ بابا سے 15 منٹ بعد بلیک کافی لانے کا مرتضی کو کہتے سنا ۔۔ اب وہ سٹڈی روم کی جانب بڑھ گیا کچھ دیر یوں ہی کھڑے رھنے کے بعد اس نے کی ہول سے اندر کا منظر جھانکنے کی کوشش کی اسے سامنے مرتضی نماز پڑھتا نظر آیا وہ کتنی دیر اپنی سوچوں سے الجھتی رہی جان نہیں پائی ۔۔۔مرتضی کی آواز نے اس کے حواس بیدار کیے

Copyright by New Era Magazine

اندر آجاؤ مومنہ "۔اس نے مرتضٰی کا سنجیدہ لہجہ سنا اس کا جی چاہا"
زمین پھٹے اور اس میں سما جائے،یعنی وہ اس کے دروازہ کھولنے کا منتظر
بیٹھا تھا ۔اس کے واپس جانے کے ارادے دھرے رہ گئے وہ دروازہ
کھولتی اندر کی جانب بڑھی
ادھر آو"۔ اس نے مومنہ کو آڈر دیا وہ تیار ہو ہو گئ تھی اب مرتضٰی"
کے سامنے یوں جاتے اسے عجیب سی جھجک محسوس ہونے لگی
وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پاس کھڑی ہو گئ۔مرتضٰی اس کا
ہاتھ تھامتا اسے اپنے برابر صوفے پر بٹھا چکا تھا۔
سوئی کیوں نہیں؟"۔ مرتضٰی کا لہجہ انداز غیر متوقع تھا،وہ حیرانگی سے"
اس کا چہرہ دیکھنے لگی جس کے لبوں پہ مسکراہٹ تھی لیکن آنکھیں ،ہنوز
ساتھ نہیں دے رہی تھی وہ جان گئ تھی یہ انداز تب ہی ہوتا جب
کوئی طنز یا حکم دینے لگا ہو اب وہ اس کا ہاتھ تھامتا مہندی دیکھنے لگا۔
آہ !یہ تو دونوں ہاتھ زخمی ہے "اس نے مرتضٰی کو کہتے سنا اور وہ"
اب اس کے ہاتھ کے زخموں کو پوروں سے سہلانے لگا مومنہ کی
آنکھوں میں نمکین پانی آیا تھا جسے وہ اپنے اندر اتار چکی تھی۔""''کیا

Copyright by New Era Magazine

تمھیں صبح سے اب نظر ائے ہیں ؟وہ بھی وہ جو مہندی کے رنگ میں رنگے محسوس بھی نہیں ہو رہے اور وہ تم جان گئے مرتضی حیدر تمہارے کتنے روپ ہیں صبح سے تو تم میرے چہرے میری روح کے زخموں کو دیکھ کے انجان بن کہ نمک چھڑک رہے تھے اور اب اچانک اتنی ھمدردی کیونں؟کیوں تم بس اپنے مقصد کی چیزیں دیکھتے ہو؟"۔ وہ اسے ہلا دہنا چاہتی تھی لیکن اس کے لب جیسے سی لیے گئےوہ چاہ کے بھی کچھ نہیں بول پا رہی تھی

میں ایک منٹ میں آیا"وہ اسے کہتا باہر کی جانب گیا تھا کچھ دیر بعد" اس کے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھا ساتھ اس نے اس کے پیچھے شارخ بابا کو آتے دیکھا جس کے ہاتھ میں ٹرے موجود تھا یہاں رکھ دے اور دروازہ بند کر جائے اس نے مرتضی نے دھیما لہجا رکھتے کہا ۔اب وہ فرسٹ ایڈ باکس میں سے ضرورت کی چیزیں نکالتا پھر سے اس کے برابر بیٹھتا ٹیبل پہ رکھ چکا تھااور آہستگی سے اس کے زخموں پہ مرھم لگانے لگا۔"مومنہ آج صرف آپ مجھے سنیں گی؟ اور کل میں آپکو سنوں گا "مرتضی کے انداز پہ اس کا ہاتھ کانپا تھا"جھوٹ بلکل

Copyright by New Era Magazine

نہیں بولنا جو میں پوچھوں بتاتی جانا ٹھیک ہے۔؟ "اب وہ اس کی شرٹ کے بازوں کو اوپر کرتا اس کی بازو کی خراشوں پر پر مرھم لگانے لگا۔اب مجھے پہلے چند سوالوں کے جواب دے وہ اب ساتھ بول رہا تھا ۔

کیا چیز پریشان کر رہی ہے؟"

یہ رشتہ ؟

عمر کا ایکسیڈینٹ ؟

مومنہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی بلکہ اس کی) گرفت مزید سخت ہوئی تھی(۔

مجھے بس سنے گی یا جواب دے گی تب تک آپ نہیں جا سکتی جب" تک میں اجازت نہ دوں "وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جیسے اسے وارن کر رہا تھا

ہاں میں کہاں تھا ؟او۔۔۔یاد آیا ہاں بولیں کیا چیز پریشان کر رہی""" "ہے یالوگ کیا کہیں گے؟یا یہ کے آنٹی کا سامنا کیسے کرو گی۔؟

مومنہ کا جی چاہا چلا کے کہے "تمہارے بدلتے انداز،اس سے زیادہ کوئی چیز مجھے پریشان نہیں کرتی کیوں تم ھمیشہ سے انپرڈیکٹیبل رہے ہوِ؟"۔

Copyright by New Era Magazine

چلو میں آج خود ہی آپکے حصے کا بھی کام کر دیتا ہوں،یہ لو دیکھو عمر" ٹھیک ہے "وہ اپنے موبائل سے واٹس ایپ کھولتا اسے کوئی ویڈیو دکھانے کی کوشش کرنے لگا مومنہ نے بنا دیکھے اپنی گھنی پلکیں جھکا لیں ،یہ شخص اسے بہت محبت سے ڈبو ڈبو کے مارنے کی نیت لیے بیٹھے تھا اتنا تو وہ جان چکی تھی۔مومنہ دیکھو بعض اوقات ہمیں زندگی میں سوالات کے جوابات نہیں تلاش کرنے چاہیئے بلکہ اپنے سکون کے لیے وہ کام بھی کر لینے چاہیئے جو ھمیں نا ممکن لگتے ہوں یا ہو سکتا ہے تکلیف دہ بھی ہو لیکن یہ تکلیف برداشت کرنے کے بعد یہیؑ تکلیف ھماری روح میں سکون بھی پھونک دیتی ہے کیونکہ بعض جواب تو ھم تلاش کر لیتے ہیں لیکن زندگی ھمارے آگے نئے سوالات رکھ دیتی ہے اور ھم بس پہیلیاں سلجھاتے سلجھاتے خود پہیلی بن کے رہ جاتے ہیں میں آپکو یہی کہوں گا اگر آپکا سکون کچھ رشتوں سے وابستہ ہے خواہ مخواہ کا خود کو ہلکان کرنے کی بجائے ظرف پیدا کر کے انہیں معاف کر کےچاہے تو زندگی میں شامل کر لے تا کے اگلی زندگی آسانی سے گزر سکے میں آپکے ساتھ ہوں۔ مرتضی انتہائی خوبصورت اور دھیمے لہجے

Copyright by New Era Magazine

میں بول رہا تھا جیسے وہ اپنی بیوی نہیں کسی دوست کو مشورہ دے رہا ہو اور کیا خوبصورتی سے الفاظوں کا چناؤ بھی کرتا جا رہا تھا مومنہ کو وہ بولتا دنیا کا سفاک ترین شخص لگ رہا تھا وہ کتنی دیر اس کا چہرہ دیکھتی رہی جو اس کے بیرونی زخم صاف کرتا اندرونی بہت خوبصورتی سے لگانے مین مگن تھا۔"دیکھو بعض رشتے ھمارے لیے ناسور کی طرح بن جاتے ہیں نہ ھم اپنا سکتے ہین نہ چھوڑ سکتے ہین ھمیں بس کوئی چیز کمزوری نہیں بنانی چاہئے اور جو ہو بھی سب سے پہلے اسے ہی ختم کرنا چاہئے ھمیں اتنا بہادر ہونا چاہئے کے دو کشتیوں میں سوار ہونے کی بجائے ایک میں ہو کے جو بھی فیصلہ لے اسے سلجھائیں اگر غلط بھی ہو اس پہ پچھتانے کی بجائے اسے سدھارے وہ ہنوز بول رہا تھا۔ مومنہ کا جی چاہا کہہ دے کہ "جیسے تم خوبصورتی سے ختم کرنا چاہ رہے ہو لیکن ہر کوئی تمہاری طرح بہادر یا ظالم نہیں ہوتا جس کے لیے رشتے بنانا یا چھوڑنا ریت کی مانند ہو "آنسوؤں کا بڑا سا گولہ مومنہ کو اپنے حلق میں اٹکتا محسوس ہوا۔"مومنہ ھمیں کھوکھلے رشتے جھوٹ کی بنیاد پہ بنا کے بھروسہ توڑنے کی بجائے سچ بول کے رشتہ توڑ دینا چاہیے بعض اوقات

Copyright by New Era Magazine

رشتہ واپس قائم ہو جاتا ہے لیکن بھروسہ وہ نہیں ہو پاتا اور ھمارے درمیان بھروسہ ہی تو شروع سے رہا ہے جو میں کبھی توڑنا نہیں چاہوں گا۔

تم چاہو میں تمھیں آزاد کر دوں گا حق مہر میں یہ مکان اور قریبی علاقے میں ایک کلینک بنوا رہا ہوں وہ مین تمھیں دے رہا ہوں "اسکی تفصیل پر مومنہ کے گال پہ کتنے ہی آنسو گرے تھے اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن مرتضی اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھتا چپ کروا چکا تھا۔"پوری بات سنو پہلے "اسنے کہا تو مومنہ کی ہچکی بندی تھی

مومنہ دیکھو ھم کب تک یوں رہیں گے؟۔"میں تمھین چوائس دے رہا ہوں اگر تم میرے ساتھ بھی رہنا چاہو مجھے تب بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا نہ تمہارے کسی حقوق کی حق تلفی ہو گی میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو انا کا مسئلہ بنا کے بیوی کو ٹارچر کرتے رہیں یا مار پیٹ کر کے زبردستی رشتے بنائیں لیکن میں چاہتا ہوں کمپرومائز کی بجائے اب اگر تمہیں لگتا ہے یہ رشتہ تمہارے لیے کوئی زنجیر ہے تم اسے کھول لو ۔پلیز !خود کو ازیت دینا چھوڑ دو جانتی ہو بعض اوقات ھم

Copyright by New Era Magazine

دوسروں کے نہیں خود کے مجرم ہوتے ہیں تم بھی خود کی مجرم ہو تم دوسروں کو دیکھنے کی بجائے یہ دیکھو تمہارا سکون کس چیز میں ہے لوگوں کا تو کام ہے باتیں کرنا یہ سوچنا چھوڑ دو لوگ کیا کہیں گے لوگ نہیں کہیں گے تو کون کہے گا؟ یہ رائٹ تمہیں اسلام دیتا ہے کے تم اپنے من پسند مرد کا حلال طریقے سے انتخاب کر سکتی ہو۔تم دوسروں کی خوشنودی کی بجائے اللہ کی رضا دیکھو ،،یہ دیکھو اس نے "تمہیں کیا حکم دیا ہے رہی بات آنٹی کی وہ میں سمجھا لوں گا

وہ اب اٹھتا ہاتھ دھونے لگا وہ اس کے زخموں پہ نہ جانے مرھم لگا کے گیا تھا یا زخم کتنی دیر وہ اس کے لفظوں کے بوجھ کے حصار میں رہی اب واپس پلٹتا پھر اس کے بے جان ہوتے جسم کے پاس بیٹھ چکا تھا

مومنہ"مرتضی نے بہت اپنائیت سے اسے پکارا۔"کھانا کھایا ہے"؟" مومنہ نے ہاں میں سر ہلایا لیکن اس کا چہرہ جھکا ہوا تھا"جھوٹ پھر جھوٹ"۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے کیا کہا تھا چلو ھم مل کر کھانا کھاتے ہیں،مرتضی کے لہجے میں عجیب سی اپنایت محسوس ہو رہی تھی

Copyright by New Era Magazine

جسے اس کے بدن میں نہ جانے کیوں سنسی سی دوڑ گئی وہ اب کھانا اس کے سامنے رکھتا چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کے اس کے منہ میں ڈالنے لگا مومنہ جیسے کوئی روبوٹ تھی جو اس کے اشاروں پر ناچتی جا رہی تھی ،وہ اب عجیب سے انداز میں ھنسی تھی یعنی قربانی کے بکرے کی قربانی سے پہلے خوب خوبصورتی سے تواضع کی جا رہی ہے۔""مومنہ ھماری زندگی میں بہت سی چیزیں آتی ہےاچھے دن ھمیں خوشی دیتے ہیں اس پہ ھمیں اللہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے برے دن ھمیں سکھاتے ہیں اس سے ھمیں سیکھنا چاہئے ،ھم غلطی کر کے کبھی غلط نہیں کرتے بلکہ غلطی سے نہ سیکھ کے غلط کرتے ہیں انسان تو ہے ہی غلطیوں کا پتلا جو غلطی نہ کریں وہ انسان تھوڑی وہ تو فرشتہ ہو گیا،تم بھی سب بھول کے بس خود کو ازیت دینا چھوڑ دو"۔وہ اب کھانے سے منہ موڑ چکی تھی مرتضی نے بھی ضد نہیں کی تھی۔

دیکھو ضروری نہیں اس دنیا میں سب کو محبت ملے کچھ لوگ محبت پا""" کے بھی خالی ہاتھ رہ جاتے ۔تم آنٹی کی فکر نہ کرو وہ مجھ پہ چھوڑ دولیکن یاد رکھنا بعض اوقات دوسرروں کو مواقع دینے سے بہتر تبدیلی

Copyright by New Era Magazine

کر لینی چاہئےاور میں تو ویسے بھی مجرم ہوں بہت سے لوگوں کا آنٹی کا بھی بن جاؤں تو کیا فرق پڑے گا"۔اسے مرتضی کے لہجے میں اب شکوہ محسوس ہوا اس کا جی چاہا وہ بھی شکوہ کر ڈالے"کیا بس ایک لفظ میرا اتنا بھاری تھا جس نے تمہاری انا کو اتنی چوٹ پہنچا ئی کے تم انتہائی قدم پہ اتر آئے"؟ لیکن اس کے لب تو جیسے سی لیے گئے تھے۔"مومنہ دیکھو۔۔"مرتضی نے کچھ کہنا چاہا مومنہ نے بھاری ہوتی آواز سے اسکی بات کاٹ دی و

میں ۔۔۔جاؤوں۔۔۔؟؟ ۔۔ میں۔ صبح۔۔۔تک۔۔۔ آپکو۔۔" جواب۔۔دے۔۔ دوں۔۔۔ گی۔۔۔ "۔مومنہ نے ایک لفظ اٹک اٹک کے بولا اس میں اب مزید ہمت نہیں تھی کچھ سننے کی مرتضی تو شائد اسکی جان لینے کے در پہ تھاوہ اٹھتی شکستہ اور بھاری قدم اٹھاتی باہر جانے لگی

مومنہ 'مرتضی کی پکار پہ اس کے قدم رکے لیکن اس نے پلٹ کر" نہیں دیکھا

Copyright by New Era Magazine

سلیپنگ پلز لے کے سو جاؤ "اس نے مرتضیٰ کو کہتے سنا۔اس کا جی" چاہا اس کی ہمدردی پہ اس کے پاوں چھو جائے لیکن وہ آنسو ہیتی باہر کی جانب بڑھ گئی جہاں ماضی یاد کرتے اس کی رات بسر ہونے والی تھی۔

تمہارے بعد میرے زخم نارسائی کو
نہ ہو نصیب کوئی چارہ گر دعا کرنا

☆☆

☆☆☆☆☆

یہ ایمان کی مہندی کی رسم کا نیکسٹ دے تھا ایمان منیبہ اور ایمان کی پھوپھو اس وقت لاہور کے مشہور سیلون میں موجود تھے تین بعد ایمان کی بارات تھی ایمان کی پھوپھو اور ایمان کی کزن اس وقت ہیئر ڈائی کروا رہی تھی تبی وہ منیبہ کے پاس آئی جو ٹب میں پاؤں ڈالے کرسی کے ساتھ پشست لگائے ہاتھوں کی نیل شیپ بنوا رہی تھی ایمان کو دیکھ کے وہ چونکی جو اسے باہر آنے کا اشارہ کر رہی تھی منیبہ لڑکی کو دو منٹ کا کہہ کے پاؤں صاف کرتی اٹھی تھی اور ایمان کے پیچھے باہر آئی اس وقت مغرب ہو رہی تھی وہ دوپہر دو بجے سیلون آئے تھے اب 6

Copyright by New Era Magazine

بج رہے تھے اب اندھیرا پھیلتا نظر آرہا تھا وہ جیسے ہی باہر آئی ایمان کے ہاتھ میں بیگ دیکھ کے ٹھٹکی ۔۔

کیا ہوا ہے ایمان تم۔ ٹھیک ہو۔۔؟؟؟ وہ اس کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کے" پوچھنے لگی ۔۔۔

ہاں میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔ ایمان خود پہ قابو پاتی بولی دیکھو کچھ دیر تک فہد بس یہاں پہنچ رہا ہے تم۔۔۔

ایمان کی بات بنا سنے منیبہ جلدی سے بولی ۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔؟؟ منیبہ۔ تو چیخ ہی پڑی ۔۔۔ارد گرد گزرتے لوگوں ان کی۔ طرف متوجہ ہوے تھے۔۔

آہستہ بولو۔ ۔۔میں شادی نہیں کر سکتی تم۔ بس تب تک کسی سے کچھ مت بولنا جب تک وہ۔ خود نہ۔ پوچھے ابھی دو تین گھنٹوں تک ان کا۔ دھیان ھماری طرف بلکل نہیں جائے گا تم۔ نے بس ایک کام۔ کرنا ہے۔۔۔

ایمان پلیز یہ۔ مت کرو۔۔۔ منیبہ اپنے چکراتے سر کے ساتھ اس کی بات کاٹ کے بولی۔ ۔۔

Copyright by New Era Magazine

تم۔ محبت کا درد نہیں جان سکتی انفیکٹ سب کو بس اپنی خوشیوں کی پڑی ہے اور میرے باپ کو اپنی زبان کی ان کا رشتہ نہ ختم ہو جایے خاندان سے چاہے میری جان چلی جایے اگر ان کو میری خوشیوں کی پرواہ نہیں تو میں کیوں کرو ۔۔۔تم اگر میرا ساتھ نہیں دے سکتی تو چلی جاو لیکن میری راہ۔ میں رکاوٹ بھی مت بنو میں ہی۔ بےوقوف ہو جو تم۔ جیسی درپھوک۔ لڑکی سے ہیلپ لینے چلی تھی وہ۔ اسےاب پیچھے کرتی اپنا بیگ اٹھانے لگی

ایمان ایسے مت کرنا میں عمر کو کال کر دو گی۔ نہ جانے کیسے منیبہ کے منہ سے یہ لفظ ادا ہوئے تھے ایمان جیسے شل ہو گئی تھی ایمان کی آنکھوں میں بے ھقینی تھی۔۔۔منیبہ تم ۔۔۔تم میرے ساتھ یہ کرو گی؟ جسے ھمشہ میں نے بہن سے بڑھ کے چاہا۔۔۔ وہ اب روتی ہوئی چلائی تھی ۔۔ٹھیک ہے کر دو لیکن یاد رکھنا میں بھی قسم کھا کے کہتی ہو کل تم میری لاش دیکھو گی کیوں کے یہ بات تو پکی ہے میں شادی تو ہر گز نہیں کرو گی لو کرو۔۔۔ اسکے سفسکی سے کہنے پر منیبہ رونے لگی

Copyright by New Era Magazine

تھی دونوں جیسے فراموش ک بیٹھی تھی وہ اس وقت روڈ کی سائڈ پہ کھڑی ہے ---

ایمان پلیز ایک بار سوچ لو یہ چیز بہت بڑا طوفان لے آئے گی منیبہ کانپتی بولی تھی ----

تم میری دوست ہو نہ--- وہ اس کا چہرہ تھامتی بولی تھی دیکھو منیبہ جو بھی ہو گا میرے ساتھ ہو گا تمہارا کچھ نہیں جائے گا بس تم نے میرے جانے کے بعد تک چپ رہنا ہے اور جب کوئی پوچھے نادان بن جانا کہنا میں تو سمجھی وہ قتل کروا رہی ہے--- وہ نہ جانے اسے کیا کیا سمجا رہی تھی لیکن منیبہ کو جیسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا وہ خوف سے کانپ رہی تھی تبھی فہد کی گاڑی آئی ایمان اس کے گلے لگتے اس کے گال چومتی اسے واپس جانے کا کہنے لگی لیکن وہ نہ جانے کتنی دیر یوں ہی کھڑی رہی ہوش میں تب آئی جب کوئی دوسری گاڑی اس کے پاس آ کے رکی

ایمان کہا ہے---,؟؟ وہ اس آواز سے ہوش کی دنیا میں لوٹی کتنی دیر وہ اسے پہچان نہیں پائی تھی وہ اج الگ ہی حلیے میں نظر آیا تھا رف سا

Copyright by New Era Magazine

حلیہ بڑی ہوئی شیو بکھرے بال ۔۔۔۔شائد کتنی دیر وہ اس کے چہرے کو دیکھتی پہچاننے کی کوشش کرتی رہی تھی ۔۔۔

تم سن رہی ہو۔۔؟؟ وہ اب کی بار اونچا بولا سامنے مرتضی حیدر کو دیکھ کے وہ شاکڈ ہوئی تھی ۔۔

فہد آیا تھا یہاں ؟۔اس نے پھر سے پوچھا ۔۔۔

پلیز پلیز ایمان کو واپس لے آئیں۔۔۔ وہ۔۔ وہ فہد کے ساتھ۔۔ اسے بتاتے ہوئے منیبہ کی ہچکیاں بندھ گئیں۔۔

مرتضی کا چہرہ خطرناک حد تک سنجیدہ ہوچکا تھا۔۔

تم یہاں کس کے ساتھ آئی ہو۔۔؟؟ اسکی بات نظر انداز کرتا وہ اسکی حالت کے پیش نظر نرمی سے بولا۔

مجھے میرا کچھ نہی پتہ آپ بس ایمان کو، واہس لے آئیں ورنہ عمر۔۔۔ آہ۔۔۔ عمر یہ برداشت نہیں کرے گا۔۔۔ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے وہ عاجزانہ بولی۔۔

فی الوقت تم تو گھر چلو۔۔ آؤ میرے ساتھ۔۔۔ وہ اسکے نہ نہ کرتے بھی اسے اسکے گھر لے آیا تھا۔۔۔ جو کچھ وہ اسکی امی کو بتا کر گیا تھا

Copyright by New Era Magazine

اسکے بعد اسکا بس نہی چل رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔

بس یہی دن رہ گیا تھا دیکھنے کو۔۔ کہا بھی تھا کہ مفت کی دوستیاں نہ پال لیکن میری اس گھر میں سنتس کون ہے۔۔۔ اب دیکھنا تم منیبہ کے ابا۔۔۔ وہ بڑے لوگ ہیں۔۔ تمہاری بیٹی سمیت ہم سب کو اس کا بھگتان بھگتنا پڑے گا۔۔۔ واویلا کرتے ہوئے انہوں نے پریشان بیٹھے منیبہ کے والد کو مزید کریدا۔۔

ارے ہم کیوں بھگتیں گے۔۔؟؟ انکی تینٹی بھاگی ہے ہماری نہیں۔۔۔

اس میں میری بچی کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ وہ ہاتھ اٹھا کر غصے سے بولے۔ تبھی عمر وہاں آیا تھا۔

منیبہ کہاں ہے۔۔؟؟ وہ چلایا۔۔

منیبہ بے قصور ہے۔۔۔ اس سے کچھ مت پوچھو۔۔ سعیر صاحب اسکے سامنے آئے تھے۔۔

Copyright by New Era Magazine

اسے یہاں بلائیں وہ سب جانتی ہے۔۔ منیبہ۔۔ منیبہ۔۔۔ باہر آؤ۔۔ وہ آپے سے باہر ہورہا تھا۔۔۔ مجبوراً تھوڑی دیر بعد وہ اسکے مقابل تھی۔۔ رو رو کر آنکھیں سوج چکی تھیں۔۔

ایمان کہاں ہے۔۔؟؟اسکے پاس وہی سوال تھا۔۔ منیبہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

میں نہی جانتی۔۔ وہ پھر سے رو پڑی ۔۔۔

جھوٹ مت بولو۔۔۔ تم سب جانتی ہو۔۔۔ وہ دہاڑا۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے نہی پتہ کہ وہ کہاں ہے۔۔۔ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی وہ بامشکل بولی۔۔

تو پھر کیا جانتی ہو تم،؟؟ دیکھو منیبہ۔۔۔ یا تو تم مجھے سچ بتاؤ گی یا مجھے منہ کھلوانے کے دوسرے بہت سے طریقے آتے ہں۔۔ وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا تو منیبہ کے دل کی رفتار سست یوئی تھی۔ مقابل کے الفاظ بدل چکے تھے۔۔ انداز بدل چکا تھا۔۔ تو پھر کیا بچا تھا اسکے پاس۔۔؟؟ وہ جیسے ہار سی گئی۔۔

Copyright by New Era Magazine

وہ مرتضی کے بھائی فہد کے ساتھ چلی گئی۔۔اس سے زیادہ کچھ نہی جانتی میں۔۔ خود پر ضبط کرتی وہ دھیمی آواز میں بولی۔۔ اسکی بات پر عمر نے غصے سے اسکے بازو تھام۔لیے۔۔

باقی بھی تم ہی بتاؤ گی تمہیں سب پتہ ہے۔۔ وہ ہذیاتی ہورہا ھا۔۔ سعیر صاحب نے آگے بڑھ کر اسے منیبہ سے دور کیا۔۔

پاگل ہوگئے ہو کیا۔۔۔ اسنے کہا نا کہ وہ کچھ نہی جانتی۔۔۔ انکا سانس پھول گیا۔۔ منیبہ کو جھٹکے سے پیچھے کرتے ہوئے وہ انکی طرف پلٹا۔۔

وہ تو اسکے انداز پر دنگ تھی۔۔

اسکا انجام آپ سب بھگتیں گے۔۔۔ آپ سب۔۔۔۔ آگ لگا دوں گا میں اسے۔۔۔ نڈھال ہوتی منیبہ کی طرف اشارہ کرتا وہ چیخا تھا۔۔ پھر تن فن کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ اسکے پیچھے وہ بے دم سے ہوتی وہ وہیں گرتی چلی گئی۔۔

آپی۔۔۔ منہا اسے پکارتی اسکی جانب بڑھی جو اپنے ہوش ا حواس گنواتی چلی گئی تھی۔۔ سعیر صاحب کی آنکھوں میں نمی کی دھند اترنے لگی۔۔

Copyright by New Era Magazine

****

یہ ایک خالی لیکن کشادہ کمرہ تھا جس میں ایک کرسی، میز وال مرر اور الماری تھی.اس نے اندر آتے اسے ڈھونڈنا چاہااور جلد ہی وہ اسے نظر آ گی جو حال سے بےحال ہو چکی تھی منہ پر نیل کے نشان ہونٹ سوجھا ہوا بال بکھرے ہوئے دوپٹے کو چادر کے انداز سے لپیٹے ہوئے وہ ساکت و ویران نظروں سے فرش کو گھور رہی تھی.اسے اس حالت میں دیکھ کے بے ساختہ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ اسے پورے بتیس گھنٹوں بعد دیکھ رہا تھا ،اس نے تو صرف ہلکے سے لیڈی انپسیکٹر کو ٹارچر کی اجازت دی تھی لیکن یہاں معاملہ ہی الٹا نکلا اسے ایک پل کے لئے خود سے شرمندگی محسوس ہوئی ان لوگوں سے وہ ضرور دو دو ہاتھ کرنے کا ارادہ کر چکا تھا جنھوں نے اس کا یہ حال کیا.وہ شاید اس وقت اتنی بے حس ہو چکی تھی کے اسے اس کا دروازہ کھلنا بھی سنائی نہیں دیا .اب وہ اپنا سر اپنے گھٹنوں پہ رکھ چکی تھی.نہ جانے نظروں کا ارتکاز تھا کے اسنے گھٹنوں سے سر اٹھا کے سامنے دیکھا اور پھر زور سے اپنی آنکھیں ڑگر ڈالیں ایسا اس نے ایک بار نہیں نہ جانے کتنی بار

Copyright by New Era Magazine

کیا شاید اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آرہا تھا وہ سرعت سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی اس تک پہنچ چکی تھی.

عم.. .عمر"۔منیبہ نے اسے بے ساختہ پکارا.اس کی آواز اتنی بھاری ہو رہی تھی ایک پل کے لئے عمر کا دل چاہا تھا وقت گھما دے اور وہ پہلے جیسی اسے ہنستی مسکراتی ملے لیکن وہ اس وقت نرم نہیں پڑنا چاہتا تھا کل ایمان کا نکاح تھا خاندان میں بات پھیلنے سے وہ ہر صورت بچنا چاہتا تھا.".."عمر.

اب کی بار منیبہ نے اسے زور سے پکارا ....اور اس نے دشمن جاں کی آواز سن کے آنکھیں اٹھائیں تو اسے دیکھ کے عمر کو لگا جیسے اس کا دل درد سے پھٹنے کو ہے ...کیا یہ منیبہ ہی تھی اقف کیا حال ہو چکا تھا اس کا اور اسے اس حال تک پہنچانے والا بھی تو وہی تھا...

"عمر.....

اس نے پھر سے اسے پکارا یہ نام اسے منیبہ کے منہ سے سن کے کتنا اچھا لگتا تھا وہ شاید کسی کو بتانے سے بھی قاصر تھا اس کا دل چاہا اسے گلے لگا کے اس کا سارا درد خود میں سمیٹ لے جس کا رواں رواں اس

Copyright by New Era Magazine

کے اندر کا درد بیاں کر رہا تھا اس کی آنکھیں سوجھ کے لال انگارہ بن چکی تھیں نہ جانے وہ کتنا روئی تھی.

کچھ درد مجھے تو سہنے دے"

اندر سے زندہ رہنے دے

آنکھیں بنجر ہو جائیں گی

"کچھ اشک میرے تو بہنے دے

عمر آپ جان چکے ہیں نا کے میں بے قصور ہوں میں نے کچھ نہیں" کیا وہ....وہ ....میرا کوئی قصور نہیں ہے میں نے اسے نہیں بھگایا آپ مجھے یہاں سے لینے آئے ہیں ناں "وہ بھرائی آواز میں بولی اور اس کا گریبان پکڑتی اپنا سر اس کے سینے پہ ٹکا کے پھوٹ پھوٹ کے رو دی"..

عمر کا دل چاہ رہا تھا زمیں پھٹے اور وہ یہی دفن ہو جائے کیا آزمائش تھی ایک طرف وہ لڑکی جو اس کی رگ و جاں میں سمائی ہوئی تھی دوسری طرف اس کی عزت اس کے ماں باپ اسے بھی یقین نہیں آرہا تھا منیبہ ایسا کر سکتی لیکن وہ اسکی ایمان کے ساتھ دوستی اور محبت بھی

Copyright by New Era Magazine

جانتا تھا پھر وہ سب ثبوت اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا اس نے اپنے ہاتھ بڑھائے ہی تھے کہ اگلے ہی پل اپنے باپ کا آئی سی یو میں پڑا وجود آنکھوں کے سامنے آیا اور وہ پھر سے بے حس بن گیا".اب تک تو عقل ٹھکانے آچکی ہو گی میڈم تمہاری.اب بتا دو کہاں ہے وہ اس وقت کا جگہ؟"قسے جھٹکے سے خود سے دور کرتا وہ اک اک لفظ چبا کر بولا.منیبہ نے نفی میں سر ہلاتے اپنے شکستہ قدم پیچھے ہٹائے تھے.کیا کچھ نہیں تھا اس کی آنکھوں میں درد ملال شکوہ جیسے وہ کوئی زندگی کا جوا ہار گئی تھی.

وہ چہرہ تیرا انداز تیرا"
باتیں تیری انداز تیرا
جو تیرے ساتھ میں بیتے تھے
کچھ لمحے حسین کچھ شام و صبح
ان کو تو ابھی
اے جان میری
"کچھ دیر تو میرا رہنے دے

Copyright by New Era Magazine

وہ اس شغص کی بے رخی پہ حیران رہ گئی یہ وہ شخص تھا نہ جو اس سے دنیا میں سب سے زیادہ محبت کا دعویدار تھا اس کا دل چاہا تھا زمیں پھٹے اور وہ اس میں سما جائے.

وہ بنا جواب دیے اس کی طرف پشت کر کے اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنے لگی.اس کا یہ انداز عمر کا خون کھلوانے کے لئے کافی تھا".کچھ پوچھا ہے تم سے سنائی نہیں دیا کیا؟"۔

وہ اس کا بازو پکڑتا اب اسےاپنے سامنے کھڑا کر چکا تھااس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا وہ کچھ دیر دانتوں کے نیچے ہونٹ بینچے اسے دیکھتا رہا اب کی بار عمر نے اسکی بازو کو زور سے جھٹکا دیا....

بتاو ایمان کش جگہ ہے ج وہ تقریبا غصے سے دھاڑا.

وہ سسک اٹھی". نہیں جانتی میں نہی پتا مجھے کچھ بھی"۔وہ روتے بولی

بکواس بند کرو اپنی تمام کال اور میسیجز ہسٹری سے پتا چل چکا ہے کہ" تمہیں وہ بار بار بھاگنے کا بتا چکی تھی اور تم نے کئی بار اسے اکسایا گی"وہ کس جگہ یہ بھی تم جانتی

Copyright by New Era Magazine

وہ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی اسے یاد آیا جب اسنے اسے بھاگنے کا کہا تھا اس وقت ایمان کتنا رو رہی تھی....کچھ الفاظ ہمارے منہ سے بے جا نکل جاتے ہے اس نے بھی اسے تب کہا تھا "ٹھیک ہے بھاگ جاو لیکن میں ابھی کچھ سوچتی ہوں پلیز چپ ہو جاو لیکن یہ الفاظ اس کے لئے بطور ثبوت استعمال ہو گے وہ نہیں جانتی تھی"۔

تم تو مجھ سے محبت کرتے ہو نہ....پھر کیوں نہیں کر لیتے یقین" ...میرا.....وہ اب اس کا گریبان پکرتی چلا اٹھی

محبت نہیں غلطی ۔۔۔ہاں غلطی کی میں نے تم جیسی لڑکی کے ساتھ محبت کر کے،وہ لڑکی جو میرا سب کچھ کھا گئی کس چیز کی سزا دی مجھے....تم جانتی تھی سب ہاں ...کیا مجبوری تھی ،،،تم مجھے بتا دیتی میں اس کا نکاح خود اس سے پڑھوا دیتا لیکن اس شخص کے ساتھ مل کے یہ ...کھیل نہ کھیلتی یہ رسوائی مجھے مار دے گی اب

بٹ اب نو مور."وہ اپنا گریبان چھڑاتا بولا تھا"

Copyright by New Era Magazine

کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا ۔۔۔تم جانتی تھی نہ کے ایمان کی شادی کے سارے حالات ... ہم اسے کسی اپاہج کے ساتھ نہیں رخصت کرنے لگے تھے"..

اب وہ اس وقت کانپتی عمر کو ایک طرف سے دوسری طرف چکر لگاتا دیکھ رہی تھی جو اب کسی پل نہیں رک رہا تھا۔

.اسے عمر سے پہلی بار خوف محسوس ہوا

اچھا ٹھیک ہے سارے جرم میرے ہیں میں تسلیم کرتی ہوں لیکن پلیز" محبت کرنے والوں کا دل تو بہت وسیع ہوتا ہے مجھے معاف کر دو"۔۔ وہ آنسو صاف کرتی بے بسی سے کہتے اسے دیکھنے لگی".بکواس بند کرو تم ...مجھے بتا دو کہاں ہے وہ؟؟؟ ورنہ انجام بہت برا ہو گا تمہارا ...وہ ...پھر دھاڑا

اور مرتضی کے ساتھ بھی تمہارے اچھے خاصے تعلقا ت رہ چکے ہیں یہ کب سے چل رہا تھا سچ بولنا مجھ سے ...وہ اسکا بازو سے تھامتے خوفناک سنجیدگی سے گویا ہوا.خدا کے لیے رحم کرو عمر مجھے میری نظروں میں

Copyright by New Era Magazine

ہی اتنا نہ گراو کے مجھے خود سے نفرت ہو جائے اب کی بار وہ خود کو چھڑاتی چیخی تھی...

موت آجائے غالب"

"دل نہ آئے کسی پہ

.....وہ کتنے پل اسے بنا پلک جھپکے دیکھتا رہا

وہ آج پہلی بار زندگی میں شکستہ ہوا تھا نہ وہ اس لڑکی پر ظلم کر پا رہا تھا نہ اپنے باپ کی جان بچا پا رہا تھا

کہاں ہے اس وقت جگہ بتا دو منیبہ تم مجھے یہ سزا نہ دو میری محبت کی ۔۔ تھاری عزت بچ جائے گی تم جانتی ہو کل اس کا نکاح ھے ابھی بھی وقت ہے میرا باپ ھسپتال میں مر رہا ہے" وہ بولا تو منیبہ پھر سے رونے لگی۔

وہ پوچھنا چاھتی تھی میرے باپ کی عزت کا کیا؟ جو دو کوڑی کی کر چکے ہو تم۔؟ میراباپ کیسا ہے جسکی جواں بیٹی کو بناقصور تم جیل کی سیر کروا چکے ہو۔۔؟؟ لیکن لب۔۔؟؟ ہمیشہ کیطرح اس ظالم کے سامنے خاموش تھے۔۔

Copyright by New Era Magazine

تمہیں اور اسے میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا"۔۔ وہ اب اسے بے"
حسی سے دیکھتا دھاڑا تھا
مار تو تم چکے ہو عمر مرزا بیگ اگر فقط سانسوں کا چلنا زنگی ہے تو وہ
بھی لے لو۔۔ اسکے لب آہستگی سے ہلے۔۔
ہونہہ۔ ایک بات یاد رکھنا اگر دو دن تک وہ مجھے نہ ملی تو اپنے ساتھ:
ساتھ ایمان فہداور مرتضی حیدر کی موت اور اپنی فیملی کی بربادی کی
زمہ دار تم خود ہو گی "وہ چلایا
اسکا دل چاہا وہ چلا چلا کے ماتم کرے کیا یہ تھا وہ شخص جس نے اسے
محبت کرنا سکھایا تھا جو اس سے سب سے زیادہ محبت کا دعویدار تھا اسے
ایک دم محبت نام سے نفرت محسوس ہوئی تھی اس سے سب کچھ لوٹ
کے اب بھی اسے دھمکی دے رہا تھااسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کس
کس چیز پہ ماتم کرے اپنی محبت کے کھونے یا بدلنے پہ،اپنی عزت کے
دو کوڑی ہونے پہ یا اس محبوب کے ہاتھوں رسوا ہونے پہ ۔۔۔اپنے
باپ کی عزت نیلام کرنے پہ یا ان کا سر جھکا دیکھنے پہ ۔۔۔اسے اس
وقت ہر چیز سے جیسے نفرت سی محسوس ہوئی تھی،یا اللہ مجھے کیوں زندہ

Copyright by New Era Magazine

رکھا ہوا کیا میرے گناہ اتنے بڑے کے مجھے ابھی اور رسوائی دیکھنی وہ گھٹنوں کے بل گرتی پھوٹ پھوٹ کے رو دی اسے یوں روتا دیکھ کے وہ زور سے دروازہ بند کرتا جا چکا تھا وہ زور زور سے چلانے لگی لیکن اس کی یہاں سننے والا کوئی نہیں تھا۔۔

ہر شام یہ سوال، محبت سے کیا ملا

ہر شام یہ جواب کہ ہر چام رو پرے ہم

****

عمر اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا سگریٹ کے کش لے رہا تھا تبھی اس کے موبائل میں کال آنے لگی وہ جیسے جیسے کال سن رہا تھا اس کی رگیں واضح ہونے لگی اب وہ موبائل پہ ویڈیو دیکھنے لگا جو اس نے سیلون کے باہر لگے کیمرے کی نکلوائی تھی اس میں وہ صاف دیکھ سکتا تھا منیبہ ایمان ایک ساتھ آئے دونوں کی کوئی میٹنگ ہوئی ۔۔۔ کوئی گاڑی آ کے رکی اس میں ایمان اس کے گال چومتی بیٹھی، منیبہ وہاں کسی کا ویٹ کرتی رہی پھر ٹھیک آدھے گھنٹے بعد جو شخص نکلا اسے دیکھ کے عمر کو اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آیا تھا مرتضی حیدر آیا تھا یعنی منیبہ

Copyright by New Era Magazine

اسے بہت سے اچھے سے جانتی تھی کتنی منفی سوچوں کو سوچتے پھر دوبارہ
سے اس نے ویڈیو پہ دوبارہ سارا دھیان کر دیا ان میں کوئی ڈسکسشن
ہوئی منیبہ نے پلٹ کے پیچھے دیکھا شائد اس لئے کے کوئی اس اسے
دیکھ نہ کر رہا ہو پھر وہ مرتضی ساتھ اس کی گاڑی میں بیٹھ کے فرار ہو
گئ

عمر کو یقین نہیں آ رہا تھا منیبہ ایسا کر سکتی ہے اس دن جب پھوپھو
نے بتایا کے منیبہ نے اسے بھگانے مین ھیلپ کی وہ ان سے اچھا خاصہ
لڑ چکا تھا ،،

اب جیسے اسے ساری گیم سمجھ آرہی تھی ایمان اور منیبہ کا کزن کہنا اس
دن شاپنگ مال پہ لڑائی اس جگہ موجود ہونا جہاں ایمان یا منیبہ ہوتی
جیسے جیسے وہ سوچ رہا تھا اس کا دماغ پھٹنے کو تھا،،

تبھی تبریز اندر آیا۔۔

سر مرتضی حیدر کو پتا چل چکا ہے انکی جاسوسی کی جا رہی ہے انہوں
نے شہروز کا تبادلہ کروانے کے اوپر سے آرڈر بھی جاری کروا دئے
ہے۔۔ عمر استہزائیہ ہنسا تھا

Copyright by New Era Magazine

ٹھیک ہے جاؤ تم اور اندر کوئی نہ آئے میں بعد میں بات کرتا ہوں۔۔
وہ اسے حکم دیتا پھر سے اپنی سوچوں میں الجھنے لگا وہ جانتا تھا یہ تو ہونا ہی تھا وہ تو اس سے اپنی حرکت پہ شدید ردعمل کی توقع رکھے بیٹھا تھا یہ تو بہت کم ردعمل آیا تھا ۔۔وہ جانتا تھا یہ اب کوئی عام مسئلہ نہیں تھا جس پہ وہ میڈیا کو گھسیٹ کے پھر سے انہیں گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور کر دیتا لیکن وہ جانتا تھا اس کے پاس اب کھونے کو کچھ نہیں بچا تھا باپ ہسپتال تھا، ماں غم سے نڈھال ، عزت دو کوڑی کی ہو چکی تھی اور محبت کا گلہ وہ ہاتھوں سے گھونٹ چکا تھا ہاں لیکن اب اسے زمے داروں کو اتنی تکلیف سے ضرور اشنا کروانا تھا جتنی وہ خود کر چکا تھا جہاں تک وہ سمجھ پایا تھا مرتضی ضرور منیبہ میں انٹرسٹڈ تھا اگر ایسا تھا تو وہ جیل کا سن کے یہاں ضرور آئے گا یا اسے رہا کروائے گا تب وہ آسانی سے جان جائے گا منیبہ کیا اس سے محبت کا کھیل صرف ایمان کی دوستی کی وجہ سے کھیل رہی تھی؟۔۔۔اور اگر ایسا تھا تو وہ منیبہ کو پورا سبق دینے کا سوچ چکا تھا لیکن اگر ایسا کچھ نہیں تھا تو وہ منیبہ کی بات یاد کر کے استہزائی ہنسا تھا

Copyright by New Era Magazine

منیبہ عزت گئی ہے تو صرف عمر کی ۔۔جس کی ساری زندگی اس طعنے میں گزرنے والی ہے کہ بہن بھاگ گئی اور بیوی جیل کی سیر کر کے آ چکی ہے ۔۔۔وہ اس وقت منیبہ پہ انتہا کا غصہ ارو انتقام کے جزبات لیے پھر سے پلین بنانے لگا ۔۔۔۔یہ تو پکا تھا منیبہ کی شادی تو وہ مرتضی یا کسی اور سے ہونے نہیں دے گا ،،،،ساری زندگیٰ وہ اسی کے ساتھ ہی رہے گی لیکن اب اس مرتبہ وہ نہیں ہو گا جو وہ اسے دینا چاہتا تھا ۔۔۔۔منیبہ تم نے بہت برا کیا ہے میرے اندر کا حیوان جگا کے اب دیکھنا اگر مرتضی اور تمہارے ریلشن والی بات سچ ہوئی تو میں کیا کرتا اب وہ سوچتا پھر سے سگریٹ کے کش لینے لگا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اچھا کیا تم نے جو دل توڑ دیا میرا

اس دل نے تجھے چاہا ،چاہت کی سزا پائی

وہ گھٹنوں میں سر دیے نہ جانے کب سے بیٹھی تھی جب اسے بتایا گیا کہ اس سے اس کا باپ ملنے آیا ہے ۔۔ماضی کا سین جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے چلنے لگا ۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

منیبہ تمہارے ابا آ گئے ہے"۔ وہ دو دن سے شہر سے باہر گئے ہوئے" تھے تو منیبہہ کو لگتا تھا جیسے دو دن صدیاں ہو گئی پے وہ کتنی بار اماں سے پوچھ چکی تھی امی ابو کب آئے گے اب وہ جیسے ہی آئے تھی منیبہ اپنی ماں کی پکار سن کے بھاگی آئی تھی اور اپنے باپ کے سینے سے لگ کے خفگی سے کہاں تھا آئندہ مجھے اکیلا چھوڑ کے مت جایئے گا ۔۔ اور آج۔۔؟؟ آج تو ہفتہ ہونے والا تھا انہیں دیکھا نہیں تھا اور آج اس میں ہمت نہیں تھی وہ ان سے مل پاتی وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سامنے دیکھنے لگی جہاں اس کے باپ کے کندھے سر اور نظریں جھکی ہوئی تھی وہ جانتی تھی یہ کتنا ازیت ناک پل ہے ایک باپ کے لیے جب اس کی بیٹی تھانے میں نہ جانے کتنی راتیں گزار چکی تھی یہ بدنامی تکلیف تو شائد ساری زندگی چلنے والی تھی ۔۔۔

منیبہ۔۔؟؟ وہ ان کی کمزور پکار سے ہوش میں لوٹی اور اپنا دوپٹہ سہی سے لپیٹ کے شکستہ سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگی۔۔۔اس میں ہمت نہیں تھی اپنے باپ کو دیکھنے میں جو ایک ہفتے میں ہی کوئی بوڑھا کمزور سخص نظر آرہا تھا

Copyright by New Era Magazine

منیبہ بیٹا۔۔ ان کی آواز میں کمزوری شکستگی کیا کچھ نہیں تھا ۔۔۔

بابا مجھے معاف کر دیں۔۔ وہ اٹک ٹک کے اپنے باپ کے سلاخوں کو پکڑے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھتے بولی

کیوں روتی ہے منیبہ۔۔؟؟ مجھے پتا میری بیٹی بے قصور ہے بہت جلد میں تجھے یہاں سے نکال لوں گا۔۔

وہ جانتی تھی اس کا کمزور غریب باپ ان ظالموں کا مقابلہ نہیں کر سکتا منیبہ کو لگا شاید ساری زندگی کے آنسو وہ آج ہی بہا لے گی نہ جانے کہاں سے اتنے آنسو آ گئے تھے جو رک نہیں پا رہے تھے

بابا آپکی منیبہ نے آپ کا سر جھکا دیا پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔ وہ روتی بولی

نہ رو میری گڑیا تجھے پتا ہے تیرا رونا میرا دل بند کر دیتا ہے نہ رو ۔۔ وہ اب خود روتے بولے تھے

اللہ پہ بھروسہ ہے مجھے وہ میری بیٹی کو رسوائی سے بچائے گا میں ساری رات دعا مانگ کے آیا ہوں۔۔ وہ آنکھیں پونچھتے ہوئے دکھی سے بولے تو وہ بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھتی رہ گئی۔۔

Copyright by New Era Magazine

کیا ماں باپ کی محبت کا ردوبدل ہو سکتا تھا۔۔؟؟ ا س نے قرب سے سوچا

ابو۔۔۔امی کیسی ہیں۔۔؟؟ اس نے روتے پوچھا

وہ کیا بتاتے۔۔۔؟؟ ان کا بی ہی شوٹ کر چکا وہ ہسپتال میں ہیں۔۔ وہ اپنی بیٹی کا اب ہاتھ چومتے بولے

تم پریشان کیوں ہوتی ہو بیٹا اللہ بڑا غفور ہے یہ آزمائش بھی وہ اپنے نیک بندوں کو دے کے آزماتا ہے تو نے بس حوصلہ نہیں ہارنا ۔۔ وہ اپنی کمزور آواز سے اس کا حوصلہ بڑھانے لگے

ہٹیے ملاقات ختم ہو گی ایک کانسٹیل آ کے اس کے باپ کو ہٹاتا بولا

منیبہ اس زلت پر اندر تک سلگ کے رہ گی

اچانک پیچھے بیٹھی خواتین بولیں۔۔

آج کل کی اولاد بھی دیکھو بوڑھا باپ ہے اور لڑکی کے لچھن توبہ ہے ۔باپ کا سر جھکایا ہوا ایسی اولاد تو پیدا ہوتے مر جائے ۔۔۔ یہاں وہ سب خواتین تھی جو کسی کے قتلِ چوری ،اور نہ جانے کس کس الزام

Copyright by New Era Magazine

میں تھی لیکن وہ اپنا گریبان میں جھانکنے کی بجائے دوسروں کے بارے میں یہ فیصلہ سنانے میں مصروف تھی

ان میں سے دوسری اور اب تیسری عورتیں بولی

یہ وہی لڑکی ہے جو رنگے ہاتھوں پکڑی گئی ہے اپنی دوست کو بھگاتے

اور سنا ہے اسی لڑکی کے بھائی ساتھ سے اس کا چکر بھی تھا

اچانک منیبہ نے پلٹ کے ان عورتوں کو دیکھا

منیبہ ۔۔۔ اس کے باپ کی دکھ بھری آواز سے اس نے سامنے دیکھا

جو اپنا ہاتھ سینے پہ رکھے زمین بوس ہو چکا تھا

ابو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔و۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابوو۔۔۔

۔۔۔۔ منیبہ چیختی اور سلاخوں کو کھینچنے لگی

اب دو اہلکار اس کے باپ کو اٹھانے لگے

منیبہ چیخیں مارنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اندر بیٹھی وہی خواتین اب اسے حوصلے صبر اور نہ جانے اسے پکڑتے کیا کیا تلقین کرنے لگی ۔۔۔

لیکن وہ کسی صورت قابو نہین آ رہی تھی تبھی کانسٹیبل اندر آتی اسے پکڑنے لگی

Copyright by New Era Magazine

--چھوڑ دو-----------

مجھے چھوڑ دو-------------

کچھ نہیں کیامیں نے فضول میں رکھا ہوا ہے تم لوگوں نے مجھے اللہ

کے قہر سے ڈرو

بخش دو-----اب تو بخش دو میرے ابو-----------------وہ اپ

اپنا آپ چھڑواتی فریاد کر رہی تھی

--- منیبہ کے والد کو ہسپتال بھیج دیا گیا تھا

اب اس نے عمر کو آتے اور حوالات کھلواتے دیکھا -----

عمر بھاگتا اندر آیا تھا اور اس کی حالت دیکھ کے جلدی سے اس کی

جانب لپکا عمر کا ملال بڑھا تھا

منیبہ---انکل کو ہسپتال لے کے گئے ہیں ہم بھی جا رہے ہیں پلیز

حوصلہ رکھو

وہ اسے تھامتا بولا

چھوڑو مجھے ---- وہ بری طرح ہانپتی چلائی۔

Copyright by New Era Magazine

وہ اب عمر کو دیکھتی اس کے پاؤں میں گر چکی تھی

"بب۔۔۔۔بخش دو۔۔۔مجھے۔ خد۔۔۔دا کے لیے۔۔۔۔ جانے دو۔۔۔۔

اسکی بلکتی ہوئی آوازاب کسی میت پر ہونے والے بین سے مطابقت رکھنے لگی تھی

انہیں میں نے مار دیا

مار۔۔۔دیا۔میں نے ابو کو ۔۔اللہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اب چلاتی بلک رہی تھی ۔۔

پلیز چھوڑ دو مجھے میرے بابا مر جائیں گے۔۔۔وہ تڑپ رہی تھی۔ ۔

عمر لیڈیز کانسٹیبل کو اسے اپنے آفس میں لے جانے کا کہنے لگا۔۔

ایسا نہ کرر۔۔۔۔رو ۔۔۔ پپ۔۔۔پلیز چھ۔۔۔چھوڑ۔۔۔۔وڑ۔۔۔ دو تم تو مم۔۔۔مجھ سے محبت۔۔۔ کرتے تھے ناں۔۔۔لیڈیز اسے اب تھام کے اندر لے جانے لگی

عمر اب موبائل نکالتا نمبر ڈائل کرنے لگا ابھی وہ کال کر کے فارغ ہوا تھا کے اسے لیڈی کانسٹیبل نے آ کے بتایا منیبہ بے ہوش ہو چکی ہے

وہ جلدی سے آفس کی جانب بھاگا

Copyright by New Era Magazine

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرتضی اس وقت سٹڈی روم میں ہی موجود تھا رات کے چار بجنے کو تھے وہ تہجد کی نماز پڑھ کے فارغ ہوا اور اب سورہ محمد,یٰس ،رحمٰن سجدہ ،مدثر کے بعد سورہ ملک کی تلاوت کرنے لگا ۔۔۔یہ اس کی کافی سالوں سے عادت ہو چکی تھی وہ رات کا مخصوص پہر عبادت کر کے سکون کی تلاش میں گزارتا تھا ابھی وہ سورہ پڑھ کے فارغ ہوا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے کہ اسے لگا کوئی چلا رہا ہے ،پہلے بھی ایک دو بار اسے یوں لگا تھا لیکن اسے لگا اس کا وہم ہے لیکن اب آواز میں چلانے کے ساتھ رونے کا عنصر بھی انے لگا تھا وہ جلدی سے اٹھتا باہر بیڈروم میں ایا مومنہ کو نیند میں چلاتا دیکھ کے جلدی سے اس کی جانب لپکا لیکن اسے ہاتھ لگاتے اسے لگا اس نے کوئی انگارہ چھو لیا ہو وہ بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔اور روتے ہوئے

ابو۔۔۔۔۔۔۔ابو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پکار رہی تھی ۔۔۔

مومنہ۔۔۔۔مومنہ اب وہ اس کے پاس بیٹھتا اس کا چہرہ تھپکتا اسے اٹھانے لگا لیکن وہ جیسے ہوش میں نہین تھی

Copyright by New Era Magazine

مومنہ آنکھیں کھولو وہ اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا ۔۔۔منیبہ نے مندی مندی آنکھیں کھولی اور جیسے ماحول سے اشنا ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔کوئی برا خواب دیکھا ہے؟وہ اسے نرمی سے پوچھنے لگا ۔۔اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اٹھ نہیں ہائی ۔۔۔لیٹی رہو تمہیں فیور ہے مرتضی اب اسے بتاتا سائڈ ٹیبل کی دراز سے تھرما میٹر نکالنے لگا ۔۔لیکن مومنہ اسے جواب دیئے بغیر پھر سے آنکھیں موند چکی تھی جو اس کی خفگی ظاہر کرنے کا شائد طریقہ تھا،اوپس تمہیں تو 102 بخار ہے ،اب وہ اس کا بخار چیک کرتا بولا تھا لیکن مومنہ نے کوئی جواب نہیں دیا ۔۔۔اب وہ اٹھتا مڈیکل باکس لایا اور اسے انجیکشن دینے لگا مرتضی نے اس کی گال پہ آنسو گرتے دیکھے وہ جانتا تھا وہ ہوش میں ہے اور جان کے انکھیں نہیں کھول رہی اور یہ آنسو بھی انجیکشن کی وجہ سے نہیں بلکہ اس درد کی وجہ سے ہے جو وہ اپنی باتوں سے اسے پہنچا چکا ہے۔۔۔

منیبہ اٹھو یہ میڈیسن کھا لو وہ اب ٹیبلٹس نکالتا اسے کہنے لگا ۔۔۔مومنہ کا جی چاہا اس کا گریبان پکڑ کے کہے کبھی محبت لٹاتا روپ اور کبھی اتنا

Copyright by New Era Magazine

سفاک روپ کے جسے میں کوئی اجنبی ہوں کون کون سے نقاب اوڑھتے ہو۔۔؟؟؟ مرتضیٰ حیدر اب کبھی جان لٹاتے مرہم رکھتے ہو کبھی روح کو چھلنی کرنے کی دوا دینا تمہارا ہر روپ ایک نئے انداز سے روز جان نکالتا ہے تم ایک بار ھی گلہ کیوں نہیں گھونٹ دیتے ۔۔تم کیوں گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہواب جب تم اپنے راستے جدا کرنے کا فیصلہ کر چکے ہو اب میں مروں یاں جیوں تمہیں کیا ۔۔۔۔؟؟؟ اس سے پہلے مومنہ۔ اپنا ضبط کھوتی اسے مرتضی کے ہا تھ اپنے سر کے نیچے محسوس ہوئے وہ ا ب اسے آرام سے پکڑ کے بٹھاتا بیڈ کی بیک کے ساتھ اس کا ٹیک لگوا چکا تھا اور اسے میڈیسن پکڑانے لگا ،،،جو مومنہ نے خاموشی سے نگل کے واپس لیٹ گئی ۔مومنہ کواب اپنا سر پھٹتا محسوس ہو رہا تھا وہ اپنا سر تھامے اسے دبانے لگی اب اس نے مرتضی کو ۔۔ میڈیکل باکس بند کرتے ہاتھ سینٹائزر سے صاف کرتے دیکھا پھر وہ بیڈ کی دوسری سائڈ پہ پاؤں اوپر کرتے بیٹھتا ، اور اگلا پل انتہائی بے یقینی تھا وہ اس کا ہاتھ ہتاتا خود اس کا سر دبانے لگا ۔۔منیبہ کے گال پہ آنسو تیزی سے گرنے لگے ،اور وہ مرتضی کا اجنبی روپ یاد کرتے مومنہ

Copyright by New Era Magazine

نے اس کا ہاتھ بے دردی دے جھٹکا تھا اور بیڈ دوسری طرف منہ کر کے ہچکیوں سے رونے لگی اس کی بد قسمتی تھی ا س میں اتنی ھمت نہیں تھی وہ اٹھ پاتی،،مرتضی نے اس کا بازو پکڑ کے اپنی جانب کھینچا تھا اور اس کا سر اپنے بازو پہ رکھتا اس کے آنسو پوروں سے چننے لگا

ششششش چپ مومنہ تمہارا رونا مجھے بہت تکلیف دیتا ہے۔۔ مومنہ نےاب اسے کہتے سنا مومنہ اپنا سر اس کے سینے پہ رکھے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی ۔۔۔مرتضی جیسے اس کی ساری کیفیت کو سمجھ رہا تھا ۔اسی لیے اب بنا بولے اسے اب رونے دیا اور اس کا ایک ہاتھ سے سر دبانے لگا تبھی وہ۔ اہنا ضبط کھو بیٹھی۔

،میں ۔۔آپکو کبھی ۔۔۔معاف نہیں ۔۔۔کرو گی ۔۔سفاک ظالم،۔۔جھوٹے ۔۔۔،منافق، بے حس ہیں آپ "۔۔اب وہ اپنا سر اس کے سینے پہ زور زور سے مارتی ٹھہر ٹھہر کے بولتی بلک اٹھی مرتضی کے لبوں کی ایک سایڈ پہ مسکراہٹ چھو کے گزری لیکن مرتضی کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کے اس کی گال پہ گرا ٹھیک دس منٹ بعد

Copyright by New Era Magazine

مومنہ کے آنسو تھم چکے تھے اب وہ نیند کی وادیوں میں اتر نے لگی ۔۔کچھ دیر بعد مرتضی نے اسے گہرے سانس لیتے دیکھا مرتضی جانتا تھا اسے نیند آ رہی تھی کیوں کے وہ اسے سلیپنگ پلز بھی دے چکا تھا اب اس کا سر تکیے پہ رکھتا قرب سے آنکھیں بند کر گیا تھوڑی دیر بعد اسے فجر کے لیے بھی اٹھنا تھا لیکن مومنہ کے الفاظوں کے حصار سے ،وہ نکل نہیں پا رہا تھا میں آپکو کبھی معاف نہیں کرو گی سفاک ظالم، جھوٹے ،منافق، بے حس ہے آپ "۔۔اس کے الفاظ سوچتے اسے خود کو بھی ہیڈایک سٹارٹ ہو چکا تھا۔

رہ گئے جو الزام

وہ میرے کفن پہ لکھ دینا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ نیچے ہال میں آئی تو اسے فہد ،سلمان انکل بیٹھےکوئی کرکٹ میچ دیکھتے نظر آئے بے ساختہ اس نے پورے حال کا جائزہ لیا جیسے وہ کسی کی تلاش میں تھی ۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

بیٹا ادھر آئیں۔۔۔ سلمان صاحب کی آواز پہ وہ اپنی بے اختیاری پہ شرمندہ ہوئی اب وہ فہد اور ان کو سلام کرتی سلمان صاحب کے برابر صوفے پہ بیٹھ گئی

۔۔طبیعت کیسی ہے آپکی بیٹا، مرتضی نے بتایا تھا رات کو آپکو کافی بخار تھا۔۔؟؟

سلمان صاحب کے سوال پہ اسکے سامنے رات کا منظر گھوما تھا مرتضی کی بے چینی اور فکر اپنے لیے اسے بے چین کر گئی تھی اور وہ نہ جانے کیا کیا بول گئی تھی۔۔

۔جی ٹھیک ہوں اب میں۔۔۔

اس نے نظریں جھکائے جواب دیا تب ھی اسے سامنے مرتضی کو انس کے ساتھ آتا نظر آیا انس کے ہاتھ میں بڑا بال تھا یقینا وہ باہر اس کے ساتھ کھیل کے آرہا تھامگر اس وقت وہ ٹریک سوٹ میں تھا یاتو وہ والک یا جم سے واپس آیا تھااب شائد اس نے اسے نہیں دیکھا تھا تبھی وہ بیٹھتا میچ دیکھنے کے ساتھ انس کو موبائل پہ کوئی گیم کھیلانے میں مصروف ہو گیا۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

چھوٹی بی بی ناشتہ ٹیبل پہ لگوا دوں یا یہی لے آوں۔۔؟؟ حجاب بوا نے آتے ہی سوال کیا ۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے ۔۔ حجاب اماں کے پوچھنے پہ مومنہ نے اپنا لہجہ نرم رکھتے ہوئے کہا۔۔

مرتضی نے مڑ کے دیکھا تو ا اسے سامنے مومنہ نظریں جھکائے بیٹھی نظر آئی

بیٹا شام ہو چکی ہے میرا خیال ہے کہ آپ کچھ کھالیں۔۔۔ سلمان صاحب کے کہنے پہ مومنہ نے ابھی کچھ کہنا ہی چاہا مگر مرتضی کے بولنے وہ چپ ہو گئی

آپ یہیں لے آئیں ویسے بھی اب تو ڈنر کا ٹائم ہونے والا ہے میں بھی ڈنر کر لوں گا۔۔ مرتضی کے حجاب بوا کو کہنے پہ مومنہ سمجھ گئی تھی وہ اسے کیا جتانا چاہ رہا ہے۔

اب وہ سیدھا ہوتا بیٹھتا انس کو فہد کے پاس بیجھنے لگا لیکن وہ انس ہی کیا جو ڈھٹا ئی کا مظاہرہ نہ کرے

Copyright by New Era Magazine

حادی ڈیٹس ناٹ فیر ،آپ اپنی پرنسس کی وجہ سے ہیرو کو اگنور کرتے ہیں۔۔۔ مرتضی انس کے الزام پہ آنکھیں چرا گیا

نہ جانے آج کل کے بچے اتنے بے باک کیوں ہیں۔۔ مومنہ نے ڈانٹ ، پیستے سوچا

انس ایسے بات کرتے ہیں۔۔؟؟ فہد نے اب میچ سے نظریں ہٹا کر، انس کو ٹوکا ۔

۔نہیں بلکل نہیں حادی اگنور کر سکتا اپنے ہیرو کو؟وہ انس کا ناک چھوتے ہوئے بولا جو فہد کے ٹوکنے پہ اپنا موڈ آف کر کے سائڈ پہ بیٹھا تھا ۔۔

مرتضی اب میں تم سے خفا ہو جاؤں گا اگر تم نے میرے بیٹے کو اگنور کیا تو۔۔۔ سلمان صاحب نے بھی اب مصنوعی خفگی سے کہا۔

میری اتنی مجال کہ میں انس کو اگنور کروں۔۔ انس تو مرتضی کی جان ہے۔۔ لیکن انس کے جواب پہ وہ یہ کہہ کے پچھتایا تھا ۔۔

۔تو پھر پرنسس کیا ہے؟پہلے آپ پرنسس سے کٹی کرے پھر بولوں گا ۔۔ اسکے تقاضے پر

Copyright by New Era Magazine

مومنہ حیران سی ہو کر اس بلا کو دیکھنے لگی جو مفت میں بنا دشمنی اس کی سوتن بننے کا رول با خوبی نبھا رہا تھا ---

ایسے نہیں کہتے بیٹا--- سلمان صاحب اب قہقہ لگاتے بولے

---جائیں پھر میں نہیں بولتا-- انس پھر روٹھ گیا تھا --

--اچھا بابا کُٹی پرنسس ھم نہیں آپ سے بولتے -- مرتضی مسکراتے آنکھیں چھوٹی کرتا مومنہ کی پہ نظر ٹکائےانس کو گود میں بیٹھا چکا تھا

اسے کیا ہو گیا یہ کیا بچوں کی طرح پرنسس پرنسس کی رٹ لگائی ہوئی --- مومنہ نے اریٹیٹ ہوتے سوچا -مومنہ کو نہ جانے کیوں اس کا مزاق میں کہنا بھی نا گوار گزرا تھا

میرا نام منیبہ ہے انس پرنسس نہیں--- اب وہ زبردستی مسکراتی بولی

منیبہ نہیں مومنہ--- مرتضی نے تصیح کرنا ضروری سمجھا

ہاں اور تمہیں انہیں آنی کہہ سکتے ہو۔

۔ فہد نے بات مکمل کی --مومنہ اب اس وقت کو پچھتائی تھی جب اسے ڈھونڈتے نیچے آئی تھی۔

Copyright by New Era Magazine

مجھے بھلا کیا ضرورت تھی اسے ڈھونڈنے کی ۔۔۔میں بھی ناں۔۔۔ وہ اپنی ہی سوچوں سے الجھنے لگی تبھی حجاب بی بی کھانا لے آئی سامنے رکھ دے۔۔۔ مرتضی نے مومنہ کے پاس موجود ٹیبل کی جانب اشارہ کیا اور خود بھی ہاتھ دھوتا واپس آ کے اس کے برابر بیٹھ چکا تھا مومنہ کو اب تک کھانا شروع نہ کرتا دیکھ کے وہ سلمان صاحب کی موجودگی کی وجہ سے سخت کہنے سے بمشکل روک پایا تھا۔۔

کھانا شروع کر لیں جناب یا کوئی سپیشل انویٹیشن آئے گا مرتضی کے طنزیہ سرگوشی پہ وہ اٹھ کے جانے لگی لیکن اپنا دوپٹہ اٹکنے کی وجہ سے وہ گرنے والے انداز پہ صوفے پہ واپس بیٹھی سلمان صاحب اور فہد کا مکمل میچ پہ دھیان تھا لیکن انس چہکا بولا تھا

واہ پرنسس گر گئی۔۔۔ سلمان صاحب اور فہد نے مڑ کے انکی جانب دیکھا لیکن مومنہ جلدی سے کھانے پہ ایسی جھکی تھی جیسے وہ کھانا اتنی رغبت سے کھا رہی ہو کہ ارد گرد کی کوئی خبر نہیں۔۔۔ مرتضی اب مسکراتا خود بھی کھانے لگا ابھی اس نے چند نوالے ہی لیے ہوں گے کہ ایمان سرخ ہوتے چہرے ساتھ اندر میں آئی ۔

Copyright by New Era Magazine

۔۔آگئی تم۔۔۔؟ فہد ایمان کو دیکھتا پوچھنے لگا

۔۔۔بیٹا عمر کیسا ہے اب۔۔۔؟؟ سلمان صاحب کے سوال پہ مومنہ کا سانس اٹکا تھا لیکن ایمان کے جواب سے اس کا جسم واضح کپکپاتا مرتضی نے بھی محسوس کیا تھا ۔۔۔

انکل نہیں ٹھیک ان کی طبیعت بس دعا کریں۔۔۔ ایمان روتی بولی تھی

۔۔۔حوصلہ رکھیں بیٹا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ وہ اب اٹھتے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے اسے سمجھانے لگے ۔

۔۔پتا نہیں میرے بھائی کی خوشیوں کی جیسے کسی کی بد دعا لگ گئی ہے۔۔۔ مومنہ نے ایمان کو کہتے سنا مومنہ جو خود کو کھانے میں مصروف رکھنا چاہتی تھی ایمان کی بات پہ وہ کھانے سے اپنا ہاتھ ہٹا چکی تھی وہ اٹھ کے جانے لگی لیکن مرتضی اس کا بازو پکڑتا دوبارہ صوفے پہ دھکیل چکا تھا یہ کیا بتمیزی ہے ۔۔؟؟ وہ مرتضی کی جانب دیکھ کے ہلکے لہجے میں غرائی ،،، فہد اور سلمان صاحب ایمان کو سمجھانے میں مصروف تھے لیکن یہ شخص اس کی الگ آزمائش بن رہا تھا

۔۔کھانا کھاؤ۔۔۔ مرتضی دانت پیستا بولا تھا

Copyright by New Era Magazine

۔مجھے بھوک نہیں ہے مزید نہیں کھا سکتی۔۔۔ مومنہ نے آہستگی سے کہا
مرتضیٰ نے لقمہ اس کے منہ کی طرف بڑھایا ۔۔۔مومنہ منہ موڑ گئی
مرتضی ویسے ہی کھانے کا لقمہ واپس رکھتا اٹھ کے باہر کی جانب بڑھنے
لگا تھا لیکن انس راستے میں آگیا

، حادی میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا

مجھے کام ہے میں آتا ہوں آپ تب تک گیمز کھیلو موبائل آپکے پاس
ہے نہ میرا۔۔۔ وہ حادی کو کہا باہر جانے لگا لیکن انس اس کی ٹانگوں
کے ساتھ چپکتا بولا تھا۔

نہیں انس کے بغیر نہیں۔۔۔ انس ضد کرتا بولا

ہر وقت کی ضد اچھی نہیں ہوتی چپ کر کے بیٹھو وہاں بہت بتمیز
ہوتے جا رہے ہو مجال ہے ایک بار کی بات تمہیں سمجھ آئے مری
محبت کا ناجائز فائدہ اٹھانے لگے ہو تم زیادہ ہی سر چڑھا لیا ۔۔۔ مرتضی
خفگی سے کہتا باہر کی جانب بڑھ چکا تھا اانس اب ہچکیو ں سے رونے لگا
مومنہ کو پچھتاوا ہوا تھا وہ جلدی سے انس کی جانب بڑھتی اسے پکڑنے
گی تھی لیکن انس نے ٹیبل سے گلاس اٹھا کے مومنہ لے منہ پہ بے

Copyright by New Era Magazine

دردی سے مار ڈالا مرتضی جو باہر جا تا انس کے رونے پہ واپس آیا تھا انس کی حرکت کو دیکھ کے شاکڈ ہوا۔۔

گندی ہیں آپ ہیٹ یو"۔انس مومنہ پہ چلاتا بولامومنہ منہ پہ ہاتھ" رکھے ناک سے نکلتے خون کو حیرانگی سے دیکھتی روتی ہوئی اوپر کی جانب بھاگی سب جیسے شاکڈ میں سمجھنے کی کوشش میں تھے کے یہاں ہو کیا رہا ہےاس سے پہلے کوئی آگے بڑھتا مرتضی انس کا بازو پکڑتا اسے ایک لگا چکا تھا وہ بھی اتنے "برے "طریقے سے ہر شخص جیسے اس بات پہ یقین کرنے سے قاصر تھا۔

مرتضی یہ کیا حرکت ہے"؟؟ سلمان صاحب مرتضی کو دیکھتے" بولے۔مرتضی ان کو بنا جواب دیئے اوپر کی جانب بھاگا، انس ڈرتا سلمان صاحب کی گود میں جا چکا تھا

فہد لب بھینچتا انس کو چپ کروانے لگا ایمان اب فہد سے انس کو تھام چکی تھی جو کسی صورت چپ ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا"دیکھ لو اس منافق انسان کی حرکتیں جب میں نے ایک ہلکا سا تھپڑ لگایا تھا کہتا

Copyright by New Era Magazine

تھا بچہ ہے اور اب بیوی کو لگا ہے کیسے زن مرید بن کے میرے بچے کا منہ توڑ گیا ہے "۔ایمان غصے سے چلائی۔

ایمان تمیز سے بات کرو"فہد اسے گھورتے بولا سلمان صاحب نے" لب بھینچے۔

کیوں تمیز سے کروں میرے بھائی ۔میرا گھر برباد کرنے میں اس منافق نے کیا کسر چھوڑی ھے؟ بیھروپیہ ہے تمہارا بھائی "ایمان زور سے چلائی فہد کا پڑتا تھپڑ اسے ساکت کر چکا تھا ۔

☆☆☆☆☆*****************

مرتضی جیسے بیڈروم کی جانب بڑھا دروازہ اندر سے لاکڈ دیکھ کے اپنا غصہ بمشکل ضبط کر پایا۔

اب وہ دروازہ کھٹکھٹاتا اونچا بولا تھا ۔

مومنہ اوپن دا ڈور"۔ جب تین منٹ مسلسل اس کی کوششوں کے" باوجود بھی جواب نہیں آیا تو اس نے زور سے دروازے پہ ٹانگ ماری ۔"مومنہ دروازہ کھولو اگر میں نے کھولا تو یاد رکھنا بہت برا ہوگا جو بھی اب ہوگا"۔ مرتضی کی دھمکی پہ بھی جب جواب نہیں آیاتو مرتضی نے

Copyright by New Era Magazine

اب پیچھے سے آتے زور زور سے دروازے کو دھکا دینا سٹارٹ کیا تین سے پانچ بار ایسا کرنے پہ وہ لاکڈ توڑنے میں کامیاب ہو چکا تھا لیکن سامنے مومنہ کو بیڈ پہ بیٹھے آرام سے اپنا خون بہاتا دیکھ کے اس کا ٹمپرامنٹ لوز ہوا تھا وہ خود پہ باخوبی قابو رکھنا جانتا تھا مگر اب مومنہ کا رویہ اسے سخت رویہ رکھنے پہ مجبور کرنے لگا تھا۔وہ اسکی جانب بڑھتا اس کا بازو پکڑ کے کھڑا کر چکا تھا

کان بند ہے تمہارے سنائی نہیں دے رہا تھا تمہیں"۔ وہ چیختا بولا ۔اس" کا خون بہت تیزی سے بہہ رہا تھا مرتضی نے اب خود پہ قابو پاتے سامنے سے ٹشوز کا ڈھیر اٹھایا اور اس کے ناک پہ رکھتا خون صاف کرنے لگا تھا اور اب جلدی سے میڈیکل باکس پاس رکھا جو مومنہ نے زور سے سامنے وال پہ اٹھا کے مارا تھا۔

بند کریں یہ ڈرامہ کوئی تماشہ نہیں ہوں جب جی چاہا مرھم رکھا جب" جی چاہا زخم دیئےوہ اسے دور کرتے چلائی۔

Copyright by New Era Magazine

نکال دو میری جان مجرم ہوں نہ میں تمہارا جو سزا دینا چاہو دے لو"
لیکن خود کو تکلیف دینا چھوڑ دو یہ مجھے کسی دن ہارٹ فیل کروا دے
گی "مرتضی دوبارہ سے اس کا بازو تھامتا بولا
نہیں مرتضی حیدر آپ جھوٹے ہو آپ کو کوئی تکلیف نہیں"
ھوتی"مومنہ روتی بولی۔
پہلے یہ صاف کرلے پھر کرتے ہیں بات "وہ دوبارہ میڈیکل باکس "
اٹھاتا پاس آیا اب کی بار مومنہ نے بھی کوئی مزاحمت نہیں کی تھی ۔
ریلکس ابھی درد ختم ہو جائے گا۔ وہ اسے شدت سے روتا دیکھ "
کے زخم صاف کرتا کہہ رہا تھا
مجھے۔۔۔ا۔ممییی۔۔پا۔۔س۔۔۔ جانا ۔۔ہے نہیں ۔۔رہنا مجھے ۔۔یہاں""""
۔وہ ہچکیوں میں روتے ہوئے بولی اسنے بے اختیار اسکی آنکھوں کو اپنے"
پوروں سے باری باری آنسو صاف کیا تھا"کیوں کرتی ہو اتنا ظلم مومنہ
بس کر دو خود کو تکلیف دینا میرے دل پہ گرتے ہیں تمہارے
آنسو"مرتضی کے لہجے میں اب بے بسی تھی "میں یقین نہیں کرو گی
اب اپکی کسی بات کاآپ کیا سمجھتے ہیں جب چاہے گے مجھ سے پیار سے

Copyright by New Era Magazine

بات کر لے گے جب چاہے گے چیپٹر کلوز کرنے کا فیصلہ؟مجھے نہیں رہنا کسی ساتھ ہر شخص محبت کا جھوٹا دعویدار ہے ۔کوئی۔۔مرد۔۔مرد کسی سے محبت نہیں کر سکتا ۔۔۔سب دعویدار ہس تب تک تب تک دعوایدار رہتے ہیں جب تک وہ بدلے میں اظہار محبت سن کے اپنی انا کو تسکین نہ پہنچا لے"وہ روتے بولی تھی "لیکن میں کوئی کھلونا نہیں جب "جی چاہا ایمان کے ہاتھوں زلیل کروایا جب جی چاہا انس سے پٹوا دیا

مرتضی حیران اس کے الزام سننے لگا ۔"جب جی چاہا خود مجھے زہنی ٹارچر "کیا لیکن میں تھک چکی ہوں تم مجھے کل چھوڑنا چاہتے تھے نہ چھوڑ دو

مومنہ کی بات پہ مرتضیٰ نے نفی میں سر ہلایا تھا

"بس کر دو مومنہ میں بکھر گیا ہوں تمہیں سمیٹتے سمیٹتے"

مجھے طلاق چاہیے"۔ مومنہ کا لہجہ دوٹوک تھا۔"

اس نے سرعت سے سر اٹھاتے اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑتے بے یقینی سے دیکھا

اشک آنکھوں میں چھپاتے ہوے تھک جاتا ہوں

بوجھ پانی کااٹھاتے ہوے تھک جاتا ہوں

Copyright by New Era Magazine

"پاؤں رکھتے ہیں جو مجھ پر انھیں احساس نہیں
میں نشانات مٹاتے ہوئے تھک جاتا ہوں
برف ایسی کہ پگھلتی نہیں پانی بن کر
پیاس ایسی کہ بجھاتے ہوئے تھک جاتا ھوں
اچھی لگتی نہیں یہ درجہ شناسائی بھی
ہاتھ ہاتھوں سے ملاتے ہوئے تھک جاتا ھوں
غمگساری بھی عجب کار محبت ہے کہ میں
رونے والوں کو ہنساتے ہوئے تھک جاتا ہوں
اتنی قبریں نہ بناؤ میرے اندر محسن
میں چراغوں کو جلاتے ہوئے تھک جاتا ہوں

اس کے اندر جیسے بہت کچھ ٹوٹا تھا وہ اپنے کان میں گونجتے لفظ پہ جیسے یقین نہیں کر پارہا تھا

کوئی اتنا اچھا نہی ہو سکتا اگر آپ اپنے گناہوں کا مداوا کرنے کے لیے"
کسی بدنام لڑکی کو سہارا دینا چاہتے ہیں کوئی اور خدمت خلق کر لے
لیکن میری جان چھوڑ دے

Copyright by New Era Magazine

مجھے طلاق چاہیے ابھی مطلب ابھی۔۔۔۔۔۔آپ تو اپنے الفاظوں کا
"بہت پاس رکھتے ہو نہ کہا گئے دعوے۔۔۔
اس کے چپ رہنے پر وہ روتے چیخی تھی اور مرتضی کی برداشت بھی
جواب دے گئی تھی۔
مومنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "،
کیا ظلم کیے ہیں میں نے تمہارے ساتھ ؟کونسا زخم میری وجہ سے
آیا؟وہ ہاتھ میں نے کاٹا تھا؟
وہ تھپڑ میں نے مارا تھا؟
یا اس رات میری وجہ سے گری تھی ؟
یا یہ زخم میں نے دیا ہے ؟
تم عمر کے دیئے زخموں کا مجھ پہ لاوا پھاڑنا چھوڑ دو مرتضی اب جیسے
پھٹ پڑا تھا
عمر کا نام میرے سامنے مت لو"۔ وہ حلق کے بل چلائی تھی"
کیوں نہ لوں بہت تکلیف ہوتی ہے نہ تمہیں اسے تکلیف میں دیکھ کے"
بہت یاد آنے لگتا ہے نہ تمہیں لیکن اب میں لوں گا بار بار لوں گا،

Copyright by New Era Magazine

مومنہ سچ یہ ہے تم اسے بھول نہیں سکتی۔تمہاری مثال اس کے لیے ساتخون معاف کر دینے جیسی ہے وہ تمہاری سانسوں تمہارے خون مین بستا ہے ۔۔۔اور اسی سانسوں کو ختم کرنے کی ناکام کوششوں میں تم میری سانسیں ختم کرنے کے ڈر پہ ہو ۔تم واحد میری زندگی میں آئی لڑکی تھی جس سے میں نے محبت نہیں عشق کیا ہاں مرتضی حیدر کو مومنہ سعیرسے محبت نہیں عشق تھا "وہ قہقہ لگا کے ہنستا تھا مومنہ کو وہ پاگل ہوتا لگا تھا جیسے وہ یقین کرنے سے قاصر تھی کے وہ مرتضی ہی ہے

وہ اسے مسلسل شاکڈ پہ شاکڈ دے رہا تھا مومنہ اپنا درد بھول گئ

"میں نے ھمشہ تمہاری خوشی کو مدنظر رکھا لیکن ۔۔۔۔مجھے کیا ملا؟"

۔وہ نفی میں سر ہلاتا بولا

درد۔رسوائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موت۔۔۔۔۔؟"۔مومنہ اس کے انداز سے" کانپنے لگی تھی ۔۔۔

میں نے زندگی سے ایک چیز سیکھی ہے ۔۔۔ اب وہ تلخی سے مسکرایا"

اس کا چہرہ آج اس کے درد کو جیسے مکمل بیان کر رہا تھا ۔۔۔اس کی

Copyright by New Era Magazine

آنکھیں انتہائی سرخ ہو رہی تھی دماغ کی رگیں واضح دکھائی دے رہی تھی چہرہ اتنی سردی میں بھی پسینے سے تر تھا مومنہ کو اس سے خوف محسوس ہونے لگا ۔۔۔

مرتضی"۔۔۔، اس نے تھوک نگلتے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا جو مرتضی" نے بے دردی سے جھٹکا تھا ۔۔۔"میں نے تمہارے سب الزام سنے ہیں اب میرا سچ بھی سنو "وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا ۔۔۔

اس کی آنکھیں اتنی لال انگارہ اور تپش زدہ تھیں اسے اپنا آپ جلتا محسوس ہوا کچھ بھی تھا لیکن مرتضی کا یہ رویہ شائد کبھی نہیں رہا تھا انسان سے بڑی ظالم اور بے حس کوئی مخلوق نہیں ہو سکتی جانتی ہو " کیونکہ یہ خود کے لیے دوسروں کو تڑپتا دیکھ کے سکون محسوس کرتا ہے بلکل جیسے تم کرتی ہو مجھے تڑپا کے ۔تمہیں اچھا لگتا ہے اپنی زندگی کے تلخ باب کا زہر میرے اندر اتارنا یہ زہر میں نے نہیں عمر نے تمہیں دیا جو تم اپنے اندر سے نکال کے قطرہ قطرہ میرے اندر اتار چکی ہو

مرتضیٰ کا یہ انداز بہت انوکھا بہت عجیب تھا

Copyright by New Era Magazine

تمہیں آزادی چاہیئے نا میں دیتا ھوں۔۔۔۔ تمہیں آزادی ابھی ابھی کہا"
تھا ٹھیک ہے ابھی لووہ اب آگے بڑھتا سائیڈ ڈراز سے ریوالو نکلتا آیا تھا
اور مرتضی ریوالو اس کے کانپتے ہاتھوں میں تھماتا اپنی پیشانی پہ رکھ
چکا تھا یہ سب ہو کیا رہا تھا مومنہ کو اپنی حسیں مفلوج ہوتی محسوس
ہوئی وہ ٹریگر پہ اسکی انگلی رکھتا دباؤ ڈالنے لگا
کچھ پل مزید گزرے ٹک ٹک گھڑی کی سویا اگے بڑھ رہی تھی
مر۔۔۔تضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مومنہ نے اسے پکارنا چاہا"
مرتضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔۔۔
"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مرتضی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
کمرے میں مومنہ کی دلخراش مومنہ کی چیخیں گونجی تھی سب نیچے سے
بھاگتے اندر آئے تھے مومنہ کو مرتضی کا سر اپنی گود میں رکھتے زورو
قطار روتے ، مرتضی کا بے جان ہوتا وجود اور پاس زمین پہ موجود
ریوالور سلمان صاحب نے دیکھ کے دیوار کا سہارا لینا چاہا تھا
سلمان صاحب کے سامنے ماضی کی کچھ یادیں جیسے فلم کی۔ طرح چلنے
لگیں۔۔ اسد حیدر ملک)مرتضی کے دادا (کا تعلق پاکستان کے معزز

Copyright by New Era Magazine

ترین خاندان سے تھا اللہ نے انہیں دولت ،شہرت اور عزت سے خوب نوازا تھا اسد ملک کو سیاست میں بہت دلچسپی تھی اور انہوں نے اپنی ساری زندگی سیاست میں ہی گزاری اپنا تیسرا الیکشن جیت کے وزرات خارجہ کے عہدے پہ فائز ہوئے انہوں نے دو شادیاں کیں۔۔ پہلی شادی سے تین بیٹے تھے اور دوسری سے ایک بیٹا دو بیٹیاں اور سلمان حیدر)مرتضی کے والد(پہلی بیوی میں سے تھے پہلی بیوی طلاق لے چکی تھی سلمان صاحب والدہ سے زیادہ اٹیچ ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ ہی رہے اور خالہ زاد سے شادی کی ۔۔اسد ملک نے بھی کوئی خاص اعتراض نہیں کیا لیکن سلمان صاحب کو اسد ملک سے کافی شکایت تھی جس کا اظہار وہ منہ سے نہ کر پائے مرتضی اور فہد کی پیدائش نے ان کا درد جیسے کم کر دیا انہوں نے بزنس میں کافی کامیابیاں سمیٹی اس کے برعکس اس کے باقی بھائی بیوروکریسی یا

سیاست میں ھی تھے لیکن انکی زندگی اچانک تب بدلی جب شادی کے بارہ سال بعد انکی محبوب بیوی کااچانک معمولی بخار سے انتقال ہو گیا :وہ جیسےیقین کر پارہےتھے نا قبول ۔۔وہ تنہائی پسند ھو گے یا زیادہ وقت

Copyright by New Era Magazine

بزنس کو دیتے مرتضیٰ اس وقت آٹھ اور فہد چار سال۔ کا تھا بچو کی۔ مکمل۔ زمیداری بوا پہ آگئ۔۔ لیکن یہ چیز مرتضیٰ کو۔ فہد کے لیے بہت پوزیسو کر گئی اس کا اندازہ انھیں تب ہوا جب دیر ھو چکی تھی سالہ مرتضیٰ نے سکول میں لڑکے کو فہد کو بیٹ مارتے دیکھ کے 12 اسے برے طریقے سے پیٹ ڈالا تھا وہ لڑکا مرتضیٰ سے تین سال بڑا تھا

لیکن مرتضیٰ اس کے سر پہ اینٹ مار کے اس کا سر پھاڑ چکا تھا اسکول پہنچنے پہ پتا چلا مرتضی نے جس لڑکے کو مارا وہ ہائی کورٹ کے جج کا بیٹا تھا جو تین دن۔ ہسپتال میں رھنے کے بعد انتقال کر گیا لیکن یہ بات سلمان صاحب نے مرتضیٰ کو۔ نہیں بتائی وہ اس کے ذہن میں کوئی نیگیٹو چیز نہیں چاہتے تھے انہوں نے اسے اس کے سب سے چھوٹے چچا کے پاس بھیج دیا مرتضی بہت کم گو اور کم گھلتا ملتا تھا لیکن ان سے اٹیچ تھا یہاں وہ جج مرتضی کو اپنے بیٹے کے قتل میں سزا دلوانا چاہتے تھے چاہے کوئی بری سزا نہ ملے کیونکہ مرتضی کی عمر کی وجہ سے اسے وہ سزا مل نہیں سکتی تھ وہ جو چاہتے تھے ۔ لیکن عمر قید تو وہ لازمی

Copyright by New Era Magazine

چاہتے تھے سلمان نے فسٹ ٹائم فیملی کی پاور کا فائدہ اٹھایا اور مشکل سے سب سنبھالا، ادھر مرتضی کچھ دنوں بعد فہد کو دھکا دینے پہ اپنے فرسٹ کزن کو بھی اچھا خاصہ۔ زخمی کر چکا۔ تھااس کے بعد سلمان صاحب نے اس کی خود تربیت کی لیکن اچانک انکے ہارٹ اٹیک کے بعد و کچھ ہفتے ہسپتال رہے جب وہ گھر آئے انہوں نے دیکھا مرتضی لڑائیوں جھگڑوں سے بہت باغی رہنے لگا وہ جیسے جیسے بڑا ہونے لگا جہاں ظلم ہوتا دیکھتا بڑھ چڑھ کے روکنے کی کوشش کرتا چچا اس کی اس عادت سے خوش ہوئے اور اسے سیاست میں آنے کا کہا۔ لیکن وہ فیملی کا فرسٹ پرسن تھا جس نے میڈیکل چنا ---انہیں آج بھی اس کے الفاظ یاد تھے --

چچا میں ضمیر کو مار کے زندگی نہیں جینا چاہتا اس خاندان کو یہ زندگی مبارک ---

کتنی دیر وہ الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہے کچھ ضرور مسنگ تھا جو مرتضی اتنا بدلا تھا ------ ماضی کی قید سے نکلتے وہ دروازے کو تھامنے کی کوشش میں نیچے گرتے چلے گئے

Copyright by New Era Magazine

تین ماہ بعد

بچھڑتے وقت ان آنکھوں میں تھی ھماری غزل

غزل بھی وہ جو کسی کو کبھی سنائی نہ تھی

وہ اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی مرتضی کے استعمال کی چیزوں کو چھوتی انہیں محسوس کرنے لگی۔۔اب وہاں موجود پرفیوم

amouage

کا ڈھکن کھولتی اس کی خشبو اپنے اندر اتار نے لگی اور غیر محسوس انداز میں اسے تیزی سے لگانے لگی جیسے وہ اپنے ارد گرد صرف اس کی خوشبو چاہتی تھی مرتضی پرفیومز اور گاڑیوں کا انتہا کا شوقین رہا تھا وہ یہ تو جانتی تھی نہ جانے کتنے سالوں سے وہ اس کے پاس کتنے الگ پرفیومز اورگاڑیاں دیکھتی آئی تھی لیکن یہ پرفیوم مرتضی کو سب سے زیادہ استعمال کرتے وہ دیکھ چکی تھی اس کی آنکھیں بھیگنے لگی پچھلے 9 سال سے پہلی بار ہوا تھا کے اتنا لمبا عرصہ نا وہ اس کی آواز سن پائی نہ اسے دیکھ پائی تھی اسے آج اس کی شدت سے یاد آرہی تھی اگر یہ محبت نہیں عادت تھی تو بہت تکلیف دہ تھی اسے اب اندازہ ہو رہا تھا اس

Copyright by New Era Magazine

کے بغیر ازیت ناک زندگی گزارتے وہ شائذ اب تک مر چکی ہوتی وہ
کتنے غیر محسوس انداز میں اس کا ہر درد بانٹ لیتا تھا اب اس کے بغیر
ایک ایک پل اسکی جان لے رہا تھا۔۔وہ بھی تب جب اس کے پاس
کھونے کو کچھ نہ تھا ۔۔۔آج اسے بار باراس کی شدت سے یاد آ رہی
تھی ۔۔۔۔۔اچانک اسے پچھلے ہفتے ہاتھ لگے مرتضی کی پرسنل چیزیں
یاد آئی لیکن امی اور منہا کی ضد کی وجہ سے وہ گھر چلی گئی تھی اور
دیکھ نہیں پائی تھی آج جب اسے مرتضی کی پرسسنل چیز دوبارہ یاد آئی
وہ بنا ٹائم دیکھے ڈرائیور کے ساتھ رات کے 11 بجے یہاں پہنچ گئی تھی
اب وہ جلدی سےپرفیوم رکھتے سائڈ ٹیبل کی جانب آئی اور اس میں سے
ڈائری نکالتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔یہ بلیک کور کی ڈائری تھی یقینا مستقبل
میں وہ کوئی کتاب لکھنے والا تھا اب وہ کانپتے ہاتھوں سے پیج پلٹنے لگی
اب وہ سیدھی بیڈ پہ بیٹھتی ڈائری پڑھنے لگی اس کا دل جیسے کسی نے
مٹھی میں لے لیا تھا لیکن وہ ہر صورت اسے آج پڑھنا چاہتی تھی
پہلے صفحے پہ آیت لکھی تھی یہ آیت وہ مرتضی کو اکثر پڑھتا بھی دیکھ
چکی تھی۔

Copyright by New Era Magazine

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمہ:

اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سواء کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی)کرتے رہو (، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ ہی انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار !جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں)شفقت (سے پرورش کیا ہے تو بھی ان)کے حال (پر رحمت فرما۔

میں نے تلاوت مکمل کی اور باہر ٹیرس پہ آ کے کھڑا ہو گیا یہ وقت مجھے دنیا کے ہر اوقات سے زیادہ پسند ہے آسمان پہ تارے اپنی پوری شان سے جگمگا رہے ہیں چاند الگ اپنی خوبصورتی پہ جیسے اللہ کا شکر گزار ہو رہا ہے ٹھنڈی ہوا میری روح کو شادمان کر رہی ہے میں اب وہی کھڑا فجر کی ازان کا انتظار کر نے لگا

Copyright by New Era Magazine

انسان سے عجیب شے کوئی نہیں ہے اگر ڈرتا ہے تو ایک خواب سے"
بھی ڈر جاتا ہے اور اگر نہ ڈر ہوتا ہے تو بڑے سے بڑا گناہ کرتے
وقت اللہ کا خوف بھول جاتا ہے "میں نے اپنے آنسو اپنے اندر انڈیلتے
سوچا

کیا ھم اتنے کمزور ہیں صرف اپنی وقتی خواہشات کی خاطر بڑے سے"
بڑا گناہ کر جاتے ہیں اکثر ہمیں جس چیز سے سب سے زیادہ نفرت
ہوتی ہے وہی ھماری زندگی میں شامل ہو کے ھمیں بدل ڈالتی ہے
میرے ساتھ بھی کچھ یوں ہی ہوا"اب نا چاہتے میرا دھیان مومنہ کی
جانب چلا گیا

میں مومنہ سے محبت کیوں نہ کروں جس نے مجھے میری زندگی کے"
اصل مقصد سے آگاہ کیا"۔اپنا نام پڑھتے ہوئے مومنہ نے لب کاٹے
مومنہ نے آنکھوں کی نمی صاف کرتے مرتضی کی ڈائری کی خوشبو
اپنے اندر اتارنا چاہی کتنے آنسو اس ڈائری کے صفحات پہ گرے
اور اگلے چند صفحے بنا پڑھے آگے پڑھنا سٹارٹ کر دیا

Copyright by New Era Magazine

اس دن شام کا وقت تھا میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ ریس کورس آیا یہاں کوئی میلہ تھامیرا ارادہ تو نہیں تھا لیکن دوستوں اور تیمور)فسٹ کزن (کے بچوں کی ضد کی وجہ سے میں نے سوچا تھاگھنٹے تک مجھے ویسے بھی ہسپتال میں میٹنگ کے لیے نکلنا ہے جب تک یہ لوگ انجوائے کرے گے میں والک کر لو گا ھمارے ساتھ گارڈز بھی تھے کیوں کے چچا نے آج کل مجھے سختی سے وارن کیا ہوا تھا کے حالات خراب ہے کچھ لوگ دھمکی دے رہے ہے افقف میں سیاست میں اسی وجہ نہیں گیا تھامیں نے تپ کے سوچا پھر یہی چانچلے۔۔۔ مجبورا تیمور کی فیملی ساتھ ہونے کی وجہ سے میں گارڈز بھی ساتھ لے آیا تھا وہاں پہنچتے بچے جھولے والی سائڈ کی جانب چلے گئے مجھے کال آنے لگی میں کال اٹینڈ کرتا دوسری طرف چل دیا لیکن فہد کو وہاں دیکھ کے ٹھٹکا وہ موبائل پہ کسی سے بات کر رہا تھا وہ مجھے نہیں دیکھ پایا اس کی نظر سامنے سے آتے ایک لڑکے اور دو لڑکیوں کی جانب تھی تب ہی میں نے ان میں سے ایک لڑکی فہد کے پاس آ کے رکتی دیکھی میرے اور

Copyright by New Era Magazine

فہد کے درمیان فاصلہ نہ ہونے کی وجہ سے مجھے اس لڑکی کے الفاظ صاف سنائی دیئے ۔۔

فہد تم بھی حد کرتے ہو عمر بھائی ساتھ ہے ایسے مت کال پہ کال کیا کرو جب میں تمہیں ٹیکسٹ پہ کہہ کی تھی کہ میں آ رہی ہوں ۔۔فہد اب اس سے ایکسیوز کر رہا تھا میں ایمان کے الفاظوں پہ میں سر ہلا کے رہ گیا تھا ،،،خیر ہے اب ڈر نہیں بھائی ساتھ منیبہ ہے انہیں اب خیال بھی نہیں آنا میرا آو چلے وہ اب اسے لیتے اگے بڑھ چکی تھی اب میری نظر سامنے ہی تھی اور میں قدم اٹھاتا مزید ان کے قریب گیا تھا جہاں میں صاف دیکھ سکتا تھاکے وہ لڑکی کوئی سولہ سترہ سال سے زیادہ ایج کی نہیں تھی وہ اب گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی لیکن اس لڑکے کی ...آنکھوں الگ ہی جزبات میں دیکھ رہا تھا کوشش کے باوجود بھی میرا دھیان انکی طرف ہی جارہا تھا ...

ان کے درمیان کچھ باتیں ہو رہی تھی

وہ ایک دم کنفیوز ہوئی لیکن پھر وہ خود کو زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتی سامنے کسی لڑکی کی جانب لڑکے کے کیے اشارے کی جانب دیکھتی

Copyright by New Era Magazine

کچھ جواب دے رہی تھی اس کا چہرہ میں صاف پڑھ سکتا تھا جو بہت کنفیوز لگ رہی تھی میں سمجھ گیا تھا کے شائد پہلی بار یوں آئی ہے جو اس ایج میں اکثر لڑکیاں کرتی ہے

...تب ہی وہ اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا

اب وہ لڑکی اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی میں نے اس لڑکے کے چہرے پہ سخت تاثر دیکھے

وہ ایک دم رو دینے والی ہوئی تھی

اب میں قریب ہوتا انکی آواز بھی سن سکتا تھا

... عمر میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔ اس کی آواز کانپی تھی

وہ لڑکا بنا اثر لیے اسے رنگ پہناتا کچھ اس کے کان کے قریب ہوتا بولا تھا میں نے مومنہ کا چہرہ سرخ ہوتا

اس نے بنا کسی بات کا اثر لیے اس کی انگلی میں نفیس سے رنگ پہنا دی تھی.......

اس نے اپنے ہاتھ سے رنگ اتارنا چاہی لیکن لڑکے نے اس بار اس کا ہاتھ سختی سے پکڑ لیامیں کبھی کسی کے پرسنل مسئلوں میں نہیں الجھا تھا

Copyright by New Era Magazine

اس لڑکی کی بے بسی مجھے جیسے مجبور کرنے لگی یہ غلطی مت کرنا منیبہ۔۔۔ آئی سیڈ یور آر مائن سو اٹس فائنل۔۔۔ اس کی آنکھوں میں وارننگ تھی یہ الفاظ میں نے صاف سنے تھے اور خود پہ کنڑول نہیں رکھ پایا تھا اور اسکی جانب بڑھتا بول پڑا)یہ میری مومنہ سے فسٹ ملاقات اور یقیناً عمر سے بھی(۔۔

اور میں عمر سے الجھ پڑا تھا

اگر ھم دوسروں کی بیٹیوں اور بہنوں کے ساتھ یوں چھپ کے جو کام کر رہے ہوتے ہیں وہ ھمیں واپس ضرور لوٹایا جاتا ہے ھماری بہن یا بیٹی کی صورت میں۔۔ عمر کو دیکھ کے میں نے یہ سوچا اگر وہ کسی کی بہن بیٹی ساتھ یوں ڈیٹ مار رہا تھا وہیں اس کی بہن بھی یہ کام کیا خوبصورتی سے کر رہی تھی تبھی ایمان کی طرف اشارہ دینے سے میں خود نہیں روک پایا لیکن اس موٹی عقل کو شائد سمجھ نہیں آئی اور معمولی بات پہ عمر میرا گریبان پکڑ چکا تھا میں نے عمر کے ہاتھ جھٹکے تھے کیوں کے میں کوئی بد نظمی نہیں چاہتا تھا اور انجانے میں ہوئی غلطیاں پکڑنا میرا کبھی شیوہ نہیں رہا تھا مجھے پتا تھا وہ مجھے نہیں

Copyright by New Era Magazine

جانتا ورنہ میرا تعارف ہی اس کے پسینے چھڑا چکا ہوتا۔۔میں نے بمشکل خودکے غصے پہ قابو کرتے کہا ورنہ میرا دل بھی چاہ رہا تھا اس کی عقل ٹھکانے لگا دوں ...حیرت انگیز بات تب ہوئی ایمان نہ جانے کب وہاں

"آئی اورپھولے ہوئے سانس سے بولی

"یہ منیبہ کے فرسٹ کزن ہیں مرتضی حیدر

مجھے اس لڑکی پہ شدید غصہ آیا جو دھڑلے سے جھوٹ بول رہی تھی میری ناپسندیدگی کے گراف میں اضافہ ہوا ایسی لڑکیاں جو ماں باپ کو دھوکا دے کے اپنی وقتی خواہشوں کی غلام ہو مجھے ہمیشہ سے زہر لگتی تھی

میں نے مومنہ کی جانب دیکھا جو بہت پریشان لگ رہی تھی نہ جانے کیوں میں خود پہ قابو پاتے اسے مسکرا کے دیکھنے پہ مجبور ہو گیا لیکن وہ لڑکی شائد زیادہ ہئ بےوقوف تھی

...مومنہ کا سر ہاں میں ہلا

میں استہزائیہ ہنسا

...عمرجیسے غصہ ضبط کرتا ایمان کا بازر پکڑتا باہر کی جانب بڑھ گیا

Copyright by New Era Magazine

وہ جیسے بے یقینی کی کیفیت میں تھی کہ وہ اسے یوں اکیلا چھوڑ کے جا رہا ہے۔۔ میں نے اب اس چھوٹی لڑکی کو دیکھا جو مجھے بلکل بچی ہی لگ رہی تھی وہ بنا پلک جھپکائے ابھی بھی ادھر ہی دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو جیسے باہر آنے کو بے تاب تھے مجھے اس کے لیے برا محسوس ہوا جو بے وجہ غلط لوگوں پہ اعتبار کر رہی تھی اس قدر خود غرضی کے وہ ایک اجنبی کے ساتھ یوں چھوڑ گئی ایمان کے لیے میرے دل میں ایک بیزاری پیدا ہوتے مجھے فہد کے لیے افسوس محسوس ہوا...

ایمان کا مجھے مومنہ کا کزن کہنے پہ اس کا چپ رہنا ایک بہت بڑی بےوقوفی لگنے کے باوجود میرا موڈ فریش کر گیا میں اپنی طبیعت کے برعکس اسے چھیڑنے سے خود کو روک نہین پایا

چلیے ڈیر کزن ۔اور اس کے انکار کے باوجود میں نے اسے گھر ڈراپ کیا اور سارا راستہ اسے اٹھاتا رہا کئی بار مجھے اس کے توڑ رویئے پہ غصہ بھی آیا لیکن اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کے میں ہر بار ضبط کر گیا

Copyright by New Era Magazine

لاشعوری طور پہ مجھے بس اسی چیز کی فکر تھی بس یہ با حفاظت گھر پہنچ جائے اور میری باتوں کا اثر ضرور لے

تب میں یہ نہیں جانتا تھا یہ لوگ میری زندگی اس حد تک اثر چھوڑے گے میری زندگی کا ایک حصہ ان کے مسائل میں ہی الجھ کے رہ جائے گا

مومنہ کے لب پھڑپھڑائے وہ جان چکی تھی یہ تین لوگ مرتضی کی زندگی میں کون تھے؟کم از کم مومنہ وہ تھی جسے نام جاننے کی ضرورت نہیں تھی لیکن باقی ایک کون تھا۔؟۔۔جس نے ھم سے زیادہ اس پہ اثر چھوڑااچانک وہ رات یاد ائی جب وہ اس کے گھر رکی تھی اور وہ اس کی حالت ۔۔۔۔مطلب کوئی لڑکی ۔۔۔۔افففف ۔۔۔

یقینا آگے اس نے اس کا زکر بھی کیا ہو گا کونسا سبق کہاں کیسے ملا کتنی دیر وہ ڈائری بند کیے اپنے سینے سے لگائے لب کاٹتی کچھ سوچتی رہی جیسے وہ آگے پڑھنے کی ہمت جمع کر رہی ہو

Copyright by New Era Magazine

لیکن وہ بھول رہی تھی یہ مرتضی کی زندگی کے راز تھے جو کم از کم
ایک رات میں وہ نہیں پڑ سکتی تھی اس کے لیے اسے ھمت اور حوصلہ
کے ساتھ بہادری بھی درکار تھی
اب اس نے ایک ساتھ نہ جانے کتنے صحفے پلٹ ڈالے اور اپنا نام آتے
اس کا ہاتھ اسی صحفے پہ رک چکا تھا
مومنہ ــــــــــمومنہ میں نے گہرا سانس چھوڑا
میں اس سے آج محبت نہیں عشق کرنے پہ مجبور ہوں سب کے لیے
وہ کیا ہے مجرم ،قصور وار یا قابل ترس لیکن میرے لیے وہ میری مسیحا
ہے میں نے اسے ازیت کی انتہا پہ دیکھا ہے ایسی ازیت شائد وہ کوئی
بہادر انسان بھی نہ سہہ سکے میں اس کے ہر درد ہر دکھ کا گواہ ہو مجھ
جیسے انسان کو اس نے رونے پہ مجبور کیا جو ہر درد بنا ڈرے سہہ جائے
اس کے دکھ کی انتہا تھی کہ اس کے دکھ سمیٹتے سمیٹتے میں اپنا دکھ بھول
گیا میں کیسے اس سے محبت نہ کروں جس کی وجہ سے میں ایک
پچھتاوے ایک ملال ایک ازیت سے نکلا اس کی ازیت کو دیکھ لے مجھے
ہر چیز چھوٹی لگتی ہے میں نے خود کو خود آگ میں جلایا ہے مومنہ کے

Copyright by New Era Magazine

عشق کی مومنہ کی عمر سے محبت کی مدت بمشکل اٹھارہ ماہ ہے لیکن میں اسکی محبت میں 9 سال سے جل رہا ہوں اور شائد سانس ٹوٹنے تک جلتا رہوں گا ۔۔۔ مومنہ کو لگاوہ آگے ایک لفظ بھی پڑے گی وہ خوداس کے الفاظوں سے جل جائے گی وہ ھمیشہ سے اسے اپنے لفظوں سے ڈبو کے مارتا آیا تھا اب اسے لگ رہا تھا وہ اس کے لفظوں سے جل رہی ہے وہ وہی ڈائری رکھتے ٹیرس میں آئی اتنی سردی میں بنا شال اور جوتے کے چلتی ہوا کی ٹھنڈک خودکے اندر اتارنے لگی ۔آنسو اس کے گال کو بے دردی سے بھگو رہے تھے آنکھیں الگ سرخ ہو رہی تھی شائدیہ اتنے دنوں سے نیند پوری نہ لینے کی وجہ سے تھی یا اپنے اندر اترتا درد کی وجہ سے۔۔نہ جانے کتنے پل گزرے۔۔۔اسے کسی کے قدموں کی چھاپ سنائی دی ۔۔۔ڈائری کا خیال آتے وہ جلدی سے کمرے کی جانب بڑھی۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆

Copyright by New Era Magazine

وہ جیسے ہی کمرے میں آئی مرتضی کو سامنے دیکھ کے ٹھٹکی جو اپنی واچ اتارتا ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھ رہا تھا مومنہ جلدی سے بیڈ کی طرف بڑھتی چیزوں پہ بلینکٹ ڈالتے خود بھی پاس بیٹھ کے سانس گہرے لینے لگی۔۔اور اب مرتضی کی جانب دیکھتے اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لینے لگی ۔۔۔جو بلکل سپاٹ تھے وہ پچھلے تین ماہ سے بہت عجیب سا ہو گیا تھا اس سے بہت کم مخاطب ہوتا تھا سوائے ہسپتال یا کسی کی موجودگی کے وہ اس سے بات تک نہیں کر رہا تھا اگر کسی کی موجودگی کے خیال سے کرتا بھی تو ضرورت کے چند جملے بول دیتا وہ بھی بنا دیکھے ہسپتال میں یہ بات برداشت ہو جاتی تھی کیونکہ سب کو پتا تھا کہ مرتضی پروفیسنل اور پرسنل لائف ھمیشہ الگ رکھتا تھا لیکن ایمان وغیرہ کے سامنے چاہے وہ اسے عزت دیتا تھا لیکن اس کا خول اسے بعض اوقات سبکی میں بھی ڈال دیتا تھا وہ پورے بیس دن ہسپتال رہا تھا ہسپتال میں بھی خود کے پاس اس نے ڈاکٹر قدوس انس بابا اور فہد کے علاوہ کسی سے بات نہیں کی تھی وہ کتنی بار اس کی جانب بھی بڑھی تھی لیکن وہ جان کے سوتا بنتا تھا اب پچھلے دو ماہ سے وہ عمرہ کے لیے

گیا ہوا تھا ۔۔وہاں اس نے اسے ایک کال بھی نہیں کی تھی وہ جتنا مرضی اس سے خفا ہوتا تھا لیکن دو یا تین دن بعد کال نہیں بھی کرتا تھا تو گھر آ کے حال چال پوچھ لیتا تھا وہ اسے دو ماہ بعد دیکھ رہی تھی اور اپنی نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی وہ موبائل پہ کسی کو میسج کرنے میں مصروف تھا وہ اسے پہلے سے تھوڑا ہیلتھی لگا تھا اور یہ ہیلتھ اس پہ بہت سوٹ کر رہی تھی وہ اپنی ہیلتھ کے معاملے میں بہت کونشینس تھا آج کل وہ ایکسرائز نہیں کررہا تھا لیکن وہ جانتی تھی آج یا کل سے دوبارہ سٹارٹ کر لے گا ۔ کہی اس نے ڈائری تو نہیں دیکھ لی،،،؟؟ ایک پل کو سوچ اسکے ذہن میں آئی تو دل گھبرایا۔۔

نہیں اتنا اچھا نہیں کہ دیکھ کے اتنا پر سکون ہو یہ شخص۔۔ اطمینان سے سوچتے ہوئے اسے پھر سے وہ رات یاد آئی تھی اور اس کا غصہ ۔۔۔"ویسے وہ لڑکی کون تھی جس کے ملنے کی دعا کر رہا تھا کہی ہر سال اس کے ملنے کی دعا کرنے عمرے کے لیے نہیں جاتا یا رات کا مخصوص پہر جو عبادت میں گزارتا ہے کہی اس کی دعاوں کا مرکز وہ تو نہیں "۔۔افففف اس نے سامنے وال کلاک کی جانب دیکھا جو ڈیرھ بجا

Copyright by New Era Magazine

رہیٔ تھی یہ تو یقینا اب سٹدی میں گھس جائے گا اور فجر کے بعد ہی آئے گا ۔۔۔اس نے سامنے سٹڈی روم کی جانب دیکھتے سوچا ہائے کتنی لکی لڑکی ہے جسے اس جیسا

egoistic

شخص تہجد میں مانگتا ہے چلو خیر جو بھی ہے اب اس شادی شدہ شخص سے وہ شادی تھوڑی کرے گی اگر کرنے کی کوشش بھی کریں گے اس کی محبت کے خود سے دعوے پیش کر دوں گی وہ ڈائری میں اپنے لیے محبت نہیں بلکہ عشق کے اعتراف پہ جیسے پرسکون ہو گئی تھی مرتضی حیدر ہر کسی کی کوئی نہ کمزوری ضرور ہوتی ہے جس کا ھم فائدہ اٹھا سکتے ہے تمہاری کمزوری میرے آنسو وہ اب تک کی زندگی کا نچوڑ نکالتی بولی ۔۔ "ارے واہ اب دیکھتی ہوں کتنا اگنور کرتے ہو وہ خود سے سوچتی ہنسی تھی پچھلے تین ماہ سے جتنا تم نے مجھے اگنور کرنا تھا کر لیا اب تم جیسے گونگے کو بولنے پہ مجبور نہ کیا میرا نام بدل دینا ۔۔۔ویسے بدل تو چکا ہے "وہ اپنی سوچوں میں اس قدر الجھی تھی کے سامنے نظر پڑتے حیران رہ گئی وہ اسی کی جانب حیرت زدہ سا دیکھ رہا

Copyright by New Era Magazine

تھا لیکن اس کے دیکھنے پہ جلدی سے نظریں چڑاتا واشروم کی جانب بڑھ گیا مومنہ جلدی سے چیزیں سمیٹتی اپنی واڑدوب میں رکھ چکی تھی اور جیسے ہی پلٹی مرتضی ساتھ برے طریقے سے ٹکرائی تھی

۔۔۔"سوری "مرتضی خفت سا ہوتا آگے بڑھتا اپنا ڈریس نکالنے لگا

اسلام و علیکم"۔۔ مومنہ نے لبوں پہ مسکراہٹ سجائے ناک کو سہلاتے" کہا

مرتضی نے سر کے اشارے سے جواب دیا لیکن مومنہ کا اسے تنگ کرنے کا پورا موڈ تھا

سلام کا جواب دینا ہر مسلمان پہ فرض ہے "اس کے جواب پہ"

مرتضی کافی اونچی آواز میں اب "وعلیکم اسلام "کہتا چینجنگ روم کی جانب بڑھ گیا اب وہ شرٹ اور ٹراوز میں موجود تھا آج تو وہ اسے ہر روپ میں پیارا لگ رہا تھااس کی واپسی اسے دلی سکون دے گئی تھی ۔۔نا جانے کیوں آج اس کا دل چاہ رہا تھا کے وہ آج اس سے اپنے سب غم کہہ دے اور اس کو سن لے ۔ وہ آج اللہ سے کچھ اور بھی

Copyright by New Era Magazine

مانگتی اسے مل جاتا مرتضی کو دیکھنے کی خواہش پوری ہوتے دیکھ کے اس نے سوچا۔

اب وہ بیڈ کی جانب بڑھتا لیٹنے لگا تھا مومنہ جلدی سے اس جگہ آتی بولی "یہاں میں سوؤں گی "مرتضی نے حیرانگی سے اس کی جانب دیکھا وہ ھمیشہ اس سائڈ پہ سویا تھا لیکن وہ اس وقت کسی بھی قسم کی بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا اب اٹھتا دوسری جانب لیٹ چکا تھا اور آنکھوں پہ بازو رکھتے آنکھیں موند گیا مومنہ جو اسے بلانے کے فل موڈ میں تھی اسکی شرافت پہ غش کھا کے رہ گئی وہ چاہ رہی تھی چاہے اس پہ غصہ ہو کے اپنے اندر کا غبار نکال لے لیکن بات تو کرے مومنہ نے مصنوعی غصے سے اس کے سر کے نیچے سے پلو کھینچھا تھا "مجھے اپنے پلو کے بغیر نیند نہیں آ رہی "مرتضی کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے اس نے اب نرمی سے کہا تھا۔مرتضی لب بھینچتا اپنا ایک بازو اپنے سر کے نیچے رکھتا رخ موڑ گیا۔مومنہ کتنی دیر لیتی سونے کی ناکام کوشش کرتی رہی اور آخر مجبور ہو کے لائٹ آن کرتی اس کی جانب آئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

مرتضی ایک تو سفر کی تھکن کی وجہ سے بیزار تھا اوپر سے مومنہ کا بچپنا اسے مزید چڑنے پہ مجبور کر رہا تھا لیکن وہ اس کے سب ارادے جیسے سمجھ رہا تھا اب اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔
آپ اپنی سائڈ پہ چلے جائے وہاں مجھے نیند نہیں آ رہی شائد مجھے" بھوک لگی ہے اور مجھے کسی کی جگہ پہ نیند بھی نہیں آتی "مرتضی خاموشی سے اٹھتا انٹر کام پہ شارخ بابا کو کھانا لانے کا بولنے لگا ۔۔۔مومنہ نے تشکر کا سانس لیا "چلو مل کے کھانا کھائے گے آج تو میں تمہیں بلکل نہیں سونے دو گی تم بھی جاگو گے میں بھی پچھلے تین ماہ جو تم نے مجھے زہنی تھکاوٹ سے دوچار کیا ہے اب تو گن گن کے بدلا لینے کا وقت ہے "وہ مسکراتی اب بیڈ پہ ٹانگیں سمیٹتی شارخ بابا کا ویٹ کرنے لگی مرتضی سامنے بیٹھا اس کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا جو پہلے شائد رونے سے سرخ تھا اب کافی فریش لگ رہا تھا ۔۔۔تبھی شارخ بابا اندر آئے اور کھانا رکھتے بولے "اور کچھ چاہیے آپکو صاحب؟"" "نہیں بیگم صاحبہ سے پوچھ لو انہیں تو کچھ نہیں چاہئے مرتضی کہتا سٹدی روم میں بند ہو گیااور مومنہ منہ کھلا چھوڑے اس

Copyright by New Era Magazine

کی حرکت پہ دانت پیس کے رہ گئی لے جائے "نہیں چاہئے آپ اسے لے جائے '، اب وہ شارخ بابا کو کہتی دروازہ بند کرتی سٹڈی روم کی جانب آئی اور اسے باہر سے لاک کیا افف سٹڈی کو بیڈ روم کے ساتھ ضرور اٹیچ رکھنا تھا وہ بڑبڑاتی ڈائری پکڑ چکی تھی "ویسے اب تمہیں میں ضرور پرکھوں گی لیکن اس ڈائری سے کب تک اپنی شخصیت کو چھپا سکتے ہو اور تمہاری سب کمزوریاں نہ تلاشی نام بدلنا "اب وہ لیٹتی ڈائری پڑھنے لگی...

تم نہ سہی تمہاری ڈائری ہی سہی"۔ بڑبڑاتے ہوئے آخر میں اپنی سوچ" پر وہ بچوں کی طرح کھلکھلا کر ہنسی پھر سنجیدہ ہوتی ڈائری ہڑھنے لگی۔۔

میرے پیشنٹ کی فائل فہد کی گاڑی میں رہ گئی تھی جیسے ہی فہد کی بتائی جگہ پہ پہنچا اپنے سامنے اس دن والی لڑکی کو یوں بیٹھا دیکھ کے ٹھٹکا میں اسے اگنور کرتا اب میز پہ پڑی فائل اٹھانے لگا تھا کہ اس نے جلد سے وہ فائل ہاتھ سے اچک لی...

میں اس کی جرات پہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا....

Copyright by New Era Magazine

اور میرے بتانے پہ فائل میری ہے وہ مجھے شرمندہ نظر آئی"ویسے آپ اتنا خیال اپنا ہی رکھ لے جتنا دوسروں کی چیزوں کا رکھنے کی کوشش کرتی ہیں تو کچھ مل جائے گا"...

میں اس پہ طنز کا وار کرنے سے خود کو روک نہیں پایاکیونکہ میں جان چکا تھا پاگل لڑکی پرمیری کسی بات کا اثر نہیں ہوا

اس کا ایک دم غصے سے منہ پھولا تھا...

آپ نے کہیں میرا پیچھا تو نہیں لے لیا ویسے یہ ہمدردیاں آپکی ہر صنف نازک کو دیکھ کے شروع ہوتی ہیں لیکن اس کے اگلے الفاظ میری سوچ سے برعکس تھے "وہ بنا لحاظ رکھے جو منہ میں آیا اب بولتی گئی...

میرا غصے سے برا حال ہوا چہرہ یک دم سرخ ہوا لبوں کو سختی سے بھینچے میں تھوڑی دیر اسے دیکھتا رہا...

پھر قریب پڑی پانی کی بوتل ایک سانس میں پی گیا۔ورنہ شائد میں کچھ غلط بول یا کر جاتا لیکن لڑکیوں پر غصہ نکالنا مجھے انتہائی گھٹیا پن لگتا تھا

Copyright by New Era Magazine

اس سے زیادہ ایسی لڑکیاں گھٹیا لگتی تھیں جو لڑکوں کو بولنے پہ اکساتی تھیں۔۔

مومنہ نے یہ لائن نا جانے کتنی بار پڑھ ڈالی

انتہائی کوئی گھمنڈی مغرور اور کھروس تھا یہ صحیح اندازہ تھا میرا ۔۔۔

اب وہ غصہ پیتی سوچنے لگی یعنی مجھے گھٹیا سمجھا ۔۔۔ اسے اس بات کا جیسے گہرہ دکھ ہونے لگا "مرتضی حیدر صبح تم خیر منانا "وہ سوچتی اب پھر سے ڈائری پڑھنے لگی در حقیقت صبح اس کی خود کی شامت آنے والی تھی جو بے خبر ہوتی پھر سے دائری پہ جھک گئی ۔

.."کم عقل لڑکی میں خود سے بڑبڑایا"

آئندہ زبان سنبھال کے بات کرنا ورنہ انجام کی زمہ دار تم خود ہو گی

اسے وارن کرتا بڑے بڑے قدم اٹھاتا باہر کی طرف بڑھ گیا

اور سارا غصہ گاڑی پہ نکالا دل چاہ رہا تھا اسکی عقل ٹھکانے لگا جاو

مومنہ کا دل چاہا ابھی سٹڈی روم میں جا کے اپنے لیے لکھے الفاظوں پہ ا س کا سر پھوڑ آئے

لیکن ضبط کرتی مزید پڑھنے لگئ

Copyright by New Era Magazine

فہد نہ جانے کب سے میرا ویٹ کر رہا تھا جیسے ہی ۔ میں اندر داخل ہوا ہی تھا فہد کواپنے روم میں دیکھ کے ٹھٹکا جو بے حد اضطرابی کی کیفیت میں تھا ۔وہ بہت کم میری غیر موجودگی میں آتا تھا میں جان چکا تھا وہ کیا کہنا چاہتا ہے میں وہی بات نہیں سننا چاہتا تھا لیکن دوسرں کے الفاظوں پہ میرا اخیتیار نہیں تھا

کیا چاہیۓ جناب کو جو ھم غریبوں کو یاد کیا جا رہا تھا؟؟؟

میں بظاہر تو اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا

مگر۔۔ سماعتیں فہد کی جانب متوجہ تھیں۔۔

بھائی آپ شادی کب کر رہے ہیں۔؟؟ اسکے غیر متوقع سوال۔پر میں شاکڈ ہوامیں اس سے کم از کم اس سوال کی توقع نہیں رکھتا تھا پر اصل وجہ اسکی اپنی شادی کا مسئلہ ہی تھا میں نے اسے بہت سمجھایا چاہا لیکن اس کی ضد اور بحث نے مجھے الجھا دیا وہ اس وقت بلکل مجنوں لگ رہا تھا ۔۔جس کی آنکھیں بھی صاف چغلی کھا رہی تھی کہ وہ پوری نیند نہیں لے پا رہا۔۔جو میری برداشت سے باہر تھی میں نے اسے اب ایموشنل بلیک میل کرنا چاہا

Copyright by New Era Magazine

تمھیں کوئی فرق نہیں پڑے گا فہد جب سب انگلی اٹھائے گے کے بڑا بھائی چھبیس سال کا ہو گیا اور شادی نہیں کیُ اور چھوٹا ابھی تو بہت چھوٹا ہے۔۔ میں نےاسے شرمندہ اور ایموشنل بھ کرنا چاہاجس کا فہد کی صحت پہ زرا اثر نہ ہوا ہ ۔۔۔

آپ جا رہے ہے یا نہیں مجھے بس یہ بتائیں۔۔؟ میں آپ کے بہانوں کو سمجھ رہا ہوں

وہ دو ٹوک بولا

نہیں بابا جان نہین مانیں گے ابھی پہلے سٹدی کمپلیٹ کرو۔۔۔

میں بھی اب سختی سے بولا

میری ماں زندہ ہوتی اس طرح ۔۔۔۔وہ ادھوری شکایت کرتا اٹھا تھا فہد کی شکایت اففف کیا بھاری تھی میں نے فہد کی جانب دیکھا جس کی آنکھیں نم تھی اور وہ مجھ پہ ملال بھری نظر ڈالتا باہر جا چکا تھا

اس بات کے بعد اگر مجھے اسکی چار شادیاں بھی کروانی پڑتی میں کروا دیتا کیونکہ ماں کا خلا میں ھماری زنگی میں اب بھی کہی نہ کہی تھا لیکن میں اسے وہ اکیلا پن کا احساس نہین دلانا چاہتا تھا جہاں جہاں مجھے

Copyright by New Era Magazine

محسوس ہوا فہد کی ضد اور اس کی کل کی حرکت کی وجہ بابا ساتھ مرزا فیملی کے گھر موجود تھا بابا نے پہلے اعتراض کیا کے پہلے تمہارا رشتہ ہو گا ۔۔۔لیکن میری ضد کے آگے وہ چپ کر گئے ایمان کو فہد ساری صورتحال سے پہلے ہی آگاہ کر چکا تھا ایمان بابا پاس آ کر بیٹھی تھی جو آج نفیس سا کرتا تائٹس اور گلے میں دوپٹہ اوڑھے آج خاص تیار ہوئی تھی مجھے زرا دلچسپی نہیں تھی میں موبائل میں مصروف تھا لیکن در حقیقت مجھےایمان کی فیملی کا انتظار تھا جو ایمان نے بتایا تھا قریبی فیملی میں کسی پارٹی پہ شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے دس منت تک آ رہے ہیں بابا کی آنکھوں میں میں فہد کی چوائس پہ رشک دیکھ چکا تھا ھم لوگ سیٹنگ ایریا میں صوفے پر براجمان تھےبوا میزبانی ادا کرتے ہوئے خاطر میں لگی ہوئی تھی

احمر صاحب اندر آتے حیران ہوئے میں جانتا تھا یہ ان کے لیے نا قابل یقین بات ہے

آپ یہاں کیسے ۔۔؟؟؟ جیسے وہ یقین کرنے سے قاصر تھے۔۔

، اب وہ ان سے مصافحہ کرتے بیٹھتے تھے

Copyright by New Era Magazine

بس آج آپکے گھر دعوت اڑانے کا ارادہ تھا۔۔۔

اب بابا مسکراتے بیٹھ چکے تھے ۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کے بعد کھانا پیش کر دیا گیا جسے میں تو معزرت کر چکا تھامیں اپنی ناپسندیدہ لوگوں کے ہاں ہر گز کھانا نہیں کھاتا تھا بابا نے مجھے دیکھ کے تاسف سے سر ہلایا میں جان چکا تھا وہ میری حرکت پر دل میں کوستے خود بہت دلجوئی سے کھانا کھا رہے ہیں

آپکی بیٹی بہت پیاری ہے ماشاءاللہ ۔۔۔ اب بابا ایمان کی جانب مسکراتے بولے جو اپنے ہاتھوں سے کھیلنے لگی۔۔۔

بس اللہ کا کرم ہے جس نے اتنی پیاری اولاد دی آپ میرے بیٹے ساتھ مل کے بھی بہت خوش ہوتے جو اس وقت ڈیوٹی پہ ہے ورنہ ضرور ملتا۔۔۔

میں نے شکر ادا کیا وہ اس وقت اس شخص سے ملنا بھی نہیں چاہتا تھا لیکن بابا کے رشتے کی بات پہ انکے انکار پہ بابا خاموشی سے میری جانب دیکھنے لگے میں صوفے کی بازو پہ دونوں بازو پھیلائے ٹانگ پہ ٹانگ رکھیں بلکل ریلکس بیٹھا ہر چیز انجوائے کرنے لگا مجھے رتی برابر

Copyright by New Era Magazine

بھی انکار سے فرق نہیں پرا تھا بلکہ میرے چہرے پہ بکھرتا اطمینان بابا دیکھ چکے تھےمومنہ اب حیران سی سوچنے لگی "اسے ایمان سے نفرت تھی؟۔۔۔پھر سب کو کیوں لگا یہ ایمان سے محبت کرتا ہے اور اگر لگا بھی اس کا اتنی دیر خاموش رہنا ؟"اس کا بس نہیں چل رہا تھا آنکھیں بند کرتے ساری اس کی دائری ایک پل۔ میں پڑھ ڈالے اگلے صحفات پے اس کے دوستو ساتھ قصے تھے جس میں مومنہ کو رتی بھر دلچسپی نہیں تھی۔۔وہ بس اب اپنا ذکر تلاش کرنے لگی اچانک لاسٹ پیج پہ نظر پڑتے اسے لگا وہ اگلا۔ سانس نہیں لے پائے گی ۔۔۔۔وہ اس وقت دلہن کے خوبصورت ترین روپ میں میرے سامنے تھی اگر میں کہوں اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی غلط نہی ہوگا وہ اب آگے بڑھتی میرا ہاتھ تھامے اگے چلنے لگی ۔۔۔ یعنی مرتضیٰ کی میں دوسری بیوی مومنہ کے آنسو نہیں رک رہے تھے وہ بنا آگے پڑھے ڈائری دیوار سے مارتی سسکیوں سے رونے لگی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Copyright by New Era Magazine

مومنہ نا جانے کب سے یوں ہی بیٹھی تھی سٹڈی روم کا دروازہ کھٹکھتے دیکھ کر اٹھی اور ڈائری سنبھالتی دروازہ کھولتے واپس بیٹھ گئی

مرتضی سمجھ نہیں پایا اسے کل سے رونا کس بات پہ آرہا ہے"یوری تھنگ اوکے "۔۔؟؟ وہ پوچھے بنا نا رہ سکا

مومنہ بناجواب دیئے بلینکٹ میں گھس گئی مرتضی بھی اگنور کرتا وارڈروب کی جانب بڑھااسے آج ویسے بھی ضروری کام سے جانا تھا فلحال وہ اسے بلا نا خود بھی نہیں چاہتا تھا جو وہ اس کے ساتھ کرتی آئی تھی مزید وہ اس کو سر چڑھانا بھی نہیں چاہتا تھا اس رات اگر وہ واقعی حرام موت مر جاتا کسی کا کیا جاتا وہ خود سے الجھتا شاور لینے چلا گیا

ٹھیک تیس منٹ بعد جب وہ واپس آیا سامنے مومنہ کو دیکھ کے ٹھٹکا اسے اس کی سمجھ نہیں آرہی تھی پہلے اس کی اتنی خدمت کی کوشش کرنا رات کو اس سے جان کے بات کرنے کی کوشش کرنا اب بلا وجہ منہ پھلانالیکن اس کی چھٹی حس نے غلط ہونے کا الارم دیا وہ اپنی ہنسی دانتوں تلے دبا گیا آج اس نے ڈاکٹر قدوس کے ہاں ڈنر پہ بھی جانا تھا

Copyright by New Era Magazine

تیار رہنا ڈاکٹر قدوس کے ہاں ڈنر ہے آج "۔۔۔ وہ بال سیٹ کرتا"

اب بولا

کسی اور کو لے جائے مجھے نہیں جانا "۔۔ وہ منہ بسور کر بولی۔۔"

بد قسمتی سے میری ایک ہی وائف ہے اور آپشنز ہوتے تو لے جاتا "۔۔"

مرتضی بھی اب چڑا تھا وہ خود کون سا اس سے بات کے لیے مر رہا تھا

اللہ جانے ہو بھی مجھے الہام ہوا ہے"۔۔ مومنہ تپ بولی لیکن مرتضی"

اگنور کرتا باہر انس کو دیکھنے گیا کچھ دیر بعد واپس آیا تو مومنہ کو

موبائل تھامے روتے دیکھا

کس کا فون تھا "۔۔؟ مرتضی نے مومنہ کا لال ہوتا چہرہ اور ہاتھ میں"

تھاما موبائل دیکھ کے استفسار کیا

ٹینشن نا لو میرے ایکس کا نہیں تھا"۔۔ مرتضی کا منہ کھلا تھا اس کے"

جواب پہ ۔۔۔لیکن وہ ضبط کر گیا

مجھے کیا پتا میں آپکے ساتھ چوبیس گھنٹے تھوڑی ہوتا ہوں کہ آپ کیا"

کرتی پھرتی ہیں"۔۔ اب اس نے بھی اسی انداز میں کہا اور بازو فولڈ

کرتا پانی پینے لگا

Copyright by New Era Magazine

اتنا ہی ڈر تھا تمہیں کے میں اپنے عاشق کے ساتھ بات کر رہی ہوں" تو پہرے دار بٹھا جاتے کہ جاسوسی کرتے رہتے میری انفیکٹ خود ہی تم میری چوکیداری کرنے بیٹھ جاتے"۔ مومنہ کو صاف لگا وہ جیسے اس پہ شک کر رہا ہے مومنہ بنا لحاظ بالائے طاق لائے بولی تھی،مرتضی جو سرسری انداز میں اس کی حالت کے پیش نظر چپ ہو گیا تھا مومنہ کے جواب پہ ڈھنگ رہ گیا تھا

کیا بکواس کر رہی ہے جانتی ہے آپ؟زبان سنبھال کے بات کریں اپنا" اور میرا اب رشتہ ذہن میں رکھے بچی نہیں ہیں آپ۔۔۔ اب غلطیاں "برداشت کروں گا۔۔ اور کونسے حسین خواب دو ماہ میں دیکھ لیے جو آپ "سے "تم "کا سفر طے کر لیا آپنے۔۔؟؟

مرتضی کو اس کا تم کہنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھالیکن مومنہ بنا جواب دیئے پھر سے رونے لگی

میں پہلے بہت ٹینشن میں ہوں فضول کا رونا دھونا چھوڑ دے اور رات" کو تیار رہنا قدوس کے ہاں ڈنر ہے"۔۔ وہ اب اٹھتا اسے حکم دینے لگا

Copyright by New Era Magazine

مجھے کیا پتا کس کس کی محبت کا روگ لگائے بیٹھے ہیں جو ٹینشن نہیں" ختم ہوتی۔۔ مومنہ کی آواز بڑبڑاہٹ سے زیادہ نہیں تھی "لیکن مرتضی باخوبی سن چکا تھا

اس بات کا مطلب "؟"

وہ اس کا بازو تھامتا اپنی طرف رخ موڑتے بولا تھا

جانتے ہو مرتضی حیدر پچھلے تین ماہ سے مجھے ایک ملال تھا کہ میں" کیوں تم سے محبت نہیں کر پاتی لیکن اب مجھے واقعی لگ رہا ہے تم ڈیسرو ہی نہیں کرتے۔۔ اپنی ہمدردی پہ مجھے دکھ ہو رہا جو تین ماہ میں تمہارے پیچھے خوار ہوئی"مومنہ بلند آواز میں بولی

اوپس"!۔۔۔۔۔۔۔۔مرتضی کا قہقہ گونجا تھا "اسی لیے تو میں کہتا" ہوں آپ بے وقوف نہیں ہیں بے وقوفوں کی سردار ہیں۔۔ مرتضی حیدر پہ ترس کھا رہی تھیں آپ؟ ۔۔۔ چچچچ ۔۔۔اب تو آپکو خود پہ بھی ترس آرہا ہو گا"۔۔ مرتضی کا لہجہ صاف مزاق اڑاتا تھا مومنہ کی آنکھیں پانی سے بھری تھی

تم"۔۔۔۔۔۔مومنہ نے انگلی اٹھا کے جیسے کچھ کہنے سے خود کو روکا تھا"

Copyright by New Era Magazine

ویسے کیا بات ہے کونسا ایسا راز جان لیا یا میری کمزوری جو اتنے پر"
لگ گئے ہیں"۔ مرتضی اب سر پہ ہاتھ پھیرتا بولا تھا
چور کی داڑھی مین تنکا ۔۔ آپ کو زیادہ بہتر پتا ہو گا ساری زندگی کیا"
کیا دھوکے دیئے ہے کس کس کی زندگی اجاڑی ہے"۔۔ وہ تڑخ کر
بولتی چلی گئی۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس لڑکی کے بارے میں
پوچھ لے
ڈیئر مسز یقین جانے مجھے آپ پہ غصہ بھی نہیں آتا۔وٹ ایور یہ آپ"
کی خوش قسمتی ہے یا میری بد قسمتی لیکن جو بھی ہے قابل دید ضرور
ہے"۔۔ اسے مرتضی مومنہ کو اپنی حالت سے لطف اندوز ہوتا نظر ایا
ایمان ٹھیک کہتی ہے تم بیہروپیے ہو جسے خود سے زیادہ کسی سے"
محبت نہیں ہو سکتی"۔ مومنہ اب چیخی تھی
تو میں نے کبھی کہا بھی نہیں کہ ایمان غلط بھی کہتی ہے آخر وہ"
دوسروں کی طرح کم عقل تھوڑی ہے "۔ مرتضی ہر وار واپس پلٹ رہا
تھا

Copyright by New Era Magazine

ہاں سارے جہاں کی عقل آپکے تو قدموں میں پیش پیش ہے۔۔ یاد" رکھے بیوی کو نا خوش کرنے والے کی عبادتیں قبول نہیں ہوتی یہ ناٹک وہاں دکھائے جو اپکو نا جانتے ہو آپ انتہائی برے شوہر ثابت ہو چکے ہیں جو حق کی بات تو کرنا جانتے ہیں لیکن عمل نہیں اپنی زندگی کا نچوڑ کرنا کتنے کے مجرم ہو تم "مومنہ دانت پیستی بولی

مرتضی کے چہرے پہ کئی رنگ آئے تھے۔۔ وہ اس پہ سختی نہیں چاہتا تھا اور نا وہی چیزیں ریپیٹ چاہتا تھا اسی لیے سنبھلتے بولا

چلیں سب کا اگر ہوں بھی آپکا تو نہیں ہوں نا اسی لئے فیصلے سنانا بند" کر دےویسے کہی محبت تو نہیں ہو گئی مجھ سے "۔۔؟؟ مرتضی کا لہجہ بہت جتاتا تھا۔۔

خود سے ہی بلا وجہ جنگ کرنے کے در پہ ہے اگر ہو بھی گئی ہے کر" لے اعتراف"۔۔ مرتضی کو جیسے اب اس پہ ترس آیا تھا

مومنہ نے بھیگیں پلکیں اٹھا کے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی لیکن مرتضی کی آنکھوں میں اسے ہنسی کا شائبہ بھی نظر آیا جو مومنہ کا خون کھلوانے کے لیے کافی ثابت ہوا

Copyright by New Era Magazine

ضروری نہیں ہر لڑکی تمہاری محبت کا روگ پال کے خود کو پامال کر"
لے یا اس کی چاہ صرف مرتضیٰ حیدر ہی ہو اور نا جانے کس کس
روپ سے دوسروں کو اپنا گرویدہ بناتے ہو، ہو بھی سکتا ہے،مرتضیٰ
حیدر تم خاص ہو بہت خاص لیکن دوسروں کی نظروں میں مومنہ کی
نظر میں تم ھمیشہ سے عام ہو اور عام رہو گے کبھی ضرور سوچنا محبت
تو اللہ کی طرف سے دلوں میں ڈالی جانے والی نعمت ہے بعض اوقات
ایک فقیر کے لیے بھی منٹ میں پیدا ہو سکتی ہے اور بعض اوقات
کوئی شہزادہ ایڑھیاں رگڑ رگڑ کے خود کے لیے پیدا نہیں کروا سکتا وہ
اور لڑکیاں ہو گی جو تمہاری شان و شوکت کی عاشق ہوں گی سوری ٹو
سے مجھے تم میں ہزار خوبیاں ہونے کے باوجود بھی محبت کے قابل
نہیں لگتے"۔۔ مومنہ اب ترشی سے کہتی جیسے اسے بہت کچھ جتانا چاہتی
تھی ۔مرتضیٰ سپاٹ نظروں سے اسے نہ جانے کتنی دیر دیکھتا رہا ۔
تمہیں کیوں لگتا ہے مائی ڈئر وائف میں خود سے تمہیں محبت نہیں"
کروا سکتا ؟میں تمہیں خود سے محبت کیا عشق کی انتہا بھی کروا سکتا
ہوں"۔۔ اب وہ اپنی تھوڑی پہ انگلی پھیرتا مزید اس کے قریب ہوا تھا

Copyright by New Era Magazine

مومنہ کا سانس اٹکا تھا۔"لیکن دراصل بات یہ ہے مجھے دوسروں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانا اچھا نہیں لگتا ویسے بھی میں فیئر گیم کھیلنا پسند کرتا ہوں اور کمزوروں کو میں معاف کرتا ہوں نہ کے سو کالڈ جیت چاہتا ہوں اور مرتضی حیدر اپنے مقابلے کے لوگوں سے جنگ کرنا پسند کرتا ہے کمزور لوگوں خاص کے عورتوں اور بچوں سے اس کھیل میں مقابلہ کرنا میرا شیوہ نہیں "۔۔یعنی مرتضی اسے کمزور اور بچے یعنی کم عقل چیز سے مشابہ دے رہا تھا۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا مرتضی کا منہ نوچ لے

اور لاسٹ تھنگ"۔۔۔ وہ اس کا گال سہلاتے طنزیہ مسکراہٹ سجائے"

اب اس کی آنکھوں سے نمکین پانی اپنے پوروں سے چننے لگا اس کی مسکراہٹ بہت گہری تھی مومنہ اس کے سحر سے نکلنا چاہتی تھی لیکن شائد وہ کوئی صور پھینکتا تھا جو اگلے کو جب اس کے اشاروں پہ ناچنے پہ مجبور کر دیتا تھا

اگر تمھیں کوئی غلط فہمی ہے کے مرتضی حیدر کی کوئی کمزوری یا راز" تمھارے ہاتھ لگ گیا ہے اور تم اسے اپنا غلام یا زیر کر لو گی تو یہ

Copyright by New Era Magazine

تمہاری بہت بری حماقت ہے کیونکہ مرتضی حیدر اپنی کوئی کمزوری رہنے نہیں دیتا اور ڈرنا اسے آتا نہیں اسی لیے اپنی انرجی فضول کی سوچوں کی بجائے اپنے شوہر کو خوش کرنے میں لگاؤ چلو میں تو بہت برا شوہر اور انسان ہوں لیکن تم تو ایک اچھی بیوی اور بیٹی ہو نا تو آج اچھے سے تیار ہونا ڈنر کے بعد کچھ خاص اپنے لیے بھی کریں گے بھئی آخر کو مرتضی حیدر کو تم نے گھائل کرنے کی کوشش کی ہے انعام تو بنتا ہے نا چاہے ناکام کوشش سہی لیکن کوشش کر کے ہی انسان کامیاب ہوتا ہے وہ جیسے اپنی فتح پہ بہت محظوظ ہو رہا تھا"ہاں یہ فتح ہی تو تھی کوئی اس کے سامنے ٹھہر نہیں پاتا تھا دوسروں کی سوچ کو آرام سے پرکھ لیتا تھا وہ ھمیشہ سے فاتح ھی تو تھا اور اب بھی تو وہی جیتا تھا وہ اس کے چہرے پہ نظریں جمائے آنسو اندر انڈیلتی رہی

کاش تم اسی دن مر جاتے"۔ وہ کہتے ہوئے سسکی۔۔۔"

کم از کم روز روز رونے سے ایک دن ہی رونا پڑتا۔۔۔ مومنہ نے سفاکی سے کہہ دیا۔۔

Copyright by New Era Magazine

اسی لیے تو کہتا ہوں نماز پڑھا کریں، دعائیں قبول ہوتی ہیں۔۔ یہ بھی" ہو جائے گی۔۔ مرتضی نے اس سے بھی زیادہ سفاکی دکھائی تھی"۔

مومنہ کے دل پر گھونسہ پڑا تھا۔۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی سفاک انسان"۔۔۔ مومنہ تڑپ" کر چیخی۔۔

معافی مانگی کس نے ہے '؟ویسے کہیں یہ آپکی خواہش تو نہیں "؟؟ اب" وہ لبوں پہ جلانے والی مسکراہٹ ساتھ بولا مومنہ کو آج اس میں نو سال پہلے والا عکس نظر آیا تھا

مومنہ نے سوجھی آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا تھا جیسے کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن ہونٹ دانتوں میں دبا گئی مرتضی کو اس پہ ترس آنے لگا جو بلا وجہ خود کو ہلکان کر رہی تھی

میں ضرور تمہاری سنگت میں بہت سے یادگار پل گزارتا لیکن ابھی مجھے" بہت سے ضروری کام ہیں ۔۔ کہتے ہوئے وہ جھکا۔ پھر احترام اسکی آنکھوں کو چوما"۔۔ اسکے نرم لمس پر وہ پتھر سی ہو گئی۔۔

سوچتا ہوں کہ وہ کتنے معصوم تھے

Copyright by New Era Magazine

کیا سے کیا ہو گئے دیکھتے دیکھتے
میں نے پتھر سے جن کو بنایا صنم
وہ خدا ہو گئے دیکھتے دیکھتے
یہ ہے دنیا یہاں کتنے اہل وفا
بے وفا ہو گئے دیکھتے دیکھتے

مرتضی اب لبوں پہ شوخ دھن بجاتا مومنہ کو آگ میں دھکیلتا باہر جا چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر اس وقت پش اپس لگا رہا تھا اس کے چہرے سے پسینہ تیزی سے ایکسرسائز میٹ پہ گر رہا تھا اس کے سامنے اپنے ایکسیڈنٹ کے اگلے دن کا واقعہ بار بار آ رہا تھا

کیسے ہو عمر مرزا بیگ ؟مرتضی کی آواز پہ وہ ہوش میں آیا تھا اور اگلے ہی پل مرتضی نے بنا لحاظ رکھے اس کے منہ پہ تین تھپڑ مارے تھے

Copyright by New Era Magazine

پیچھے کھڑی نرس نے مرتضی کو کچھ کہنا چاہا تھا مرتضی نے سرد آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔۔

گیٹ آوٹ ""مرتضی کے چلانے پر وہ چپ کر کے باہر نکل گئی" تھی۔۔ عمر نے اٹھنا چاہا تھا لیکن وہ حمت نہیں کر پایا ۔۔۔۔۔۔

تمہاری حمت کیسے ہوئی میری بیوی پہ ہاتھ اٹھانے کی؟ """۔۔۔وہ اب" ہلکی اواز میں غرایا تھا

جانتے ہو میں پہلے دن ہی سمجھ چکا تھا تم انتہائی چھوٹے انسان ہو لیکن" آج اندازہ ہو رہا تم چھوٹے ہونے کے ساتھ ساتھ بیچ بھی ہو ۔۔۔اگر میں چاہوں تو اس وقت ایک تیر سے دو شکار کر سکتا ہوں سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے"۔۔۔ مرتضی کے لبوں پہ اب دھیمی مسکراہٹ تھی۔

لیکن یار مسئلہ پتا کیا ہے میں تمہارے گندے خون سے اپنے ہاتھ" نہیں رنگنا چاہتا اگر ناگزیر ہوا یاد رکھنا ایک پل نہیں لگاؤں گا "مرتضی کہتا اب اس کی فائل ریڈ کرنے لگا

Copyright by New Era Magazine

اب وہ پانی کا گلاس پکڑتا اسے کوئی پلز دینے لگا لیکن عمر نے ہاتھ بڑھا کے دور پھینک دیا۔۔

اس کی کرچیاں مرتضی کے پاوں کے پاس بھی گری مرتضی ضبط کرتا انجیکشن تیار کر کے اس کی جانب آیا

دور رہو مجھ سے کمینے انسان "۔۔ عمر اب بھاری آواز میں بولا"

فکر نا کرو زہر نہیں دے رہا ۔۔۔ تمہارے پچھتاوے وہ اس سے بہتر" کام سر انجام دے رہے ہیں مجھے کیا ضرورت ہے پھر "مرتضی نے تلخی سے کہا'

اتنی ھمدردی "۔؟)عمر کا اشارہ انجیکشن کی طرف تھا مرتضی سمجھ چکا" تھا ۔ (عمر استہزاییہ ہنسا۔

یار وہ مسئلہ یہ ہے میں کافی نرم دل کا ہوں چیونٹی کو بھی تکلیف میں" نہیں دیکھ سکتا تم تو ہو پھر گوشت سے بنے انسان کے روپ میں سانپ ہو"۔۔ مرتضی انجیکشن دیتا اس کی شرٹ کو کالر سے پکڑتے اب بولا تھا

Copyright by New Era Magazine

اسکی زندگی سے تو نکال لو گے دل سے کیسے نکالو گے؟"۔عمر اب ہنستا" بولا تھا

لیکن مرتضی کے ری ایکشن نے عمر پہ جھٹلایا تھا جیسے اس نے سنا نہیں
مرتضی ہاتھ صاف کرتا واپس پلٹا

آئندہ تم نے میری بیوی کو ازیت پہنچانا چاہی تو اپنا وصیت نامہ تیار" کیے بنا نا آنا "۔۔ وہ اسے سرد لہجے میں کہتا باہر جا چکا تھا ۔۔۔اس وقت عمر کو جسمانی زخموں میں تو ایک عجیب سا سکون اترتا محسوس ہوا تھالیکن وہ اسے شدید زہنی ازیتوں سے دو چار کر گیا تھا اس دن کے بعد

وہ یہ واقعہ نہیں بھول پایا تھا ۔۔۔"مرتضی حیدر چاہے تم اس دن ان سنا کر گئے تھے لیکن میں جانتا ہوں میری بات نے تمہارے دل پہ گہرا وار کیا تھا تم منیبہ کے دل سے مجھے نہیں نکال سکتےلیکن اب دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں"۔۔ عمر زہریلی ہنسی ہنستے اٹھا تھا اور کال ملانے لگا

Copyright by New Era Magazine

۔۔۔"میں نے کہا تھا مجھے ویڈیو ہر صورت چاہئے۔۔ عمر سرد لہجے میں بول رہا تھا

تم لوگ ہو ہی ناکام ہوشیار یاد رکھنا مجھے اگر ویڈیو نا ملی تو میں تم سب کے ساتھ کیا کرتا ہوں"۔ اب وہ چلایا تھا

دوسری طرف پھر کچھ کہا گیا تھا

جو پیسوں سے بکتا ہے اسے پیسوں سے خریدو نہیں تو انکے فیملی ممبرز ان کے انوالو کر کے انہیں بلیک میل کرو۔۔۔۔ مرتضیٰ کے خلاف مجھے ہر صورت ثبوت چاہیے۔۔۔ عمر اب چلاتے بولا تھا

اب وہ فون رکھتا کسی گہری سوچ میں تھا'مرتضیٰ کا منہ کالا نہ کیا میں نے میرا نام بدلنا تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے منیبہ میری تھی اور میری رہے گی اب تو مومنہ کو جیتنے میں مزہ آئے گا تمہاری شکست کے ساتھ۔۔۔ اب عمر کے چہرے پہ کافی اطمینان تھا۔۔

****

مرتضیٰ گاڑی میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں تھا ۔۔۔۔

Copyright by New Era Magazine

گاڑی کی سپیڈ آہستہ رکھو ..."مرتضی نے ڈرائیور کو حکم دیتے گاڑی کی" پشت سے ٹیک لگا کے آنکھیں موند لی۔۔ ڈرائیور نے حیرانگی سے مرتضی کی جانب دیکھا آج فسٹ ٹائم یوں ہوا تھا مرتضی نے گاڑی کی سپیڈ کم رکھنے کو کہا تھا لیکن وہ سر ہلاتا کافی آہستہ سپیڈ کر چکا تھا مرتضی اب اپنی پیشانی کو انگلیوں کے پوروں سے دبانے لگا آنکھیں اس کی ہنوز بند تھی ۔۔۔نا چاہتے ہوئے وہ پھر مومنہ کے بارے میں سوچنے لگا۔۔

کاش تم اسی دن مر جاتے کم از کم روز رونے سے ایک دن ہی" رونا پڑتا"۔۔

مومنہ کی بھیگیں آنکھیں اس کے سامنے آئیں۔۔ اس نے جلدی سے آنکھیں کھولی

وہ جتنا اس لڑکی کی آنسوؤں سے باغی تھا وہ اتنا ہی روتی تھی ۔۔۔

کیا میں نے شادی کرنے میں جلدی کر لی ہے"۔۔؟؟ سوچتے وہ پچھلے" کچھ عرصے میں لیے فیصلے کا نچوڑ کرنے لگا

مومنہ کو ٹھیک کرنے میں وہ کتنی انرجی لگا چکا تھا وہ جانتا تھا اسی لیے وہ کم از کم اس سے شادی اس کی پوری آمادگی کے ساتھ ھی کرنا چاہتا

Copyright by New Era Magazine

تھا اس دن جب عمر کو ہسپتال میں دیکھا تھا اور مومنہ کا ہاتھ انجرڈ وہ جان چکا تھا وہ زخم مومنہ نے خود کو خود دیا ہے شائد عمر کو بلیک میل کرنے کے لیے کہ وہ اس سے نا ملے مومنہ کا ری ایکشن اور سوچ کم از کم وہ بنا دیکھے بھی بتا سکتا تھا ۔۔۔مومنہ کے ساتھ وہ زندگی کے 9 سال گزارتا آیا تھا اس کا کوئی راز یا کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں تھی ۔۔۔اور پھر وہ غصے میں اس سے نکاح کی دھمکی دے گیا تھا لیکن یہ دھمکی ہی تھی جس پہ وہ بعد میں نادم بھی ہوا اور معزرت کا بہترین موقع آنٹی نے گھر بلا کے دے دیا تھا لیکن مومنہ نے اس دن بھی اس سے روڈ ہوتے معزرت قبول نہیں کی تھی جب وہ گھر پہنچا آنٹی کے بتانے پہ وہ کسی سے بات نہیں کر رہی اسے حیرت نہیں ہوئی تھی وہ جانتا تھا عمر کا ملنا اور اس کی دھمکی یقینی طور پہ اس کے لیے ڈپریشن کا باعث ہو گی لیکن آنٹی کے استفسار پہ کے ہسپتال کیا ہوا تھا اسے مومنہ کے بارے میں بتانا پڑا کے یہ زخم عمر کے ہسپتال نے کی وجہ سے اس نے لیا ہے ۔۔آنٹی کا فیصلہ اس کے لیے بھی ناقابل یقین تھا جب انہوں نے اسے دو آپشنز دیئے تھے "عمر یا مرتضی "۔۔۔مرتضی

Copyright by New Era Magazine

جانتا تھا عمر کے ساتھ وہ مر کے بھی شادی نہیں کرے گی اور اس نے اس کے حق میں فیصلہ سنا دیا تھا اور اپنی آنکھوں سے گرتے آنسوں کو صاف کرتے بنا اس کی جانب دیکھے چلی گئ تھی لیکن تب مرتضی نے سوچا تھا وہ اس کا ہر درد محبت سے سمیٹ لے گا۔۔

لیکن آج۔۔۔؟؟ آج کیا ہوا تھا۔۔۔؟؟ انفیکٹ جب سے انکی شادی ہوئی تھی یہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔؟؟؟

سوچتے ہوئے اسکی آنکھیں دکھنے لگیں۔۔

وہ راستے دیکھتا پھر سے ماضی میں کھو گیا اس سے اگلے دن وہ کافی مطمئن ہو گیا تھا ڈاکٹر قدوس کے ساتھ اس نے بابا اور فہد کے بعد خوشی شئیر کی تھی وہ بہت خوش تھا اس کے لیے اور اسے چھیڑنے سے بعض نہیں آیا تھا

اور پارٹی پہ اسے پرفارم کے لیے انسسٹ کیا تھا مرتضی کو بھی آخر ماننا پڑا تھا وہ اس خاص موقع پہ کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا

Copyright by New Era Magazine

اس سے اگلے دن اس نے مومنہ کو پارٹی کے لیے بتایا اور اسے لے کے شاپنگ سنٹر گیا تھا لیکن مومنہ کی بے پروائی کی وجہ سے اسے خود ہی اس کا ڈریس ارینج کرنا پڑا تھا

اسے مومنہ اس وقت بہت پیاری لگی تھی نا جانے کیوں وہ اس کی تعریف نہیں کر پایا تھالیکن مومنہ کو بلاوجہ مسکراتے دیکھ کے اس کا پارہ ہائی ہوا تھا وہ جانتا تھا وہ ماضی کی کسی یاد میں کھو گئ اور وہ اس کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آگیا تھا لیکن بعد میں خود ہی موڈ نارمل کر لیا تھا اور گجرے کی کمی بریسلٹ سے پوری کرنے کی کوشش کی تھی کیونکہ گجرے نا لینے پہ وہ اس کا بدلتا موڈ دیکھ چکا تھا وہ آج کے خاص دن کسی بات کو لے کے موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اسے حال میں لاتے اس نے دل سے اس کے لیے گانا گایا تھا مومنہ کا موڈ اگر خوشگوار نہیں بھی تھا لیکن نرم ضرور تھا مرتضی نے تشکر کا سانس لیا تھا۔۔

پھر اس نے فہد اور بابا کو واپس بلایا تھا اور فہد کو بتا دیا تھا کہ وہ منیبہ ہے فہد کو حیرت نہیں ہوئی تھی کچھ سچائیاں وہ اسے ایمان کی خودکشی کی کوشش کے بعد بتا چکا تھا ۔۔۔لیکن اس نے اسے سختی سے وارن کیا

Copyright by New Era Magazine

تھا ایمان کوئی بد نظمی ہر گز نا کرے مجھ سے منسلک ہر رشتے کی عزت اب میری عزت اور زلت میری زلت ہے اور پھر یوں ہی ہوا تھا فہد مرتضی کی طبیعت کو وہ اچھے سے جانتا تھا اسی لیے وہ اسے ٹینشن نا لینے کا کہتے جا چکا تھا اگلے دن وہ لوگ مومنہ کے گھر تھے میں ایمان کی بکواس مرتضی سن چکا تھا جو وہ اس کے خلاف مومنہ سے کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن مرتضی حسب عادت فضول گوئی کا بنا جواب دیئے شاپنگ پہ چلا گیا ۔۔اچانک شاپنگ کے دوران مومنہ پیچھے رہ گئی وہ نور اور قدوس کو لاپرواہ اور نا جانے کیا کیا کہہ گیا تھا ۔۔۔کیونکہ وہ جانتا تھا مومنہ بعض اوقات اپنے حواس قابو میں نہیں رکھ پاتی اور یوں ہی ہوا تھا وہ کوئی ڈریس دیکھتی جا رہی تھی لیکن اس کا دماغ جیسے وہاں موجود نہیں تھا مرتضی ایسی حالت میں ھمشہ اس کے ساتھ نرمی برتتا تھا اور نور کے پوچھنے پہ وہ بہانا کر گیا تھا کم از کم وہ مونہ کو کسی کے سامنے شرمندہ نہیں کر سکتا تھا اور پھر اس دن اس کے کال کرنے پہ اچھا خاصہ لیکچر دے کے آیا تھا وہ چاہتا تھا مومنہ ایمان وغیرہ سے نفرت بھی نا رکھے کیونکہ نفرت رکھنے سے اب اس کے حصے میں گناہ

Copyright by New Era Magazine

ہی آتے وہ اسے ہر برائی سے بچانا چاہتا تھا اور اچھے خاصے دلائل بھی دے کے آیا تھا لیکن وہ مومنہ تھی مجال جو مرتضی کی سنتی ...مہندی والے دن ایمان نے نا جانے اس کے کان میں کیا کہا تھا مومنہ کے الفاظوں نے مرتضی کوایک پل کے لیے شل کر دیا تھا

او رئیلی نکاح تو میرا تمہارے بھائی کے ساتھ بھی نہیں ہوا تھا اور اس" کے ساتھ میں اس سے ستر گنا زیادہ فری تھی تب آپکو کوئی اصول یاد نہیں آئے۔۔۔ یا نہیں۔۔ یہ کہنا بہتر ہوگا کہ آپکا بھائی مجھ سے بہت فری تھا"۔اب جب اسکی شادی ہو رہی تھی عمر آک ذکر اس کے منہ سے اسے ذرا نہیں بھا یا تھا اور پھر وہ اس کے منہ سے ایمان کی شکایت سن کےایمان کی حمایت میں بولتا اس پہ سارا غصہ نکال گیا تھا لیکن مومنہ کے الفاظوں نے اسےمزید جنجھوڑ دیا تھا۔

ایمان سے آپکو ھمدردی کیوں ہے اب مجھے سمجھ آرہی ہے ...سب" ٹھیک کہتے ہیں آپ اس کے عشق میں پاگل تھے اگر فہد نہ ہوتا تو آج وہ اس جگہ ہوتی جہاں مجھ سے اپنا بھرم رکھنے کے لیے یہ رشتہ قائم کر رہے ہیں"۔۔۔یہ الفاظ جس میں ذرا سچائی نہیں تھی اسے مومنہ

Copyright by New Era Magazine

کے منہ سے گا لی لگے تھے اور وہ اس سے سختی کر گیا تھا بنا جگہ کا
لحاظ رکھے لیکن مومنہ کے آنسو اسے کمزور کر گئے تھے اور وہ باہر نکل
گیا تھا

مرتضی بس مومنہ سے اتنا چاہتا تھا کہ ایمان کیا ہے کیا نہیں کم از کم
اسے اب اس چیز کا اثر لینا چھوڑ دینا چاہیے

اگلے دن وہ اپنا یہ دن یادگار بنانا چاہتا تھا مومنہ کو دلہن کے روپ میں
اپنے بیڈ روم میں دیکھنا اس کا خواب تھا اور اگر پورا بھی ہوا تو انتہائی
ناقابل یقین انداز سے

وہ جب روم میں گیا وہ اس کے سینے سے اچانک آ لگی تھی لیکن جس
شدت سے وہ رو رہی تھی اسے کشمکش میں مبتلا کر گیا ۔۔ وہ تحفے کا
ذکر کرتے اسے نارمل کرنا چاہتا تھا جو بھی تھا جیسا بھی تھا وہ آج کی
رات سپائل نہین کرنا چاہتا تھا لیکن جھٹکا تب لگا جب اس کے منہ پہ
تھپڑ کا نشان دیکھا تبھی ایمان نے آ کے نیوز سنا کے اس کا خدشہ
درست ثابت کیا لیکن وہ اسے سناتا مومنہ کے پاس آیا اور اسے احساس

Copyright by New Era Magazine

دلانا چاہا کے وہ ہر حال میں اس کے ساتھ ہے اسے کسی چیز کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں

مومنہ دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی

یہ کس نے کیا۔۔؟؟ اسنے پوچھا بھی تھا ....مومنہ کچھ نہیں بولی تھی

... اس کی خاموشی مرتضی کا دل دہلا رہی تھی

...وہ بمشکل کچھ دیر کے بعد اٹھا

بہت اداس ہو؟اس کے سوال پہ دیے اس کے اگلے جواب نے اسے شل کردیا تھا

میں رونمائی میں کچھ بھی مانگ سکتی ہوں ناں؟؟؟

...وہ تھوک نگلتے بولی

i keep my words"

مرتضی نے خود کو سنبھالتے کہا لیکن نہ جانے مرتضی کو بھی آج پہلی ...بار خوف محسوس ہوا تھا

مجھے ۔۔عمر۔۔۔ کو ۔۔۔ایک۔۔۔ بار۔۔ دیکھنے ۔۔۔جانے ۔۔۔دیں وہ اٹھتی اپنے مہندی سے سجے ہاتھ جوڑتی

Copyright by New Era Magazine

یہ الفاظ مرتضی کو """"زہر """"کی طرح لگے تھے اور وہ اسے کمرے سے نکال کے نا جانے کتنے اللہ سے شکوے کر گیا تھا اگلے دن وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کے کھڑی تھی

میں ہسپتال نہیں گئی۔۔ جو چیز آپکو بری لگی میں نے وہ نہیں کی۔۔ میں یہیں تھی ساری رات سیڑھیوں میں۔۔ وہ اپنی صفائی دینے کو جلدی جلدی بول رہی تھی

اورمرتضی وہ زلت نہیں بھول پا رہا تھا جو وہ رات میں اٹھا چکا تھا اور بچی کچی کسر مومنہ نے نا جانے کہاں سے چوٹ لگوا کے ناشتے کی میز پہ بابا اور اپنی خالہ کے سامنے اسے جاہل اور جابر شوہر ثابت کر کے پوری کر دی تھی لیکن وہ اتھتا اپنا شک یقین میں ہوتا دیکھنا چاہتا تھا مومنہ کے منہ پہ تھپڑ کا نشان وہ بھول نہین پا رہا تھامرتضی مومنہ کی حرکت کی وجہ سے کافی ڈس ہارٹ ہوا تھا لیکن وہ سمجھ چکا تھا یہ تھپڑ کا نشان کس کے ہاتھ کا تھا گھر میں موجود کسی شخص کی اتنی ہمت نہیں ہو سکتی تھی وہ مومنہ پہ ہاتھ اٹھاتا اس نے اپنے شک کو یقین میں بدلنے کے لیے بیک دوڑ کے کیمرہ کو چیک کیا اور اسی وقت عمر کو

Copyright by New Era Magazine

وہاں سے نکلتے اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا ، اگلے دن وہ عمر کو تین تھپڑ مار کے آیا تھا دل چاہ رہا تھا اس کا قتل کر دے لیکن وہ اللہ کے سامنے جوابدہ ہونے سے ڈرتا تھا جب اللہ اس سے مسیحا بنا کے لوگوں کی جان بچانے کا کام لے رہا تھا وہ کیوں کسی کو نہ حق قتل کرتا

وہ اس رات لیٹ گھر آیا تھا لیکن مومنہ کو اس قدر تیار ہوتا دیکھ کے ٹھٹکا شائد وہ کل کی رات کا ازالہ کرنا چاہ رہی تھی لیکن یہ سچ تھا مرتضی کا دل ایک دم اٹھا تھا او وہ چاہ کے بھی اس کی جانب نہیں بڑھ سکا تھا ۔۔۔اور سٹڈی میں عشاء کی نماز پڑھنے چلا گیا تھا لیکن پڑھ کے فارغ ہو کے وہ کتنے پل بیٹھا اسے دیکھتا رہا تھا جو سٹڈی کے باہر کھڑی کشمکش میں تھی مرتضی کو ترس آیا تھا اور اسے اندر بلایا تھا پھر اس کے زخمی ہاتھ دیکھ کے اسے درد محسوس ہوا تھا کم از کم مومنہ وہ دنیا کی آخری انسان تھی جس کی آنکھوں میں وہ اپنے لیے آنسو دیکھنا چاہتا

Copyright by New Era Magazine

لیکن وہ چاہتا تھا اگر اسے رشتہ نبھانے میں تکلیف ہو رہی وہ فیصلہ لے سکتی ہے غلط فیصلہ یا جلد باز میں فیصلہ کوئی بھی لے سکتا ہے اور وہ اسے کافی کچھ جتلا بھی گیا تھا اس نے نوٹ کیا تھا اس کی علیحدگی کی بات پہ وہ کانپی تھی اس کا مطلب وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی لیکن پھر بھی وہ اسے ٹائم دینا چاہتا تھا اس نے اسے سلیپنگ پلز کھا کے سونے کا کہا تھا اور کچھ دیر بعد جب وہ سوئی ہوئی ڈر گئی تھی اسے عجیب اس کے الفاظوں سے شرمندگی ہوئی تھی اور اس کا بخار اسے بتا گیا یہ زہنی سٹریس کس حد تک لیا تھا اس نے

تھوڑی دیر بعد اسے فجر کے لیے بھی اٹھنا تھا لیکن مومنہ کے الفاظوں کے حصار سے وہ نکل نہیں پا رہا تھا ۔۔میں آپکو کبھی معاف نہیں کروں گی سفاک، ظالم، جھوٹے ،منافق، بے حس ہے آپ "۔۔اس کے الفاظ سوچتے اسے خود کو بھی ہیڈیک سٹارٹ ہو چکا تھا

کچھ دیر بعد وہ فجر کی نماز پڑھ کے فارغ ہوا تھا تو

۔ وہ قرآن پڑھنے لگا اور اس آیت کا ترجمہ کرتے اسے لگا اللہ کی طرف سے جیسے اس کی اصلاح کی گئی ہے

Copyright by New Era Magazine

ترجمہ:ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آؤ، یعنی عورتوں کے ساتھ گفتگو اور معاملات میں حسن اخلاق کے ساتھ معاملہ رکھو، گو تم انہیں پسند کرو، لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ہی بھلائی کردے ۔)سورۃ النساء:19(

اور ساتھ ہی اس کے زہن میں پڑھی حدیث یاد آئی

، آپؐ کا ارشاد ہے

کوئی مسلمان شوہر اپنی بیوی سے نفرت نہ کرے ۔ اگر کوئی ’ ’

ایک عادت ناپسند ہو تو دوسری عادتیں پسندیدہ ہوں گی مثلاً اگر عورت خوبصورت نہیں یا اس میں کوئی اور خامی ہے ، تو اس وجہ سے قطع تعلق نہ کرے ، یا ہوسکتا ہے بیوی جھگڑالو یا بدصورت ہے تو ممکن ہے وہ اولاد ایسی دے ، جو اس شخص کی عزت میں اضافے کا سبب بنے

اسے ساتھ کہی احادیث یاد آئی

، آپؐ کا ارشاد ہے

ناپسندیدہ ترین جائز کام اللہ کے نزدیک طلاق ہے۔۔۔ ’ ’

میں اس سے علیحدگی کے بارے میں کیسے سوچ سکتا تھا

Copyright by New Era Magazine

مرتضی کو ایک دم شرمندگی نے گھیرا وہ ایک چھوٹی سی بات پہ اس سے اتنا بد ظن ہو رہا تھا جب وہ اس کی سب کنڈیشن سمجھتا تھا اسے یاد آیا تھا

ہسپتال میں آپریشن کے دوران کسی پیشنٹ کی ڈیتھ ہو گئی تھی یہ آپریشن تھاہی بہت بڑا رسکی۔۔ یہ ڈاکٹر سارہ قدوس اور مومنہ لیڈ کر رہے تھے مومنہ تب نیو تھی اس پیشنٹ کی موت پہ مومنہ اس قدر حواس گنوا گئی تھی کے انکی فیملی کو کہہ آئی تھی اس کی وجہ سے وہ مرا ہے۔۔۔۔اور مرتضی نے بات کہہ کے کور کی تھی یہ جزباتی ہو رہی ابھی نیو ہے

دو تین اور واقعات ایسے تھے جب وہ موت کا سن کے عجیب حرکت کر گئی تھی اس دن عمر ایمان کے الفاظ میرا بھائی مر رہا ہے اسی وجہ سے شائد وہ غلط الفاظ بول گئی تھی لیکن گئی تو نہیں تھی نا

وہ الفاظ ہی تو تھے اور ویسے بھی جب مرتضی سب جانتا تھا کے یہ شادی کوئی لو میرج نہیں ہے تو پھر اتنا روڈ ہونے کی کیا ضرورت تھی

Copyright by New Era Magazine

اور خاص کر تب جب اس نے نا جانے کتنے سجدوں میں اللہ سے مانگا تھا کے وہ ایک بار ٹھیک ہو جائے اور میری قسمت میں لکھ دی جائے۔۔ میں اس کا ہر دکھ بانٹنا چاہتا ہوں اور اب جبکہ آج اللہ نے اسے دے دیا تھا وہ کیا کرنے جا رہا تھا۔۔؟؟ یہ نا شکری ہی تو تھی کے وہ جب بڑے سے بڑے مسئلے مین اس کے ساتھ تھا اب چھوٹی سی بات پہ ویسے بھی وہ لفظوں میں رہنے والے لوگوں میں سے نہیں تھا اور مومنہ کے پچھلے نو سال کے کسی عمل نے نہیں جتلایا تھا کہ وہ عمر کے ساتھ رہنا چاہتی ہے ۔۔۔اب وہ خود سے الجھتا شرمندہ ہو رہا تھا ۔۔۔اتنی اس نے دعا کی اے اللہ تو کہتا ہے ہر مشکل ساتھ آسانی ہے یقینا میں بھی سرخرو ہو گا بیشک تو صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے مجھے ھمیشہ اپنے صابر لوگوں میں شامل رکھنا۔۔۔

لیکن اگلے دن مومنہ نے اس کی ساری سوچوں کو عمل پیرا کرنے سے اپنی بےوقوفی سے روک دیا تھا پہلے عمر کا سن کے کھانے سے انکار اور پھر انس کا گلاس مارنے پہ اوور ری ایکٹ کر کے اسے پہلی بار اتنے ' شدید غصے میں مبتلا کر دیا تھا کہ اس جیسا شخص عقل جیسے گنوا بیٹھا تھا

Copyright by New Era Magazine

اس کی علیحدگی کا اصرار اسے موت کے برابر لگا بیشک اس نے اسے

آپشن دیا تھا اب عمل کرنا اس پہ اسے سولی پہ لٹکنے کے مترادف لگا تھا

اس رات مرتضی نے ڈس ہارٹ ہو کے ڈپریشن کی حد کو چھوتے جیسے

ریوالو پیشانی پہ رکھا تھا چاہے وہ تب خود کو مارتا یا نا لیکن شائد اللہ کی

نارضگی کا باعث تھی یہ حرکت اسے اب یوں ہی لگتا تھا ،اس تب اچانک

اپنا دماغ پھٹتا محسوس ہوا ،درد کی شدید ٹھیسیں اٹھی تھی

مرتضی مومنہ نے اسے پکارا تھا اور اگلے پل مرتضی کے ہاتھوں سے

ریوالو گرا تھا اور وہ اپنا سر پکڑتا چلایا مومنہ میرا سر

-------------اور یوں ہی گھٹنوں کے بل نیچے گرا تھا مومنہ

جلدی سے اس کی جانب لپکی تھی جس کا جسم سرد ہو رہا تھا مومنہ کو

اندازہ ہو گیا تھا اس کا بی پی شوٹ کرنے کی وجہ سے نروس بریک ڈاون

ہوا ہے لیکن اسے اپنے حواس شل ہوتے محسوس ہوئے تھے

مرتضی ہورے اکیس دن ہسپتال رہا تھا اسے بتاہا گیا تھا اس کا نروس

بریک ڈاون ہوا ہے لیکن نا بھی ہوتا شائد وہ اس وقت اتنا ڈسہارٹ ہوا

تھا وہ خود کشی کر چکا ہوتا شائد اس کی کسی وقت کی کی گئ نیکی سامنے

Copyright by New Era Magazine

آگئ تھی کے اللہ نے اسے حرام موت سے بچا لیا اسے مومنہ سے شدید نفرت محسوس ہونے لگی تھی جب سے وہ اس کی زندگی میں آئی جیسے سکون مٹ گیا تھا اور آج اس کی وجہ سے اس نے معصوم بچے پہ ہاتھ بھی اٹھایا اور مومنہ کا روز روز کا رونا جیسے اسے پاگل کرنے لگا تھا اور وہ قدم اٹھا گیا جو شائد کوئی بہت بری سزا تھی اسے تب سب ملنے آئے تھے لیکن وہ انس بابا،قدوس اور فہد کے علاوہ کسی سے ملنا نہیں چاہتا تھا اور جس ملنے کی کوشش بھی کی گئ تھی اس کی بے رخی نے انہیں پیچھے ہونے پہ مجبور کر دیا تھا اسے آج بھی یاد تھا انس کو پاس بلانے پہ انس فہد سے چپک گیا تھا اور یہ فسٹ ٹائم ہوا تھا کہ وہ اسے بہت ڈر گیا تھا جس سے اس کا ملال بڑھا پھر فہد کے اصرار اور اس کی معافی سے جیسے انس نارمل ہونے لگا تھا ساتھ ساتھ اس نے نوٹ کیا تھا اب وہ مومنہ سے پہلے جیسی نفرت نہیں جتلا رہا بلکہ کے اس کی کہی بات نے اسے حیران کر دیا تھا "حادی آپ اس لیے اللہ کے پاس جانے لگے تھے کے میں نے پرنسس کو مارا تھا وعدہ اب میں دوستی کر

Copyright by New Era Magazine

لو گا لیکن آپ مجھے چھوڑ کے نا جائے مجھے بھی ساتھ لے جانا "اور مرتضی انس کو گلے لگا کے آنسو پی گیا تھا

اور پھر دن با دن اس کو ہر چیز سے نفرت محسوس ہونے لگی اسے لگتا وہ گھٹ گھٹ مر جائے گا وہ اللہ کے سامنے کیسے جائے ،،،وہ کیا کرنے لگا تھا اس کا نماز کو چھوڑنا اسے مزید نادم کر گیا تھا

تھا اور پھر اس نے عمرہ کرنے کا سوچا اور جیسے اس کی سن لی گئی وہ وہاں نا جانے کتنی دیر روتا اللہ کے حضور معافیاں مانگتا رہتا ایک دن اس کا دوست اسے قریبی ہوتل میں تبلیغی جماعت کے مشہو مولانا عبدالسلام کے پاس لے گیا اسے بھی مجبورا جانا پڑا اس وقت وہ گناہ پہ نادم ہونے کا درس دے رہے تھے

وہ آزمائش جو تمھیں اللہ سے دور کر دے وہ سزا ہوتی ہے ابھی یہ انہوں نے کہا تھا مرتضی جیسے پھر سے ملال میں کھو گیا تھا اسے لگنے لگا تھا کے مومنہ کی آنے کی وجہ سے وہ اللہ سے دور ہو رہا

اور سب کے جانے کے بعد بھی وہ جب ہوں بیٹھا رہا تو ڈاکٹر عبدالاسلام کے پوچھنے پہ کیا چیز پریشان کر رہی ہے بیٹا وہ ان کے

Copyright by New Era Magazine

سامنے رو دیا"میں نے خود کشی کی کوشش کی ہے مجھے لگتا اللہ مجھ سے ناراض ہے "انہیں اس وقت مرتضی کوئی بچہ لگا تھا وجہ پوچھنے پہ اس نے بس اتنا بتایا تھا کے اپنی بیوی ساتھ جھگڑنے کی وجہ سے کوشش کی تھی لیکن بچ گیا۔

بیٹا بیشک تم حرام کرنے جا رہے تھے اب پچھتانے کی بجائے اللہ سے" سچے دل سے توبہ کرو اور معافی مانگو وہ تو بڑے سے بڑا گناہ معاف کرنے والا ہے بس دل سے ٹوبہ کرو"وہ اس کا درد جانتے نرمی سے بولے۔

اب مجھے بیوی سے نفرت محسوس ہوتی ہے)اس نے جیسے اپنا دوسرا برا" مسئلہ بتایا (جس کی وجہ سے میں اللہ سے دور ہوا "اور وہ مسکرا دئے تھے۔

بیٹا تم یوں کیوں نہیں سوچتے اللہ نے تمہیں بچا لیا تم پچتانے کی" بجائے دل سے سچی توبہ کر کے اس کا شکر ادا کرو کے اس نے مصیبت میں تمہارا ساتھ نہیں چھوڑا بیشک انسان تو ہے ہی ظالم اپنی جان پہ خود ظلم کرتا ہےاور تمہیں کس نے کہہ دیا ہے بیٹا کے کوئی تمہیں اللہ کے

Copyright by New Era Magazine

نزدیک ہونے سے روک سکتا ہے نہیں یہ تو صرف شیطان کا واقعہ ہے اگر تم نے خودکشی کی کوشش کی تو بچانے والی زات نے تمہیں بچا کے تم پہ احسان کیا بے شک وہ بہت احسان کرنے والا غفور اور رحیم ہے۔ایک دم مرتضی کو جیسے سکون محسوس ہوا تھا

بیٹا اگر ھم اللہ کی رحمت اور کرم اپنی زندگی میں چھوٹی چیزوں" کو لے کے ہی دیکھ لے تو ھم شکر کرتے نا تھکے اور شکر گزار لوگ تو اللہ کو بہت پیارے ہے ۔۔۔اللہ اپنے اوپر کسی کا احسان نہیں رکھتا اگر تم آج اللہ کے لیے خود کو تھوڑی سی مشقت میں ڈال کے کام کرو گے یا اپنے نفس پہ قابو رکھتے وہ کام کرو گے جس کا اللہ نے حکم دیا تو کبھی ازمانا وہ تمہیں وہ عطا کرے گا جو تمہارے زہن و خیال میں نہیں ہو گا اگر پھر بھی تمہیں لگتا ہے کہ تم اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتے تو حسن طریقے سے علیحدگی اختیار کر لو

اسلام اچھی معاشرت کی اس قدر تاکید کرتا ہے کہ اگر میاں اور بیوی کے درمیان خوش گوار زندگی قائم رکھنا ناممکن ہو جائے تو وہ نکاح کی گرہ کو اچھے طریقے سے کھول دینے کی اجازت دیتا ہے، ارشاد ہے:

Copyright by New Era Magazine

یا تو بھلے طریقے سے ان کو ساتھ رکھو یا بھلے طریقے سے ان ’ ’
‘سے جدا ہو جاؤ
،۔)البقرۃ ‘

میں اس کے بغیر بھی نہیں رہ پاؤ گا نا جانے کیسے مرتضی کے منہ سے نکلا تھا اور ڈاکٹر عبدالسلام مسکرا دیئے تھے یہ تو اور اچھی بات ہے اللہ نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس بنایا ہے

قرآن مجید میں مرد و عورت کے تعلقات کی نوعیت کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے نہایت بلیغ تعبیر استعمال کی ہے:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ...﴿١٨٧﴾ ...سورۃ البقرۃ﴾

"وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مرد عورت کو ایک دوسرے کے لیے لباس قراردیا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے لیے وہ سب کچھ ہیں جو لباس کی خصوصیات ہوتی ہیں مثلاً پردہ پوشی ذریعہ زینت و زیبائش سردی و گرمی سے حفاظت اور باعث عزت و وقاراللہ کے فرمان کے مطابق مرد و عورت دونوں کو ایک دوسرے کے لیے لباس کاکام دینا چاہیے۔

Copyright by New Era Magazine

تم اپنی بیوی کی خامیوں پہ پردہ رکھو اللہ قیامت والے دن تمہارے گناہوں کا پردہ رکھے گا جانتے ہو بیٹا اچھے کے ساتھ تو ہر کوئی رہ لیتا ہے نیکی تو وہ ہے جب آپ برے کے ساتھ رہ کے اسے نیک راستے کی طرف لائے آج تم اپنی بیوی پہ صلہ رحمی رکھو اور اس کا اجر دیکھنا اللہ تمہیں کتنا دے گا اگر تمہارا سکون اسی میں ہے تو علیحدگی اختیار کر کے بھی تم اگر باقی نعمتوں سے ناشکری کرو گے تو کیا فائدہ؟

ھمیں تو اپنے نبی کی زندگی سے سیکھنا چاہیے

نہ صرف یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ بہترین سلوک اور برتاؤ کا حکم دیا بلکہ اس کی کمی کمزوری اور خاص مزاجی کیفیت کی وجہ سے پیدا ہونے والی تکالیف کو درگزر کرنے کی بھی تاکید فرمائی

اسی کو اللہ عز وجل نے یوں فرمایا :وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا

)النساء :١٩(اور ان عورتوں کے ساتھ حسن وخوبی سے گذر بسر کرو اور

Copyright by New Era Magazine

اگر تم کو وہ ناپسند ہو ں تو ممکن ہے کہ تم ایک چیز ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس کے اندر بڑی منفعت رکھ دے ۔

اسی کو ایک روایت میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت کو اس لیے مبغوض نہ رکھے کہ اس کی کوئی عادت ناگوارِ خاطر ہے ؛ اس لیے کہ اگر ایک عادت ناپسند ہے تو ،ممکن ہے کوئی دوسری عادت پسند آجائے)مسلم :باب الوصیۃ بالنساء حدیث: ۱۴۶۹)

ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ خصوصیت سے رحم و کرم کا معاملہ فرمایا، اس کی ،صنفی نزاکت کو ملحوظ رکھ کراس کے ساتھ رحم وکرم کرنے کا حکم دیا اس پر بار اور مشقت ڈالنے سے منع فرمایا، اس پر بے جا سختی سے روکا؛ اس کوذلت سے نکال عزت ووقار کا تاج پہنایا، ماں، بہو، ساس ، بیوی وغیرہ کی شکل میں اس کے حقوق عنایت کیے ، اس کی تعظیم واکرام کا حکم کیا، اس کی پرورش وپرداخت اور اس کی نگرانی اور دیکھ بھال کو جنت کا وسیلہ اور ذریعہ فرمایا، ۔

Copyright by New Era Magazine

وہ جیسے جیسے بول رہے تھے مرتضی شرمندہ ہوتا جا رہا تھا شائد یہ شرمندگی ڈاکٹر عبدالسلام نے بھی محسوس کی تھی تب مزید بولے تھے بیٹا شرمندہ ہونے کی بجائے تم تو اللہ کا شکر ادا کرو اس نے تمہیں تمہاری بیوی کی وجہ سے اپنے مزید قریب صبر کرنے اور شکر گزار ہونے کی توفیق دی

تم بس صلپ رحمی کرو اور سیدھا راستے پہ چلنے کی کوشش کرو جو ہو گیا اس پہ اللہ سے سچے دل سے معافی مانگ کے آگے اس غلطی سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرو

تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ ہر چیز کا خالق اللہ مجدہ ہے خواہ نیکی ہو یا برائی۔ سورہ النساء آیت نمبر 78 میں ارشاد فرمایا :

قُلۡ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ

(النِّسَآء، 4 :78)

آپ فرما دیں) :حقیقۃً (سب کچھ اللہ کی طرف سے)ہوتا (ہے۔

وہ طاقتور ذات ہے جو نیکی اور برائی کی طاقت دے بھی سکتا ہے اور سلب بھی کر سکتا ہے

Copyright by New Era Magazine

قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا :

oوَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ

(البَلَد، 90 :10)

اور ہم نے اسے)خیر و شر کے (دو نمایاں راستے)بھی (دکھا دیئے

o

انسان کو ہم نے دونوں راستے بتا دیے ہیں کہ یہ برائی کا راستہ ہے اور یہ نیکی کا راستہ اور انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے وہ اللہ کی اطاعت کرے یا شیطان کی۔ اگر وہ برائی کرتا ہے تو یہ اس کا اپنا فعل ہے اور اپنی مرضی سے کیا ہے اس لیے اس کو سزا دی جائے گی۔ اگر انسان نیکی کرتا ہے تو اس پر اسے جزا دی جاتی ہے۔ لہذا قیامت کے دن ان چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو انسان کے اختیار میں ہو۔ انسان نیکی اور برائی کرنے پر مختار ہے چاہے وہ نیکی کرے یا برائی

Copyright by New Era Magazine

تم اپنی بیوی سے رشتہ نبانے کی کوشش کرو جب کہ تم تو اس سے محت بھی کرتے ہو اس کی خامیوں کی بجائے خوبیوں کو تلاش کرلیا کرو جب غصہ آئے ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

(ترمذی کتاب ا لنکاح باب حق المراۃ علی زوجھا حدیث نمبر1082)

یہ اکمل المومنین یعنی کامل ترین مومن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کون ہو سکتا تھا اسی لئے آپؐ نے فرمایا

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھا ہے اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل و عیال سے حسن سلوک کرنے والا ہوں۔

(ابن ماجہ کتاب انکاح باب حسن معاشرۃ النساء حدیث نمبر 1967)

Copyright by New Era Magazine

اسی لیے بیٹا ھمیں کوئی نیکی یا اچھا کام کرنا بھی چاہیئے تو اپنے مفاد نہیں بلکہ اللہ کی رضا کے لیے کرنا چاہئیے جو بھی ہے کیا تھا کیا نہیں میں تم سے مزید نہیں پوچھو گا بس تم ایک بار اللہ کے لیے اپنے اور اس کے رشتے میں پہل کر کے دیکھو دیکھنا اللہ تمہیں تمہارے صبر کا پھل ضرور دے گا بیشک اللہ دلوں کو بدلنے والا ہے اس کا دل بھی تمہارے لیے ضرور بدلے گا

مرتضی کے دل میں جیسے جو بال مومنہ کے لیے آیا بھی تھا وہ مٹ گیا تھا بیشک یہ مٹ نہیں سکتا تھا سوائے اللہ کے حکم کے مرتضی کو ڈاکٹرعبدالسلام کوئی فرشتہ لگے تھے جو اس جیسے گناہگار کی اصلاح کے لیے جیسے بیجے گئے تھے

مرتضی کو آج سالوں بعد جیسے اپنے دل میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا اور وہ واقعی ایک فیصلہ لے چکا تھا اور دو ماہ بعد جب وہ گھر آیا تھا تو اسے روتا دیکھ کے پہلے حیران ہوا تھا لیکن مرتضی نے مومنہ کے چہرے پہ خود کو دیکھ کے جس اطمینان کا کا عکس دیکھا تھاوہ اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا اس نے پہلی بار اس کے چہرے پہ اپنے لیے خوشی

Copyright by New Era Magazine

دیکھی اور وہ جیسے جواب دینے کے قابل نہیں رہا تھا اور تھکاوٹ کے باوجود اس اسکی بچگانہ حرکت پہ کچھ نہیں کہا ت بس اس وقت اس کا دل تشکر میں مبتلا تھا اور وہ سٹڈی روم میں چلا گیا تھا اب وہ گھر سے نکلتے اسی کے بدلے انداز میں جواب دیتا اسے اپنے اور اس کے درمیان رشتے کے بارے میں بھی جیسے جٹلا آیا تھا

****

اس وقت رات کے 8 بج رہے تھے مومنہ اپنی لک کو آخری ٹچ دیتی مرتضی کے بارے میں سوچنے لگی مرتضی اسے صبح ڈنر کا کہہ کے ایسا غائب ہوا تھا کہ ابھی تک نہیں آیا تھا ہسپتال سے تو وہ آف لے چکا تھا اور رات وہ سویا بھی نہیں تھا۔۔

کیا عجیب انسان ہے سفر کی تھکاوٹ کے باوجود نہیں سویا نا جانے کونسے ضروری کام ہے خود تو آگ میں جلتا ہے دوسروں کو مفت میں گھسیٹ لیتا ہے۔۔۔ اسکی فکر میں جھلتی وہ سوچتی تو کبھی ۔ صبح کا اس کا روپ یاد کر کے وہ الگ تپ رہی تھی مجال ہے اپنے مطلب کے علاوہ کسی

Copyright by New Era Magazine

بات کا اثر لے ۔۔پتا نہیں وہ لڑکی کون تھی مومنہ صبح سے اس کے جانے کے بعد ناجانے کتنی بار ڈاائری میں اس کا زکر ڈھونڈ مر گئی تھی لیکن لاسٹ پیج میں سرسری سے زکر کے علاوہ کہی زکر نہیں تھا کہی یہ مجھے بےوقوف تو نہیں بنا کے گیا تھا ۔۔۔اف ایک تو پوچھنے سے بھی ڈر لگتا ہے وہ اس کے دو شدید ردعمل دیکھ چکی تھی ایک اس رات لڑکی کو یاد کرتے ہوئے دوسرا ریوالور والا ۔کچھ تو کرنا پڑے گا یہ تو کنفرم ہے لڑکی کا ملال اسے ضرور ہے جو ایک دم اتنا بدلا تھا کم از کم مجھے بے وقوف نہیں بنا سکتا نو سال پہلے اتنا روڈ کسی کو کچھ نا سمجھنا اور اچانک شخصیت میں اتنا ٹھہراؤ ۔۔۔۔۔اففف ایک تو ناجانے کہا رہ گیا ہے اگر نہیں جانا تھا مجھے انفارم ہی کر دیتا میں ہی کال کر کے پتا کر لیتی وہ آگے بڑھتی اپنا موبائل اٹھانے لگی تھی تبھی اسے گاڑی کی آواز سنائی دی مل گئی فرصت جناب کو مومنہ دل میں کوستی

جلدی سے ٹیرس کی جانب بھاگی سامنے ہی وہ اسے گاڑی سے نکلتا دکھائی دیا اس نے نظریں اٹھا کے دیکھا تھا اور مومنہ کی جانب دیکھ کے مسکرایا تھا مومنہ اپنی بے اختیاری پہ خجل ہوئی تھی نا جانے مجھے کیا ہوتا

Copyright by New Era Magazine

جا رہا ہے کیوں میں اسے اتنا سر پہ سوار کر رہی ہوں وہ الجھتی واپس آئی تھی مرتضی نے اندر آتے سلام کیا تھا

مومنہ نے سلام کا جواب دیتے ٹائم دیکھا ساڑھے آٹھ بج رہے تھے مومنہ کا خیال تھا اب وہ انکار کر دے گا کہ لیٹ ہو چکے لیکن مرتضی کا جواب اس کے برعکس تھا۔۔

یار سوری میں لیٹ ہو گیا میں جسٹ دس منٹ میں ریڈی ہوتا ہوں آپ بھی ڑیڈی رہے ۔۔ مرتضی رسٹ واچ اتارتا اپنا ڈریس دیکھنے کے لیے واڑدب کی جانب بڑھا تھا لیکن مومنہ نے اس کے سامنے وائٹ شلوار نیوی بلیو کلر کا کرتا رکھ دیا تھا مرتضی نے بےساختہ اس کی جانب دیکھا تھا اور مسکرایا تھا لیا تھا اس وقت کم از کم اس کا یہ ڈریس پہننے کا موڈ نہیں تھا لیکن مومنہ نے فسٹ ٹائم اس کے لیے نکالا تھا اور وہ اسے انکار نہیں کر پایا تھا تھینکس وہ کہتا شاور لینے جا چکا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Copyright by New Era Magazine

ہیلو زیشان ۔۔۔۔۔تم نے مجھے بتایا تھا نا کے رستم جہانگیر مجھ سے ملنا چاہتا ہے؟عمر کی گھمبیر آواز کمرے میں گونجی تھی

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا تھا

ٹھیک ہے اسے کہو مجھے سب شرطیں منظور ہے اس کی لیکن میری بھی کچھ شرائط ہیں اسے کہو میں اس کا ہر کام کروں گا لیکن بدلے میں میرا کام بھی پورا ہونا چاہیئے

دوسری جانب سے شائد اب کی بار کچھ ایسا کہا گیا تھا عمر کے ماتھے پہ تیوریاں چھڑی تھی

میرا باپ بننے کی ضرورت نہیں مجھے اپنے اچھے برے کا زیادہ پتا ہے اور سیاستدانوں سے دشمنی یا دوستی کی پٹی مجھے مت پڑھاؤ تم سے بہتر میں ان کا پہاڑہ جانتا ہوں

عمر نے کہتے کال کاٹ دی تھی

مرتضی حیدر ملک میرے ہاتھ بس وہ ویڈیو لگنے دو تمہیں تو میں نے اپنے قدموں میں نا بٹھایا تو میرا سر کاٹ دینا وہ اب زخمی شیر کی طرح یہاں سے وہاں ٹہلنے لگا تمہیں یہ تھپڑ اتنے مہنگے پڑیں گے تمہاری

Copyright by New Era Magazine

سات پشتیں یاد رکھے گی کس سے اس کے باپ کا پالا پڑا تھا میں نے قسمت کا لکھا سمجھ کے راستہ پلٹ لیا تھا لیکن تم نے بھوکے شیر کو جگا دیا ہے اب کی بار تمہیں کی گئی پہل بہت مہنگی پڑے گی تم اچھے سے جانتے تھے منیبہ ساتھ جو میری جانب سے غلطی سر زرد ہوئی تھی وہ کس غلط فہمی کی بنیاد پہ تھی لیکن شائد تمہارے دل میں اس کی محبت کی آگ بھڑک چکی تھی جو تم نے آج تک اسے نہیں بتایا لیکن اب یہ کام میں کروں گا اور بہت باخوبی کرو گا ۔۔۔تم نے میری خاموشی کو کمزوری سمجھا ہے اب پتا چلے گا کے عمر مرزا بیگ تم کیا تمہارے باپ سے بھی نہیں ڈرتا

اب اس کے لبوں پہ مزید سوچتے زہریلی مسکراہٹ آئی تھی اور وہ ایمان کو کال ملانے لگا تیسری رنگ پہ کال اٹھا لی گئی ہیلو ۔۔۔

ایمان جو ابھی انس کو سلاتی ٹیوی لاونج میں بیٹھے کوئی مووی دیکھ رہی تھی کال بے دھیانی میں اٹھاتی عمر کی آواز پہ جیسے یقین نہیں کر پائی تھی ہسپتال میں اسے معاف نا کرنے کا اعلان کر کے کس قدر بتمیزی سے نکالا تھا ، تمہارے ماں باپ کی طرح بھائی بھی اسی دن مر گیا تھا

Copyright by New Era Magazine

اور اب اس کی مدھم آواز ایمان کو کیا تسکین دے گئی تھی شائد کوئی نہیں جان سکتا تھا

کیسے ہے عمر بھائی ایمان نے اپنی بھیگی آواز پہ قابو پاتے کہا

تم کیسی ہو عمر نے مدھم آواز میں کہا

ایمان نے نم آواز سے جواب دیا میں ٹھیک ہوں

فون پہ گہری خاموشی آئی تھی

ایم سوری عمر بھائی پلیز اب تو معاف کر دے میں نے نو سال آپ لوگوں کو

معاف کیا تمہیں لیکن پلیز مجھ سے کبھی امی ابو کا زکر نا کرنا نا انکی موت پہ ملال کرنا اس بار نا چاہتے عمر اپنے لہجے کے قرب کو قابو نہیں رکھ پایا تھا

ایمان رونے لگی تھی بھائی یہ غم مجھے بھی

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں عمر اصل مدعے پہ آیا تھا

کب ؟ آپ گھر آجائے

Copyright by New Era Magazine

نہیں ملک ہاوس نہیں آنا ابھی تم گھر آنا میں انتظار کرو گا کل چار بجے عمر کہتا کال کاٹ چکا تھا ایمان ہیلو ہیلو کہتی فون دیکھنے لگی لیکن اب وہ مطعمین تھی عمر نے پہل کی تھی بس اسے اب اس کا شکوہ شکایت سب دور کرنا تھا جیسے بھی بس وہ اسے معاف کر دے وہ سوچتی کافی ریلکس نظر آرہی تھی

☆☆

اس وقت گاڑی قدوس کے گھر کی جانب گامزن تھی لیکن گاڑی میں دو نقوش کی موجودگی کے باوجود کچھ جتلاتی خاموشی تھی سجبس سے مومنہ کو وحشت ہونے لگی اور اس نے خاموشی کو توڑنے کے لیے میوزک پلے آن کر دیا اب عاطف اسلم کی خوبصورت آواز گونجنے لگی

یہ چہرے عشق نا جانے

یہ پردے ہاتا دیتی ہے

جہاں دِل کا ہے ٹِھکانا

یہ راہیں بتا دیتی ہے

Copyright by New Era Magazine

مرتضی نے حیران ہو کے برابر بیٹھی اپنی محبوب بیوی کی حرکت کو دیکھا تھا اور مسکرا دیا تھا

آج میں بہت ہیپی ہوں اور اس خوشی کی وجہ آپ ہے تھینکس مرتضی کی غیر متوقع بات پہ مومنہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا

آج میرا انتظار بڑے بڑے لوگ کر رہے تھے مجھے پتا ہوتا میں جلد آجاتا ہائے افسوس مرتضی نے اب شرارتی انداز میں کہا

مومنہ سمجھ چکی تھی وہ اسکی ٹیرس والی حرکت پہ کہہ رہا تھا مومنہ نے جواب بنانا چاہا لیکن بنا نا پائی اور نظریں جھکا گئی

مسافر میں ہوں پِھر بھی

منزل پاس تو ہے

چلوں میں جس راہ پر

تو ہے وہاں

.. چلتے چلتے

.. چلتے چلتے

یونہی کوئی مل گیا تھا

Copyright by New Era Magazine

یونہی کوئی مل گیا تھا

سَر راہ چلتے چلتے

مرتضی مسکرا دیا تھا یار ویسے مجھے لگ رہا پتھر کے صنم کو بھی محبت ہو گئی ہے

مومنہ نے اسے خفگی سے گھورا تھا آپ عمرہ ہی کر کے آئے ہیں نا

مومنہ نے جتلانے والے انداز میں کہا تھا مجھے تو لگ رہا ہے خوش فہمیوں کی نگری سے آئے ہیں

تم سے ملا جو پہلی دفع

آنکھوں کو سکون ملا

قریب میرے تو جو ہوا

سفر کو کارواں ملا

مرتضی مسکرا دیا تھا بلکل تب ھی تو یقین ہوا ہے بیوی اپنے ہنڈسم شوہر سے پیار کر بیٹھی ہے

تو میرے پاس ہے پھِر بھی

بس اک بات تو ہے

Copyright by New Era Magazine

چلیں دو سانسیں الگ پر

اِک ہے وجہ

مومنہ پچتائی تھی سونگ پلے کر کے کم از کم یہ گونگا ہی اچھا تھا وہ اسے آف کرتی سوچ نے لگی تبھی گاڑی رکی مومنہ جو باہر نکلنے لگی تھی مرتضی کے اپسسس۔۔۔ کہنے پہ پلٹ کے دیکھنے لگی اس کے تیزی سے نکلنے کی کوشش میں اس کی شال کا پلو اسکی شائذ آنکھ پہ لگا تھا اب اسکی آنکھ اس نے نم ہوتے دیکھی اور بے ساختہ آگے جھکتی ٹشو رکھتی پھونک مارنے لگی مرتضی اس کے ہونٹ اپنی آنکھ پہ محسوس کر کے شاکڈ ہوا تھا اور مومنہ سوری کہتی پیچھے ہٹنے لگی تھی مرتضی کی آنکھوں میں اس کی جانب دیکھتے نا جانے کیا تھا مومنہ اس سے پہلے باہر نکلتی مرتضی اس کی کلائی پکڑ کے بولا تھا محبت واقعی تو نہیں ہو گی اس کا لہجہ جتلاتا تھا

جیسے مومنہ اپنی بے اختیاری پہ شرمندہ ہوئی تھی ،مرتضی محفوظ ہوئے بغیر نہیں رہ سکا تھا

Copyright by New Era Magazine

خدا کی قسم مجھے کالا جادو نہیں آتا وہ دونوں ہاتھ سرنڈر کرنے کے انداز میں آنکھیں چھوٹی کرتے مسکراتا بولا

مومنہ جلدی سے اپنی کلائی چھڑواتی گاڑی سے باہر نکلتی اسے دیکھنے لگی تھی جو ہنوز مسکرا تا کہہ رہا تھا ہاتھ اس کے ابھی بھی اوپر سرنڈر کے انداز میں اٹھے تھے اسکی مسکراہٹ ۔۔۔واقعی جان لیوا تھی

مومنہ نے لڑکیوں کی اداؤں کے وار کا سنا تھا لیکن اس کا ہر انداز کسی کو زیر کر سکتا تھا مومنہ کو ایک پل گمان ہوا تھا اسے اس کی نظر نا لگ جائے اسے آج اس کا یہ انداز واقعی بہت پیارا لگا تھا اوپر سے اس کی شخصیت اُفف اس نے جلدی سے نظریں چرائی تھی

کر لے محبت کا اعتراف بہت فائدے میں رہے گی مرضی کی ہنسی نے اس کا تعاقب کیا تھا لیکن وہ دل کی اتھل پتھل ہوتی دھڑکن کو کنٹرول کرنے کی کوشش میں جلدی سے اندر کی جانب بڑھی۔۔

****

منیبہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کمرے میں دلخراش آواز

Copyright by New Era Magazine

...گونجی تو عمر سرعت سے اٹھا اس کا دل پوری رفتار سے دھڑک رہا تھا ابھی تو اسے سوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی لیکن یہ خواب اسے پسینے سے شرابور کر چکا تھا وہ بیڈ سے اٹھااور ٹیرس کی جانب آتے گہرے گہرے سانس لینے لگا...

اس نے گھڑی کا ٹائم دیکھا رات کے دس بج رہے تھے اس نے کچھ سوچا اور پھر کیز اٹھاتا پورچ میں آیا چوکیدار کے گیٹ کھولتے ہی اس نے نا چاہتے ہوئے بھی گاڑی کا رخ ملک ہاؤس کی جانب کر دیا...

ایمان جو ابھی فہد کا انتظار کر رہی تھی شارخ بابا کے بتانے پہ کے آپکا بھائی آیا ہے تو حیران چہرے کہ ساتھ نیچے کو بھاگی...

عمر بھائی آپ....

وہ بے تابی سے کہتے آگے بڑھتی اس کے ساتھ لگے رونے لگی تھی اور آج عمر نے بھی شفقت سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ دیا تھا نو سال بعد وہ اس کے یوں گلے لگی تھی ـــــ امی، ابو کیا کیا نہیں یاد آیا تھا اسے...

مجھے یقین نہیں آرہا آپ واقعی آئے ہیں وہ نم ہوتی آواز کے ساتھ بولی...

کیسی ہو؟؟؟

...عمر نے خود پہ قابو پاتے بیٹھتے کہا

....میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں

کمرے میں گہری خاموشی کا وقفہ آیا تھا جیسے دونوں ہمت جمع کر رہے تھے بولنے کی،ایمان مسکراتی اپنے بھائی کو دیکھ کے اپنے باپ کا چہرہ یاد کرنے لگی...

...کافی دیر بعد عمر کی آواز نے سکوت توڑا

منیبہ کہاں ہے؟ عمر کی بھاری ہوتی آواز پہ ایمان کی مسکراہٹ سمٹی تھی...

وہ اپنے شوہر کے ساتھ گھومنے گئی ہے ویسے بھی وہ اس ویک ہنی مون پہ جا رہے ہیں تو شاید شاپنگ کر رہے ہیں ...ایمان نے اس سے جھوٹ بولا وہ چاہتی تھی وہ نکل آئے اس کے سحر سے اور آگے بڑھے...

Copyright by New Era Magazine

عمر حیران ہوا تھا شادی کے نیکسٹ ویک مرتضی کا نروس بریک ڈاون پھر اس کا یہاں سے چلے جاناسب یہ بتا رہا تھا کہ وہ شادی سے خوش نہیں .... لیکن اب یہ سب کیا تھا

عمر بھائی....ایمان نے اسے پکارا جس کے چہرے سے اب پریشانی جھلک رہی تھی...

آپ جانتے ہیں منیبہ بہت خوش ہے مجھے تو لگتاہے محبت کرنے لگی ہے مرتضی سے....ایمان نے ہمت کرتے اک اور جھوٹ بولا ورنہ جو کچھ تین ماہ سے چل رہا تھا کسی سے بھی پشیدہ نہیں تھا لیکن اب وہ اسے دور کرنا چاہتی تھی اس تکلیف سے...

اس نے عمر کی آنکھوں میں آنسو آتے دیکھے...

عمر بھائی .....ایمان نے پھر پکارا اور کچھ دیر بعد سنبھلتے ٹھہر ٹھہر کے گویا ہوا...

وہ ---میرے-- ساتھ--- ایسا-- کیسے--- کر سکتی-- ہے وہ جانتی تھی--- میں اس سے-- محبت نہیں -- عشق کرتا تھا ٹھیک ہے میں

Copyright by New Era Magazine

نے ۔۔۔۔۔۔اپنی محبت کا قتل کیا۔۔۔۔۔۔لیکن قصور وار تو وہ بھی ہے....

کیوں کیا ایمان تم نے ایسا وہ اب اٹھتا اس کا بازو پکڑ کے جنجھوڑتے چیخا تھا...

اس کی آنکھیں بہت ویران تھی یہ وہ عمر تو نہیں تھا شوخ سا اسے بازو پہ درد ہو رہا تھا لیکن اس کا بھائی نو سال بعد ملا تھا وہ سب ملال ختم کر دینا چاہتی تھی چاہے وہ آج اس پہ غصہ نکالتا اس کی جان لے لیتا لیکن ایمان چاہتی تھی آج وہ اس کا سکوت توڑے شاید یہ الفاظ وہ کام کر جاتے اسی لیے ھمت جمع کرتی آہستہ آواز میں بولی...

بھائی آپ میری سزا مجھے دیتے یا منیبہ کو لیکن خود کو کیوں دی ایمان روتی بولی...

بھائی آپ اسے جیل نا بھیجتے پتا نہیں کیوں ایمان شکوہ کر گئی...

عمر پیچھے ہٹتا اب سگریٹ سلگانے لگا ضبط سے اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھیں...

Copyright by New Era Magazine

میں کیا کرتا اس وقت تم وہاں تھی نہیں اس چیز نے اور خالہ کی باتوں نے مجھے پاگل کر دیا تھا...

ٹھیک ہے لیکن اس سوال کا جواب تو میں بھی آج تک ڈھونڈ نہیں پایا

اگر وہ بے قصور تھی تو سیلون کے باہر پورے پچاس منٹ کھڑے رہنا مرتضی کا آنا اس کے ساتھ چلے جانا یہ کیا تھا؟اس وقت میرے پاس کسی سوال کا جواب نہیں تھا....

اور میں اس کی تمہارے ساتھ محبت دیکھ چکا تھا

مجھے لگنے لگا تھا اس نے میرے ساتھ محبت کا ڈھونگ تمہیں اور فہد کو ملانے کے لیے کیا ہے اور خود مرتضی کے ساتھ انوالو ہے اور اس کے نمبر سے مرتضی کو کی گئی نو بار کالز نے مجھے مکمل الجھا دیا تھا...

یہ مجھے بعد میں پتا چلا مرتضی اپنا نمبر فہد کو دے چکا تھا اور تم اس کے نمبر سے کال کرتی رہی لیکن مجھے الہام تو نہیں ہوا تھا جب سب چیزیں آپ کے خلاف چل رہی ہو میں تب کیسے پوزیٹیو رہتا ابو آئی سی یو میں تھے امی رو رہی تھیں ایمان کو لے آو عزت بچ جائے

------مرتضی اور منیبہ کی وہ ویڈیو مجھ پہ بم پھوڑ گئی تھی میں اسے

Copyright by New Era Magazine

جیل لے کے گیا لیکن بس اس لیے تا کے سچ اور جھوٹ کا پتا چل سکے میں نے اسے کوئی مجرموں کی طرح وہاں نہیں رکھا تھا ٹھیک ہے اگر کسی نے مارا بھی تھا وہ اس لیے کہ اس نے ان پہ حملہ کیا تھا بعد میں میں انکی نانی یاد دلا چکا تھا انہیں

میں بس اس بات کا اندازہ لگانا چاہتا تھا اگر مرتضی واقعی اس میں انوالو ہوا تو وہ اسے ضرور جیل سے نکلوانے کسی کو بھیجے گا...

میں نے بس یہ فیصلہ لیا تھا اگر منیبہ سچی ہوئی تو شادی میں ہی کروں گا رہی بات بدنامی وہ تو میرے نصیب میں تمہارے بھاگنے کے بعد ہی لکھ دی گئی تھی

جب ایک لڑکی اپنے ماں باپ کے گھر سے یوں بھاگتی ہے وہ نیا رشتہ تو بنا لیتی ہیں لیکن پچھلے رشتوں کا اپنے ہاتھوں سے خون کر کے ایمان مر تو ہم تب ہی گئے تھے جب تم ہمیں رسوا کر گئی تھی ابو امی تو زندہ لاشیں تھے جو بلترتیب نو اور گیارہ ماہ بعد دفن ہو گے...

عمر انتہائی سفاکی سے آج ایمان کو جتا رہا تھا اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے جو شاید نو سالوں کا درد تھا ایمان اکانپتی ٹانگوں سے

Copyright by New Era Magazine

زمین پر گھٹنوں کے بل گری اور منہ پر ہاتھ رکھے سسک اٹھی تھی عمر کی بھاری سنجیدہ پھر اس خاموشی میں گونجی...

میں ظالم ہوں گھٹیا ہوں مان لیا لیکن کیا مومنہ تم اور فہد سچے ہو؟تم لوگ غلط نہیں تھے ۔۔۔منیبہ کو میں نے کتنی بار کہا تھا غلطی پہ تمہارا ساتھ نا دیا کریں میں قاتل ہوں اس کے باپ کا کیا وہ میرے ماں باپ کی قاتل نہیں اگر تم بھاگ رہی تھی وہ دوستی کی بجائے دوسرا رشتہ بھی نبا سکتی تھی جو میرے اور اس کے درمیان تھا ۔۔۔۔جانتی ہوں وہ فون پہ مجھے مرتضی کے نام سے چڑاتی تھی تب مجھے لگا تھا شاید شاید.....

وہ بات ادھوری چھوڑ گیا۔۔۔۔میں نے اسے سات سال بھلانے کی کوشش کی ڈیڑھ سال پہلے وہ مجھے ہسپتال میں مونا کے روپ میں ملی اور اس کے ساتھ مرتضی حیدر....

جانتی ہو کتنا درد ہوا تھا مجھے لیکن میں سوچتا تھا میں ڈیزرو کرتا ہوں یہ درد....اس نے اپنی ہتھیلی صرف اس لیے کاٹ ڈالی تھی میں نا ملوں اس سے میں نے سوچ بھی لیا تھا اگر وہ اس میں خوش ہے تو نہیں ملو

Copyright by New Era Magazine

گا لیکن تم نے جب شادی کا کہا کے وہ زبردستی مرتضی سے شادی کر رہی ہیں تمہیں برا بھلا کہنے کے بعد بھی روک نہیں پایا اس رات اسے دلہن کے روپ میں دیکھنا قیامت سے کم نہیں تھا لیکن پتا ہے کیا؟

اس رات وہ مجھے دیکھ کے حواس کھو گئی اس نے میرے چہرے کو چھونا چاہا جیسے وہ یقین کرنا چاہتی تھی میں پاس ہوں اس کے میں چاہتا اسے گلے لگا لیتا اس کے اس انداز پہ لیکن جانتی ہو میں نے کیا کیا اسے تھپڑ مار دیا...

ایمان جھٹکے سے اپنا بھیگا چہرہ اٹھا کے بھائی کو دیکھنے لگی جو پہلی بار اپنا درد بتا رہا تھا ۔۔۔۔میں نہیں چاہتا تھا اس کی کوئی غلطی اس کے آگے آئے خاص کہ جب نکاح ہو چکا تھا لیکن پتا ہے اس کا انعام مجھے کیا ملا مجھے تھپر مار کے مجھے گندے خون کا لقب دیا گیا میں برا نہیں تھا لیکن مجھے اچھا رہنے نہیں دیا گیا اب دیکھنا میں کرتا کیا ہوں

...انگارہ آنکھوں سے روتے وہ بولا

ایمان ۔۔۔۔ میں اسے بھولنا چاہتا ہوں لیکن میری سزا پتا ہے کیا ہے؟ میرے عشق میں دن با دن اضافہ ہوتا جا رہا ہے میں مر جاؤ گا

Copyright by New Era Magazine

ایمان وہ یکدم بچوں کی طرح سسکیوں سے رونے لگا ....ایمان نے پہلی
...بار بھائی کو روتے دیکھا تھا اور ایک ملال جاگ اٹھا تھا
دعا کرو یا مجھے موت آجائے یا میرا حافظہ چلا جائے۔اب وہ شکستہ لہجے
....میں بولا تھا

****

تم سحری کرنے ہی آجاتے ڈاکٹر قدوس مرتضی سے بغل گیر ہوتے
...بولے
وہ مسکرتا اندر آ گیا کچھ دیر بعد کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا مومنہ
زیادہ ٹائم خاموش ہی رہی مرتضی ڈاکٹر دانیال قدوس اور وحید کے ساتھ
نا جانے کیا باتیں لے کے بیٹھا تھا کے ارد گرد کا بھی ہوش نہیں تھا
مومنہ سب کی باتوں کا ایک آدھا جوب دے دیتی زیادہ خاموشی سے
بیٹھی اسے ہی دیکھتی رہی جو شاید اسے یہاں لا کے بھول گیا تھا اور
...دوبارہ دیکھنا بھی گنوارہ نہیں کیا تھا
وہ اٹھتی سائیڈ پہ آگئی لیکن نظریں ابھی بھی مرتضی کی جانب تھیں جو
سامنے بیٹھا کسی کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کر رہا تھا پھر اس نے تین یا

Copyright by New Era Magazine

چار سالا بچی کو مرتضی کے پاس آتے دیکھا اب مرتضی کا سارا دھیان بچی کے ساتھ کھیلنے پہ تھا اس نے نوٹ کیا دوسروں کو بھی اسے اب بلانا پڑ رہا ہے وہ انس کے ساتھ اس کی محبت جانتی تھی لیکن کیا اسے سب بچے اتنے پسند تھے کے وہ ان کو اگنور کیے بنا رہ نہیں پاتا تھا...
اب بچی مرتضی کے گال چومتی اسے کچھ بتا رہی تھی تب ہی مرتضی نے اس کے اشارے پہ اس جگہ دیکھا مومنہ کا دل چاہا آسمان پھٹے اور وہ اس میں سما جائے بچی کا اشارہ اس کی جانب ہی تھا شاید وہ اس کے پیچھے کوئی موجود چیز دیکھ رہی تھی اس نے مرتضی کو اپنی طرف دیکھتے انکھوں میں خوشی کا عنصر دیکھا اب وہ بچی کے گال چومتا اسے کچھ کہہ رہا تھا مرتضی کو بچی پہ واقعی بہت پیار آیا تھا مومنہ کو وہ دیکھ کے حیران ہوا تھا وہ اس کی جانب دیکھنے میں اس قدر گم تھی کے سارہ جو کب سے اس کے پاس کھڑی تھی شاید وہ اسے بھی دیکھ نہیں پائی تھی اب مومنہ جو شرمندہ سی آگے جانے لگی تھی کے حیرت سے سارہ کو دیکھنے لگی جو ناجانے کب کھڑی ہوئی تھی اور بول رہی تھی...

Copyright by New Era Magazine

بہت لکی ہو مومنہ جو مرتضیٰ جیسا شوہر ملا مجھے یقین ہے جس قدر اسے بچوں سے پیار ہے نا یہ تو شاید تمہیں بھی نہیں پکڑنے نہیں دیا کرے .. گا ....ڈاکٹر سارہ نے مومنہ کو کہا.اپنے بچے

نا جانے ڈاکٹر سارہ کے لہجے میں کیا تھا مومنہ دہل گئی تھی ایک عجیب رشک،ملال اس کی آواز میں تھا لیکن مرتضیٰ کی جانب دیکھتے اس کی آنکھوں میں عجیب سی حسرت مومنہ کو محسوس ہوئی تھی وہ آج کئی بار سارہ کو مرتضیٰ کی جانب یوں دیکھتا دیکھ چکی تھی کے وہ چاہتی تھی جو بات اس نے محسوس کی وہ سچ نا ہو مومنہ کو ایک دم اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا --------یہ محبت --------چار حرفی لفظ سے اسے نا جانے کب سے نفرت محسوس ہونے لگی تھی اور اب یہ لفظ اس کی ...زندگی میں کسی نا کسی طرح کیوں زبردستی شامل ہو رہا تھا

کیا سبق پڑھائے جا رہے ہیں میری بیوی کو مرتضیٰ نا جانے کب آیا تھا اور اس کے شانوں پہ بازو حمائل کرتے بولا تھا مومنہ اس کی بے باکی پہ کلس کے رہ گئی اور زبردستی خفگی مٹانے کے لیے لبوں پہ مسکراہٹ ...سجاتے بولی

Copyright by New Era Magazine

آپ کو مل گئی فرصت، مرتضی نے پہلے حیرانگی سے اسے دیکھا پھر مسکراتا اس کے کان میں بولا آر یو مسینگ می؟

...اس کے اس انداز پہ مومنہ نے سارہ کو نظر چراتے دیکھا

ارے ڈاکٹر مونا کیا جادو کیا ہمارے لڑکے پہ پہلے خوشی میں ہسپتال پہنچ گیا اب جب سے آیا ہے اچھل اچھل کے تمہارے پاس آرہا ہے بندہ پوچھے گھر جاکر بھی۔۔۔۔۔

میرے پاس کب تھے آپ سب کے پاس تو بیٹھے ہیں قدوس کی بات کاٹتے مومنہ نا جانے کیا کچھ کہہ گئی تھی سب کا قہقہ گونجا تھا

یعنی آگ دونوں طرف برابر ہے دونوں کو ہماری موجودگی کھٹک رہی ہے....

ڈاکٹر قدوس نے،مصنوعی خفگی سے کہا مرتضی ایک تو قدوس کی چلتی ...زبان سے بہت تنگ تھا جو ہمیشہ غلط وقت پہ چلتی تھی

ہاں لیکن مجھے یقین ہے تجھ جیسی ڈھیٹ ہڈی کباب میں حصہ ڈالے بغیر ...نہیں رہتی مرتضی نے بھی چڑانے والے انداز میں اب کہا

Copyright by New Era Magazine

تب ہی اس کے موبائل پہ کال آنے لگی مرتضی سائس پہ جاتا سننے لگا

مرتضی جیسے جیسے کال سن رہا تھا اس کے چہرے کے تاثرات سنجیدہ

ہوتے جا رہے تھے....

کس کے پاس ہے ویڈیو مجھے پتا کروا کے صبح تک بتاؤ ۔۔۔عمر کیا کسی

کے ہاتھ وہ ویڈیو نہیں لگنی چاہیے مرتضی اب دبا دبا چلایا تھا....

اس سے پہلے کے مومنہ پاس آتی وہ خود اس کی جانب بڑھتا سب سے

معذرت کرتا گھر کے لیے نکل آیا...

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مومنہ لباس تبدیل کر کے اندر آئی تو مرتضی کو لائٹس آف کر کے

لیٹتے سر تھامے دیکھ کے عجیب کشمکش میں مبتلا ہوئی قدوس کے گھر

خوشگوار موڈ پھر اچانک کال کا آنا فورا واپسی کا کہنا،سارا راستہ خاموشی

اور اب آتے ساتھ سر تھام کے لیٹنا وہ بیڈ کی دوسری طرف آتے

پاؤں سمیٹ کے اس کے پاس بیٹھ گئی لیکن اسے جاگتے بھی خاموشی

Copyright by New Era Magazine

سے بند آنکھیں کیے لیٹتے اضطرابی کیفیت میں بار بار بالوں میں انگلیاں

پھیرتے دیکھ کے خود کو روک نا سکی...

آپ پریشان ہے؟مومنہ نےاب تھوک نگلتے پوچھا...

مرتضی نے اپنے دکھتے سر کے ساتھ زبردستی آنکھیں کھولیں اور مومنہ

کے معصومانہ سوال پہ مسکرا دیا

آپ سوئی نہیں ابھی تک؟۔۔۔۔۔۔۔۔مرتضی نے الٹا سوال داغا...

آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں ...مومنہ نے اس کے چہرے پہ نظریں

ٹکائے پھر وہی بات کی...

نہیں رپیشان تو نہیں بس تھوڑا سر درد ہے مومنہ نے اسے کہتے سنا اور

اب اس کے لبوں پہ دلکش مسکراہٹ دیکھی لیکن اس کی آنکھوں نے

جیسے اس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دیا ایک درد ایک تکلیف تھی اس

کی آنکھوں میں اس وقت مومنہ کو نا جانے کیوں تکلیف دی اسکی

تکلیف نے...

میں سر دبا دوں مومنہ نے جھجکتے ہوئے کہا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

مرتضی نا جانے کتنی دیر مومنہ کو دیکھتا رہا جو اس کی محبت میں کس حد تک مبتلا ہو رہی تھی شاید وہ نا بھی خود سے اعتراف کرتی کوئی بنا دیکھے بھی اس کے ہر انداز سے بتا سکتا تھا اور مرتضی تو ہمیشہ سے اس کی وہ بات بھی جانتا آیا تھا جو شاید وہ خود بھی جان نہیں پاتی تھی...

وہ مسکراتا اس کا سرد ہوتاہاتھ تھام کے پہلے اپنے لبوں تک لے گیا تھا اور پھر اپنی پیشانی پہ رکھتا اسکی جانب دیکھتے مسکرا دیا وہ اسکو پریشان دیکھ کے اس قدر الجھی ہوئی تھی وہ اسکی یہ حرکت محسوس نہیں کر پائی مومنہ کا دل اس وقت صرف چاہ رہا تھا وہ اس کا ہر دکھ سمیٹ لے کاش آپ مجھ سے اپنا دکھ شئر کر پاتے یہی سوچتے وہ سائیڈ لیمپ بند کرتی نیم درازہوتے اپنے نرم ہاتھوں کی انگلیوں سے اسکا سر دباتی اس کا درد نا جانے کتنی دیر تک کم کرنے کی کوشش کرتی رہی ...اب اس نے مرتضی کو گہرے سانس لیتے دیکھا وہ سوتا اس وقت کوئی معصوم بچہ لگا تھا نائٹ بلب میں اس کے یونانی دیوتاؤں جیسے نقوش ..اس وقت اس کے چہرے کی وجاہت کوبڑھا رہے تھے وہ پہلی بار بنا پلک جھپکائے دیکھتی جا رہی تھی اسے اس کی گھنی پلکیں بہت پیاری لگتی تھیں

Copyright by New Era Magazine

شاید یہی اس کی آنکھوں کی دلکشی بہت بڑھاتی تھی اس کا دل چاہا تھا وہ انہیں چھو کے محسوس کریں اچانک اسے ماضی میں گزرا وہ دن یاد آیا جب پہلی بار اس کا دھیان اس کی پلکوں کی جانب گیا تھا...

اس وقت وہ زندگی سے اتنا تنگ آچکی تھی کے اگر اسے موت بھی آجاتی تو اس وقت اسے وہ دنیا کی سب سے بڑی نعمت لگتی لیکن وہ باپ کو تو گنوا چکی تھی لیکن ماں کی دی قسم کی لاج رکھتے زبردستی پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی یہ اس کا میڈیکل کالج میں پہلا سال تھا اور صبح اس کا پیپر تھا وہ بیزاری سے پڑھائی کر رہی تھی کہ دروازے پہ ہوتی رنگ کی وجہ سے اسے اٹھنا پڑا اس کا خیال تھا امی آئی ہو گی کیونکہ منہا کو بہت تیز بخار تھا اور وہ شام کے چار بجے گئی تھی اور اب چھ بج رہے تھے مغرب ہونے میں تھوڑا ہی وقت باقی تھا وہ سمجھی امی ہو گی اور بنا پوچھے دروازہ کھول دیا مرتضیٰ اسے دروازہ کھولتے سمجھ چکا تھا یقیناً گھر کوئی نہیں جو میڈم نے زحمت کی ------مرتضیٰ کو دیکھ کے اس کا موڈ سخت خراب ہوا تھا اور وہ بنا جواب دیئے اندر کی جانب بڑھنے لگی تھی ---باقی سب کہاں گئے ہیں؟

Copyright by New Era Magazine

مرتضی کی آواز نے اسے رکنے پہ مجبور کیا۔۔وہ جانتی تھی اگر وہ جان چکا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی گھر نہیں تو وہ اندر نہیں آئے گا

۔۔منہا کو بخار تھا دوائی لینے گئے ہیں مومنہ روکھے لہجے میں بولی تھی)(

۔۔دروازہ بند کریں اور آئندہ پوچھے بغیر مت کھولناترشی سے کہتا مرتضی لب بینچتا باہر گیا لیکن اسے فرق نہیں پڑا تھا وہ پیچھلے ڈیڑھ سال سے اس کے حاکمانہ انداز کی عادی ہو چکی تھی اور ویسے بھی اس کی زندگی میں امی اور منہا کے علاوہ کسی کی اہمیت نہیں رہی تھی اور نا وہ اب کسی کی باتوں کا اثر لیتی تھی لیکن ابو کی وفات اور اس زلت بھری زندگی کے بعد شایدای اب مرتضی پہ زیادہ ہی یقین کرنے لگی تھی کہ اس کی ناپسندیدگی کے باوجود وہ فیملی کا حصہ جیسی حثیت رکھنے لگا تھا لیکن صرف امی اور منہا کی زندگی تک پندرہ منٹ بعد دروازہ پھر سے کھٹکایا گیا وہ جانتی تھی اب امی ہی ہیں اسی لیے بنا پوچھے دروازہ کھول دیا امی کے ساتھ یہ بھی موجود تھا اب کی بار مرتضی نے اسے سختی سے کہا تھا جب میں نے کہا تھا بنا پوچھے دروازہ مت کھولنا تو آپکو ایک بار کی کہی بات کیوں سمجھ نہیں آتی؟

Copyright by New Era Magazine

مومنہ کا جی چاہا تھا سنا دے لیکن وہ امی کی پریشانی کی وجہ سے چپ کر کے اندر پانی لینے چلی گی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی امی پانی ضرور مانگیں گی اور اگر مرتضی کو کچھ کہا تو ناراض ہو گی....

لیکن واپس آتے دروزے پہ اس کے الفاظ اسے شل کر گئے تھے آنٹی جب میں نے آپ سے کہا تھا کہ مومنہ کو اکیلے نہیں چھوڑنا پھر کیوں کیا آپ نے ایسا؟

اس کی آواز میں واضح خفگی تھی ۔۔۔۔بیٹا کیا کروں منہا کا بخار بڑھتا جا رہا تھا امی نے صفائی دینا چاہی

آنٹی یہ کھلونا کھیلنے کے لیے تو نہیں آپ مجھے کال کر سکتی تھیں میز سے موبائل اٹھاتا وہ جنجھلاتا بولا تھا

تمہیں تو پتا ہے بیٹا مجھ ان پڑھ کو نمبر ملانا نہیں آتا منہا تو ہوش سے بیگانی ہو رہی تھی اور منیبہ کی ناپسندیدگی تم سے پوشیدہ تھوڑی ہے اس نے مرتضی کے چہرے پہ اب زخمی مسکراہٹ دیکھی تھی...

وہ اسے اگنور کرتی امی کو پانی دیتی جانے لگی تھی اور وہ اسکا ہاتھ تھامتا امی کے سامنے صوفے پہ بٹھا چکا تھا۔۔اسے یہ بات سمجھ نہیں آتی

Copyright by New Era Magazine

تھی لوگ دوسروں کے سامنے بات نہیں کرتے یا رعب جماتے گھبراتے ہیں لیکن یہ ہمیشہ امی کے سامنے ہی اس پہ رعب جماتا تھا....

میں جانتا ہوں آپ مجھے پسند نہیں کرتی اور میں چاہتا بھی نہیں آپ زبردستی پسند کریں لیکن اگر آپ اپنی امی سے محبت رکھتی ہیں تو آئندہ ضرورت پڑنے پہ مجھے کال کریں گی آنٹی کے کہنے پہ یا جب وہ نہ بھی کہے تب بھی...

مومنہ نے حیرانگی سے اس کی جانب دیکھا تھا جو گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا نظریں جھکائے اسے کہہ رہا تھا اس کی دراز پلکیں اس کے آنکھوں کے تاثرات چھپائے ہوئی تھی تب اس نے پہلی بار جانا تھا اس کی آنکھوں میں بنا دیکھے اسے نا جانے انسان بنا پلک جھپا کتنی دیر تک دیکھ سکتا ہے لیکن اس کی آنکھوں میں دیکھ کے بات کرنا کم از کم مومنہ جیسی لڑکی کے بس میں نہیں تھا کیونکہ اس کی آنکھوں کے تاثرات ہمیشہ اس کے چہرے کی تاثرات کی منفی کرتے تھے جو انسان کو پہیلی میں الجھا جاتے تھے تب اس کا پہلی بار اس کی دراز پلکوں کو چھونے کا

Copyright by New Era Magazine

جی چاہا تھا لیکن آج وہ اپنی خواہش پوری کر سکتی تھی اور اس نے اپنے
انگلیوں کی پوروں سے اس کی دراز پلکوں کو نا جانے کتنی بار چھوا تھا...
کاش مرتضی آپکی زندگی کے کسی باب میں وہ لڑکی نا ہو وہ جھوٹ ہو
جو ڈائری میں تھا اور اس پریشانی کا تعلق کم از کم اس سے نا ہو....
وہ دل مین دعا کرتی اس کی طرف کروٹ کرتے لیٹ چکی تھی۔

****

مرتضی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑا موبائل پہ کوئی مسج کرنے میں
مصروف تھا اس وقت وہ ٹرازر اور بنیان میں تھاگیلے بالوں سے گرتی
بوندھے اس کے کاندھے پہ آرہی تھی ٹاول اس کے کندے پہ تھا شائد
اس نے بال خشک کرنا گنوارہ نہیں کیا مومنہ جو روم میں آتی بیڈ پہ
بیٹھتے ساتھ اس کی ہر حرکت کو نوٹ کرنے لگی تھی اب وہ ڈریسنگ
روم میں گیا تھا اور ھمشہ کی طرح بھرپور وجاہٹ لیے دوبارہ ڈریسنگ
ٹیبل کے آگے کھڑا بال سیٹ کرتے پرفیوم لگانے لگا
آپ کہی جا رہے ہے؟"مومنہ نے ھمت کر کے پوچھا۔"
ھممممممم" !وہ بنا پلٹے بولا۔"

Copyright by New Era Magazine

کہاں "۔مومنہ نے اگلا سول کیا"

ضروری کام ہے "مرتضی نے لاپروئی سے جواب دیا۔"

آپ پلیز آج نا جائے "مومنہ کی غیر متوقع ڈیمانڈ پہ مرتضی نے" حیران ہوتے پلٹ کے اس کی جانب دیکھا جو اپنے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ انگلیوں کو مروڑتی کافی پریشان لگ رہی تھی مرتضی کو اچانک رات کا سین یاد آیا وہ اپنی پریشانی میں جیسے اس کی موجودگی فراموش کر بیٹھا تھا سلیپنگ پلز لیتے وہ جب لیٹا تھا مومنہ کی آفر اسے غنیمت سے کم نا لگی تھی پھر نا جانے کونسے پہر اسکی الارم سے آنکھ کھلی تھی وہ فجر کی نماز پڑھتا پھر سے سو گیا تھا اب یاد کرنے پہ اسے یاد آیا تھا ، تب بھی شائد وہ بیڈ پہ نہیں تھی لیکن نا جانے کتنی راتوں سے جاگنے تھکاوٹ یا سلیپنگ پلز کے زیر اثر وہ آنکھیں نہیں کھول پار ہا تھا اب دوبارہ اس کی آنکھ آٹھ بجے الارم کی سے کھلی تھی اور وہ فورا شاور لینے گھس گیا تھا آج اسے خاص بندوں سے ملنا تھا اور وہ ہر گز کوئی کوتاہی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن مومنہ کو وہ دیکھ کے اندازہ لگا چکا تھا میڈم رات بھر روتی رہی ہے ۔

Copyright by New Era Magazine

کیا ہوا ہے کیوں پریشان ہے آپ اب وہ اس کے برابر بیڈ پہ بیٹھتا"
پوچھنے لگا۔ "مومنہ خاموشی سے گھٹنوں میں سر چھپائے بیٹھ گئ "مومنہ
کیا ہوا ہے کیا چیز پریشان کر رہی ہے؟ "وہ اس کے بازو پہ ہاتھ
رکھتااب بولا تھا مومنہ نے سر اٹھا کے اس کی جانب دیکھا تھا اور نم
ہوتی آواز سے بولی تھی

پروا ہے آپکو میری؟"۔مرتضی مسکرا دیا تھا۔"

ہاں سب سے زیادہ "مرتضی نے جیسے اسے لاجواب کیا تھا۔"

وہ اس سے پہلے دوبارہ سر چھپاتی مرتضی اٹھتے ہلکے سے جھٹکے ساتھ اس
کا بازو پکڑتااسے بھی اٹھنے پہ مجبور کر گیا اور اب اسے ڈریسنگ ٹیبل پاس
لے آیا تھا اور خود اس کے پیچھے کھڑا ہوتا بولا "حالت دیکھے اپنی کس
قدر کمزور ہو گئی ہے،کوئی ہوش ہے آپکو اپنا؟ "مرتضی نے اس کی
ہیلتھ پہ جیسے چوٹ کی تھی مومنہ بھی جانتی تھی پچھلے تین ماہ میں
واقعی اس کے وزن میں بہت کمی آئی تھی شائد اس کی وجہ صحیح سے
کھانا نا کھانا یا راتوں میں جاگنا تھا۔

Copyright by New Era Magazine

جانتی ہے جب مجھے منہا نے بتایا میرے نروس بریک ڈاون کے بعد"
آپ نا نیند پوری لے رہی ہے نا کھانا ٹھیک سے کھا رہی ہے کس قدر
میں شرمندہ ہوا تھا "وہ اب مصنوعی خفگی سے بولا

مومنہ نے نظر اٹھا کے سامنے دیکھا اور مرر میں مرتضی اسے اپنی
جانب دیکھتا ہی ملا وہ جلدی سے نظریں جھکا گئ

بہت جلد یاد آگیا ہے آپکو ویسے آپ شرمندہ ہو سکتے ہے؟ "مومنہ "
نےاپنی خفت مٹانے کے لیے جلدی سے کہا ورنہ مرتضی اس کے اس
قدر قریب کھڑا تھا وہ پزل ہونے لگی تھی۔

ہاں ہوتا تو نہیں ہوں بس کبھی کبھی آپکی حرکتیں مجھے شرمندگی سے"
دو چار کر دینتی ہے۔ "وہ ازل بے نیازی سے بولا مومنہ اس کے جواب
پہ اسے گھورنے لگی حد ہے وہ ابھی بھی خود کو بریلزمہ سمج رہا تھا یعنی
وہ جاگنے یا کھانا ٹھیک سے کھانا نا کھانے کی خود ہی زمہ دار تھی وہ پلٹتی
پیچھے ہٹنے لگی تھی لیکن مرتضی مرر پہ دونوں بازو ٹکائے اس کی کوشش
ناکام بنا گیا۔

یہ کیا بے ہودگی ہے؟ "مومنہ خود پہ قابو کرتی بولی۔"

Copyright by New Era Magazine

رئیلی"!؟۔)مرتضی نے ابروئے اچکائے" (یہ بے ہودگی ہے "؟وہ اپنا"
چہرہ اس کے قریب کرتا بولا
مومنہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ درمیان میں کر لیا مرتضی کا قہقہ گونجا
تھا "اچھا بے ہوش نا ہو جانا بریک فاسٹ کیا ہے؟ "وہ اس کا زرد ہوتا
چہرہ دیکھ کے دو قدم پیچھے ہٹتا مسکراتے بولا ۔
پلیز آپ نا جائے "وہ اس کا ہاتھ تھامتے پھر وہی بولی تھی جو شائد"
مرتضی جان کے ان سنا کر گیا تھا۔
کیا ہوا ہے آپ ٹھیک تو ہے؟ "مرتضی نےاب استفسار کیا۔"
مجھے ڈر لگ رہا ہے "مومنہ نے شکستہ لہجے میں کہا۔"
کس چیز سے "مرتضی نے حیرت سے پوچھا"
آپ واپس نہیں آئے گے "مومنہ کی دھیمی آواز مرتضی نے اب سنی۔"
وٹ!؟کیا ہو گیا ہے میں بچہ ہوں جو راستہ بھول جاؤ گا ؟ "اب کی"
بار مرتضی کی آواز اونچی ہوئی تھی اگلے پل وہ خود کو کمپوز کرتا بولا
۔"ایسا کیوں لگا"؟
میرا دل گھبرا رہا ہے"اب بولتے وہ رو دینے کو تھی"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

Copyright by New Era Magazine

مجھے بہت ضروری کام سے جانا ہے مومنہ پرومس میں جلدی آو گا"
کیوں چھوٹی چھوٹی باتوں کو سنوار کر لیتی ہے"وہ جنجھلایا۔
میں سچ کہہ رہی ہوں رات سے مجھے لگ رہا ہے میں آپکو دوبارہ نہی"
"دیکھ پاؤ گی یا آپ مجھے چھوڑ دے گے
مرتضی نے حیرانگی سے اپنی محبوب بیوی کو دیکھا جس میں اس کی جان بستی تھی لیکن وہ اس وقت اسے بلکل بچی لگ رہی تھی جو کچھ کھونے سے ٹوٹ جائے گی۔
یہ صرف وسوسے ہےجو شیطان کی طرف سے ھمارا ایمان کمزور کرنے" کی کوشش کرتے ہیں یا کوئی بات آپ نے دل پہ لے لی ہے ایسا کچھ نہیں ہےجیسا آپ سوچ رہی ہے اللہ پہ بھروسہ رکھیں بس اللہ کے حکم کے علاوہ دنیا کی کوئی چیز مومنہ کو مرتضی سے الگ نہیں کر سکتی "۔وہ اس کے سرد ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے چکا تھا "آپ بس اللہ سے ھمارا ساتھ مانگا کرے "وہ اب اس کے گال تھپتپاتا بولا
نا جانے کتنے پل خاموشی کے گزرے تھےجیسے اب دونوں کے پاس جواب نہیں تھا اب مرتضی کو ٹائم گزرنے کا بھی خیال آرہا تھا وہ جلد

Copyright by New Era Magazine

از جلد ویڈیو کا کچھ کرنا چاہتا تھا اب اسے زمین کو گھورتے دیکھ کے وہ اس کے قریب ہوتے بولا

ویسے میری بیوی تو مجھ پہ پکی عاشق ہو گئی ہے اتنی محبت مجھے ہضم" نہیں ہو رہی "مرتضی اس کا دھیان بٹانے کے لیے اب کی بار شرارتی ہوا۔

نہیں ہے مجھے "محبت "کسی سے نفرت ہے مجھے "محبت " سے وہ اس" کا گریبان پکڑتے چلائی تھی۔

بھروسہ تو ہے نا ؟"وہ نرمی سے اس کا ہاتھ گریبان سے ہٹاتا مزید بولا" تھا

محبت کی پہلی سیڑھی ہی بھروسہ ہے جہاں بھروسہ اور عزت نہیں ہو" گی محبت وہاں زیادہ دیر نہیں رک پائے گی وہ خود اپنی موت مر جائے گی اسی لیے بس اپنے مرتضی پہ بھروسہ کرنا سیکھے وہ آپکا آخری سانس "تک ہے محبت خود ہی ہو جائے گی

اگلے پل مرتضی کے سینے پہ اپنا سر مومنہ نے انتہائی بے دردی سے مارا تھا۔

Copyright by New Era Magazine

نفرت ہے مجھے محبت سے ۔۔نہیں کرتی میں کسی سے محبت "پھر سے" کہتے اس کے سینے پہ سر ٹکائے سسک اٹھی تھی۔ مرتضی اس کے گرد بازو حمائل کرتایوں ہی کھڑا رہا وہ اسے یہ نہیں کہہ پایا اسے کھونے کا خیال کل سے اس کے ساتھ بھی تھا لیکن فرق بس اتنا تھا وہ اپنا درد اللہ کے علاوہ کسی سے کہنے کا عادی نہیں تھا کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھا کے دیکھا مرتضی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا وہ خجل ہوتی پیچھے ہونے لگی مرتضی مسکراتے اپنی شرٹ کی جانب اشارہ کرنے لگا جو اس کے آنسو سے نم ہو چکی تھی

میں آپکو دوسری شرٹ نکال دیتی ہوں مومنہ اب اسے دوسری شرٹ دیتے زبردستی مسکرائی تھی "آپ بھی ریڈی ہو جائے ہسپتال ڈراپ کر دو گا میں آپکو "وہ شرٹ پکڑتا بولا

ہسپتال کا راستہ بھی خاموشی میں ہی طے ہوا لیکن اسے فرنت ڈور کھولتے دیکھ کے وہ اس کا بازو اپنی جانب کھینچتا بولا تھا

"بس آج کے دن کے لیے معزرت کل سے ہر شام آپ کے نام"

مرتضی اس کے کان میں سرگوشی کرتا اپنے لب اس کے پیشانی پہ رکھ

Copyright by New Era Magazine

چکا تھا مومنہ کے گلے میں آنسو کا گولہ اٹکا لیکن وہ خاموشی سے باہر نکل آئی اسکے باہر نکلتے وہ بھی جا چکا تھا

مومنہ نے کتنی دیر جاتی گاڑی کو دیکھتے آنسو نگلے تھے۔

****

شام کے پانچ بج رہے تھے مومنہ کے ڈیوٹی اوورز ختم ہوئے تو وہ واپسی کے لیے باہر نکلی ہی تھی اچانک نیو انٹرنز کا گروپ اس کے پاس آتے اسے روک چکاتھے وہ بھی مسکراتی اب ان سے باتوں میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔سب الگ الگ شغل ساتھ مومنہ کو بھرپور تنگ کرنے کے موڈ میں تھے

قسمت ہو تو مومنہ آپی جیسی مریم جو کے دو ہفتے پہلے آئی تھی اس" کی انٹرن شپ چل رہی تھی وہ کافی چنچل مزاج کی تھی دیکھو ہسبنڈ ایک تو اتنا ہینڈسم اوپر سے ہسپتال کا اونر ساتھ میں

Cardiothoracic Surgeon

افف بندہ تو ویسے گیا "مومنہ اس کے انداز پہ مسکرا دی تھی اب کی بار ڈاکٹر زین شرارتی لہجے میں بولا "ویسے ڈاکٹر مومنہ اب تک تو وہ

Copyright by New Era Magazine

آپکی سب دل کی بیماریاں دور کر چکے ہو گے "اس سے پہلے مومنہ جواب دیتی مرتضی کی کال آنے لگی وہ ایکسیوز کرتی سائڈ پہ گئ اور کال اٹھاتے

مسکراتی بولی "میں ناشتہ بھی کر چکی ہوں لنچ بھی ڈنر آپ کے ساتھ کرو گی اور کچھ؟ "مومنہ کو مرتضی جانے کے بعد ناجانے کتنی بار کال کر کے پوچھ چکا تھا کے :بریک فاسٹ تو لیا ہے "اسے عجیب سی ٹینشن ہونے لگی تھی اس کی۔ اب وہ ناجانے کیا یا بات کر ری تھی تھیک دس منٹ بعد مومنہ مسکراتی واپس پلٹی تھی تا کہ انہیں خدا حافظ بولتے گھر آج جلد جا کے کچھ مرتضی کے لیے سرپرائز رکھے کیونکہ مرتضی کے ڈیوٹی اوور آج پانچ بجے سے نو بجے تک تھے اس کے پاس اچھا خاصہ ٹائم تھا کچھ سپیشل کرنے کا۔

ڈاکٹر مومنہ چلے "عمر کی آواز سے وہ ہوش میں آئی سارے سٹاف کا" دھیان اب عمر کی جانب تھا جو مسکراتا بول رہا تھا "یہ کون ہے ؟"ڈاکٹر مریم کے سوال پہ اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے کم از کم اس وقت عمر ساتھ بے رخی دکھانا اک بڑا سوال اٹھا سکتا تھا اور مرتضی کی اس

Copyright by New Era Magazine

دن والی حرکت کے بعد وہ کوئی بے وقوفی نہیں چاہتی تھی جو مرتضی
کو غصہ دلائے۔
یہ میرے کزن ہے "مومنہ لاچار بولی وہ اتنا جانتی تھی اگر وہ کوئی"
ہنگامہ کھڑاکرے گی توبات مرتضی تک جائے گی
وہ اب انہیں مسکراتی اللہ حافظ کہتی عمر کے ساتھ چلنے لگی
عمر کو اپنی قسمت پہ رشک آیا چلو ہ ٹولہ ہی کام آیا لیکن تھوڑا اگے
چلنے کے بعد مومنہ اپنا راستہ بدلتی دوسری جانب چلنے لگی
اگر تم چاہتی ہو ہنگامہ نا ہو میری ایک بار بات سن لومجھے کچھ تمہیں"
بتانا ہے یقین جانو مں تمھں نقصان نہیں پنچاؤ گا ورنہ زہن میں رکھنا
"میں زبردستی بھی کر سکتا ہوں لیکن بات سنے بغیر نہیں جانے دو گا
اس کا لہجہ دو ٹوک تھا عمر کی دھمکی پہ مومنہ نے خون خوار نگاہوں
سے اسے دیکھا
جو بھی کہنا یہی کہو "مومنہ کے دو ٹوک انداز پہ وہ اسے ہسپتال کی"
بیک سائڈ پہ لے آیا یہاں قدرے کم رش تھا اب وہ اس کے ساتھ
چلتا ایک درخت کے پاس رکا تھا اور گھٹنوں کے پل بیٹھتا بنا ارد گر کی

Copyright by New Era Magazine

پرواہ کیے ہاتھ جوڑتا بولا تھا مومنہ شاکڈ سی اسے دیکھنے لگی تھی مومنہ کا دل بہت زور سے ڈھرکنے لگا تھا "میں جانتا ہوں آج بھی ہم ایک دوسرے کو لاکھ کوشش کے باوجود بھی دل سے نہیں نکال پائے،منیبہ وہ جو ہوا ایک حادثہ تھا تم جانتی ہوجو ہو اس وقت میری جگہ کوئی بھی ہوتا وہ اس سے بھی زیادہ شائد برا کر جاتا میں تم سے محبت نہیں عشق کرتا ہوں پلیز جو ہوا مجھے معاف کر دو میں جانتا ہوں میرا گناہ محبت کی عدالت میں معافی کے قابل نہیں مگر۔۔"

مومنہ اس کی بات کاٹتی دو ٹوک بولی تھی "نہیں عمر مرزا بیگ اگر دل تھک جائے نا تو محبت میں راستے جدا کرنے کے لیے ہم ہزاروں جواز ڈھونڈ ہی لیتے ہیں اور میں اتنی اعلی ظرف نہیں محبت کو رسوا اور دو مول کرنے والے کو معاف کر کرسکوں معزرت صد معزرت تم ایک سراب سے زیادہ کچھ نہیں تھے اور تمہارے لیے محسوس کی گئی فیلنگز اور تمہارے پیچھے برباد کیا وقت میرے علاوہ شرمندگی سے زیادہ اب کوئی حثیت نہیں رکھتا مجھے تمہاری کبھی اس قدر جستجو تھی کے تمہارے بغیر زنگی کا تصور ناممکن لگتا تھا لیکن اب میں سوچتی ہوں میں نے

Copyright by New Era Magazine

لاحاصل زندگی کے آٹھ سال ضائع کر دیے ایک ایسی چیز کے لیے جو محبت کے قابل نہیں تھا ناجانے کیوں میں نے تمہیں اپنی زندگی کا پہلا اور آخری مرد تصور کر لیا تھا لیکن میں اب جان چکی ہوں میری زندگی کا آخری مرد بس مرتضی حیدر ہے "اس کی آنکھوں میں مرتضی کا زکر کرتے جو چمک آئی تھی عمر کھڑا ہوتا کتنی دیر اس کی آنکھوں میں ہی دیکھتا رہا ۔۔۔۔منیبہ ایک شرمیلی لڑکی ضرور تھی لیکن اس میں اعتماد کی شروع سے کمی نہیں تھی لیکن یہ یقین یہ اعتماد تو تب بھی نا تھا جب وہ حادثات سے نہیں گزری تھی عمر جانتا تھا جانے انجانے میں وہ اس تکلیف سے ضرور گزری تھی جہاں شخصیت کوئی بھی اپنی کھو چکا ہوتا ۔۔۔مرتضی کی محبت کیا اتنی مضبوط تھی کے وہ جس شخص سے اپنی محبت کی خود گواہ تھی اس کے سامنے کوئی وکیل بن کے کھڑی تھی،عمر جیسے جو بولنا چاہتا تھا ایک دم سب لفظ کہی کھو گئے تھے

کچھ لوگوں کو پہچاننے میں ھم اتنی بری غلطی کر بیٹھتے ہیں کے یہ" ھماری زنگی پہ گہرا سایہ چھوڑ جاتے ہیں جس کے اثرات اندھیرے کی طرح ھمارے ساتھ کافی عرصہ چلتے ہیں پھر ان سے ھم اتنا چڑ جاتے

Copyright by New Era Magazine

ہیں کے ھم انہیں اپنی نفرت کے بھی قابل نہیں سمجھتے کیوں کہ دوبارہ کبھی ھم اپنے زیہن میں بھی نہیں لانا چاھتے میری زندگی میں وہ تم ہو امید ہے آئندہ میرا راستہ نہیں روکو گے"مومنہ نے اب آنسو اندر انڈیلتے اس کی سرخ اور آنسوں سے بھری آنکھوں میں اپنی نم آنکھیں گاڑتے دو ٹوک انداز میں کہا تھا یہ واقعی منیبہ نہیں تھی عمر کے دل نے اعتراف کیا تھا منیبہ شائد واقعی اس کے ہاتھوں سے مر چکی تھی۔

وہ گئے زمانے کا عشق تھا، وہ گئے زمانے کہ ہجر تھا

کبھی آپ دل میں پذیر تھے، ابھی آپ دل سے اتر گئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرتضی کو گھر پہنچتے پہنچتے دس بج چکے تھے۔

وہ گراج میں گاڑی کھڑے کرتا کسی سے فون پہ مسلسل بات کر رہا تھا وہ چلتا اب اس سائڈ پہ جانے لگا جہاں لائٹز آف تھی"میں انہیں نہیں چھوڑو گا"مرتضی ڈھارا تھا۔

Copyright by New Era Magazine

یاد رکھنا اگر اس رات کی غلطی میری پرسنل زندگی پہ اثر انداز ہوئی تو" میں سب کو آگ لگا دو گا "مرتضی کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس وقت سب کو آگ لگا دیتا۔۔

مومنہ جو گاڑی کی آواز سن کے نیچے آئی تھی اسے دوسری طرف جاتا دیکھ کے اسکے پیچھے آتی شاکڈ سی اسے سننے لگی تھی"میں اسی لیے سیاست میں نہیں آنا چاہتا تھا اپنے سیاسی مفادات یا نقصانات کا تعلق اپنے تک رکھیں میری زات سے اس کا فائدہ اٹھانے کی ہر گز ضرورت نہیں کسی کی سیٹ جاتی ہے یا شہرت وہ خود زمیدار ہے میرا کسی چیز سے کوئی واسطہ نہیں "مرتضی اب چلایا تھا۔

اگر وہ ویڈیو کسی کے ہاتھ لگی میں سب کا خون پی جاؤ گا"کہتے اچانک" مرتضی کو اپنے پیچھے کوئی وجود محسوس ہوا جیسے ہی وہ پلٹا مومنہ کے گال پہ مسلسل آنسو گر رہے تھے مرتضی کی آنکھوں میں مومنہ کو دیکھ کے لہو اترا تھا۔

****

جاری ہے

Copyright by New Era Magazine

نوٹ

ہم جو مجرم ٹھہرے از زینب احمد پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیوایرا میگزین)

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

Copyright by New Era Magazine